

ردِ قادریانیت

رسائل

حضرت امام زین الدین علی محدث کاظمی

باقی ندوہ اعلاء

۱۳۳۶ھ / ۱۸۲۷ء / ۱۹۲۲ء

احسان طبع



عَالَمِيْ حَجَلِسِ تحفظ ختم نہ بُوکہ

مضبوطی ساغ روڈ، ملتان - فون: 514122
www.besturdubooks.wordpress.com

ردِ قادریانیت

رسائل

حضرت مولانا سید محمد علی نوکیری

پاپی نہ دو لے اسلام

۱۹۷۴ء۔ ۱۳۹۳ھ

احسان قادریانیت

جلد پنجم

علی جمال شریعتی

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 514122

تعارف

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری (و ۲۸ جولائی ۱۸۳۶ء م ۱۳ نومبر ۱۹۲۷ء) اس دھرتی پر اللہ رب العزت کی ننانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ آپ کی خانقاہ مونگیر سے سو سے زیادہ روز قادیانیت پر کتب و رسائل شائع ہوئے۔ جن میں سے اکثر و بہتر آپ کے رسمات قلم ہیں۔ باقی آپ کے شاگردوں و مریدوں میں سے علماء کرام کی جماعت کے تحریر کردہ ہیں۔ آپ کی خانقاہ عالیہ سے صحائف رحمانیہ مختلف اوقات میں شائع ہوئے جن کی تعداد ۲۲ ہے۔ اس جلد میں ان تمام صحائف رحمانیہ کو سمجھا شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ صحائف جن حضرات نے تحریر فرمائے فہرست میں ان کے نام دے دیئے گئے ہیں۔ دہائی کی مراجعت فرمائی جائے۔ یہ صحائف صحیفہ رحمانیہ کے نام سے شائع ہوئے۔ البتہ بعض صحائف کا صحیفہ رحمانیہ کے ساتھ مستقل نام بھی دیا گیا ہے جیسے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ کا نام مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷' دعوت نبوت مرزا 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۸' عبرت خیز 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱' نمونہ القائے قادریانی 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲' اسلامی چیلنج 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴' امر زائی نبوت کا خاتمہ 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۵' الفتویۃ فی الاسلام کے نجواب اور مرزا صاحب کے جھوٹ 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۸' چیلنج محمدیہ و صولت فاروقیہ 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۹' چشمہ ہدایت کی صداقت اور سچ قادیانی کی واقعی حالت 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۱' خاتم النبیین یعنی کلام الہی میں ختم نبوت کی بغارات 'صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۳' کا نام نامہ حقائی و درکذب سچ قادریانی ہے۔

صحائف رحمانیہ کی اشاعت دسمبر ۱۹۱۳ء سے شروع ہو کر ۱۳۰ اگسٹ ۱۹۲۳ء تک اختتام پذیر ہوتی ہے۔ گویا دس سال میں یہ چوپیس رسائل شائع ہوئے۔ ۱۹۱۳ء کے بعد اب ۲۰۰۱ء میں ان کی اشاعت پر تقریباً ۹۰ سال کا عرصہ بیت گیا ہے۔ نوے سال بعد بھی ان مضامین کی آب و تاب جوں کی توں باقی ہے۔ یہ کامل رسائل کس طرح جمع ہوئے یہ مستقل کتابی ہے: "ترکت الحساب لیوم الحساب" کے تحت اس کتابی کو یہاں میان نہیں کرتے۔ خاکپائے حضرت مونگیری فقیر اللہ و سالیا

فهرست

٥	مولانا عبد العزیزؒ مولانا عبد الوحدیدؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱
۱۳		صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲
۱۹	مولانا عبد الوحدیدؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۳
۲۹	مولانا عبد العزیزؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۴
۳۷	پروفیسر سید انور حسینؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵
۶۳	حضرت مولانا سید محمد علی موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶
۸۶		صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷
۱۲۱		صحیفہ رحمانیہ نمبر ۸
۱۸۷	حضرت مولانا حکیم محمد یحیوب موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۹
۲۰۹	حضرت مولانا حکیم محمد یحیوب موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۰
۲۵۳	خواجہ غلام الشقینؒ ایڈیٹر عصر جدیدؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱
۲۷۱	مولانا عبد الغفار خاںؒ مولانا لکھنؤیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲
۲۹۱	حضرت مولانا حکیم محمد یحیوب موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۳
۳۱۱	پروفیسر مولانا سید محمد انور حسینؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴
۳۳۷	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۵
۳۷۱	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۶
۳۰۱	یکے از متولین خانقاہ موگیر	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۷
۳۰۹	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۸
۳۱۹	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۹
۳۵۱	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۰
۳۸۷	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۱
۵۲۵	حضرت مولانا محمد اخلفؒ موگیرودیؒ	صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲
		صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۳
		صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۴

لَا يَنْهَاكُ عَنِ الْمُحْسِنِينَ

صَيْفَه رَحْمَانِيه

(١)

عبد العزيز خان

عبد الوهيد خان

بھاگپور کے جلسہ ۲۲ روپر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ محرم ۱۳۲۳ھ کی مختصر کیفیت

نظرین بھکریں کو واضح ہو کر مدت سے مرزاں جماعت نے مسئلہ حیات حضرت علیہ اصلوۃ والصلیم کو اپنی کمزوری کے لئے پر بنار کھا تھا اور ہر مناظرہ میں اسی مسئلہ کو پیش کرتے تھے چونکہ مرزا غلام احمد قادریانی کے لئے یہ مسئلہ فقط دھوکہ ہی دھوکہ ہے اور حقیقت میں اگر حضرت سعیٰ علیٰ عیناً و علیہم الصلوۃ کی موت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو مرزا غلام احمد قادریانی کا دعویٰ نبوت "اور یہ کہ وہ سعیٰ موعود میں ہی ہوں اور سعیٰ موعود اور مہدی مسعود ایک ہی شخص ہیں وغیرہ۔" دعا وی باطلہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے تھے اور نیز اس مسئلہ میں چونکہ بہت آیات و حدیث کا ذکر آتا ہے اور مرزا غلام احمد قادریانی نے بھی اپنے مفید ترین آیات کو پیش کیا تھا (گوان میں سے مرزا غلام احمد قادریانی کے لئے ایک بھی مفید نہیں) اس وجہ سے بہت سے مسائل علمیہ بھی آ جاتے ہیں اور عوام کو ان کے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ بوجوہ مذکورہ علمائے اسلام نے نہایت قوی پہلو اعتیار فرمایا اور یہ کہا کہ اس مسئلہ میں گفتگو کا حاصل تو ہی ہے کہ حضرت علیٰ علیٰ عیناً و علیہم الصلوۃ والصلیم کی موت ثابت کی جائے۔ ہم مرزا غلام احمد قادریانی پر احسان کر کے سعیٰ علیہ اسلام کی موت کو تسلیم کئے لیجئے ہیں۔ مگر یہ تو مرزا غلام احمد قادریانی کے دعویٰ کی تہمید ہے۔ اصل دعویٰ مرزا غلام احمد قادریانی کا یہ ہے کہ سعیٰ موعود اور مہدی مسعود میں ہی ہوں اور خدا کی طرف سے ۱۳ سو برس کے بعد تمام امت سے کیا حضرت علیٰ علیہ السلام سے بھی افضل و اعلیٰ ہو کر آیا ہوں، اور جو مرزا غلام احمد قادریانی کی

نبوت کو نہ مانے وہ دیسائی کافر ہے جیسا محمد رسول اللہ ﷺ کا مکر کافر ہے۔ اور مکر ہی نہیں بلکہ متعدد اور تامل کرنے والا غرض جو مرزا اغلام احمد قادریانی کو تمام دنیا میں نہیں نمانے وہ کافر ہے۔ یہ تمام دعاوی فقط حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والصلیم کی موت سے کیے ہاتھ ہوں گے؟ مگر چونکہ قادریانی جماعت نے حق نہ کہنے کی قسم کھائی ہے اور لکھت تو ان کی قست میں لکھی ہی نہیں موکریں ہارے تو اس کا نام فتح عظیم رکھا۔ لدھیانہ میں مولوی شاہ اللہ صاحب سے فتحی قاسم علی مرزا ای نے مات کھائی اور تین سورو پے بھی دینے پڑے، مگر اس کا نام فتح روحاںی رکھ لیا۔ حسینا میں مولوی سہول صاحب سے لکھت کھائی اس کا نام فتح امہمن شائع کر دیا۔ غرض اس جماعت کی فتح بہر صورت ہے اور کیوں نہ ہو جب لکھت کا نام فتح اور ذلت کا نام عزت ہے تو اب بجز فتح کے اور کیا ہو گا؟ اس وجہ سے مرزا یوسف نے نتیجہ یہ نکالا کہ علمائے اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام الصلوٰۃ والصلیم کی حیات ثابت ہی نہیں کر سکتے اور مرزا اغلام احمد قادریانی کے دعویٰ کو مسئلہ حیات و ممات سے پورا تعلق ہے اور جہاں کہیں مناظرہ ہوتا ہے اسی مسئلہ کو سر غزل رکھا جاتا ہے۔

چونکہ حضرت مولا نا مولوی ابو احمد صاحب رحمانی دامت برکاتہم خلیفہ اعظم قطب وقت حضرت خاتم الاولیاء علیہ اکرم فتح مراد آبادی قدس سرہ العزیز کی توجہ سے کئی سال ہوئے، قادریانی جماعت سے موکریں بڑے پیمانہ پر مناظرہ ہوا اور کوئی ضلع کے عوام اور خواص کے سامنے قادریانیوں کی اسی میں لکھت ہوئی جس میں مرزا یوسف کی کوئی تاویل بھی کام نہ آئی اور جس قدر اس برگزیدہ قوم نے جھوٹ لکھ کر شائع کیا۔ شرکائے جلسہ کو اور نفرت اور ان کے کذب کی دلیل ہم ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت مددوح نے فیصلہ آسمانی حصہ اول دودم و تتمہ و معیار صداقت، و معیار اسح، و شہادت آسمانی وغیرہ ایسے رسائل لکھے کہ قادریانی جماعت کے خواص کو بھی پیشہ آگیا اور زندوں ہی نہیں مردوں میں بھی ”زلزلة المساعة هي عظيم“ کامنونہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور مرزا اغلام احمد قادریانی کے اصل ہی دعویٰ کو حضرت مددوح نے ایسا خاک میں ملا یا کہ قادریانیوں کا دل ہی خوب جانتا ہے اور وہ کاری زخم لگا جس کا اندماں حال ہے۔ قلع و تمن کی دلیل سے ان ہی کی گرد نہیں کشیں۔ آفتاب و ماہتاب کے گہن سے بھی قادریانی قرآن تبیان قیامت تک کے لئے بے نور ہو گیا۔ ”یصکم بعض الذى بعد کم“ کا وہ مطلب یہاں فرمایا کہ ”شفاء لمافی الصدور“ ہو گیا۔ پھر پچھے اور جھوٹے سچ کی حقیقت کو حقیقت اسح میں ایسا کھول کر بیان فرمادیا کہ باید و شاید۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو احمد رحمانیؑ کو مسلمانوں کے لئے رحمت بنا دیا اور کیوں نہ

۸

ہوں صاحب الیت اور میں بمانیہ، حدیث و قرآن کو اگر ان جیسے بھی اور روچی خاندان نبوت ہی ن سمجھیں تو کیا مرزا اور مغل سمجھیں گے؟ یا للجوب ولضیح الداوب پہلے تو ہمارا اعتقاد ہی تھا کہ فیصلہ آسمانی لا جواب ہے، مگر عبدالماجد قادریانی کے جواب القاء ربانی نے تو اس کا ایسا یقین دلا دیا ہے کہ اس کا ازالۃ اباب ازلۃ الاوہام سے ہو سکتا ہے نہ حقیقت الوحی سے۔ تانت بائی اور راگ بوجہا۔ عبدالماجد قادریانی کا بھرم بھی القاء ربانی نے کھول دیا جس کے جواب یکے بعد دیگرے عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہونے والے ہیں۔

بوجہہ خذکورہ حضرت ابن شیر خدا، اسد اللہ الغائب علی ابن الی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہ
جناب مولا نا مولوی سید محمد رتفعی حسن صاحب چاند پوری مدرسہ مدرسہ عالیہ دارالعلوم دیوبند نے
جلسہ بھاگپور منعقدہ ۲۵ ربیعہ الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو جلسہ میں عنوان یہی رکھا جو
درج اشتہار ہے۔

..... حضرت عیسیٰ علیہ مینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات و ممات سے مرزا غلام احمد قادریانی
کے دعویٰ کو کیا تعلق ہے؟

۱..... اگر حضرت عیسیٰ علیہ مینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت ثابت ہو جائے تو کیا مرزا غلام
احمد قادریانی کا دعویٰ مسیحیت و مہدیت ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۲..... واقعی مسلمانوں کا اعتقاد اس مسئلہ کے متعلق کیا ہے؟

۳..... آیا قرآن و حدیث سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے یا نہیں؟

اور ان چاروں نمبروں پر وہ عالمانہ تقریر فرمائی کہ حضار (حاضرین) جلسہ کا پہلے تو
حضرت عیسیٰ علیہ مینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات پر ایمان ہی تھا۔ مگر اس روز عیان ہو گیا۔
”وَبِقُولِهِمْ أَنَا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مُرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ“ (ناء ۷۵) کو خیر ک
تلادوں فرمایا کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت وغیرہ سے وہ بحث کی کہ حاضرین پر وجد کا عالم طاری ہو
گیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ قادریانی جماعت اپنے دعویٰ نبوت میں بالکل پست اور مردہ اور بیجان ہے،
فقط علمائے اسلام نے جو موجودہ خذکورہ مسئلہ میں گفتگوں کی تھی اس وجہ سے بوجہ ناقیت کے یہ
لوگ دلیر ہو گئے تھے۔ ورنہ شہادت القرآن حصہ اول و دوم مصنفہ مولوی محمد ابراہیم صاحب
سیالکوٹی کا اس بحث میں ایسا کافی و شافی رسالہ ہے جس کا جواب خود مرزا غلام احمد قادریانی بھی نہ
دے سکے تو اب مرزا یہوں میں کون ہے جو اس کا جواب لکھے گا؟ اب تو قادریانی کی دوسرے نبی کا

انتظار کریں، ورنہ جب ان کے نبی ہی کچھ منہ کر سکتے تو ان مسکنیوں سے کیا شدنشی ہے۔ اگر واقعی
ہمت ہے تو پہلے شہادت القرآن کا جواب دے لیں پھر مسلمانوں سے آنکھیں ملائیں اگر کچھ حیاد
شرم ہے، اس جلسہ میں مولا نام موصوف نے بھی مرزا ای دلائل پر خوب جرح فرمایا بلکہ توڑ دیا اور
جناب مولا نام مفتی عبداللطیف صاحب رحمانی نے بھی ختم نبوت پر نہایت مدل تقریر فرمائی جس میں
ذہب کی ضرورت اور اسلام کا کامل ہوتا۔ غیرہ اسلام کے فضائل اور جمیع کمالات میں ایسے درجہ پر
ہوتا کہ جس کے بعد ترقی کے لئے کوئی درجہ باقی نہیں نہایت خوبی سے ثابت کیا اور تمام مضمون
مسلم تھا جس سے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری تھی اور مشی قاسم علی (قادیانی) کے رسالہ
النبوة فی خبر الامة۔ کی پوری حقیقت کھول دی اور جناب مولا نامولوی ابوالخیر انور حسین
صاحب نے آئت ”الی متوفیک و رافعک الی“ نہایت ہی دلچسپ بیان فرمایا اور مرزا
غلام احمد قادریانی کے دلائل پر نہایت کاری جرح کی، اگر قادریانی جماعت کو شوق ہو تو عیسیٰ علیہ
السلام کی موت کے دلائل بیان کر کے دیکھ لیں پھر ہمارے علماء بھی ان کے دلائل کے توڑے کو
موجود ہیں۔

۲۶ محرم مطابق ۲۵ نومبر کو عبدالمajed قادریانی پورٹی نے بھی اشتہار دیا اور ان پانچ
نمبروں پر بیان کرنے کا وعدہ فرمایا۔

۱ حضرت عیسیٰ علی مینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و ممات سے حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی کے دعویٰ کو پورا تعلق ہے۔

۲ حضرت عیسیٰ علی مینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات چونکہ ثابت ہے اس لئے حضرت
مرزا غلام احمد قادریانی کی مسیحیت و مہدوہت بھی ثابت کر دی جائے گی۔

۳ واقعی عام مسلمانوں کا اعتقاد و بارہ حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و نزول از
آسمان بالکل غلط ہے۔

۴ قرآن و حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علی مینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام مثل
اور انہیاں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فوت ہو چکے ہیں۔

۵ جو جھوٹے الزامات ہمارے امام پر لگائے جاتے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اس کے
متعلق بھی قرآن و حدیث سے باقی مسلمانوں کو سمجھاوی جائیں گی۔

مگر انہوں ایک وعدہ بھی پورا نہ کر سکتے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک پورا کر سکتے

ہیں، اگر ان میں کچھ بھی شایبہ صدق دیانت کا ہے تو جیسے ان امور مذکورہ کے ثابت کرنے کا وعدہ کیا ہے اور خود مدحی بھی ہیں ان کو ثابت فرمائیں اور مناظرہ کی تاریخ مقرر فرمائیں۔ ہم بھی اپنے علماء میں سے کسی کو تکلیف دیں گے ایک ایک حکم طرفین سے ہو اور ایک بیچ مسلم فریقین ہو اور گفتگو ہو جائے مگر ہماری وجدانی پیشین گوئی ہے کہ عبدالماجد قادریانی ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ ہزار طرح کی باقیں بنا کیمیں گے مگر ان امور کو ثابت نہ کر سکیں گے الحمد للہ کہ حق واضح ہو گیا۔

آخر میں مولانا ابو رحیم صاحب نے جو مرزا غلام احمد قادریانی کے چند جھوٹ بیان فرمائے ہیں تمام قادریانی جماعت کیا قادریانی خلیفہ سے عرض ہے کہ ان جھوٹوں کو سچا ثابت کریں ورنہ مرزا غلام احمد قادریانی کے کذاب اور مفتری ہونے میں کیا تامل ہے۔ مگر واضح ہو کہ اس میں بھی کسی قادریانی کا قلم نہیں اٹھ سکتا ”جف القلم بما هو کائن۔“ ان کے قلم سر بریدہ اور دواتریں خلک ہو گئیں ہیں۔

ان جھوٹوں اور افتراؤں کی فہرست جن کو مولانا ابو رحیم صاحب نے بیان فرمایا تھا اور قادریانی خلیفہ نور الدین اور عبدالماجد قادریانی اور جمل قادریانی مل کر بیان فرمائیں کہ جھوٹے کیسے سچے ہوں گے؟ اگر قادریانی جماعت اس کو ثابت نہ کر سکے تو پھر مرزا غلام احمد قادریانی کے مفتری اور کذاب ماننے میں کیا تامل ہے؟ اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر ہوتا چاہئے ورنہ مرزا غلام احمد قادریانی کا کذب اور عبدالماجد قادریانی کا اپنے دعاوی سے فرار اظہر من الخس ہو جائے گا۔

۱..... اربعین نمبر ۳ ص ۶۷ خزانہ حج ۷ اص ۳۹۲ میں مرزا قادریانی نے لکھا ہے کہ ”مولوی غلام دیکھیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گرمی نے لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کے سامنے مر جائے گا۔“ یہ صریح کذب ہے۔ فرمائے کہاں اور کس کتاب میں لکھا ہے؟ دعاوی مرزا میں اس کے ثابت کرنے پر پانچ سورپے کا انعام بھی ہے۔

۲..... اخبار البدرج ۲ نمبر ۵۲ ص ۵ مخطوطات ح ۹۹ میں لکھا ہے کہ ”جتنے لوگ مبہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے۔“

حالانکہ صوفی عبد الحق صاحب کے سوا کسی نے مبہلہ نہیں کیا اور وہ زندہ ہیں اور مرزا غلام احمد قادریانی ان کے سامنے مر گئے۔ قادریانوں سبھی ہے آپ کے صحیحی کی صدق پیانی یا ثابت کرو ورنہ تو بہ چاہئے۔

۳..... اربعین نمبر ۳ ص ۷۱ خزانہ حج ۷ اص ۴۰۳ میں لکھا ہے ”بضرور تھا کہ قرآن و حدیث

کی وہ حدیث شیشین گوئیاں پوری ہوتیں جن میں یہ لکھا تھا کہ "معجم جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھاٹھائے گا وہ اس کو فرقہ اور اسیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے۔"

مرزاں ای وہ آیات قرآنی و حدیث نبوی کا حوالہ بتائیں جن میں یہ مضمون بالا بیان کیا گیا ہے؟

۳..... البدر مورخہ ۲۲ ربیعہ دسمبر ۱۹۰۷ء مخطوطات ج ۷ ص ۲۲۷ چشمہ معرفت ص ۲۸۶ خزانہ مص ۲۹۹ ج ۲۲ میں ہے کہ "ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے" قادیانی "حنتی کی امت! اپنے نبی کے الہام اور وحی اور صدق میانی کو دیکھو یہ کس حدیث میں آیا ہے؟ بیان فرمائیے۔

۴..... اشتہار سورہ ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء زیر سرفی "عام مریدوں کے لئے ہدایت" میں لکھا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو پھوڑ دیں "فرمائیے اب بھی مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی کہو گے۔ معجم موعود مانو گے وہ کوئی حدیث ہے جس کا یہ مضمون ہے؟

۵..... شہادت القرآن ص ۲۳ خزانہ مص ۲۳۷ ج ۶ "اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور دلوقت میں اس حدیث پر کوئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً معجم بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض علمیوں کی نسبت خبر ویگی ہے خاص کروہ طیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ هذا خلیفۃ اللہ المهدی۔ اب سوچو کریے حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو اسکی کتاب میں درج ہے جو صحیح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، اے قادریاندا کچھ تو سوچو اور پہلے نہ سوچا قاتا اب سوچو کریے فرض کے منہ پر دعویٰ نبوت اور مسیحیت اور مہدویت و افضل الامم ہی نہیں بلکہ قرآن انبیاء اور افضل من عیسیٰ روح اللہ ہونے کا ذریب دیتا ہے؟ جو اس قدر دلیر جھوٹا ہو، بخاری مسلمانوں کی ایک معروف مشہور کتاب ہے تمام قادریانی مل کر اور جمع ہو کر بتائیں کہ کس بخاری اور کس باب میں حدیث ہے؟ اور اگر نہ بتائیں تو بس اب توبہ کرنے میں کیا دیر ہے؟ یہ تو وہ جمود ہے جن میں نہ کوئی الہام ہو سکتا ہے نہ کوئی شرط لگ سکتی ہے نہ "وَيَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَنْهَا" کا چیخ جل سکتا ہے نہ بعد ولادہ ولی، کام دے سکتا ہے نہ چاند اور سورج کا گہن اس کو سچا کر سکتا ہے۔ کیا اسی نبی کی نبوت کی آسان اور زمین نے شہادت دی تھی؟ آخوند انسان بتایا ہے کچھ تو غور و فکر سے کامل لو کیا مرنا نہیں ہے؟ کیوں مخالفین اسلام کو ہنساتے اور ان کی تعداد کو بڑھاتے ہو؟ من کثر مسواد

قوم فہو منہم او کما قال ”سے ڈرو۔ مرزا غلام احمد قادریانی نے اسلام کی تائید نہیں کی بلکہ بخ کنی کی ہے۔ مگر اسلام کا خدا حافظ ہے۔ تم اغیکہ ایزد بر فرد و دار الخاک اگر تو بہ قسمت میں نہیں ہے تو بس اب اشتہار بازی کا زور دکھاؤ اور ان چھ نمبروں کو سچا کر دکھاؤ اور اگر پروفیسر عبدالmajed قادریانی اپنے دعویٰ میں پچے ہیں تو اچھی بیچ کی بات نہیں۔ بس اپنے پانچ نمبروں کو جن کے اپنے اشتہار میں مدھی بنے ہیں ثابت کر دیں ورنہ قرآن شریف کی وعدہ سے ڈرو۔

عام مسلمانوں کیلئے یہ چھ باتیں، ستے ضروریہ، کہ طور لکھ دی گئی ہیں اگر مرزا یہوں نے ان کو ثابت نہیں کیا تو پھر اور کسی علمی بات کا نام نہ لیں درنہ جو اس قدر صحیح کاذب ہو اس کی اور کسی بات پر کس طرح دلوں ہو سکتی ہے؟

المشتريان

عبد العزيز خان و عبد الوهيد خان عفاف اللهم عنهم

معظمه حکم بھاگپور

مکتبہ مطابق ۲ صفحہ ۱۳۳۲، جلد ۱، سال ۱۹۱۳ء

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆.....اگر بہر و پئے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو مرزا غلام احمد قادریانی بنیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆..... ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ یعنی حکومت کو جانتے کہ پکڑ کر کران خبیثوں کو مار دے۔

☆..... عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرنا زبیع و ضلال اور کفر والوں کا ہے۔



صحیفہ رحمانیہ

(۲)

عبد العزیز خان

عبد الوحید خان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلسہ بھاگپور منعقدہ تاریخ ۲۲ ربیعہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۵ محرم ۱۹۱۳ء میں جامع معقول و منقول مولانا مولوی ابوالغیر سید محمد انور حسین بہلوی موکری پروفیسر ذی جے کالج کے بیان کا خلاصہ

تاریخ ۲۵ محرم جلسہ تامار پور میں بعد نماز عصر آپ کا بیان شروع ہوا۔ آپ نے آئت کریمہ ”ما کان محمد ابا احمد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل هی علیہما“ تلاوت فرمائی۔ پھر اس آیت کا شان نزول اور مطلب نہایت عی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کر کے اس بات پر ایک مل تقریر فرمائی کہ مذکورہ بالا آیت شہادت لفظ و احادیث صحیح ختم نبوت پر قطعی محسن ہے۔ سلسلہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد تا قیامت کسی قسم کا نبی، نبوت جدیدہ نہیں آسکا اور جو محسن بعد آنحضرت کے دعویٰ نبوت کرے وہ بکلم ”اللہ سیکون فی امتی دجالون ثلثون کلابون کلهم یزعم الله نبی اللہ الا خاتم النبیین لا نبی بعدی“

(ترمذی ح ۲۵ ص ۲۵)
اباب المعن)

دجال کذاب ہے۔ ایسے دجالوں کے قلع و قع کرنے کے لئے ایک گروہ امت محمدیہ میں ابتدائے اسلام سے قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ اس گروہ کے حق پر ہونے کی خود آنحضرت ﷺ نے شہادت دی ہے۔ نواب صدیق حسن خان علیہ الرحمۃ والغفران نے اپنی

کتاب "حجج الکرامہ فی آثار القيامہ" میں اپنے وقت تک کے جھوٹے مدعاں نبوت کا شمار سائنس تک بیان کیا ہے۔ انہی سویں شخص مرزا غلام احمد قادریانی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ مدعی نبوت بھی ہیں اور ان کی تالیفات میں متعدد اور صریح صریح جھوٹ بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر مرزا غلام احمد قادریانی کی چند جھوٹی باتوں کو بیان کیا، تجملہ ان کے ایک یہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی اربعین نمبر ۳۹ ص ۷۶۔ خواں ج ۷۶ ص ۳۰۲ میں لکھتے ہیں۔ "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ سچ موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علاکے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توجیہ کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔" حاضرین کو اربعین کا نمبر و صفحہ ذکر وہ دکھلا کر یہ کہا کہ جو قرآن مجید مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے اس میں تو اس مشین گوئی کا نام و نشان تک نہیں ہے اور صحابہ میں کوئی ایسی حدیث نہیں پائی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی کے کاذب بلکہ مفتری علی اللہ و الرسول ہونے کے لئے بھی ایک مثال کافی ہے مگر ایک اور صریح جھوٹ یہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی اربعین نمبر ۳۹ ص ۹۔ خواں ج ۷۶ ص ۳۹۲ میں لکھتے ہیں۔ "مولوی غلام دیگر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پرانی کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔" تین برس سے زیادہ ہو گیا کہ مرزا یخیں کو چیخ دیا گیا تھا کہ مولوی غلام دیگر اور مولوی اسماعیل دونوں کی کتابوں میں ذکورہ بالا مضمون دکھلادیں تو مبلغ پانچ سور و پیہ انعام لیں۔ مگر آج تک کسی مرزا یخیں کو ہمت نہ ہوئی کہ اپنے پیر و مرشد کو چاہتا بت کر کے انعام حاصل کرے۔ کیا ان مثالوں کے بعد بھی کوئی راستباز مرزا غلام احمد قادریانی کے ذکورہ بالا حدیث کے مصدق ہونے میں شبہ کر سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

پھر یہ بیان کیا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کا یہ دعویٰ بھی محض غلط ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت میں سلسلہ نبوت جاری رہا، اسی طرح آنحضرتؐ کی امت میں بھی سلسلہ نبوت جاری رہے گا۔ اس لئے کہ آئیہ کریمہ "أَنَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ فَرْعَوْنَ رَسُولًا۔" (آل عمران ۱۵) میں کہہ لشیں ارسال میں ہے۔ نہ مرسل میں جیسا کہ فاذ کرو اللہ کذ کر کم ابانتکم او اشد ذکرا۔ (آل بقرۃ ۲۰۰) میں

توبہ نفس ذکر میں ہے نہ مفعول میں۔ پھر صحیح بخاری (باب ذکر عن بنی اسرائیل ص ۳۹۱ ج ۱) کی ایک حدیث ہے۔ اس مطلب کو صاف طریقے سے ثابت کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے دنیاوی اور نہدی امور کی سیاست انہیا کو تھی۔ جب کوئی نبی ہلاک ہوتے تو دوسرے نبی ان کے جانشین ہوتے اور چونکہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس لئے ہماری امت میں خلفاء کا سلسلہ رہے گا۔ یہ حدیث اس بارے میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کسی قوم کا نبی نہیں ہو گا۔ آنحضرتؐ کی اس پیشین گوئی کے مطابق حضرت ابو بکر صدیقؓ سے لے کر اس وقت تک امت محمدیہ میں خلافت کا سلسلہ قائم ہے اور آخر وقت تک قائم رہے گا اگر خلفاء کو نبی کہنا جائز ہوتا تو خلافتے راشدین (حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم) اس لقب کے زیادہ سُخت تھے۔ مگر حدیثوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات کو نبی کہنا جائز نہیں۔

مولانا کا یہ بیان قبل مغربِ ختم ہوا حاضرین جلسہ اس بیان سے بہت مفظوظ اور منتفع ہوئے۔ فالحمد لله علی ذالک.

پھر حسب خواہش حاضرین جلسہ بعد مغرب مولوی صاحب نے سورہ والمعصر کا وعظ بیان فرمایا اور اسی ضمن میں عبدالماجد قادریانی کے رسالہ القاء ربانی صفحہ ۳ سے مکتوبات مجدد والف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان عبارتوں کو سنا کر جو قادریانی مرتبی نے نقل کی ہیں انہیں عبارتوں سے مرزا غلام احمد قادریانی کی مسیحیت اور مہدویت کو غلط ثابت کر دکھایا اور یہ بھی کہا کہ قادریانی مرتبی نے ان عبارتوں میں سے کسی کے پہلے کی عبارت اور کسی کے بعد کی عبارت حذف کر دی ہے اور یہ بات دیانت کے محض خلاف ہے۔ پھر بتاریخ ۲۷ ربیع المحرم روز جمجمہ موضع جناغر کے جلسہ میں عصر سے مغرب تک مولانا کا بیان ہوا۔ آپ نے سورہ بقرہ کا پہلا رکوع تلاوت فرمایا کہ قرآن مجید کا اعجاز بحیثیت فصاحت و بلاغت اور بحیثیت تعلیمات وہدیات بیان کر کے مرزا غلام احمد قادریانی کی اعجاز احمدی اور اعجاز الحس کی حقیقت ظاہر کی اور القاء ربانی سے مرزا غلام احمد قادریانی کی ایک اردو عبارت سنایا کہ جو شخص با وجود وہندی ہونے کے اردو عبارت لکھنے میں ایسی ایسی صریح غلطیاں کرے وہ شخص قصیع و بلیغ عربی کیا لکھ سکتا ہے؟ علمائے اسلام نے ان کی عربیت کی بھی پوری خبری ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اعجاز احمدی اور اعجاز الحس کا جواب شائع ہو گا۔ اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کی عربیت کس پایہ کی ہے؟

پھر آپ نے آیت کریمہ ”یا عیسیٰ اُنی متوفیک و رالعک الی۔“ (آل عمران ۵۵) تلاوت فرمایا کہ اس کا مطلب واضح طور پر بیان کر کے یہ کہا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کا ”تو فی“ کو موت ہی کے معنی میں محصر سمجھنا غلط ہے۔ لغت میں ”تو فی“ کے اصلی اور وضی معنی، اخذ الشی و افیا کسی چیز کو پورا پورا لے لیتا ہے، سلاطینا۔ موت، تقداد، وصولی قرض، اٹھائیا اس کے انواع ہیں، تفسیر کبیر (جز ۸ ص ۲۷) میں صاف لکھا ہے کہ ”تو فی“ کا لفظ صرف حصول ”تو فی“ پر دلالت کدھا ہے اور ”تو فی جس“ ہے اس کے تحت میں انواع ہیں۔ بعض موت کے ساتھ اور بعض آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ ”متوفیک“ کے بعد ”رالعک الی“ فرمائی جیسی نوع کے لئے ہے اس میں عکار نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس آیت میں ”تو فی“ سے ”رفع“ مراد ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی کا اس پر پرازور ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ”متوفی“ کی تفسیر ”سمیت“ فرمائی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ تفسیر کسی طرح ہمارے مدعا کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ در منشور ج ۲ ص ۳۶ میں برداشت صحیح حضرت ابن عباسؓ سے یہ ثابت ہے کہ آپ اس آیت میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ”رالعک الی نم متوفیک فی آخر الزمان۔“ یعنی حضرت ابن عباسؓ اس آیت کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں۔“ کہ میں آپ کو اٹھائیں والا ہوں اپنی طرف پھر آخزمان میں (بعد زوال) آپ کو موت دینے والا ہوں۔

علاوه اس کے مرزا غلام احمد قادریانی (ازالۃ الاولہ مص ۲۶۱ جلد دوم خواجہ ج ۳ ص ۳۳۵) میں لکھتے ہیں کہ ”مات“ کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں، ”تو اس رو سے“ ”مات“ کے معنی سلاطینا ہوا اور ”سمیت“ ”امات“ کا اسم فاعل ہے تو ”سمیت“ کے معنی ہوا سلاطینے والا۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں آپ کو سلاطینے والا ہوں پھر اپنی طرف اٹھائیں والا ہوں۔ تفسیر خازن ج ۴ ص ۲۵۵ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند کی حالت میں اٹھایا تا کہ آپ کو خوف لاحق نہ ہو۔ پس مرزا غلام احمد قادریانی کے بیان کی رو سے بھی اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کی ایک دوسری آیت میں ”تو فی“ کے معنی سلاطینا ہی ہے ”جو ہوا اللہ یتوفی کم باللیل“ (الانعام ۶۰) خداوہ ہے جو تم کو سلاطینا ہے رات کو اور جب قرآن مجید میں ”تو فی“ کے

معنی سلاوینا موجود ہے تو پھر ”ستوفی“ کے معنی سلاوینے والا لینے میں کون سامانع ہے؟ مولانا کے اس بیان کو حاضرین جلسے نے بہت جی لگا کرنا اور بہت ہی محظوظ و مسرور ہوئے۔ فجزاہ اللہ عناد عن سائر المسلمين خیر الجزاء۔
خدا کا شکر ہے کہ دونوں جلسے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ تم ہوئے فقط

المشتمل على
عبد العزیز خان و عبد الوحید خان عقی اللہ عنہما
معظم چک بھاگپور
۱۵ ارجنتوری ۱۹۱۳ء مطابق ۷ صفر ۱۳۳۲ھ



حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

- ﴿..... یہ مرزا غلام احمد قادریانی کی مراتقی مسیحیت کے کرشمے ہیں کہ وہ خود سے خود پیدا ہوا کہ مسیح انہیں مریم بن گیا۔
- ﴿..... ہر قادریانی کے منہ پر ایک لعنت برستی ہے جس کو اہل نظر فوراً پہچان لیتے ہیں۔
- ﴿..... زندیق ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو مگر در پردہ کفر یہ عقائد رکھتا ہو۔



لَا يَنْهَا النَّسِينَ لَا يَنْهَا بَعْدَ الْمُرْتَبِ

حِيفَةِ رَحْمَانِيَّةٍ

(۳)

عبد الوهيد خان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحیفہ تبلیغیہ نمبر اکا اجمانی جواب

صحیفہ تبلیغیہ میں عبدالمadjد قادری نے جو عنایت میرے حال پر فرمائی ہے۔ میں اس کا منون ہوں۔ اعلان حقانی میں حکم سے فیصلہ محض اس بنا پر چاہا ہے کہ میری حقانیت اور تحقیق نے مجھے یقین دلایا کہ آپ نے نہایت صریح امر حنف کو پوشیدہ کرنا چاہا ہے اور محض غلط اور باطل باتوں کو عوام کی نظر میں عدمہ اور حقانی دکھانا چاہا ہے۔ اس لئے میری خیرخواہی کا تقاضا یہ ہے کہ عوام پر اسے ظاہر کر دوں۔ اس کی سبیل اس سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتی کہ جلسہ میں حکم کے روپ و اس کا اظہار ہو اور جو حضرات خود رسالہ دیکھ کر فیصلہ نہیں کر سکتے اور ان کی غلطیوں اور قصداً فروگذاشتوں پر واقف نہیں ہو سکتے۔ (اور اکثر ایسے ہی حضرات ہیں) وہ بھی سمجھ لیں اور امر حنف سب پر ظاہر ہو جائے۔ چونکہ مجھے مسلمانوں کی خیرخواہی منظور ہے۔ اس لئے مجھے اس میں بھی عذر نہیں کر آپ کا کوئی شاگرد سامنے آئے۔ مگر اس قدر لیاقت رکھتا ہو کہ اگر کوئی علمی بات آجائے تو سمجھ کے فیصلہ آسانی اور القاء میں جو کچھ ہے اسے بھی سمجھتا ہو۔ اگر آپ کا کوئی شاگرد ایسا ہو جوان امور کی قابلیت رکھتا ہو اور میں بھی اسے جلسہ میں جانچ لوں اور وہ آپ کی طرف سے دکھل ہو۔ یعنی اس کا

بجز آپ کا بھر ہو تو بسم اللہ میں حاضر ہوں اب دیر نہ ہونا چاہئے اور حضرت مؤلف (آسمانی فیصلہ) عمر فیصلہ کی نسبت میں زیادہ نہیں کہتا صرف اس قدر کہتا ہوں کہ جناب خلیفۃ الرسالے اسکے سکوت کا جو عذر پیش کر سکتے ہیں۔ یا آپ کے خیال میں ہو وہی یہاں بھی سمجھ لجھتے۔ زیادہ گفتگو نہ کیجئے۔

الراقم عبد اللطیف رحمانی

صیفہ مذکورہ کا

تفصیلی جواب

اعلان حقانی میں یہ کہا گیا تھا کہ ”القاء“ واقعی فیصلہ آسمانی کا اگر جواب ہے تو عبدالمadjad قادریانی مصنف القاء نے اس ایک ہزار روپے کا مطالیہ کیوں نہیں کیا جس کا فیصلہ کے جواب لکھنے پر وعدہ کیا گیا تھا؟ اس سے کافی شہادت اس امر کی ملتی ہے کہ قادریانی مرتبی کے نزدیک بھی ”القاء“ فیصلہ کا جواب نہیں ہے گو عوام کے دکھلانے کو ”القاء“ پر لکھ دیا گیا ہے کہ فیصلہ آسمانی کا جواب ہے اور اگر قادریانی مرتبی موصوف کو دیتا ہے اپنے جواب پر کامل و ثائق ہے تو اس کے لئے طرفین سے حکم مقرر ہو جو یہ فیصلہ کرے کہ فیصلہ آسمانی کا یہ جواب ہے یا نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ قادریانی جماعت زبانی تو بہت کچھ باتیں بتاتی ہے اور کاغذی اور اق دستے کے دستے سیاہ کر ذاتی ہے لیکن حکم کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتی۔ چنانچہ صیفہ تبلیغیہ نمبرا کے صفحے میں بھی قادریانی مرتبی موصوف نے حکم کے سامنے آنے سے گریز کیا۔ وہ اسی کے صفحہ ۵۶۹ میں لکھتے ہیں (کسی حکم کے ہونے کی ضرورت نہیں) میں کہتا ہوں کہ اس کا فیصلہ بلا حکم کے ہو نہیں ستا۔ اس لئے کہ فریقین میں جب زراع ہو تو کوئی فریق اپنے دعوے کو خلاف راستی نہیں کہتا بلکہ ہر فریق اپنے کو راہ مستقیم پر سمجھتا ہے اور حکم ہی ان دونوں میں حق و باطل کا فیصلہ کرتا ہے۔ مگر قادریانی مرتبی مشی قاسم علی قادریانی کے فیصلہ کے بعد غالباً بہت خائف ہو گئے ہیں۔ خصوصاً عبدالمadjad قادریانی

کے سامنے نہ آنے کی بھی وجہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ القاء میں بہت کچھ حوالوں اور نقل میں دیدہ و دانستہ کتریہ نہ اور بد و یانی کی گئی ہے اور اب کسی مرزائی کو اہل حق کے سامنے آنے کی ہمت و جرأت نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ اہل ہوئی بھی اہل حق کے سامنے نہیں آسکتے اور قادریانی مرتبی کا گریز اس کی روشن شہادت ہے۔

ناظرین! یہ ہر شخص کا اعتقاد ہے کہ حق بات کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا اور جو امر قرآن، حدیث، قول صحابہ اور ائمہ اور تمام سلفؑ کے اتفاق سے ثابت ہے وہ بلاشبہ حق ہے اور چونکہ فیصلہ آسمانی میں جوابات لکھی گئی ہے وہ ایسی ہی ہے جس کی شہادت قرآن و حدیث و صحابہ اور ائمہ اور سلف صالحینؑ نے دی ہے۔ اس لئے اگر یہ کہا گیا کہ وہ لا جواب ہے تو اس میں کسی مسلمان کو کیا تردہ ہو سکتا ہے؟ باقی رہا قادریانی مرتبی کا یہ فرمانا کہ اس میں سو سے زائد غلطیاں ہیں اسی کے لئے تو میں چاہتا ہوں کہ مرتبی صاحب حکم مقرر کر کے اس کو ثابت فرمائیں ورنہ محض کہنے یا لکھنے سے تو کام نہیں چلتا۔ ان کنتم فی ریب فادعوا شهداء کم ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فالفتووا۔ جس وقت مقابلہ ہو گا، اس وقت روشن ہو جائے گا کہ ان غلطیوں کے بیان میں قادریانی مرتبی نے کس قدر غلط بیانیاں کیں ہیں اور عوام کو دھوکہ دیا ہے؟ ناظرین قادریانی مرتبی کا مرز اغلام احمد قادریانی کی محبت میں یہ حال ہو گیا ہے کہ اب ان کو وہ مضامیں بھی نظر نہیں آتے جو کلام پاک میں کثرت سے جا بجاوارد ہیں کیا قادریانی مرتبی ایمان سے خدا کو حاضر ناظر جان کریے کہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف میں یہ ارشاد خداوندی نہیں ہے۔

۱..... وَمِنْ يُضْلِلُهُ فَلَا هَادِيٌ لَهُ

۲..... اَذَا اَرَادَ اللَّهُ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

شاید قادریانی مرتبی کو یہ دھوکہ ہوا ہے کہ وہ یاد ہے ان الفاظ کو قرآن کے الفاظ سمجھتے ہیں بے شک یہ الفاظ یعنیہ قرآن میں نہیں ہیں لیکن فیصلہ میں نہیں کہا گیا بلکہ یہ تو فرمائیے کہ یہ عد ولا یوں ہی، حضرت شیخ عبدالقدور جیلانیؓ کے کہاں لکھا ہے جو آپؐ کے خلیفہ اور ان کے ہیر و ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ پھر انکی حالت میں کیا قادریانی مرتبی کا یہ حکما اور ظاہر جھوٹ نہیں؟ ہاں اذرا یہ تو فرمائیے کہ فیصلہ آسمانی میں یہ کہاں ہے کہ ”اَذَا اَرَادَ اللَّهُ شَيْئًا لِيَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ“ ہرگز ہرگز فیصلہ میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ آپؐ کا سفید جھوٹ ہے اگر آپؐ فیصلہ آسمانی میں اس طرح پر دکھلا دیں تو میں روپے انعام لیں ورنہ اپنے کذب کا اقرار کریں۔ ہاں ذرا اس

کا بھی جواب دیں کہ مرزا غلام احمد قادری اپنی ضرورتہ الامام صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں، "قرآن شریف میں فرمایا گیا" و کانو ایستفتحون من قبل "فرمائیے اس طرح پر قرآن شریف میں کہاں ہے؟ ہرگز ہرگز اس طرح پر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ پھر ضرورتہ الامام صفحہ ۳۱ میں لکھتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ" اس طرح پر قرآن مجید میں ہرگز نہیں ہے غرضیکہ ان چار غلطیوں کا جواب قادری اپنی تجویز کریں وہی جواب ادھر سے بھی سمجھ لیں۔ اسی صحیفہ کے صفحہ ۳۱ میں قادری اپنی لکھتے ہیں اب موئیگیر بھاگپور میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی دیکھ کر خدا جانے قادری اپنی مرتبی کو کیا خیال ہوا اور کس مصلحت سے مخالفت پر کربستہ ہو گئے۔

یہاں تو قادری اپنی مرتبی بہت ہی بھولے اور انجان بن گئے۔ اے جناب مصلحت اور خیال آپ کو نہیں معلوم تو مجھ سے سنئے۔ مرزا غلام احمد قادری اپنے اربعین میں مولانا مدد ظلہ کو مخاطب تو کیا مگر کتاب نہیں سمجھی۔ جب موئیگیر میں یہ فتنہ پھوٹ پڑا اور مرزا غلام احمد قادری کی کتابوں پر نظر پڑی تو اس کا ابطال شروع کر دیا گیا اور اہل حق کا ہمیشہ سے یہ کام رہا ہے اور یہی شارع علیہ السلام کا حکم ہے کہ مظلالت اور بدعت کی دنیا میں جب اشاعت اور ترقی ہو تو ہمہ تن وہ اس کی مخالفت کریں اور اس کے مٹانے کی کوشش کریں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آپ اتنا بھی نہیں جانتے یاد یہ ودانستہ بھولے بنتے ہیں۔ قادری اپنی مرتبی نے صحیفہ میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ جناب مسیح کی حیات کے متعلق کچھ نہیں لکھا گیا۔ واقعی یہ شکایت آپ کی بجا ہے لیکن وجہ ذیل سے آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے سے مخدوری ہوئی۔

..... مرزا غلام احمد قادری اپنے مسئلہ تھن عوام کے فریب دہی کے لئے چھپا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادری کے دعویٰ سے تعلق نہیں ہے۔ یعنی اگر ممات سُجّ ثابت بھی ہو جائے تو تھن اس سے مرزا غلام احمد قادری کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادری کو اس کے بعد بھی اپنے دعویٰ پر دلیل کی ضرورت ہوگی۔ پھر اسی حالت میں ایسے بے تعلق مسئلہ میں پڑتا ہے سود سمجھا گیا۔

۲..... جب مرزا غلام احمد قادری خود اپنے قول کے مطابق اپنے دعویٰ میں کاذب نہرے تو اسی حالت میں کسی ذی عقل کو دوسرا طرف توجہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تھن ان کے اقوال ہی کا (یعنی جھوٹی چیزیں گوئی) کا نقل کر دینا کافی ہے اور اسی بنا پر فیصلہ آسمانی میں مرزا غلام احمد قادری کی تکذیب کا معیار ان ہی کی چیزیں گوئی کو قرار دیا ہے اور یہ تھن اس لئے کہ قادری اپنی جماعت کو پھر جنت باقی نہ رہے۔ کیونکہ ان کے مقتدا کا قول ان کے لئے نہایت تشفی بخش ہو گا۔ یہ اسلوب فیصلہ

رسول کو چھوڑنا ہوگا۔ اگرچہ بالکل صحیح ہے جس پر ہر مسلمان کا دل گواہ ہے لیکن اس رسالہ نے قادری جماعت پر البتہ براستم کیا ہے اور اس کے حق میں زہر ہلاں کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اس کے نورانی صفات سے ان کے دھل کی سیاہی کا پردہ چاک ہو گیا۔ رہا لارڈ ہیدلی کا اسلام لانا انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ناظرین اس کی حقیقت سے بھی واقف ہو جائیں گے کہ ان کے اسلام کی بنا پر ان کی اپنی تحقیقات ہے تقریباً وہ میں بر سے مسلمان ہیں۔ خوبجہ کمال الدین مرزا تی تواب گئے ہیں ان کا کچھ اثر ان پر نہیں ہوا اور کیوں مولا نایق تو فرمائیے کہ لارڈ ہیدلی کے قبل جو اسلام لائے ہیں اس میں کس کی سی ہے کیا وہ بھی قادری جماعت ہی کی طرف منسوب ہے؟ اور جاپان میں جو لاکھوں مسلمانوں کی تعداد ہو گئی ہے وہاں بھی کوئی قادری ہبھنجا ہے؟ ذرا شرم کبھی اور بے پر کی نہ اڑائیے۔ اس صحیحہ میں قادری لکھتے ہیں کہ ہم نے پانچ خط حضرت قبلہ عالم مولا نا محمد علی صاحب عم فیضیم کی خدمت میں لکھ کر مصنف فعلہ آسمانی کا نام دریافت کیا لیکن حضرت مదوح نے اپنا نام ظاہر نہیں فرمایا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس الف لیلۃ کے قصہ سے قادری مرتبی کی کیا غرض ہے اے حضرت! آپ کو مصنف کے نام کے دریافت کا کیا حق ہے اور آپ دریافت کرنے والے ہوتے کون ہیں اور ہم کو اس کی کیا ضرورت ہے کہ ایسے حعفرزٹی کی تحریر کا جواب دیں؟ اسی بنا پر ممکن ہے کہ حضرت مదوح نے اس طرف توجہ نہ فرمائی ہو۔

قادریانی مرتبی صحیحہ میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ نصرت یزدانی اور بر ق آسمانی موجب از دیاد مادہ طاغون ہو چکا تھا۔ قادریانی مرتبی یہ تو آپ نے بہت ہی صحیح فرمایا۔ ناظرین ذرا اس طرح متوجہ ہو گئے اور اسے خوب یاد رکھئے کہ اب یقول قادریانی مرتبی بھی قادری جماعت کی کتابیں مسلمانوں کے حق میں مادہ طاغون ہیں۔ پھر کیا مسلمانوں کا یہ فرض نہیں کہ وہ اس دباؤ اور ظاہونی بلا کی سیاہی کو دور کریں اور کثرت استغفار اور لاحول سے اس کثافت و نجاست سے صفائی اور پاکی حاصل کریں۔ مرتبی صاحب! ایک مولوی ابو الحسن مرحوم کیا ہزاروں ہزارالل اسلام کے لئے آپ کی جماعت کی کتابیں اور تحریریں غم و ہم کا باعث ہوئیں۔ بھلاکوں خدا پرست دیدار ہو گا جس کا دل حضرت سعی علیہ السلام اور حضرت سید الشہداء جناب امام حسین بن علی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ہیں سے پاش پاش نہ ہو جائے گا اور اس کوں کر مردہ جائے گا؟ کیا عجب ہے کہ اسی بنا پر مرزا تی جماعت کو سعی علیہ السلام کی موت کا یقین ہو گیا ہے کہ مولوی ابو الحسن کی طرح اس مادہ طاغونی نے حضرت سعی پر بھی اثر کیا ہے۔ سعی کاذب کے مصنف کی اس پیشین گوئی کی تصدیق کہ آپ فعلہ کا

جواب نہیں دے سکتے۔ آپ کے القاء سے پوری ہو گئی کیا القاء کے دیکھنے کے بعد بھی کسی انصاف پرست کو اس میں تک رہے گا کہ فیصلہ کا جواب آپ کی طاقت سے باہر ہے؟ اور کچھ کم دوسال کی مدت تک قادریانی جماعت کے تمام افراد نے سر سے پیر تک زور لگایا اور ناکوں پسینہ آیا لیکن اب تک ان سے جواب نہ ہوا۔

ناظرین! معلم اعلان حقانی نے اگر حکم کے ذریعہ سے فیصلہ چاہا تو اس میں نہ کوئی شرعی جرم ہے۔ نہ عقلی، نہ عرفی، پھر معلوم نہیں کہ عبدالماجد قادریانی کس لئے اس پر اس قدر برا فروخت اور غصہ بنائے ہو کر ناظرین صحیفہ سے دریافت فرماتے ہیں۔ (کیوں ناظرین معلم صاحب کون ہوتے ہیں؟) قادریانی مریٰ آپ کے ناظرین صحیفہ معلم صاحب کو نہیں بتاتے ان کی ہم سے پوچھتے اور ان کی حالت ہم سے سننے۔ جناب مولا نامقتو عبد اللطیف صاحب معلم اعلان ان اہل کمال اور ارباب فضل سے ہیں جن کی نظیر اس زمانہ میں بہت کم ہے جن کے حلقدرس سے سینکڑوں طلبہ سند فضیلت پا کر آج مند درس پر متاز ہیں۔ اسی صوبہ بہار میں بہت علماء ہیں۔ جنہوں نے مولا نامدروح کے دامن فیض میں تربیت پائی ہے اور محقول تجوہ پاتے ہیں۔ علماء مdroح عرصہ تک ندوۃ العلماء میں جہاں پڑے پڑے علماء کا جمیع تھامقتو تھے اور ان ہی کا فتویٰ جاری تھا اور اسی کے ساتھ دارالعلوم ندوہ میں طلبہ کو تعلیم بھی دیتے تھے اس کے بعد درسہ صولیعیہ کہ معظمه میں عرصہ دراز تک صدر درس رہے جہاں قاذان، روس، بخارا، جماز، کوفہ، بصرہ، ہندوستان وغیرہ کے طلبہ ان سے مستفیض ہوتے رہے اور اس وقت تک جناب مفتی صاحب کے لئے ہر طرف سے طلبی کے خطوط آرہے ہیں اور اہل مدارس نہایت متینی ہیں اور سورہ پے مشاہرے دیتے ہیں، لیکن مفتی صاحب نے ان تمام پر خاک ڈال کر حضرت قبلہ عالم جناب مولا نامسید محمد علی صاحب (موگیری) کے فیض صحبت کو اپنے لئے فلاج دارین سمجھا اور انہا سرمایہ سعادت جانا اور اسی لئے وہ اب اس آستانہ عالی پر پڑے ہوئے ہیں اور عبدالماجد قادریانی تو شاید اردو فارسی اور کچھ معمولی عربی پڑھانے کے لئے پچاس سالہ روپے پاتے ہیں جس سے زیادہ مفتی صاحب کے شاگرد پاتے ہیں۔ اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ عبدالماجد قادریانی کی یہ بے نیاز انتہاد اور یہ دریافت فرمانا کہ معلم صاحب کون ہوتے ہیں کیسی غصب کی بات ہے؟ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ جناب مفتی صاحب کے سامنے آتے ہوئے انہیں حجاب اور شرم آتی ہے اور اس کے لئے اپنے شاگرد کو ٹیک کرنے کو فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا قادریانی مریٰ نے آج تک کسی

طرح کے شرک اور رسول مددعات کا بازار گرم تھا اور ان کی تقریب پرستی جو نہایت تشدید کے ساتھ تھی اور وہ اس میں ایسے منہج کا درست تھے کہ ان مراسم اور دوسرے فضولیات موجود کے روکنے والے اور منع کرنے والے واعظین اور مولویوں کو برا بھلا کہہ کر اپنے گاؤں میں بھرنے نہیں دیتے تھے اور ان کی باتیں سننا بھی گوار نہیں کرتے تھے اب ان کی حالت ناگفته بکی کیسی کایا پلٹ ہو گئی؟ اور ماشاء اللہ ان بدعتات و فضولیات سے پچھے ناصل ہو کر راہ راست پر آگئے اور اچھے خاصے دیندار ہیں گے۔ یہ ہے آپ کی توجہ کاملہ کا اثر اور آپ کی اسلامی تعلیم کا نتیجہ۔

آج حضرت مولانا کے حلقة بگوشی میں بڑے بڑے نامی اور مقتدر صاحب فضل و کمال داخل ہیں جو کہ اپنی اپنی جگہ پر بجائے خود مقتدا اور مجدد وقت ہیں مولانا حکیم عبدالباری صاحب مرحوم جو مولانا عبدالحکیم صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے تھا اور جن کی نسبت مولانا مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص ایسا ذیں اور مستعد ہمارے حلقة درس میں نہیں آیا اور غالباً آپ کو بھی اس سے انکار نہ ہو گا۔ پھر دیکھئے کہ آخر میں حکیم صاحب مرحوم کس ذوق و شوق سے خدام حضرت والا کے حلقة میں داخل ہوئے اور اس کو اپنا سرمایہ سعادت سمجھا۔ اب اسی حالت میں آپ کی ایسی جرأت اور دلیری کا باعث اندر وہی تاریخی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے علاوہ اس کے ایسی خواہش کا آپ کو کیا حق ہے؟

فیصلہ آسمانی میں علامہ محمود (حضرت مونگیری) نے خلیفہ نور الدین قادریانی کو اصل مخاطب بنایا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ خلیفہ قادریانی مولوی نور الدین ساکت ہیں آپ اگرچہ چند اور اق سیاہ کر کے پانچوں سواروں میں داخل ہو گئے مگر قادریانی خلیفہ نے تصدیق کیوں نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بدیانیخوں کی شہادت ان کا دل بھی دے رہا ہے۔ باقی رہا آپ کا پیر فرماتا کہ فیصلہ اور القاء کو پڑھو جس سے معلوم ہو گا کہ مرتaza قادریانی کی پیشینگوں کی منہاج نبوت پر پوری ہوئی وغیرہ وغیرہ۔

جناب والا! اسی لئے تو آپ سے گزارش ہے کہ ”القاء“ کے مضامین کو حکم کے سامنے پیش کیجئے تو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ اپنے اس دعویٰ میں کہاں تک صادق ہیں اور فیصلہ آسمانی کو آپ نے سمجھا ہے یا نہیں؟ مرتaza قادریانی کے معیار پر جن مدعیان نبوت کو فیصلہ میں مولٹے حرفوں سے لکھ کر پیش کیا ہے۔ جب وہی آپ کو نظر نہیں آئے تو اس کے مضامین عالیہ و دقيقہ تک آپ کی ذہین تارسا کی رسائی معلوم؟ اور اس پر ادعا یہ کہ ہم خود مصنف سے مباحثہ کریں گے تھے۔ مصر عربے حیاء باش ہرچہ خواہی کن۔

لَا يَنْتَهِي لَانَّهُ بَعْدَهُ

صَحِيفَةِ رَحْمَانِيَّةٍ

(۲)

مولانا عبد العزيز رحماني

الله الرحمن الرحيم

لارڈ ہیڈلے کا اسلام اور مرزائیوں کی جھوٹی شیخی لارڈ مددو ح کا اسلامی نام سیف الرحمن شیخ رحمت اللہ فاروق ہے

اسلام وہ سچا اور مقدس نہ ہب ہے جس نے راستِ گوئی اور صداقت کو اپنا شعار تلایا ہے اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور سے کہہ دیا ہے۔ کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا، اب جو شخص یا جو گروہ جھوٹ کو اپنا شعار بنائے۔ اور جھوٹ بول کر اور خلاف واقع بات کو مشتمر کر کے اپنا فروغ چاہے۔ اسے اپنے آپ کو مسلمان کہنا اسلام کے لئے نہایت عار ہے۔ اسلام میں اور دروغگوئی میں ایسا بتائیں اور مخالفت ہے۔ کہ ایسے شخص کو اور ایسے گروہ کو پچے مسلمان اور ان کے پاک نہ ہب نے بے تأمل کہہ دیا کہ مسلمان نہیں ہیں۔

اس وقت جو ایک جدید گروہ مرزائی تاویانی کا پیدا ہوا ہے جس نے ۲۳ کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا کر اپنے چند ہزار شخصوں کا نام مسلمان رکھا ہے جن کے چند اشخاص مونگیر و بجا گپتوں میں بھی نظر آتے ہیں یہ غل مچا رکھا ہے کہ لارڈ ہیڈلے خوبی کمال الدین مرزائی کے ہاتھ پر مسلمان

ہوئے۔ اور اس دروغ کے اعلان میں اشتہار بھی دیا ہے۔ ایسے معزز اور مشہور شخص کا تبدیل مذہب ایسا نہیں ہے کہ اس کی واقعی حالت پوشیدہ رہے اور کوئی ناراست گواپنے یا اپنے گروہ کے لئے اپنے خود مبارکات کا ذریعہ قرار دے۔

لارڈ موصوف کے اسلام لانے کی حالت انگریزی اخبارات اور لندن کے خطوط سے ظاہر ہوئی ہے کہ لارڈ موصوف بیس بر سے مسلمان ہیں اور صرف اسلامی عقائد ہی نہیں رکھتے بلکہ اسلامی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ خوبیہ کمال الدین مرزا اُت تواب گھنے ہیں پھر یہ کہنا کہ خوبیہ کمال الدین مرزا اُت کی وجہ سے وہ مسلمان ہوئے کیا صریح جھوٹ ہے۔ لارڈ موصوف کی تحریر سے ظاہر ہے کہ ان کا مسلمان ہوتا کسی مسلمان کی ترغیب اور ارشاد کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ خود ان کی تحقیق اور کتب بینی کا نتیجہ ہے۔ ۲۰ دسمبر کے کامریڈ میں لارڈ موصوف کا یہ جملہ موجود ہے کہ خوبیہ کمال الدین نے محمد پر ذرا سا بھی اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۳ء کے انگریزی اخبار ڈیلی نیوز نے لارڈ موصوف کے اظہار اسلام کی کیفیت اس طرح لکھی ہے۔

لارڈ ہیڈلی کا تبدیل مذہب

لارڈ ہیڈلی یہ پانچواں بیرون ہے (بیرون ایک معزز عہدہ کا نام ہے) اس خطاب کا جس کو کہ یہ عالی عہدہ (بیرون کا) سال گذشتہ کے خوری میں ملا ہے۔ بعد مرجانے پھریرے بھائی کے وہ مسلمان ہو گئے ہیں اور ان کے مسلمان ہونے کی خبر انجمن ملت اسلام لندن کے سالانہ ضیافت کے روز جس میں خود لارڈ ہیڈلی شریک تھے مشہر کی گئی۔ لارڈ ہیڈلی نے جو اپنے مسلمان ہونے کی بابت اس جلسے میں کہا وہ یہ ہے۔

”عام طریقہ سے مجھے مذہب اسلام کے اختیار کرنے کی اشاعت کرنے میں یہ کہنا ضرور ہے کہ میں اپنے ان عقائد اسلامیہ سے جس کو میں نے میں بر سے اختیار کر کھا ہے عیحدہ نہیں ہو سکتا۔ لارڈ ہیڈلی نے عند الملاقات کسی سے اپنے مسلمان ہونے کے بارہ میں یوں کہا ہے۔“ جبکہ انجمن اسلامیہ کی طرف سے مجھ کو اس شب کے کھانے کی دعوت دی گئی۔ میں نے کہا کہ مجھے از حد خوشی ہو گی کہ میں اس میں شرکت کروں اور ان کے ممبران پر خود جا کر ظاہر کروں کر مجھے ان کے مذہب سے کہی کہری الفت ہے میں نے ابھی تک کوئی کارروائی عملی طریقہ سے نہیں کی ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ میں چرچ آف الکلینڈ کی (یعنی وہ مذہب جو ولایت میں

جاری ہے اور سلطنت بر طائیہ کا مذہب ہے) میری سے کنارہ کش ہوا اور جس مذہب میں یا جس مذہب کے طریقہ پر میری تعلیم و تربیت ہوئی تھی اور نہ ہم نے رسمًا کوئی اعلان ایجاد دین اسلام کا کیا ہے تاہم مذہب اسلام پر میرا عقیدہ ہے میرے مذہب عیسائی کے چھوڑنے کا باعث زیادہ تر تصب سے ان لوگوں کو ہوا ہے جو اپنے کو عیسائی کہتے ہیں۔ ” ۱۹۱۳ء کے مسلم انگلیا میں لارڈ مودوچ کی تحریر چھپی ہے اور اس میں لکھا ہے۔

” یہ ممکن ہے کہ میرے بعض احباب خیال کرتے ہوں کہ مجھ پر مسلمانوں کا اثر پڑا ہے مگر یہ بات نہیں ہے کیونکہ میرا موجودہ خیال صرف میری مตلوں کے خیال کا نتیجہ ہے میری اصلی مفتیگو تعلیم یافتہ مسلمانوں سے مذہب کے بارے میں چند ہفتہ گزرے کہ شروع ہوئی اور کیا مجھے اس کے کہنے کی ضرورت ہے کہ مجھ کو یہ دیکھ کر کہ میرے کل اصول و نتائج پورے طور سے اسلام کے مطابق ہیں بہت خوش ہوئی میرے دوست خوجہ کمال الدین مرزا تی نے مجھ پر ذرا سامنی اثر ڈالنے کی کمی کو شکش نہیں کی ان میں اخباروں سے نہایت صفائی سے ظاہر ہو گیا کہ لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے میں خوجہ کمال مرزا تی کو کچھ دخل نہیں ہے۔ البتہ خوجہ کمال مرزا تی نے اور ان کے ہم خیال الی اخبار وغیرہ نے ہندوستان میں اسکا باقیہ بنائی ہیں جن سے مسلمان متاثر ہوں اور مرزا تی باطل مذہب کی طرف ان کا عمدہ خیال ہو۔

شاہ نعمت اللہ صاحب ریس مونگیر عرصہ سے لندن میں مقیم ہیں حضرت القدس مولا نا سید ابو احمد رحمانی نے ان سے لارڈ موصوف کی حالت دریافت کی تھی تاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۱۳ء کو ان کا خط آیا وہ لکھتے ہیں— The London— لارڈ ہیڈلے کے بارے میں حضور نے جو دریافت فرمایا ہے اس کی حقیقت میر عظیماں میں یہ ہے کہ مرزا غلام احمد (قاویانی) کا غالباً ابھی تک نام بھی انہوں (لارڈ ہیڈلے) نے نہیں سنائے وہ آدمی بہت معقول و سنجیدہ ہیں تعلیم بھی ان کی بہت اچھی ہوئی ہے اور فقط اسلام کی خوبیوں سے محبوہ کر مسلمان بالاشتہار ہو گئے ہیں ہم نے ان سے ایک وغدہ کہا کہ نماز میں سجدہ وغیرہ میں آپ کو وقت ہوتی ہو گی اس کا جواب دیا کہ آج سے میں سال سے ہم روزانہ اسی طور سے عبادت کرتے ہیں اس سے معلوم ہو گا کہ خوجہ کمال الدین (مرزا تی) کے آنے کے میں سال قبل سے وہ مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کی وجہ یہاں اخباروں میں لکھی تھی اور صاف طور سے کہا ہے کہ بغیر کسی کے ترغیب دلانے ہوئے فقط کتابی معلومات سے وہ مسلمان ہوئے ہیں یہاں ایک بزرگ لیڈی کو ولڈ Lady Qwlyn

Cobbow of London نام سے مشہور ہیں، ہم سے ان کی عرصہ سے ملاقات ہے اور وہ بیہاں کے معزز خاندان سے ہیں ان کا خاندان لارڈ ہیڈلے سے زیادہ معزز بیہاں سمجھا جاتا ہے اور ماشاء اللہ وہ پورے مسلمان ہیں کلام اللہ شریف کا اکثر حصہ ان سے از بر (زبانی) سن لجئے اور عربی بھی بولتی ہیں۔ خوبیہ کمال صاحب مرزاں نے ہم کو ان سے بھی ملانے کو کہا تھا مگر ابھی ہم کو ایسا موقع نہیں ملا ہے کہ ملائیں، انہوں نے اپنے لڑکے کو پوری عربی کی اچھی تعلیم دی ہے ملاحظہ کیا جائے کہ لارڈ ہیڈلے کے ملنے والے کس قدر صاف لکھتے ہیں کہ لارڈ موصوف، خوبیہ کمال مرزاں کی کے آنے سے میں برس پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک نہایت معزز خاندان کی خاتون مسلمان ہو کر اکثر حصہ قرآن مجید زبانی یاد کر چکی ہیں۔ جن کے پاس آج تک خوبیہ کمال صاحب (مرزاں) کی رسائی نہیں ہوئی۔

ان کے علاوہ بہت مردوں کو اور خاتون کو اسلام کی طرف رجوت ہے اور بہت مسلمان ہیں مثلاً Mr & Maseern جنہوں نے اسلامی نام عبد الحمید رکھا ہے یہ سیلوں میں جسٹریٹ ہیں اور پندرہ سولہ برس سے مسلمان ہیں اور لارڈ الڈرنے مرنے کے وقت اپنے اسلام کی شہرت دی تھی۔ جن کا اسلامی نام خالد ہے یہ نوجوان عرصہ دس بارہ برس سے مسلمان ہیں ایک معزز خاتون لیڈی بلوم فیلڈ Lady Bloom Field فرقہ اس فرقہ کے سردار عبدالہاء لندن میں گئے تھے اور بہت کچھ احترام ان کا دہاں کے لوگوں نے کیا ان کا یقین بھی بڑے زور دشور سے ہوا ان کی دعویٰں بھی ہوئیں۔ جن میں بڑے اہتمام سے ایرانی کھانے کھوائے گئے تھے اور شہر مونکیر کے رئیس شاہ محمد سعیجی صاحب بیر شہر بھی اس میں شریک تھے۔ پھر عبدالہاء لندن سے فرانس گئے تھے۔ خوبیہ کمال (مرزاں) نے فرانس جانے کا غل تو چایا۔ مگر ہوا کچھ نہیں۔ عبدالہاء علی محمد بابی والا بھی کے خلیفہ ہیں جنہوں نے ۱۸۵۷ء سے کچھ پہلے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس وقت اس کے مانتے والے۔ لکلتہ، بمبی، لندن، ریگون اور استنبول، مصر، شام، امریکہ وغیرہ میں کثرت سے ہیں اور ظاہری اخلاق ان کے اچھے نئے گئے ہیں۔ جس قدر جھوٹ اور فریب مرزاں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان میں نہیں سنائیں گے۔ ایک جھوٹا دعویٰ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ خوبیہ کمال (مرزاں) کے سو ایورپ وغیرہ میں جا کر تبلیغ اسلام کی نہیں کی۔ یہ دعویٰ بھی ایسا ہی جھوٹا ہے جیسا پہلا دعویٰ تھا۔

سرسید احمد خان لندن گئے اور وہاں جا کر خطبات احمدی انگریزی کر کے مشتہر کی اور اپنے خیال کے بوجب تبلیغ اسلام کی۔ اور جو اعتراضات ایک بڑے معزز عیسائی نے جناب رسول اللہ ﷺ پر کئے تھے ان کے جوابات دے کر عیسائیوں کو اسلام کی طرف بلا بیا اور مصر سے مصطفیٰ کمال پاشا لندن میں گئے اور تبلیغ اسلام کی اور جاپان میں مولوی برکت اللہ ایم۔ اے گئے ہیں اور عرصہ سے وہاں قیام رکھتے ہیں۔ اور اچھی طرح تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ چنانچہ مشرح سن ہٹانو جو خاندان وزارت شاہی کا ایک معزز شخص ہے مولوی صاحب مذکور کی وجہ سے مسلمان ہوا اور سن آگیا ہے کہ مشرح سن ہٹانو نے ایک اسلامی اخبار بھی جاری کیا ہے۔ جس کی شہرت اور آمد ہندوستان میں بھی ہے اخبار و کل سے ظاہر ہوا ہے کہ وہاں تین لاکھ مسلمان ہوئے ہیں چنانچہ ۱۹۱۲ء کا وکیل لکھتا ہے کہ ترکی ہم قلم اقدام قطعنامی روی اخبار ”نووی وریسا“ سے یہ خبر قل کرتا ہے کہ مسلمانان چین نے ایک جدیداً ہمجن مسلمانان چین و جاپان کو متعدد بنانے کی غرض سے قائم کی ہے اس اہمجن کا صدر دفتر شہر ٹائلن میں ہے اور اس دفتر کو حال میں ایک قابل توجہ رپورٹ مسلمانان جاپان کے حال کے متعلق موصول ہوئی ہے یہ رپورٹ ٹوکو کے درستہ اسلامیہ کے منتظم اور پہلی صن خورشید نے مرتب کی ہے اس رپورٹ سے عیاں ہوتا ہے کہ جاپان میں مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ نفوس تک پہنچ چکی ہے اب مجھے مرزا کی جماعت بتائے کہ خوبجہ کمال مرزا کی نے لندن میں کتنے آدمیوں کو مسلمان کیا؟ جیسا کہ ان کی جماعت غل پھاری ہے اور اس حیلہ سے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہے میرے خیال میں خوبجہ کمال صاحب (مرزا کی) کی نسبت پوست ماسٹر پیر بخش صاحب سیکڑی اہمجن تائید اسلام لا ہو رکی جو رائے ہے وہ نہایت صحیح ہے اور اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

”پوشیدہ نہیں کہ خوبجہ کمال الدین صاحب (مرزا کی) مریدان مرزا غلام احمد قادریانی مدحی نبوت، مہدویت مسیحیت، وکرہدیت، وغیرہ وغیرہ کے رکن رکیں ہیں اور اہل اسلام ہندوستان و پنجاب پر پھر اسکی ہی غلطی عقیم کا وقت آگیا ہے جو کہ مرزا قادریانی کے اشتہار برائیں احمد یہ کا تھا جبکہ انہوں نے اسلام کی حمایت کے بہانہ سے مسلمانوں سے رویہ بثورا اور بجائے اشاعت اسلام کے مرزا یت (یعنی اپنے دعاوی نبوت وغیرہ) کی اشاعت کے واسطے اشتہارات اور تالیف کتب پر اس بے رحمی سے دل کھول کر خرچ کیا کہ لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات سچ موعود ہونے کے واسطے تمام ممالک غیر عک پہنچائے اور یہ وہ روپیہ تھا جو اس واسطے مسلمانوں سے لیا تھا کہ

قرآن اور محمد ﷺ کی صداقت پر تین سو دلائل کل ادیان کے رو میں بیان کئے جائیں گے اور اسلامی تعلیم اور نہب کو صحیح ثابت کیا جائے گا، مکروہ و عده بالکل وفا شکایا گیا اور روپیہ بے محل خودستائی اور اپنی نبوت و رسالت کے اثبات میں خرچ کیا اور وفات صحیح علیہ السلام کی خاطر تمام اسلاف الٰل اسلام کو غلطی پر بتایا گیا تمام تفاسیر کو ردے دیا گیا، انکار بعد کے اجماع امت کو کو رانہ تقلید کا خطاب دیا گیا اور اسلام کے تمام مسائل کے الٹ پلٹ میں کتابیں واشہرات اس کثرت سے لکھے کہ ممالک متعدد یورپ کے کسی ہوشیار دو کماندار نے بھی اس قدر شائع نہ کئے ہوئے اور وہ روپیہ جو خدمت و حمایت اسلام کے واسطے جمع کیا گیا تھا وہی تخریب دین میں اور اسلام اور مسلمانوں کی دل آزاری پر خرچ کیا گیا اور مرزا بیت کی اس قدر راشاعت ہوئی کہ کوئی شہر و قصبه ہنگامہ و ہندوستان میں نہیں کہ مرزا بیوں کی اڑھائی ایکٹ کی مسجد (مرزاڑہ) الگ نہ ہو اور تفرقہ امت محمدی میں اس قدر ڈالا کہ بھائی بھائی سے میاں۔ جورو سے، جورومیاں سے، خویش واقر ب تمام اجزاء جو اسلام کے تھے الگ کر دیئے گئے حتیٰ کہ نمازیں اور جنازے پڑھنے بھی بند ہو گئے اور بھی مرزا قادیانی کی پیدا کردہ چھوٹی سی جماعت تمام موجودہ و اسلاف الٰل اسلام کو یہودی و کافر کا القلب دیئے گئی حتیٰ کہ اب تک کتابوں میں ایسا ہی لکھتے ہیں۔ اور امت محمدی میں وہ فساد ڈالا ہوا ہے کہ کوئی جگہ نہیں جس جگہ چہ چاہئے ہو اور اب تو ہندو ہنگامہ کے علاوہ بلا دغیر میں جا پہنچے ہیں۔ منہ سے قرآن و محمدؐ کہتے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام کا خیرخواہ بتاتے ہیں مگر جب انہوں نے تمام مسلمانوں کو جو مرزا قادیانی کو نبی و رسول نہیں مانتے کافر قرار دے دیا تو اب مسلمانوں سے کیا واسطہ ہے؟ لیکن یہ عیاری دیکھئے کہ چندہ لینے کے واسطے اور مال و زر و صول کرنے کے واسطے ان یہودیوں (معاذ اللہ) کو مسلمان کہدیتے ہیں اور جس طرح بھی بن پڑے مسلمانوں سے رد پیہ بخور لیتے ہیں مگر خود ایسے گردے کے پکے اور تعصب کے پتلے ہیں کہ سوا قادیان کے نہیں کے ایک پیسہ کسی قوی کام میں نہیں دیتے۔ انہم حمایت اسلام کو دینا گناہ سمجھتے ہیں مگر جب اپنا مطلب ہو تو یہی یہودی بھائی مسلمان ہیں اور گندم نمائی کر کے اپنا مطلب نکال لیا تو پھر وہی عیحدگی اور قطعی تعلق تو کون اور میں کون؟“

وہی وقت اب مسلمانوں پر آ گیا ہے اور وہی غلطی میں مسلمان جتنا ہونے لگے ہیں کہ چندہ جمع کر کے خوبجہ کمال الدین (مرزا جی) کو روانہ کر رہے ہیں یا ارادہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ اخیر وہی پیشیاں ہو گی جو مسلمانوں نے مرزا قادیانی کو چندے اور برائیں کی قیمت غلطی ادا کرنے

سے ہوئی تھی۔ روپیہ مسلمانوں کا ہو گا اور مرزا بیت کی اشاعت میں خرچ ہو گا۔ اور یہ ائے نام مسلمانوں کا منہ بند کرنے کے لئے کسی انگریز کی تبلیغ کے نام سے بھی خرچ کیا جائے گا مونگیر اور بھاگل پور کے مرزا بیوں کو دیکھا جائے کہ ایک خاص غرض کی وجہ سے کہتے ہیں کہ ہم کسی کلہ گو کو کافرنہیں کہتے۔

جب مرزا قادیانی نے نہایت صفائی سے (حقیقتہ الوجی ص ۹۷، اخراج آن ج ۲۲ ص ۱۸۵) وغیرہ میں اپنے نہ مانتے والوں کو کافر کہا۔ ان کے بیٹے محمود نے تمام مسلمانوں کے کافروں نے کے باب میں خاص رسالہ تشهید الاذہان ج ۶ نمبر ۱۲۲ ص ۱۱۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء و آئینہ صداقت لکھا۔ ان کے خلیفہ نے اس کی تقدیق کی۔ اب ان کے اس خط سے اس کا شہوت ہو رہا ہے۔ جوانوں نے خوبیہ کمال (مرزا بیت) کو لکھا ہے۔ اور پیغام صلح میں شائع ہوا ہے اور اخبار و کیل جلد ۱۹ نمبر ۹ ۱۹۲۲ء مورخ ۲۲ جنوری ۱۹۱۳ء نے اسے نقل کیا ہے۔ عبدالماجد (قادیانی) جوان کے ہاتھ پر بیعت کر آئے ہیں۔ اور تمام دنیا کے علماء اور اہل اللہ کو خصوصاً علماء کاملین حرمین شریفین کو چھوڑ کر اور انہیں فاسق سمجھ کر مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ کو اپنا مقتداء اور پیشوامان سمجھے ہیں۔ اس لئے کیسے ہو سکتا ہے کہ مقتداء کے خلاف عقیدہ رکھتے ہو گئے؟ یہ ہرگز ہو نہیں سکتا مگر چونکہ سمجھتے ہیں کہ عام مسلمان کافر کہہ دینے سے برہم ہو جائیں گے۔ اور اس مذہب کو را بھجھن لکھیں گے۔ اس لئے کہہ دیتے ہیں کہ ہم کسی کلہ کو کو کافرنہیں کہتے اور مرزا قادیانی کے بیٹے نے جو لکھا ہے اسے ہم نہیں مانتے۔ یہ صرف فریب ہے جب نماز میں شریک نہ ہوں۔ جنازے میں شرکت نہ کریں لیکن دینے سے انکار۔ ان کے خاص اخبار میں شائع ہو کر جو غیر قادیانی کو لڑکی دے وہ قادیانی نہیں تمام باتیں کفاروں کی برتنی۔ مگر زبان سے کہہ دیں کہ ہم کسی کو کافرنہیں کہتے، صرتھ دلیل ہے کہ وہ فریب دیتے ہیں دراصل تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں مگر اپنی خاص غرض سے اپنے دلی عقیدہ کو ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ جس طرح اور جھوٹی باتیں کہتے ہیں یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ ہمیں سخت افسوس ہے کہ ہمارے بھائی نے ہم سے جدا ہو کر نہایت بری روشن اختیار کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر لائے اور پھر پیارا چا بھائی بنائے۔

عبدالعزیز رحمانی



لَا يَنْهَا النَّعِيْنَ لَا يَنْهَا بُوْلَه

صِفَةِ رَحْمَانِيَّةٍ

(۵)

پروفیسر مولانا ابوالخیر سید محمد انور حسینؒ

اس میں مرزا حسام الدین احمد رازی کے اس اشتہار کا جو جلسہ تھی ۸۔ مارچ ۱۹۱۳ء کے متعلق تھا۔ مذکون جواب دیا گیا ہے اور قرآن مجید سے اور نیز مرزا غلام احمد قادریانی کے بیان کردہ منی کی رو سے حضرت سعیح علیہ السلام کی حیات جسمانی اور رفع آسمانی کا ثبوت دے کر مرزا قادریانی کی ثبوت اور مسیحیت کے ثبوت کا مطابع کیا گیا ہے۔

اُنی تُؤْفَكُونَ

تم لوگ کہاں سے پھیرے جاتے ہو

نبیں ہے دین مرزاں میں کچھ بھی نور ایمانی
اوہر آؤ تھیں اب نور دین انور دکھائے گا

ایک اشتہار مرزا حسام الدین احمد احمدی (مرزاں) اکبر آبادی کا ہماری نظر سے گزارا۔ اس اشتہار میں کوئی مضمون ایسا نہیں ہے جس کا جواب علمائے اسلام نے نہ دیا ہو۔ بلکہ وہی باقی میں جو مرزا غلام احمد قادریانی نے پیش کی تھیں اور علمائے اسلام نے ان کی حیات ہی میں ان کا مفصل اور مدلل جواب دے دیا تھا۔ مشتری صاحب نے یا تو ان جوابوں کو دیکھا نہیں ہے یا جواب الجواب سے عاجز آ کر مرزا قادریانی ہی کی پیش کردہ باتوں کو دھرا یا ہے چونکہ اس اشتہار سے اس بات کا احتیال ہے کہ جن مسلمانوں کو یہ خبر نہیں ہے کہ علمائے اسلام، مرزا قادریانی صاحب کی ہر ایک بات کا مفصل اور مکتوب جواب دے چکے ہیں وہ شبہ اور فتنہ میں پڑ جائیں اس لیے علمائے اسلام کی تحقیقات کے مطابق مذکورہ بالا اشتہار کا مدلل جواب دیا جاتا ہے ناظرین بنظر انصاف ملاحظ فرمائیں۔ *وَمَا تَوْفِيقٌ إِلَّا بِاللّٰهِ.*

مشتری صاحب تکہتے ہیں، ناظرین! ۸۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو منجائب سعیحی صاحبان جلد مذہبی مقرر تھا۔ ہر شخص کو تقریر کرنے کی اجازت تھی جماعت احمدی کی طرف سے اخویم خیر الدین صاحب نے وفات سعیح پر تقریر شروع کی ہو ز بیان تمام نہیں ہوا تھا کہ سعیح میں مولوی عبدالکریم صاحب مدرس اول ندوۃ العلماء لکھنؤ و مولانا عبد الشکور صاحب ایڈٹر اخبار الجم نے دخل دینا شروع کیا اور

کہا کہ مرتقا دیانی نے جمیع انبیاء سے حضرت محمد ﷺ کو افضل الرسل اور فرد کامل کہا ہے کیا ان سے پہلے تمام انبیاء، فرد کامل نہ تھے۔ ایسا کہنا مرتقا دیانی کا انبیاء مسبق کی صریح توہین ہے اور اسی طرح اپنے دعوئی نبوت کے لیے ” توفی ” کے معنی خلاف خادرہ قرآن کریم سے تراشے ہیں۔ لبذا ہر سہ حالت میں وہ کافر ہیں۔ ” اس کا جواب یہ ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب ہرگز ہرگز ایسے غیر مہذب نہیں ہیں کہ کسی کے اثنائے تقریر میں بلا وجہ دھل دیں۔ یا تو یہ بات ہی غلط ہے یا مقرر صاحب نے کوئی ایسی تقریر کی ہوگی جس کا بروقت جواب ذینا ضروری ہو گا۔ ورنہ بقول مشہور صاحب ہر شخص کو تقریر کرنے کی اجازت تھی مولوی صاحبان مرتزا مقرر کی تقریر کے بعد ان کا جواب دے سکتے ہیں۔ اثنائے تقریر میں دھل دینے کی کوئی خاص وجہ ضرور ہوئی ہوگی کیا اس جلسے میں کوئی صدر اجمن نہ تھا؟ اور کیا اس کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ کسی کے اثنائے تقریر میں دھل دینے والوں کو روک دے۔ یہ بات بھی سراسر غلط معلوم ہوتی ہے کہ مولوی صاحبان نے مرتقا دیانی کی عکیلیت کی تھی ایک یہ وجہ قرار دی کہ مرتقا دیانی نے آنحضرت ﷺ کو افضل الرسل اور فرد کامل کہا ہے اور اس سے انبیاء مسبق کی توہین ہوتی ہے (اور توہین انبیاء کفر ہے) اس لیے کہ مولوی صاحبان عقیدہ تھا مل سنت والجماعت ہیں اور تمام اہل سنت والجماعت کا یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل الرسل ہیں۔

(دیکھو شرح عقائد سنگی ص ۵۰۵ مطبوبہ مطبع اتوار احمدی۔ ” افضل الانبیاء محمد ”)

یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں ہے کہ مولوی صاحبان نے آنحضرت ﷺ کو افضل الرسل کہنے کی وجہ سے دوسرے انبیاء کی توہین استنباط کر کے مرتقا دیانی کو کافر کہا۔ ” سیحانک ” هذا بہتان عظیم۔ ” بلکہ قرین قیاس یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مولوی صاحبان نے یہ کہا ہو گا کہ مرتقا دیانی نے اپنی فضیلت ثابت کرنے کے لیے بعض انبیاء، الاعززم کی خاتم توہین کی ہے چنانچہ دافع البلاء کے ص ۱۸۲ ص ۲۳۲ ج ۱۸ ص میں لکھتے ہیں۔ ” خدا نے اس امت میں سے تک موجود بھیجا جو اس پہلے سمجھ سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کرے۔ ” پھر اسی رسالہ کے ابتداء میں لکھتے ہیں۔ ” بلکہ تیجی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فادش عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا باقہوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو جھوٹا تھایا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں تیجی کا نام حصور کھا مگر سمجھ کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع

(دلف البلاء، ص ۲۳۰ حاشیہ خراں ج ۱۸ ص ۲۲۰ حاشیہ)

تھے۔“

اس عبارت میں مرزا قادیانی ان غلط تصویں کی تصدیق کرتے ہیں جو حضرت سعیۃ علیہ
السلام کی طرف منسوب کیے گئے ہیں اور ان تصویں کو آپکے حصور (پاک دامن) نہ ہونے کا سبب قرار
دیتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے اعتقاد میں حضرت سعیۃ علیہ السلام پاک
دامن نہ تھے اور اس میں شک نہیں کہ حضرت سعیۃ علیہ السلام پاک دامن نہ تجھنا ان کی سخت توہین ہے۔ بلکہ
ان کی نبوت سے ایک طرح کا انکار ہے۔ (نعمود بالله منه)

یہ بات بھی صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ مولوی صاحبان نے یہ کہا ہو کہ۔ ”اپنے دعویٰ نبوت
کے لیے ”تو فی“ کے معنی خلاف محاورہ قرآن کریم کے تراشے ہیں البتہ اپنے حالت میں کافر ہیں۔“
اس لیے کہ مرزا قادیانی نے ”تو فی“ کے جو معنی تراشے ہیں اگر وہ معنی تسلیم بھی کر لیے جائیں تو اس
سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو گی۔ اس سے مرزا قادیانی کی نبوت کسی طرح
نہیں ثابت ہو سکتی اور پھر صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہونے سے کفر نہیں لازم
آتا گو یہ عقیدہ جمہور اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے۔ ہاں یہ کہا ہو تو عجب نہیں ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہو کر خود سعیۃ علیہ السلام کا نام بیٹھانا اور آیت کریمہ خاتم النبیین اور
حادیث ثقہ نبوت کے خلاف دعویٰ نبوت و نزول وحی کرنا کفر ہے۔ بہر کیف مشتہر صاحب وجود
خلاش کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔“

ناظرین! شش اول کے لیے تو ہمارا بھی ذہب ہے کہ جناب سرور کائنات محمد ﷺ سے افضل
کوئی نبی نہیں ہے جیسا کہ فرمایا بیت ﷺ نے کہ: لوکان موسیٰ و عیسیٰ حبیل لاما
و سعہما الاتباعی۔ (ابن کثیر جلد اصل ۳۲۸)

”اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا۔“
(امام احمد اور بنیانی نے حضرت جابرؓ سے جور و ایت کی ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہیں
ہے صرف حضرت موسیٰ کا نام ہے چنانچہ مخلوکہ شریف ص ۳۰ کتاب الہمت سام بالش میں
ہے۔ لوکان موسیٰ حیاما و سعہما الاتباعی۔

کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو سوائے ہماری یہروی کے اور کوئی چارہ نہ ہوتا۔
جس حدیث کو مشتہر نے پیش کیا ہے کتب حدیث میں اس کا کہیں پتہ نہیں ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ مشتہر صاحب نے نمکورہ بالا حدیث (ابن کثیر) کی کوئی سند

بیان نہیں کی اور نہ حدیث کی کسی کتاب کا حوالہ دیا صرف ابن کثیر کے حوالہ دینے سے حدیث کی صحت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مشتری صاحب پر لازم تھا کہ حدیث صحیح سند بیان کرتے اور پھر ہر ایک راوی کا ثقہ ہونا ثابت کرتے یا محدثین کی صحیح نقل کرتے بغیر اس کا ذکر وہ بالا حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس حدیث کی صحت ثابت بھی ہو جائے تو مشتری صاحب کا مدعا اس حدیث سے ثابت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ

..... ایک یادو نبی کے تابع ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی ہے۔

..... مجرد کسی نبی کا تابع ہونا نبی متبع کی افضیلت کی دلیل نہیں ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو کہتا ہے کہ اے محمد۔ ثم او حينا اليك ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا۔ (محل آیت ۱۲۳) ”پھر میں نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ ملت ابراہیم کی پیروی کیجئے کیسو ہو کر۔“

”اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابراہیم کے تابع تھے اور حضرت ابراہیم متبع تھے، مگر افضل الرسل آنحضرت ہی ہیں نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، معلوم ہوتا ہے کہ مشتری صاحب کو آنحضرت کے افضل الرسل ہونے کی دلیل معلوم نہیں ہے ورنہ وہ ایسی حدیث پیش نہ کرتے جس کی نہ تو سندا کا پتہ ہے اور نہ اس کے الفاظ سے اصل مطلب ثابت ہوتا ہے۔ اچھا تو مجھ سے سنئے۔ آنحضرت ﷺ کے افضل الرسل ہونے کی تین دلیلیں ہیں۔

..... آنحضرت ﷺ کی ذات پا برکات پر دین کی تکمیل کی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رحمت لكم الاسلام دينا
”آج ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام ہی کو پسند کیا۔“

اور ظاہر ہے کہ یہ فضیلت سوائے آپ کے کسی نبی کو نہیں ملی۔

..... آپ کی امت افضل ترین امت قرار پائی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
کنت خير امة اخرجت للناس تأموون بالمعروف و تنهون عن المنكر (آل عمران ۱۱۰)

”تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کی بدایت کے لیے یہا کیسے گئے ہو۔ اچھی ہاتوں کا حکم کرتے ہو۔ اور بیری ہاتوں سے روکتے ہو۔“

اور ظاہر ہے کہ امت کی فضیلت اس رسول کی فضیلت پر موقوف ہے جس کے وہ تابع ہے۔ پس آپ کی امت کا افضل امم ہونا آپ کے افضل الرسل ہونے کی میں دلیل ہے۔

..... ۳ مسلم شریف (ج ۱ ص ۱۹۹ باب مساجد و موضع الصلاۃ) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ—

عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطيت بحوارِ الكلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض مسجدًا و طهوراً و ارسلت الی الخلق کافہ و ختم بی النبیوں۔

(مشکوٰۃ باب فضائل نبیا ﷺ ص ۵۱۲)

”میں دوسرے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں (۱) مجھ کو جامع کلے دیئے گئے۔ (۲) اور میں اپنے رعب کی وجہ سے فتح یا ب ہوا (۳) اور مال غنیمت میرے لیے حلال ہوا۔ (۴) اور ساری زمین میرے لیے نماز اور تیم کے لائق بنائی گئی۔ (۵) اور میں سارے لوگوں کے لیے رسول ہوں۔ (۶) اور نبیوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔“

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آپ نے کسی نبی کے تابع ہونے کو اپنی فضیلت کی دلیل نہیں قرار دی پس مشتہر صاحب کا استدلال غلط ہو گیا۔

پھر مشتہر صاحب لکھتے ہیں کہ شق ثانی کے جواب میں ابو الحسنات مولانا عبدالحکیم صاحب تکھنوی کا قول درج کرتے ہیں کہ بعد آنحضرتؐ کے یازمان میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں ہے بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

(دیکھو واقع الوساں فی اثر بن عباس علیہ مطیوبہ تکھنوس ص ۸۷-۸۸۔)

اس کا جواب یہ ہے کہ مشتہر صاحب کو اس مسئلہ میں نہ کوئی آیت قرآنی ملی اور نہ کوئی حدیث نبوی، نہ کسی صحابی کا اثر، نہ کسی مجتہد کا قول، مجبور ہو کر مولانا مرحوم کا ایک قول بھی کردیا ہے حالانکہ قرآن مجید اور احادیث کے انصوص قطعیۃ الدلالت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ثبوت اور رسالت ثابت ہو چکی ہے آپ کے بعد کسی کو ثبوت و رسالت نہیں مل سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔“ ما کان

محمدًا ابا احمد من رجالکُمْ وَلَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ (احزاب ۳۰)

نہیں ہیں محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ تعالیٰ کے

رسول اور سب نبیوں کے بعد آنے والے۔“

خاتم النبین میں لفظ خاتم بالفتح یا بالکسر ہر حالت میں اس کے معنی آخر کے ہیں۔

(دیکھو سان العرب ج ۲ ص ۲۵ مجمع الہمارج ص ۱۵)

یہ آیت اس بارہ میں نص قطعی ہے کہ نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے۔ احادیث صحیح بھی اس بارہ میں کثرت سے وارد ہیں ان میں سے چند پیش کی جاتی ہیں۔

..... (بخاری ج اص ۱۵۰ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ و مسلم ج ۲ ص ۲۶۱ باب فی اسمائے ﷺ) میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

انما العاف والعقاب الذي ليس بعده نبی (متفق عليه)

(مشکوہ ص ۱۵ باب اسماء النبي وصفاته)

کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

..... بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”کانت بتو اسرائیل تو سوهم الانباء کلم ما هلك نبی خلفه نبی و انه لا نبی بعدى وسيكون خلفاء“ (بخاری، ج اص ۱۹۶ باب ذکر عن نبی اسرائیل، فتح الباری پ ۸۲ ص ۱۳)

نبی اسرائیل پر انبیاء علیہم السلام سیاست کرتے تھے جب کوئی نبی وفات پاتے تو دوسرے نبی ان کے جانشین ہوتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ہوں گے۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات بعارة بعض ثابت ہوتی ہے کہ آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی نبوت نہیں مل سکتی ہے اس لیے کہ ان دونوں حدیثوں میں لفظ نبی نکرہ ہے۔ اور تحت نبی میں واقع ہے اور نکرہ تحت نبی میں عام ہوتا ہے یعنی اس نکرہ کے ہر فرد کی نبی ہو جاتی ہے اور میکون خلفاء سے اس عموم کی پوری تائید ہو رہی ہے پس ان دونوں حدیثوں کا صریح مطلب یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا اصحاب شرع جدید ہو یا نہ ہو۔ ہاں دوسری حدیث میں خلفاء کے لفظ سے صراحت یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جانشینوں کا لقب خلفاء ہے انبیاء نہیں ہے ای وجہ سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اس لقب کے ساتھ ملقب نہیں ہوتے (ترمذی، ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب عمر ابن الخطاب) میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ صحیحین میں سعد بن وقارؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ تبوک میں جاتے وقت حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ ہماری نسبت میں

اسی طرح ہمارے جانشین ہیں جس طرح موسیٰ کے جانشین ہارون تھے مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے بعد (ہماری نبوت کے بعد) کوئی نبی نہیں یعنی ہارون تھے اور پونکہ ہماری نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی ہے۔ اس لیے آپ نبی نہیں ہو سکتے ہیں۔“

(بخاری ج ۱۵ ص ۵۲۶ باب مناقب علی ابن ابی طالب۔ مسلم ج ۱۷ ص ۸۲ باب فضائل علی ابن ابی طالب)
ان روایتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے نبوت کی نفعی اسی بنابر کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیا کوئی ایماندار اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ مرزا قادریانی تو فقیہ الرسول کے درجہ پر پیغام برقراری یا بروزی نبی اور رسول بن جائیں اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یہ درجہ نہ ملے اور ظلی اور بروزی نبوت سے بھی محروم رہ جائیں۔
(نعوذ بالله منه)

۳ (بخاری، ج ۱۵ ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام) میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّىٰ يَبْعَثَ لَا دِجَالُونَ كَذَابُونَ قَرِيبُ مِنْ
ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ . (مشکوہ ص ۳۶۵ باب الملام)
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال و کذاب پیدا ہوں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا
کہ وہ خدا کا رسول ہے۔
(مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ فصل فی قوله صلعم ان بین يدی الساعۃ کذابین قریباً من ثلثین)

اور ابو داؤد ترمذی میں حضرت ثوبانؓ سے اس طرح مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ۔ میکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم يزعم انه نبی الله و انا خاتم النبین لا نبی بعدی
(ابوداؤد ج ۲ ص ۳۷ باب ذکر انتقام و دلائلہ) (ترمذی، ج ۲ ص ۳۵، باب ما جاءه لاقوم الساعۃ حتی یخزع کذابون مشکوہ ص ۳۶۵ کتاب انتقام)

میری امت میں قریب دینے والے بڑے جھوٹے پیدا ہونے والے ہیں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس دوسری حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن جھوٹے مدعاں نبوت کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ آنحضرتؐ کی امت ہی میں سے ہوں گے یعنی اپنے کامتی بھی کہیں گے اور

نی بھی، نبوت تشریعی کے مدعا ہوں یا غیر تشریعی کے، پس جو شخص آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا مدعا ہو تو وہ حکم حدیث مذکور درجات و کذاب کہلانے کا مستحق ہے۔ فضیل و لاتکن من الغافلين مولانا عبدالگنی صاحب مرحوم کا جو قول مشتہر صاحب نے نقل کیا ہے وہ ان لوگوں کے جواب میں ہے جو کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آئیں گے تو آنحضرت ﷺ خاتم النبین نہیں رہیں گے۔ مولانا مرحوم کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے۔ اس لیے کہ آپ زجر الناس علی انکار اثر بن عباس کے ص ۸۲ میں تحریر فرماتے ہیں، ”لکن ختم نبیا صلی اللہ علی خاتم النبین جمیع انبیاء و جمیع طبقات بمنی الله لم يعط بعده النبوة لا حد في طبقة“ (زجر الناس ص ۸۲)

کل طبقات کے اخیاء کے اعتبار سے آنحضرت کا خاتم النبین ہونا حقیقی ہے اس معنی کے کہ بعد آپ کے کسی کو کسی طبقہ میں نبوت نہیں دی جائے گی۔

پھر اس صفحہ میں لکھتے ہیں کہ ”لا شبه فی بطلان الا حتمال الثاني و هو ان يكون وجود الخواتم فی تلك الطبقات بعده لما ورداته لا تبی بعده و ثبت فی مقره انه خاتم الانبیاء علی الاطلاق و استغراق“ (ص ۸۵، ۸۶ زجر الناس)

اس احتمال کے باطل ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ دیگر طبقات میں آنحضرت ﷺ کے بعد خاتم کا وجود ہواں لیے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور یہ بات اپنی جگہ پر ثابت ہو چکی ہے کہ آپ کے خاتم الانبیاء ہونے میں کوئی قید نہیں ہے علی الاطلاق والا استغراق سے یہ بات آفتاب نہم روئی طرح روشن ہے کہ مولانا مرحوم اس بات کے قالیں کہ آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کسی خاص طبقہ میں خاتم الانبیاء ہیں یا کسی خاص قسم کی نبوت کے خاتم ہیں بلکہ جمیع طبقات جمیع اقسام نبوت کے خاتم ہیں آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی نبوت نہیں مل سکتی۔ تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔

مشتہر صاحب نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد محمد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔ حاشیہ میں سورہ اعراف کی ایک آیت نقل کی ہے اور خود اسی ترجمہ بھی کیا ہے۔ کہ۔“

بِاَدَمَ اَمَا يَا تِينَكُمْ رَسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُونَ عَلَيْكُمْ اِيَّاتٍ فَمَنْ اتَقَىٰ وَ اَصْلَحَ

فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (اعراف ۲۵)

اے اولاد آدم! کی جب آئیں رسول تمہارے پاس تمہارے ہی نوع سے، پڑھیں تم پر آئیں میری کتاب کی یا خبر دیں تم کو احکام شریعت سے، پھر جو کوئی پر ہیز کرے گا شرک و تکذیب سے اور اصلاح کرے گا اپنے کاموں کی، بس کوئی خوف نہیں ان پر اور نہ وہ غمکن ہوں گے۔

میں کہتا ہوں کہ اس آیت سے بعد آنحضرت ﷺ کے محمدؐ کسی نبی کے ہونے کا امکان اور صاحب شرع جدید کے ہونے کا انتباہ ثابت کرنا غلط اور حکیم غلط ہے اس لیے کہ رسول کا لفظ ہر قسم کے رسولوں کو شامل ہے صاحب شرع جدید ہو یا نہ ہو اسی طرح آئیوں کو پڑھ کر سنانے میں بھی کوئی قید نہیں ہے دونوں صورتوں کو شامل ہے (۱) وہ آیتیں جو کسی پبلے نبی پر نازل ہوئی ہوں اور بعد کو آنے والا نبی پڑھ کر سنائے (۲) وہ آیتیں اسی نبی پر نازل ہوئی ہوں جو پڑھ کر سناتا ہے۔ اگر اس آیت سے رسولوں کے آنے کا سلسلہ بیشہ کے لیے قیامت تک جاری سمجھا جائے تو یہ مانا پڑے گا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی صاحب شرع جدید کا ہونا بھی ممکن ہے اور آنحضرت ﷺ کا غلام الانبیاء ہونا جو آیت قطعیۃ الدلالۃ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور احادیث صحیح سے ثابت ہے کسی معنی سے صحیح نہ ہو اور یہ صرف باطل ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں اس وقت کا ذکر ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اولاد سے رسولوں پر ایمان لانے کا عبد لیا تھا۔ سورہ بقرہ میں بھی اس کا ذکر ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ اس آیت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں، ”فَتَمَّ مِنْ بَرْزَانِ حَضْرَتِ آدَمَ چَنَانَ كَوْرَهُ اشَارَتِ اسْتَ“

اخراج ابن جرید عن ابی یسار سلمی قال ان اللہ تبارک و تعالیٰ جعل آدم و ذریته فی کفہ فقال يا نبی آدم اما یاتینکم رسی منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی.

تفسیر دمنثور میں ہے کہ ابن جرید نے ابو یسار سلمی سے روایت کی ہے کہ ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدم اور ان کی اولاد کو اپنے باتھ میں لے کر فرمایا کہ اے نبی آدم اگر آئیں تمہارے پاس چیزبتر تم ہی میں سے، کہ سنائیں تم کو میری آیتیں تو جس نے تقویٰ کیا اور اپنی اصلاح کرنی اس پر کوئی ذریں اور نہ وہ غمکن ہو گا۔

اس روایت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ ذکرہ حضرت آدم کے وقت کا ہے اور اس

میں شک نہیں ہے کہ بحکم آیت مذکور حضرت آدم ہی سے رسولوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا اور برابر جاری رہا۔ جب آنحضرت ﷺ کی بعثت ہوئی اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبین نازل ہوئی تو معلوم ہو گیا کہ وہ سلسلہ ختم ہو گیا اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمادیا کہ ”ختم بی النبیون“ یعنی نبیوں کا آنا مجھ پر ختم ہو گیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ”لانبی بعدی“ یعنی میری نبوت کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کانبوت کے ساتھ دوبارہ دنیا میں تشریف لانا آنحضرت ﷺ کے خاتم النبین اور ”لانبی بعدی“ کے منانی نہیں ہے اس لیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ سے پہلے نبوت مل چکی ہے۔ تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے۔ تفسیر، ارشاد العقل السیلم الی مزایا الكتاب الکریم میں لکھا ہے۔

لا يقدح فيه نزول عيسیٰ بعده عليه السلام لأن معنی كونه خاتم النبین انه لا يباء احد بعده و عيسیٰ ممن نبی قبله (شہادۃ القرآن حصہ دو ص ۱۰۶) کہ آپؐ کے خاتم النبین ہونے میں نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی بہرج واقع نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ آپؐ کے خاتم النبین ہونے کے معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی اور حضرت عیسیٰ توان میں سے ہیں جو آپؐ سے پہلے نبی بنائے گئے۔

تفسیر بیضاوی۔ تفسیر خازن۔ (ج ۵ ص ۲۱۸ زیر آیت ما کان محمد ابا احمد) تفسیر فتح البیان وغیرہ سب میں بھی لکھا ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب مرحوم بھی لکھتے ہیں کہ ولھذا یاتی عیسیٰ فی آخر الزمان علی شریعة و هو نبی کریم علی حالہ لا ینقص عنہ شی (جز الناس ص ۸۵)

اسی سبب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی شریعت پر تشریف لا کمیں گے اور وہ اپنی نبوت سابقہ پر نبی ہی رہیں گے ان کی نبوت میں کمی نہیں ہو گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ نبوت کی تقبیح تشریحی اور غیر تشریحی کی طرف یا نبی کی تقسیم اصلی اور ظلی و بروزی کی طرف قرآن مجید یا حدیث تشریف سے ثابت نہیں ہے۔ ”وَ مَنْ أَدْعَى فِعلیهِ ابْسِيَان۔“

توفی کی بحث

مشہر صاحب لکھتے ہیں ”اب رہی ثق ثالث توفی کا لفظ علاوہ متسازعہ فیہ کے قرآن

میں ۲۳ جگہ لکھا ہے جس کے معنی بجز قبض روح کے اور نہیں، اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جس میں توفی کا لفظ آسان پر جانے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔ ”اس کے چند جواب ہیں۔

۱..... یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ اگر ایک لفظ کے چند معنی ہوں اور وہ لفظ ان معانی میں سے کسی ایک معنی میں قرآن مجید میں کثرت سے استعمال کیا گیا ہو تو پھر اس لفظ کے دوسرے معنی کسی جگہ قرآن مجید میں نہ لے سکیں۔ بلکہ قرآن مجید میں غور کرنے سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں ”اصحاب النار“ کا لفظ متعدد مقامات میں واقع ہے اور تمام جگہ اس کے معنی آگ میں جلنے والے کے ہیں۔ مگر سورہ مدثر (آیت ۳۱) ”ومَا جعلنَا اصحابَ النَّارِ إِلَّا مُلِئْكَةً“ میں ”اصحاب النار“ سے موکلان دوزخ مراد ہیں۔ علی ہذا قرآن مجید میں ”ریب“ کا لفظ بکثرت وار ہوا ہے اور تمام جگہ اس کے معنی شک کے ہیں مگر ”ریب المُنْوَن“ میں حوادث وہ مراد ہیں اس کے نظائر قرآن مجید میں بہت ہیں بغرض اختصار دو ہی تظیروں پر اکتفا کیا گیا۔ اب اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ قرآن مجید میں ۲۳ مقامات پر توفی سے قبض روح ہی مراد ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ توفی سے کوئی دوسرے معنی مراد نہیں لیے جاسکتے۔

۲..... اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ توفی سے قبض روح ہی مراد ہے جب بھی لفظ توفی سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ممات ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ قبض روح دو طرح پر ہوتا ہے ایک موت میں، دوسرے نیند میں، نیند میں جو قبض روح ہوتا ہے وہ موت نہیں ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

اللَّهُ يَتَوَقَّنِي الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَاللَّهُ لَمْ تَمُتْ فِي مَنَابِهَا۔ (زمزم ۳۲)

”اللہ تعالیٰ جانوں کو لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو جانیں مرنی نہیں ہیں یعنی جن کی موت نہیں آئی ہے ان کو نیند کی حالت میں لیتا ہے۔“

لَمْ تَمُتْ كَالْفَظَ صَافٌ دَالٌتْ كَرَتْا بَهْ كَهْ نِينَدْ كَيْ حَالَتْ مِنْ مَوْتِ نَهِيْسْ بُوْتَيْ۔ پس قبض روح پائے جانے سے موت نہیں ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ کہنا کہ نیند میں روح قبض کی جاتی ہے اور جسم معطل کیا جاتا ہے صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ نیند میں جسم معطل نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ بیداری کے اعتبار سے نیند میں اصلاح جسم زیادہ

ہوتی ہے۔ کیونکہ نیند میں حarat غریزی بالکلیہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ہضم غذا کامل طور پر ہوتا ہے اور کمال ہضم کی وجہ سے خون پیدا ہوتا ہے اور خون سے ”بدل مایتحلل“ ہوتا ہے۔ دیکھو نقشی بحث نوم۔ اس کے علاوہ نیند میں جسم کے معطل نہ ہونے کا میں ثبوت یہ ہے کہ نیند میں احتمام ہوتا ہے اور احتمام میں لذت جسمانی کا احساس ہوتا ہے۔ منی خارج ہوتی ہے، اگر نیند کی حالت میں جسم معطل رہتا تو جسمانی لذت نہیں پائی جاتی۔ اور نہ منی خارج ہوتی۔

۳۔..... اس آیت میں کہ ”هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِالْأَلْيلِ“ (انعام ۲۰)

خداوہ ہے جو سلا و دیتا ہے تم کورات کے وقت۔

تو فی کے معنی سلا و دیا بصراحت موجود ہے اور بھاں پر سلا و دینے کے سوا کوئی دوسرا ہے۔ معنی بن نہیں کہتے ہم ”متوفی“ کے معنی سلا و دینے والا یعنی میں کون مانع ہے؟ اس تقدیر پر ”اینی متوفیک و زلفک“ کے معنی یہ ہوں گے کہ ”اے عیسیٰ امیں آپ کو سلا و دینے والا ہوں (اور نیند ہی کی حالت میں) آپ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔“

یہ توجیہ بھی تفسیر بکیر (جز ۸ ص ۷۷) خازن (رج اص ۲۵۵) و رمنتور (رج ۲ ص ۳۶) فتح البیان۔ معالم الشریل (رج اص ۱۶۲) میں مذکور ہے چنانچہ تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ المراد بالتوفی النوم و منه قوله تعالى اللہ يتوفى الا نفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فجعل النوم وفاة كان عيسى قد نام فرفعه الله وهو نائم لخلاف لحقه خوف۔

تو فی سے مراد نوم ہے جیسا کہ آیۃ کریمہ اللہ تھوڑی الانفس میں تو فی کے معنی نوم ہی میں مستعمل ہے پس مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ سو گئے اور نیند کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اخہلیا تا کہ آپ خوف لاحق نہ ہو۔

ذکورہ بالا مطلب کو ہم ایک ایسے طریقہ سے ثابت کر دکھاتے ہیں جس کے تسلیم کرنے میں غالباً مشترک صاحب کو کوئی عذر نہ ہو گا۔ اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی (ازالۃ الا وہام ص ۸۹۲ خزان رج ۳ ص ۷۵۸) میں صحیح بخاری سے ہر سے زوروں کے ساتھ لفظ کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے ”متوفیک“ کی تفسیر ”ممتیک“ فرمائی ہے۔ اور پھر اسی ازالۃ الا وہام حصہ دوم کے ص ۹۲۲ خزان رج ۳ ص ۶۲۱ میں لکھتے ہیں۔ ”اماۃ“ کے حقیقی معنی صرف مارنا اور موت دینا نہیں ہے بلکہ سلانا اور بے ہوش کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ پس جب ”اماۃ“ کے حقیقی بے

ہوش کرنا بھی ہے تو ”ممیت“ کے معنی بے ہوش کرنے والا بھی ہوں گے اس لیے کہ ”ممیت اماتہ“ کا اسم فاعل ہے اب اس کہنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے کہ آیت زیر بحث کے معنی ہیں کہ اے عیسیٰ میں آپ کو بے ہوش کرنے والا ہوں اور (بے ہوشی ہی کی حالت میں) آپ کو اپنی طرف اخالینے والا ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کو بے ہوش کر کے اخالینے کا مطلب یہی ہو گا کہ وہ زندہ روح مع الجسد اخالیا گیا۔ پس مرزا قادیانی کے بیان کردہ معنی کے رو سے بھی متوفی کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی حیات اور رفع جسمانی ثابت ہو گئی ”فالحمد لله على ذالك“ اور یہ کہنا کہ اس طور کی تاویل سے اگر کچھ ثابت ہو گا تو یہ ہو گا کہ حضرت مسیح کی روح خواب کے طور پر قبض کی گئی اور پھر جسم اپنی جگہ میں پڑا رہا۔ محض غلط ہے اس لیے کہ خواب کے طور پر روح قبض کرنے کے لیے صرف متوفی کا لفظ کافی ہے۔ ”رافعک“ کی کوئی ضرورت نہیں ”رافعک“ کا لفظ رفع جسمی ہی کے ثابت کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔ اس آیت کے الفاظ (و مکرو او مکر اللہ، متوفیک رافعک مطہر ک) پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو فی مقدم رفع ہے اور تطہیر تبیح رفع ہے مقصود بالذات اور اصلی فعل رفع جسمی ہی ہے جس سے ”مکر اللہ“ ثابت ہوتا ہے تقدیر۔

۳ توفی کا مادہ و فابے اور وفا کے معنی پورا کرتا ہے لسان العرب میں ہے۔

الوفاء ضد الغدر يقال و في بعده و اوفي (جلد ۱۵ ص ۳۵۸)

کہ وفاغدر کے خلاف ہے وفی بعده و اوفی کے معنی عبد کو پورا کیا۔ یہ مادہ (وفا) جب باب استعمال اور باب تفعیل میں لیا جاتا ہے تو وہ لفظ استیفاء اور توفی بختے ہیں چونکہ باب استعمال کی موافقت (هم معنی ہونا) باب تفعیل کی خاصیت ہے اس لیے دونوں کے ایک معنی ہیں کامل اور پورا لے لیں۔

استوفاه و توفاه استكمله (اساس البلاغہ) (شمارہ القرآن حصہ اول ص ۱۰۷)

توفیت المال منه واستوفیة اذا اخذته كلہ (لسان العرب جزء ۱۵ ص ۳۵۹)

اساس البلاغہ میں ہے کہ ”استوفاه و توفاه“ دونوں کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اس کو کامل اور پورا لے لیا۔

لسان العرب میں ہے کہ ”توفیت المال“ اور ”استوفیتہ“ دونوں کے معنی یہ ہیں کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔

اذا کتالوا علی الناس یستوفون (تففیف آیت ۲)

قرآن مجید میں ہے کہ ”جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں“

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ استیفا کے معنی پورا پورا لے لینا ہے اور انہر لافت کی تصریح سے یہ ثابت ہوا کہ توفی اور استیفا کے ایک معنی ہیں۔ پس ان دونوں باتوں سے ثابت ہو گیا کہ توفی کے اصلی اور حقیقی معنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا ہے اور جب توفی کے اصلی اور حقیقی معنی معین ہو گئے تو اس کے سوا جتنے معانی میں توفی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً نیند۔ موت۔ تعداد رفع۔ صویں قرض۔ وہ سب مجازی معنی ہیں اور اس بات کی تو انہر لافت نے تصریح کر دی ہے کہ قبض روح توفی کے مجازی معنی ہیں تاج العروش شرح قاموس میں ہے کہ:

ومن المجاز ادر کته الوفاة ای الموت والمنية و توفی فلان اذمات و

توفاه اللہ عز و جل اذا قبض روحه (تاج العروش شرح قاموس جلد ۱ ص ۳۹۶)

ومن المجاز توفی فلان و توفاه اللہ و ادر کة الوفاة

(اساس البلغاء شہادۃ القرآن حصہ اول ص ۱۰۹)

مجاز میں سے ایک یہ ہے ”ادر کہ الوفاة“ موت نے اسے پالیا۔ اور توفی فلاں وہ پورا لے لیا گیا کے معنی ہیں وہ مر گیا۔ اور توفاه اللہ، خدا نے اس کو پورا لے لیا کے معنی ہیں۔ خدا نے اس کی روح قبض کر لی۔ اور اساس البلغاء میں توفی فلاں اور ”توفاه اللہ ادر کتہ الوفاة“ کے معنی فلاں مر گیا۔ فلاں کو اللہ نے مار دا۔ موت نے اس کو پالیا۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔

کوئی ذی علم اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ معنی مجازی مراد لینے کے لیے قرینہ کا ہونا ضروری ہے۔ پس توفی کا لفظ جہاں کہیں استعمال کیا گیا ہے خواہ قرآن مجید میں ہو یا حدیث شریف میں یا عرب کے دوادین میں۔ سابق و ساق کلام سے معنی ذکورہ میں جس معنی کا قرینہ ہو گا وہی معنی مراد ہوں گے۔ اگر نیند کے لوازمات کا ذکر ہو گا تو اس کے معنی سلا دینا ہو گا۔ اگر موت کے لوازمات کا ذکر ہو گا تو توفی کے معنی مار دانا ہوں گے اور اگر رفع کا ذکر ہو گا تو توفی کے معنی رفع ہوں گے وعلیٰ ہند القیاس۔ مشتہر صاحب نے پانچ آیتیں پیش کی ہیں۔ جس آیت میں جو معنی مراد ہیں اس کا قرینہ موجود ہے نقشہ ذیل ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	آیت	ترجمہ	بیان قرینہ
۱	حتیٰ يسْوَهُنَّ الموت آیت ۵ آنساء	مرنے کے معنی مراد لینے کے لیے لفظ موت موجود ہے	یہاں تک کہ ان کو وفات دے موت
۲	تَوْفِيقَ الْأَبْرَارِ كَنَى يَهُمْ آیت ۱۹۳ آل عمران ساتھ	توفی مع الابرار کنایہ ہے خاتمه بالخیر ہونے سے اور یہ قرینہ ہے موت کے معنی مراد لینے کے لیے	کو وفات دے نیکوں کے
۳	وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مَنْكُمْ وَيَذْرُونَ آیت ۲۲۰ یوسف ازواجًا - بقرہ	تم میں سے جو لوگ وفات پاتے ہیں اور یہاں چھوڑ ان کی دصیت یا حدت وغیرہ کا حکم موت کے معنی کا قرینہ ہے۔	یہیوں کو چھوڑ جانا اور جاتے ہیں جو یہاں چھوڑ جاتے ہیں
۴	تَوْفِيقَ مُسْلِمًا وَالْحَقْنَى بِالصَّالِحِينَ آیت ۱۰ یوسف	محقق مسلمان وفات دے اور صالحین سے ملا	لحق بالصالحین بھی کنایہ ہے خاتمه بالخیر ہونے کے، اور یہ موت کے معنی کا قرینہ ہے۔
۵	هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِا لِلْلَّيلِ وَيَعْلَمُ مَا جرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَعْثِمُ فِيهِ لِيَقْضِي أَجْلَ مُسْمَى آیت ۶۰ انعام	خدا وہ ہے جو تم کو سلا دیتا ہے رات کو اور جاتا ہے جو تم دینے کا قرینہ ہے۔	یہاں میں کا لفظ سلا دن کو کرتے ہو پھر تم کو دون کو امتحانا ہے تاکہ مدت مقررہ پوری کی جائے

ذکورہ بالا آیات میں سے کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس میں توفی سے قبل روح بلا

قرینہ کے مراد ہو۔ کاش مشتری صاحب قرآن مجید کے ۲۲ مقامات اور احادیث سے ۳۲۹ مقامات میں سے ایک ہی مقام میں یہ دھلادیں کہ بلا کسی قرینہ کے تو فی سے قبض روح مراد ہے۔ یا کسی لفظ ہی میں یہ دھلادیں کہ قبض روح تو فی کے حقیقی معنی ہیں اور بلا قرینہ عقلی و نقلي حالی و مقانی کے یہ معنی تو فی سے سمجھے جاتے ہیں۔ ہرگز ہرگز نہیں دھلائستہ ”ولو کان بعضهم بعض ظہیرا۔“ تصریحات بالا سے روز روشن کی طرح سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آیت زیر بحث۔

(انی متوفیک و رافعک الی) میں متوفی کے معنی موت دینے والا یا قبض روح والا بغیر قرینہ کے مراد نہیں لیے جاسکتے اور آیت میں اس معنی کے لیے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے بلکہ سبق و سیاق کلام کے ساتھ ”رافعک“ کا الفاظ رفع کے معنی مراد ہونے کے لیے قرینہ صریح موجود ہے۔ پس یہاں پر رفع ہی مراد ہو گئی اور آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ میں آپ کو پورا لینے والا اور انھا نے والا ہوں اپنی طرف (روح مع الجسد) وہ مطلوب۔

۵..... بڑے بڑے مفسرین نے تو فی کی تفسیر ”دفع الی السماء“ (آسمان پر اٹھانے) کے ساتھ کی ہے ملاحظہ ہو۔ ”امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ۔“

قولہ انی متوفیک یذل علی حصول التوفی و هو جنس تحته انواع بعضها بالموت وبعضها بالا صعاد الی السماء فلما قال بعده و رافعک الی کان هذا تعيناً للنوع ولم يكن تكراراً۔ (تفسیر کبیر جز ۸ ص ۲۷۶ مطبوعہ مصر)

الشتعالی کا قول ”انی متوفیک“ صرف حصول تو فی پر دلالت کرتا ہے اور تو فی جنس ہے، جس کی بہت سی نوعیں ہیں بعض موت کے ساتھ اور بعض آسمان پر اٹھانے کے ساتھ جب متوفی کے بعد ”رافعک“ فرمادیا تو یہ تعین نوع ہے اور سکر انہیں ہے۔

تفسیر بیضاوی۔ اور تفسیر علامہ ابی سعود۔ تفسیر کبیر میں آیت کریمہ ”فلما توفیتی“ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ”فلما توفیتی بالرفع السماء بقوله تعالى و رافعک

الی والتوفی اخذ الشی و افیا والموت نوع منه“

(بیضاوی جلد ۱ ص ۲۷۷ تفسیر ابی سعود ص ۱۰۱ جلد ۳ مطبوعہ بیرون و تفسیر کبیر ص ۱۳۵ جلد ۱۲ مطبوعہ مصر)

”فلما توفیتی“ کے معنی یہ ہیں کہ خدا یا جب تو نے سمجھے آسمان پر اٹھایا۔

بدلیل ”انی متوفیک و رافعک“ اس لیے کہ تو فی کے معنی یہیں کسی

چیز کو پورا لے لینا اور موت اس کی ایک قسم ہے۔

فلما توفيتى يعني فلما رفعتى الى السماء والمراد به وفاة الرفع لا الموت . (تفصیر خازن جلد اصل ۵۲۳ مطبوع مصر)

تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ ”فلما توفيتى“ کا مطلب یہ ہے کہ خدا یا جب تو نے مجھ کو آسمان پر اٹھایا اور (توفی سے یہاں پر) مراد آسمان پر اٹھانا ہے موت مراد نہیں ہے تفسیر (جامع البيان ج ۷ ص ۱۳۹ اور معالم التزيل ج اصل ۳۰۸) وغیرہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ الغرض تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہاں پر توفی سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے اور موت مراد نہیں ہے اور یہ بات اظہر من الشیس ہے کہ بلا موت کے آسمان پر اٹھانے کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جسم خاکی کے ساتھ اٹھایا اور اسی پر تمام مفسرین و محمد شین و فقہاء مشکلین و مجتهدین و متوفین سب کا اتفاق ہے اور جب ایسے بڑے بڑے علماء و ربانیوں پر بصیرت توفی کے معنی آسمان پر اٹھانا بیان کر رہے ہیں تو پھر کسی کی کیا حقیقت اور سرماہیہ ہے کہ اس تفسیر کو توڑ سکے۔ مرا نے کہا کہ جوان تفاسیر کو نہ مانے وہ درحقیقت اس بات کا قائل ہے کہ گویا آئندہ اور مفسرین نے بھی محض نادانی سے (ایسی تفسیر کی ہے) (نحوذ بالله منہ)

(اربعین نمبر ۴ ص ۲ خواجہ اصل ۷ اصل ۳۸۸)

پھر مشترہ صاحب نے یہ کہا کہ ”لفظ توفی کا استعمال رسول اللہ ﷺ سے صحیح بخاری سے ایک حدیث پیش کی ہے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“
عن ابن عباس انه ي جاءء برجال من امتى في و خذ بهم ذات الشمال فاقول يا رب اصحابي في قال انك لا تدرى ماحدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح و كنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم .

”قیامت کے دن بعض لوگ میری امت میں سے وزخ کی طرف لائے جائیں گے پس میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں کہا جائے گا کہ تم کو ان کا موسوی کی خبر نہیں ہے جو تمھارے بعد ان لوگوں نے کئے۔ سو اس وقت میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندہ نے کہی تھی یعنی سعی بن مریم نے کہاے کہ اے رب جب تک میں ان میں رہاں پر شابد تھا پھر جب تو نے مجھ کو وفات دی تو خود ان کا نگہبان تھا۔“ (بخاری ج ۲ ص ۱۱۵ باب قوله و كنت عليهم شهيدا) اس حدیث میں آنحضرت نے اپنے قصد اور سعی بن مریم کے قصد کو ایک ہی رنگ کا

قصہ قرار دے کر وہی لفظ ”فلما توفیتی“ کا اپنے حق میں استعمال کیا ہے جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فلما توفیتی سے وفات ہی مرادی ہے کیونکہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو کر مدینہ منور میں مدفن ہیں۔ ”اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات سے انکار نہیں کہ توفی بمعنی موت بھی مستعمل ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے توفی کو اپنے حق میں بمعنی موت ہی استعمال کیا ہے مگر آپ کے استعمال سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے قول فلما توفیتی میں بھی توفی بمعنی موت ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ اسی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے کہ۔

تعلم ما في نفسك ولا اعلم ما في نفسك (ماندہ ۱۱۶)

اے رب جو میرے نفس میں ہے تو اس کو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے اس کو میں نہیں جانتا۔

اب دیکھو کہ یہاں پر نفس کا لفظ حضرت عیسیٰ اور خداوند تعالیٰ دونوں کے لیے وارد ہے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ دونوں کے حق میں نفس کے ایک ہی معنی مراد لیے جائیں۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کے حق میں توفی بمعنی موت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی بھی بمعنی موت ہو۔

مشتہر صاحب کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ ”آنحضرت ﷺ نے اپنے قصہ اور حضرت مسیح بن مریم کے قصہ کو ایک ہی رنگ کا قصہ قرار دے کر“ فلما توفیتی ”کو اپنے حق میں استعمال کیا ہے۔“ اس لیے کہ آنحضرت کا قصہ ہرگز حضرت عیسیٰ کے قصہ کے ہم رنگ نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول ”کنت علیہم شہید الایہ“ خداوند تعالیٰ کے اس سوال کے جواب میں ہو گا کہ۔“

أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأَمِي الْهَمِّ مِنْ دُونِ اللَّهِ。 (ماندہ ۱۱۶)

اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ بناو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود خدا کے سوال۔“

اور آنحضرت سے اس قسم کے سوال کئے جانے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ غایبوم حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا اپنے قصہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے قصہ کو ذکر کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ”توفیتی“ کے معنی بیان کریں بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ باوجود اپنی برآت کرنے

کے اپنی امت کے لیے یہ دعا کریں گے کہ خدا یا۔ ان تعذیبهم فانہم عبادک و ان تعفر لهم فانک انت العزیز الحکیم (ماندہ ۱۱۸)

اگر تو ان پر عذاب کرے تو یہ سب تیرے بندہ ہیں اور اگر بخش دے تو
میں کو تو غالباً حکمت والا ہے۔

اسی طرح میں بھی اپنی برآت کروں گا اور اپنی امت کے لیے انہی الفاظ میں دعا بھی کروں گا جس حدیث کو مشترک صاحب نے پیش کیا ہے: اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پوری آیت اس طرح حلاوت فرمائی۔ ”وَكَنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دَمَتْ فِيهِمْ تَوْفِيقِي كَنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ。 ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم۔“ (ماکہدہ ۱۱۸-۱۱۷)

مگر افسوس ہے کہ مشترک صاحب نے حدیث کے اس تکلیفے (الى قوله العزیز الحکیم) کو حذف کر دیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے پوری آیت تلاوت فرمائی۔ ویکھو (بخاری شریف ج ۲۲۵ ص ۱۷۶-۱۸۱)۔

مذکورہ بالامطلب کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ بس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مذکورہ بالادعا آنحضرت ﷺ کو بہت پسند تھی اور اپنی زندگی شریف میں بھی آپ نے اپنی امت کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے (۱) مسلم میں حضرت عمرو بن عاصیؓ سے روایت ہے کہ۔

عن عمرو بن العاص ان النبي ﷺ تلا قوله تعالى في ابراهيم عليه السلام رب انهم اضللكن كثيراً من الناس فمن اتبعني فانه مني الاية وقال عيسى عليه السلام ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم فرفع يديه وقال اللهم امتي وبكي

(سلسلة جلد اول من ١٢ جزءاً دعا النبي لامته وبكانه وشفقته عليهم).

نبی کریم ﷺ نے وہ آیت تلاوت فرمائی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت وارد ہے (کہ آپ اس طرح دعا فرمائیں گے) خدا یا ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہی مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول کو بھی تلاوت فرمایا کہ (خدا یا) اگر قوان پر عذاب کرے تو یہ سب تیرے بندے ہیں اور اگر قوان کو بخشن دے تو

بیکن تو غالب حکمت والا ہے۔ اس دعا کے پڑھنے کے بعد آپ نے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا۔ اللهم امتنی امتنی (خدایا میں بھی امت کے حق میں تھی دعا کرتا ہوں) اور آپ رونے لگے۔
 (۲) عن ابی ذر قال قام رسول اللہ ﷺ حسرے اصبح بایة و الاية ان
 تعذبہم فانہم عبادک و ان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم۔

(رواہ التسانی ح ۹۰۲ اوابن بیہی ص ۹۶ باب ماجاء فی فراغ فی صلوٰۃ اللیل۔ مشکوٰۃ ص ۷۰ باب صلوٰۃ اللیل)
 من قول عیسیٰ علیہ السلام فی حق قومہ و کان عرض رسول اللہ ﷺ
 حال امته علی اللہ سبحانہ و استغفرلہم۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ص ۷۰۔)

ناسی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) آنحضرت ﷺ
 نے نماز تجدید میں ایک ہی آیت میں سعی کر دی اور وہ آیت یہ تھی (ان تعذبہم فانہم عبادک
 الاية) اس حدیث کی شرح میں لعات میں لکھا ہے کہ ”یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے
 اپنی قوم کے حق میں (آپ کا) اس آیت کو بار بار پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ) گویا آپ نے اپنی
 امت کا حال خداوند تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے ان کے لیے مفترت چاہی۔“

پھر مشہر صاحب نے نسخہ الدین سرنسی۔ فوات الوفیات۔ فتنی الارب سے ایک ایک
 جملہ نقل کر کے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اس لفظ کے مجرد معنی عرف عام میں بجز موت کے اور کچھ
 نہیں ہوتے چنانچہ ذیل کی حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیے“

و اخبرنی انه اخبره امته لم يكن النبي الا عاش نصف عمر

الذى كان قبله و اخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرين

ومائة سنة.“ (مجموع الزوائد ح ۹۶ باب فی مرشد و خاتم)

اس کا جواب یہ ہے (۱) کہ مجرد معنی سے اگر یہ مراد ہے کہ اس لفظ سے بلا قرینہ کے
 موت ہی کے معنی سمجھے جاتے ہیں تو غلط اور مختض غلط ہے اس لیے کہ جو عبارتیں ثبوت میں پیش کی گئی
 ہیں ان میں موت کے معنی کے قرینے موجود ہیں نقشہ ذیل ملاحظہ ہو۔

نمبر شار	اصل عمارت محدثہ	قریہ
----------	-----------------	------

۱	<p>قال ابو حنیفہ رجل توفی عن امراته لی بی چپوز تا قرینہ بے موت کے معنی کا امراۃ ہی مملوکۃ (شیع الدین سرفی جلد ۶ ص ۵۵)</p> <p>ترجمہ۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ایک شخص بی بی چپوز کر مر گیا اور وہ مملوکہ ہے۔</p>
۲	<p>اعاش اربعاء و ستین سنه برس زندہ رہا یہ قرینہ موت کے معنی کا</p> <p>ابو جعفر امیر المؤمنین عاش اربعاء و ستین سنه وتوفی بیبری میمون من ارض الحرام (وفات الاولیاء ص ۲۳۳)</p> <p>ترجمہ۔ ابو جعفر منصور امیر المؤمنین برس زندہ رہا اور بیبری میمون میں جواض حرم ہے مر گیا۔</p>
۳	<p>توفی کے ایک معنی قبض روح ہونے سے یہ ثابت نہیں ہتا کہ اس کے درمیں معنی نہیں روحہ (شیع الارب ج ۲ ص ۲۲۵)</p> <p>ترجمہ۔ کہا جاتا ہے کہ توفی اللہ یعنی اللہ اس کے درمیں معنی تمام گرفتن حق دار ہی نے اس کی روح قبض کی۔</p>

الغرض مذکورہ بالاحوالوں سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ باقرینہ کے لفظ توفی سے
موت کے معنی سمجھے جاتے ہیں اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ عرف عام میں توفی کے معنی موت ہی ہیں
اور اگر مجرد معنی سے کچھ اور مزاد ہے تو اس کو نہ ظاہر کیا اور نہ اس کا کوئی ثبوت پیش کیا۔ (۱) جو
حدیث مشہر صاحب نے پیش کی ہے اس میں توفی کا لفظ نہیں ہے۔ اس حدیث میں دو جملے ہیں
(۱) ”واخبرنى انه اخبار“ انه لم يكن نبي الا عاش نصف عمر الذى كان قبله.“
(۲) ”واخبرنى ان عيسى بن مريم عاش عشرين و مائة سنة.“ چونکہ پہلے جملے سے
مرزا قادری کا اصل دعویٰ (متع موعود بونا) ہی غلط ہو جاتا ہے اس لیے مشہر صاحب نے پہلے

جملہ کا ترجمہ تک نہیں کیا صرف دوسرے جملہ کا ترجمہ کر کے یہ لکھا ہے کہ۔

”اب جبکہ مخصوص اللہ تعالیٰ نے ذریعہ وحی حضرت سعیج کی عمر کو بتا دیا تو اب بھی اس کو زندہ مانا خدا تعالیٰ کے کلام کو نہ مانتا ہے۔“ میں دونوں جملوں کو الگ الگ کر کے ہر جملہ کا مطلب بیان کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو اس حدیث کے مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت اس حدیث کی رو سے بھی غلط ہے اور مشہر صاحب نے اس حدیث سے جو سمجھا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ (۱) ”واخبرنی انه اخیر، انه لم يكن النبي الا عاش نصف عمر الذي كان قبله.“ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرايل نے مجھ کو یہ خبر دی کہ کوئی نبی نہیں ہوئے، مگر زندہ رہے آدمی عراس نبی کی عمر سے، جوان سے پہلے تھے۔ یعنی ہر نبی کی عمر پہلے نبی کے عمر کی آدمی ہوتی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہ تھا اس لیے کہ مرزا قادیانی (حقیقت الوجی ص ۳۹۱، خزانہ حج ۲۲ ص ۳۰۶) میں لکھتے ہیں ”اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کشیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہمیں مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی سے پہلے نبی آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور کوئی نہیں اور یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی عمر ۶۳ برس کی تھی اگر مرزا قادیانی نبی ہوتے تو اس حدیث کی رو سے ان کی عمر ۳۱ برس یا ۳۲ برس چھ مینے کی ہوتی مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ مرزا قادیانی کی عمر بقول مؤلف آئینہ صداقت ۵۷ برس کی ہوئی۔ (آئینہ صداقت ص ۱۸)

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نبی نہیں تھے۔ اور جب نبی نہیں ہوئے تو مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس لیے کہ مسیح موعود نبی ہوں گے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے۔ (۲) ”واخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرين و مائة سنة۔“ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرايل نے مجھ کو یہ بھی خبر دی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک سو یہیں برس زندگی برکی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے گئے اس وقت آپ کی عمر ایک سو یہیں برس کی تھی۔ بعد نزول جو عمر آپ کی ہوگی وہ اس میں محسوب نہیں ہے۔ دیکھو ”حج جع الکرامہ فی اثار القيامة ص ۳۲۸ میں لکھا ہے کہ ”گویم رفع او (عیسیٰ) بعمر سی و سہ سال زعم نصاری است چنانکہ وہب این منبه گفتہ و ثابت در احادیث نبویہ رفع او بعمر یکصد و بست سال است۔“

میں کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ کا قول میں اٹھایا جانا نصاریٰ کا قول ہے اور احادیث نبویہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۰ برس کی عمر میں اٹھائے گئے۔

مشتہر صاحب الہلال کے ایڈیٹر مولوی ابوالکلام آزاد کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ ”کبیر الدین احمد، سکریٹری انجمن احمدیہ کو اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح بھی دوسرے نبیوں کی طرح مر گے۔“ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے جن دلائل قاطعہ اور بر این سلطنت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ثابت کر دی ہے ان کے مقابلہ میں ایڈیٹر مددوح کا قول قابل ساعت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مشتہر صاحب کے نزدیک ایڈیٹر صاحب کا قول مذکورہ بالا دلائل پر مقدم اور واجب اعلیٰ ہے تو مشتہر صاحب پہلے ایڈیٹر صاحب کے اس قول کو تسلیم کریں جو الہلال نمبر ۱۳، ۷، ۲، ۱۹۱۲ء کے ص ۲۲ میں درج ہے۔ ”ذ تو میں کسی شخص کو مہدی یقین کرتا ہوں نہ مسیح موعود میں اعتقاد تو حیدر سالت اور عمل صلح کو تجات کے لیے کافی سمجھتا ہوں۔“

مشتہر صاحب نے مولوی شلی صاحب کا ایک فتویٰ بھی نقل کیا ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادری کے پیروی میں وہ مسلمان ہیں اور تمام احکام مسلمانوں کے ان سے متعلق ہیں اور ان سے بلا تکلف منا کھت جائز ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مشتہر صاحب نے مرزا قادری ایں اور ان کے صاحبزادے مرزا محمود احمد قادری کے اس فتویٰ کا ذکر تک نہیں کیا جو ان دونوں نے اپنے مخالف مسلمانوں کے حق میں دیا ہے۔ مرزا قادری ایں حقیقت الوجی ص ۱۲۳، خراںج ۲۲ ص ۷۷ میں لکھتے ہیں کہ ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

پھر اسی صفحہ (خراںج ۲۲ ص ۱۲۸) میں لکھتے ہیں ”علاوه اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ آپ کے صاحبزادے مرزا محمود احمد قادری تحریک الاذہان ص ۱۲۲ میں لکھتے ہیں“ اور جب حضرت صاحب (مرزا) کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کے بھٹ کافائدہ ہی کیا ہوا۔“

علامہ شلی اگر مرزا قادری ایں اور ان کے صاحبزادے کے خیالات سے پورے واقف ہوتے تو ایسا فتویٰ کبھی نہیں دیتے۔ مشتہر صاحب کو چاہیے کہ ان اقوال کو مولوی شلی صاحب کے سامنے پیش کر کے فتویٰ طلب کریں۔

نوٹ..... میں نے لفظ تو فی کی کامل تحقیقات کر دی اور الحمد للہ کہ لفظ تو فی ہی سے نہایت ہی پر زور دلائل کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات جسمانی ثابت کر دی سردست کسی دوسری دلیل کے

پیش کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اگر مشترک صاحب ان دلائل کا تشفی بخش جواب دے دیں گے تب اور دلائل پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ میں نے مشترک صاحب کا مطالبہ پورا کر دیا ہے۔ اب میرا مطالبہ قادیانی جماعت سے عموماً اور مشترک صاحب سے خصوصاً یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و مسیحیت قرآن مجید کی کسی قطعی الدالات آیت سے یا مرفوع مفصل صحیح حدیث سے ثابت کر دکھائیں ورنہ مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو یہود و نصاریٰ بنانے سے باز آئیں۔

الجیب ابو الحیر سید محمد انور حسین

ساکن محلہ مہولی شہر موکر پروفیسر ڈی جی کالج موکر۔

۱۳۳۲ھ۔ ۱۹۱۲ء مطابق ۷ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ۔

ضروری اطلاع: لکھنؤ کی معترض تحریر سے معلوم ہوا کہ جس قادیانی اشتہار کا اس رسالہ میں جواب دیا گیا ہے اس کا اصل دعویٰ ہی غلط ہے مشترک نے شخص جھونٹا الزام علمائے اسلام پر لگایا ہے اس کی تفصیل ناظرین رسالہ النجم لکھنؤ میں ملاحظہ کریں گے نمبر ۱۰، ۱۱ جلد ابابت ماہ جمادی الثانیہ رسالہ نہ کو کار دیکھنا چاہیے۔

مشدود امولا نا عبد الشکور کی تقریر سے ایک قادیانی تائب ہو کر سلمان ہوا۔ الحمد لله علی ذلک۔

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

• • • • • • • • •

☆.....☆ آنحضرت ﷺ کے بعد مجذہ دکھانے کا دعویٰ کفر

ہے۔ کیونکہ مجذہ دکھانی کی خصوصیت ہے۔

☆.....☆ قادیانیوں کی سو 100 نسلیں بھی بدلتے جائیں تو انکا

حکم زندیق اور مرتد کار ہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہو گا۔

☆.....☆ مرزا یوں کا کافر مرتد اور زندیق ہو ناروز روشن کی

طرح واضح ہے۔

☆.....☆.....☆

احساب قادیانیت

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے رد قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ احساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اختر ”احساب قادیانیت“ جلد دوم مولانا محمد اور لیں کاندھلوی ”احساب قادیانیت“ جلد سوم مولانا حبیب اللہ امر ترسی کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہیں۔

احساب قادیانیت جلد چہارم

مندرجہ ذیل اکابرین کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل
مولانا محمد انور شاہ شیری: ”دعوت حفظ ایمان حصہ اول و دوم“
مولانا محمد اشرف علی تھانوی: ”الخطاب الملیح فی تحقیق
المهدی والمسیح“ رسالہ قائد قادیان
مولانا شیر احمد عثمانی: ”الشہاب لترجم الخطاف المرتّاب“ صدائے ایمان
مولانا بدر عالم میر بھٹی: ختم نبوت، حیات عیسیٰ، آواز حق، کام مددی،
دجال، نور ایمان، الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح“
ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحات قلم کا مطالعہ
آپ کے ایمان کو جلا ہئے گا۔

رابطہ کے لئے:

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يَعْلَمُ

صِيقَه رَحْمَانِيه

(۶)

حضرت مولانا ابو احمد سید محمد علی مونگیر وی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

مسلمانوں کو نہایت بیدار مغزی سے اس دعویٰ کی طرف توجہ کرنا چاہئے۔ یہ وہ عظیم الشان فتنہ ہے جس نے مسلمانوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور پیدا کر رہا ہے ہمارے بھائی جب اس دعویٰ کی تفصیل ملاحظہ کریں گے تو تحریر ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت تھا کہ مسلمان سب اتفاق کر کے اپنے مقدس مذہب کے قائم رکھنے اور دشمنان اسلام سے بچانے کی فکر کرتے۔ مگر افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہیروئی حملوں کو اشتغال دیکھا اور وہی حملہ ایسا کیا کہ اسلام کا خاتمہ ہی کر دیا۔ وہ آسمانی مذہب جس کی بنیاد حضرت سید المرسلین خاتم النبیین نے ڈالی۔ جس کی شاخ درگ لہماۓ اس وقت تیس چالیس کروڑ شمار کئے جاتے ہیں اس کی بنیاد اکھیز کر دوسرا مذہب اسلام کے نام سے قائم کرنا چاہتے ہیں اور نہایت زور سے دعویٰ کرتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لا یا وہ جہنمی ہے کافر ہے۔

بھائیو! کس قدر صد مہ کی بات ہے کہ جس باغ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے لگایا اور جس کو آپؐ کے پچھے پیروؤں نے ایسا سینچا کہ ساری دنیا میں اس کی شاخصیں پھیل گئیں اب اسے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیرو بارا کرنا چاہتے ہیں اور اپنے جدید خیالی مذہب پر فخر کرتے

ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے اپنی زبان سے اپنے قلم سے اپنے افعال سے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا کر ان کے دلوں کو پاش پاش اور دشمنان اسلام کو خوش کر دیا۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کے جھوٹ اور فریب کا دریا موجود ہے۔ جن کی کتابیں اور رسائل جھوٹی باتوں اور فریب آمیز تقریروں سے بھری ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ فہم کامل دی ہے وہ غور سے ملاحظہ کریں۔ ان کے زور دار دعوؤں اور حکم جھوٹی تعلییوں پر فریفته نہ ہو جائیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کے دعوؤں سے کوئی کمال انسانی نہیں بجا۔ سب ہی کائنات دعویٰ ہے (۱) مجد ہیں (حقیقت الہی ص ۱۹۲ خزانہ ح ۲۲ ص ۲۰۱)، (۲) امام وقت ہیں (حقیقت الہی ص ۷ خزانہ ح ۲۲ ص ۸۲)

(۳) محدث ہیں (تحقیق المرام ح ص ۱۸ خزانہ ح ۳ ص ۲۰) (۴) مہدی ہیں (مجموع اشتہارات ح ۳ ص ۲۲۷) (۵) پہلے مثلث مسح تھے (ازالہ ادہام ص ۱۹۹ خزانہ ح ۳ ص ۱۹۷) (۶) اب مسح موعود ہیں (ازالہ ادہام ص ۳۹ خزانہ ح ۳ ص ۱۲۲) (۷) نبی ہیں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزانہ ح ۱۸ ص ۲۰۶)

(۸) صاحب شریعت رسول ہیں (اعجاز احمدی ص ۷ خزانہ ح ۱۹ ص ۱۱۳) (۹) بعض وقت بعض انہیاء سے افضل ہیں (تشریح حقیقت الہی ص ۶۸ خزانہ ح ۲۲ ص ۵۰۳) (۱۰) اور کسی وقت تمام انہیاء سے افضلیت کا دعویٰ ہے (تشریح حقیقت الہی ص ۱۳۶ خزانہ ح ۲۲ ص ۵۷۳) (۱۱) یہاں تک کہ حضرت سرور انہیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی فضیلت کا دعویٰ ہے (اعجاز احمدی ص ۷ خزانہ ح ۱۹ ص ۱۸۲) مگر یہ آخری دعویٰ صاف طور سے نہیں مسلمانوں کے دھوکا دینے کو خادم اور غلام احمد بھی اپنے کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ کا مطیع اور موید بتاتے ہیں۔ مگر آئندہ ان کے بعض اقوال نقل کئے جائیں گے جن سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادریانی اپنے آپ کو تمام انہیاء اور نیز جناب رسول اللہ ﷺ سے افضل اور نہیا بیت افضل سمجھتے ہیں۔ شریعت کی اطاعت کا حال ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے وہی معنی لائق اعتبار ہیں جو میں بیان کروں اور حدیث وہی لائق اعتبار ہے جسے میں صحیح کہدوں و رنہ روئی میں پھیک دینے کے لائق ہے۔ (ضمیرہ تغہ گولڈ ویس ۱۰ خزانہ، ص ۱۵ ح ۷ احادیث) صاحب عقل کے نزدیک تو اس کا یہی حاصل ہے کہ جو مرزا غلام احمد قادریانی کہیں وہی شریعت ہے۔ شریعت کا نام لینا اور اس کا مطیع بتانا برائے نام ہے۔ ورنہ قرآن کے جو منعے تمام صحابہؓ اور امت محمدیہ نے سمجھے اور بیان کئے اور جس حدیث کو تمام امت نے مانا اور صحیح قرار دیا اور صحابہؓ کا جس پر اتفاق ہے اسے نہ مانا اور روئی میں ڈالنا اور قرآن کے ایسے منعے گھڑنا جو کسی نے سلف اور خلف میں نہیں سمجھے۔ خصوصاً اہل زبان نے اس کے کیا معنی کئے ہیں؟

ذرائل فہم و انصاف اس پر غور فرمائیں۔ بایس ہمہ بعض ان کے بھروسے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادریانی نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے۔ ظلی نبی ہیں۔ نائب رسول ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نبی ہیں مگر صاحب شریعت نہیں ہیں۔ بلکہ امتی نبی ہیں۔ (اقام جمعت برختم نبوت حاشیہ ص ۱۱۲-۱۱۳) مگر یہ دونوں قول مختص غلط ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے دینہ دانتہ ایسا کہتے ہیں۔ یا خود غلطی میں پڑے ہیں۔

بھائیو! میں تمہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادریانی کے بھروسے تم کے بہت دھوکہ دیتے ہیں۔ ہر شخص کے سامنے اس کے مزاج و خیال کے مناسب مرزا غلام احمد قادریانی کا ذکر کر کے اسے مائل کرتے ہیں۔ بھائیو! اگر تمہیں اپنے ایمان کو سلامت رکھنا ہے تو ایسے حضرات کی باتوں میں نہ آنا اور ان سے علیحدہ رہنا۔ آئندہ ان کے ایسے اقوال نقش کئے جائیں گے جن سے اظہر من المقص ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مستقل نبی اور صاحب شریعت ہونے کا پہنچ دعویٰ ہے۔ جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو آیت قرآنی "ولکن رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" سے اکارہ ہے۔ مگر چونکہ جانتے ہیں کہ ہمارے دعوے کو صرف مسلمانوں ہی نے مانا ہے۔ کوئی ہندو، کوئی آریہ، کوئی عیسائی ان پر ایمان نہیں لایا۔ اس لئے صاف انکار تو نہیں کرتے بلکہ عوام کے دھوکہ دینے کی غرض سے ایسکی باتیں بناتے ہیں جن کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے۔ آیت مذکورے قطعی طور سے ثابت ہے کہ شریعت محمدیہ کی رو سے جسے نبی کہا جائے ان سب کے آپ خاتم ہیں یعنی سب کے بعد آنے والے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے لفظ میں اور حاورہ عرب میں آخر النبیین کے ہیں۔ یعنی تمام انبیاء اور ہر تم کے نبیوں کے بعد آنے والے، پھر ان کے بعد کوئی نبی کسی کسی تم کا آنے والا نہیں اور یہی معنے صحیح حدیثوں سے بھی ثابت ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جس قدر انہیاء کیجیے گئے وہ سب بجزلہ مقدمہ احتجش کے تھے۔ آنحضرت ﷺ سلطان الانبیاء سرور عالم ہیں آپ کے بعد کسی جدید نبی کی ضرورت نہیں رہی بلکہ یہ آپ کی شان رحمت کے بالکل خلاف ہے۔ علمائے امت وہی کام کریں گے جو انبیاء نبی اسرائیل کرتے تھے۔ اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ ۳ میں دیکھنا چاہئے۔ الغرض اب جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے وہ بوجب آیت قرآن و حدیث نبوی کے جھوٹا ہے۔ (حدیث یہ ہے)

انہ میکون فی امتی للانون کلابون کلهم۔ یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی

بعدی (ترمذی ح ۲۵ ص ۲۵)

(ترجمہ) میری امت میں تم جھوٹے ہوں گے۔ ہر ایک اپنے آپ کوئی سمجھے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی حسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔

اس مضمون کو امام بخاری (ج اص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام) اور مسلم (ج ۲ ص ۳۹ قولہ) ان بین بیدی المساعة کتابین فربیاً من ثلاثین، اور ترمذی (ج ۲ ص ۲۵ باب معاجم لاتقوم المساعة حتی يخرج کتابون) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں تأمل کرنے سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول! یہ کہ حضور انور علیہ السلام پیشیں کوئی فرماتے ہیں کہ میرے بعد جھوٹے مدعاں نبوت پیدا ہوں گے۔

دوم! یہ کہ ان کے جھوٹے ہونے کی یہ علامات بیان فرمائی کہ امت محمدی ہونے کا دعویٰ کریں گے اور اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کے مدعاً ہوں گے۔ یعنی امتی نبی کہیں گے۔

سوم! ان کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل فرمائی۔ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا تَبْغِي بَعْدِي۔ یعنی وہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میرا خاتم النبیین ہوں ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے اس سے خاص طور سے اس مدعا کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا جو اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کا دعویٰ کرے اور امتی نبی کہے۔

چہارم! نہایت صراحت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ خاتم النبیین کے معنے فقط آخراں کے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ جناب رسول اللہ علیہ السلام انبیاء کی مہریں یا زینت ہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ یہ جملہ ان مدعاوں کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں بیان ہوا ہے۔ اگر مہر کے معنی لئے جائیں تو ان مدعاوں کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ یہ جملہ فضول اور بیکار ہو جائے گا۔ اہل علم اس کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ خاتم النبیین کے بعد جملہ لانبی بعدی کا اضافہ کیا گیا۔ جس سے نہایت واضح ہو گیا کہ انا خاتم النبیین کے بھی معنے ہیں کہ میں آخر النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

پنجم! اس حدیث کے الفاظ اور معنی پر نظر کرنے کے بعد جب واقعات پر نظر کی جاتی ہے اور دیکھ جاتا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد بعض نبوت تحریکی کے مدعا ہوئے۔ جیسے صالح بن طریف اور بعض غیر تحریکی نبوت کے جیسے ابو عسکری وغیرہ۔ ان سب کے جھوٹے ہونے کی آپؐ نے بھی دلیل بیان

فرمائی کہ میں آخراً نبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس لئے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے بعد تشریحی غیر تشریحی۔ امتی غیر امتی کسی حرم کا نبی نہیں ہوگا۔ خصوصاً جو امتی نبی ہونے کا منصبی ہواں کا جھوٹا ہونا تو آنکھ شیر و زکی طرح اس حدیث سے روشن ہو گیا۔

ششم! اس حدیث سے آیت قرآنیہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبین کی تفسیر بھی پورے طور سے ہو گئی اور وہی خداوندی کی تفسیر صاحب وحی نے کروی اور وہ تفسیر بھی الہام خداوندی سے کی جس کا ذکر اور پر کیا گیا۔

الغرض! اس حدیث میں جو علامت جھوٹے مدعاً نبوت کی بیان ہوئی ہے وہ مرزا غلام احمد قادریانی میں یقینی طور سے پائی جاتی ہے اور حدیث کا آخری جملہ بھی انہیں کاذب ثابت کرتا ہے اور خاتم النبین اور لا نبی بعدی کے جو متین مرزا غلام احمد قادریانی اور ان کے قبیلین نے بیان کئے ہیں وہ بھی اس حدیث سے مخفی غلط ثابت ہوئے اور آیت قرآن مجید کی تفسیر بھی ہو گئی۔ اب جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ کچھ بھی حق پسندی اور خوف خدا دیا ہے وہ پورے طور سے فیصلہ کر لے گا کہ قرآن و حدیث سے بالیقین ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کاذب تھے۔ اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بیان تو میراً مخفی طور سے تمام مقصودیہ دکھانا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی نے صرف مجدد اور مصلح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ نہایت زور سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اس کا ثبوت ان کے صریح کلام سے کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔ یہاں صرف تین طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

دعویٰ نبوت کے ثبوت کا پہلا طریقہ

ایک یہ کہ وہ اپنے نہ ماننے والے کو کافر کہتے ہیں اور ایسا کافر جیسا خدا اور رسول کو نہ ماننے والا۔ مرزا غلام احمد قادریانی نے بہت جگہ اس کی تصریح کی ہے۔ میں ان کی آخری کتاب جو تمام مرزا گیوں کے نزدیک نہایت معتربر ہے اس کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ ان کے کسی مرید نے ان سے سوال کیا ہے وہ سوال یہ ہے۔

”سوال! حضور عالیٰ نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مونوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ”ہر ایک شخص

جس کو میری دعوت پہنچا ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“ اس بیان اور جملی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھے ہے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔“

(حقیقت الوجی ص ۱۲۳ اخراں ج ۲۲ ص ۱۷۲)

یہ سائل مرزا غلام احمد قادریانی کے اقوال میں تناقض ہیں کہ اس کا جواب چاہتا ہے۔ اس کا واقعی اور چاہا جواب تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی پہلے اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے تھے۔ آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے اور اپنے مریدین کی حالت پر نظر کرتے کرتے اس مرتبہ کو پہنچ کر ان کا منکر کافر نہیں ہوا اور ان کے مصلح اور امام ہونے کا تتجدد ظاہر ہوا۔ اگر اس مرتبہ پر پہنچنے کے بعد بھی دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان۔ مسلمان ہی رہتے تو بقول مرزا محمود احمد قادریانی۔ مرزا قادریانی کی بحث کا فائدہ ملی کیا ہوتا؟ اور سائل کا یہ خیال کہ مرزا غلام احمد قادریانی کی جو حکیفہ کرے وہی کافر ہوتا ہے کوتاہ نظری اور مرتبہ شناسی کے خلاف ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی مرتبہ نبوت مستقلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اب ان کا منکر کافر ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادریانی صاف تحریر نہیں کرتے اور پیش کے ساتھ اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ (مرزا غلام احمد قادریانی کا جواب ملاحظہ ہو)

”الجواب! یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان نہ ہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی حیم ہے۔ کیونکہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتاء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر ہے جیسا کہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ ”لَمَنْ أَظْلَمْ مِنْ الْفُرَّارِ عَلَى اللَّهِ كَذَّبَا وَ كَذَّبَ بِآيَتِهِ“ یعنی بڑے کافروں ہی ہیں ایک خدا پر افتاء کرنے والا۔ دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا۔ میں جبکہ میں نے ایک کذب کے نزدیک خدا پر افتاء کیا ہے اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا، اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر بڑے کا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں خود فرماتا ہے۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔“

اس جواب پر غور کیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادریانی اپنے نہ ماننے والوں کو ویسا ہی کافر کہتے ہیں جیسا خدا پر افتاء کرنے والا اور آیات قرآنی کا نہ ماننے والا اس کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ کفر سے مراد کفر ان نعمت ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ میرانہ ماننے والا کامل

الایمان نہیں ہے تا قص الایمان ہے۔ اس مطلب کا ثبوت ان کی عبارت سے نہایت ظاہر ہے تمن وجہ سے۔

ایک! یہ کہ وہ مکفر کو اور نہ ماننے والے کو ایک ساقر ارادتیتے ہیں اور مکفر پرویاسی ای کفر عود کرتا ہے۔ جیسا اس نے دوسرے پر دعویٰ کیا ہے اور مرزا غلام احمد قادریانی لکھ رہے ہیں کہ نہ ماننے والوں نے مجھے بڑا کافر کہا اور جب میں ایسا کافرنہیں ہوں تو بالضرور میرانہ ماننے والا بڑا کافر ہے۔

دوسری! وجہ یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادریانی کا نہ ماننے والا کافرنہیں ہے تو سوال کا جواب یہ دینا چاہئے تھا کہ میں جس طرح پہلے اہل قبلہ کو کافرنہیں کہتا تھا اب بھی نہیں کہتا اور میرا یہ کہنا کہ جس نے مجھے قول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کامل مسلمان نہیں ہے۔ اس سے سوال کا جواب بھی پورے طور سے ہو جاتا اور یہ بھی معلوم ہوتا کہ وہ اپنے مکفر کو کافرنہیں کہتے۔ جب یہ نہیں کہا تو بالیقین ان کا وہی مطلب ہے جوان کے ظاہر الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یعنی مرزا غلام احمد قادریانی اپنے نہ ماننے والوں کو ایسا ہی کافر سمجھتے ہیں جیسا تمام مسلمان اہل کتاب اور مشرکین کو سمجھتے ہیں۔

تیسرا! وجہ نہایت ظاہر ان کا یہ قول ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ اس قول کے بعد کسی طرح کا شہر اس امر میں نہیں رہتا کہ مرزا غلام احمد قادریانی اپنے مکفر کو ویسا ہی کافر کہتے ہیں جیسا خدا اور رسول کا مکفر ہوتا ہے۔ اس سے بالیقین معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مستقل نبوت کا دعویٰ تھا۔ کیونکہ غیر ہمی کا مکفر کافرنہیں ہو سکتا اور مرزا غلام احمد قادریانی نے بہت جگہ اپنے مکفر کو کافر کہا ہے۔ مثلاً کفر و قسم پر ہے۔ اذل، ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دووم دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام جنت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا مکفر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔” (ہدیۃ الحق ص ۹۷، آخر ائمۃ ج ۲۲ ص ۱۸۵)

اسکی صراحتوں کے بعد مرزا غلام احمد قادریانی کے بعض مریدوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم اہل قبلہ کو کافرنہیں کہتے کسی صاحب عقل کے نزد یہک سچائی پر محول نہیں ہو سکتا۔ سچائی سے تمام اہل قبلہ کو

مسلمان کہنے والا مرزا غلام احمد قادریانی کا معتقد ہرگز نہیں ہو سکتا۔
دوسرا طریقہ دعویٰ نبوت کے ثبوت کا

مرزا غلام احمد قادریانی کا یہ فتویٰ ہے کہ کسی قادریانی کی نماز اس مسلمان کے پیچھے درست نہیں جو قادریانی نہیں۔ یعنی اس نے مرزا غلام احمد قادریانی کے دعویٰ کو نہیں مانا اگرچہ وہ مکذب یا مکفر نہ ہو بلکہ متعدد یا ساکت ہی ہو۔ مرزا قادریانی (اربعین نمبر ۳ ص ۲۸ خزانہ حج ۷۶ اص ۳۷۷
حاشیہ) میں لکھتے ہیں۔ ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تھا رے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متعدد کے پیچے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“ مرزا غلام احمد قادریانی اس میں فرماتے ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے کہ غیر قادریانی کے پیچے نماز قطعاً حرام ہے۔ اب ناظرین مرزا غلام احمد قادریانی کے اس فتوے پر غور فرمائیں اور اسی کے ساتھ شریعت محمدیہ کے اس حکم کو بھی ملاحظہ کریں کہ ہر مسلمان کے پیچے مسلمان کی نماز ہو جاتی ہے البتہ کافر کے پیچے نماز حرام ہے۔ اب ان دونوں باتوں کو دیکھنے سے اس امر میں کسی حتم کا شبہ نہیں رہتا کہ غیر قادریانی کو مرزا غلام احمد قادریانی کا فریضہ ہے۔ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادریانی کا فتویٰ بھی دیکھنے جو قادی احمدیہ میں منقول ہے۔ ”سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور (مرزا) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو۔ پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ مکذب ہو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچے نماز نہ پڑھو،“ (فتاویٰ احمدیہ ح ۱۸ ص ۸۲)

”۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچے نماز پڑھوں، یا نہ پڑھوں فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچے نماز نہ پڑھو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہو سکی۔ فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یادو مصدق ہو جائیں گے یا مکذب؟“ اخ

(فتاویٰ احمدیہ ح ۱۸ ص ۸۲)

اب دیکھا جائے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کے ان صریح احکام کے بعد اگر کوئی ذی علم پخت قادریانی یہ کہے کہ جو مرزا غلام احمد قادریانی کی تکفیر نہیں کرتا اس کے پیچے ہم نماز پڑھتے ہیں اور بالفرض اگر کسی وقت غیر قادریانی کے پیچے پڑھ بھی لے تو اس کی وجہ اس کی ناقابلی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ جو ذی علم برسوں سے مرزا غلام احمد قادریانی پر گویا فریقت ہے وہ مرزا غلام احمد قادریانی کے

ایسے ضروری احکام سے ناواقف ہو اس لئے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے کسی مصلحت سے نماز پڑھ لی، تھائی میں پھر اعادہ کر لے گا۔ اگر پاند نماز ہے اس کے ساتھ مرزا غلام احمد قادریانی کا وہ حکم بھی دیکھا جائے کہ غیر قادریانوں سے مناکحت جائز نہیں۔ اخبار بدر میں بھی چھپ چکا ہے کہ جو غیر قادریانی کو اپنی لڑکی دے وہ قادریانی نہیں ہے۔ اب قادریانوں کے عمل اور برداشت سے بھی اس کا بہوت ہور ہا ہے کہ وہ کسی غیر قادریانی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اگرچہ امام عالم نہایت متقد پرہیز کار اور کسی الٰہ قبلہ کو کافرنہ کہتا ہو بلکہ اپنی جماعت کو علیحدہ کرنے پر روتے ہیں اپنی بیٹی غیر قادریانی کو ہرگز نہیں دیتے۔ مسلمانوں کو مثل یہود و نصاریٰ کے سمجھتے ہیں۔ الغرض یہ احکام نہایت صفائی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مستقلہ نبوت کا دعویٰ تھا۔

تیسرا طریقہ دعویٰ نبوت کے ثبوت کا

مرزا غلام احمد قادریانی نے صاف طور سے اپنی رسالت اور نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ان کی وحی میں پار بار صدقہ جگہ ان کے خدا نے انہیں نبی رسول کہا ہے اب الٰہ اسلام اس پر غور کریں کہ ہم مسلمان جن انبیاء اور رسولوں کی نبوت و رسالت کے معتقد ہیں ان کی نبوت کی ولیل بجز اس کے ہمارے پاس کیا ہے کہ خدا نے اپنی وحی میں ان کو رسول کہا اب جب مرزا غلام احمد قادریانی کو بھی رسول اور نبی خدا نے وحی میں کہا تو پھر ان کے اس دعوے میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی ورنہ پھر مخالفین خصوصاً ہر یہ کو تمام انبیاء میں اسی قسم کی تاویل کا موقع ہو گا۔ بطور نمونہ ان کے اقوال ملاحظہ کئے جائیں۔

دعویٰ نبوت کے متعلق مرزا غلام احمد قادریانی کے بعض الہممات و اقوال

اقول مرزا..... "انا ارسلنا اليکم رسولاً شاهدوا عليکم كما ارسلنا الى فرعون رسولاً"

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کے مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا۔

(حیثیۃ الوفی ص ۱۰۵ ج ۲۲ ص ۲۲)

مرزا غلام احمد قادریانی کا یہ ترجمہ بالکل غلط ہے آیت قرآنی کے الفاظ نہایت صفائی سے بتارہے ہیں کہ تشبیہ اور مثالیت صرف رسول بھینے میں ہے۔ یعنی جس طرح سابق میں فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا، اسی طرح اب تمہاری طرف بھیجا۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ رسول اس رسول کے ماتنہ ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اسی غلطی کی بنیاد پر مرزا غلام احمد قادریانی نے شورچار کھا ہے کہ آنحضرت ﷺ مثیل موئی علیہ السلام ہیں۔ یہ کہنا حضرت سرور عالم ﷺ کی کسرشان ہے البتہ اسے پورے طور سے سمجھنا اہل علم کا کام ہے۔ گرائیے ذی علم جس نے قادریان کے نبی پرانی عقل کو قربان نہ کر دیا ہو۔

تشریع..... یہ قرآن مجید کی آیت ہے سورہ مزمل میں اللہ تعالیٰ جناب رسول ﷺ کی رسالت کو بیان فرماتا ہے اور تمام حقوق سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف اسی طرح رسول بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔ مرزا غلام احمد قادریانی بھی وہی الہی بعینہ اپنے لئے بیان کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو ایسی رسالت کا دعویٰ ہے جیسے حضرت موئی علیہ السلام و جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ یعنی جس طرح آنحضرت ﷺ کو مرزا غلام احمد قادریانی مثیل موئی کہتے ہیں اسی طرح اپنے آپ کو بھی مثیل موئی اس الہام سے ثابت کرتے ہیں اور رسالہ الاستکلام ص ۸۵ ج ۱۳ ص ۱۳۷ ج ۲۲ میں ان کا یہ الہام بھی ہے۔ ”أَنْتَ لِيَهُمْ بِمُنْزَلَةِ مُوسَى“ (تذکرہ ص ۶۷۶ طبع سوم) یعنی تو ان میں بمنزلہ موئی کے ہے غرضیک حضرت موئی کا مثیل ہونا تو اس الہام سے بھی ثابت ہے۔ گرفتارہ آیت سے تو مرزا غلام احمد قادریانی اپنے آپ کو حضرت موئی علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ دونوں کے مثیل قرار دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا صاحب شریعت ہونا بھی ضرور ہے برادر ان اسلام اس پر غور کریں۔

۲۔ قول مرزا..... يَسِّينَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ
الْرَّحِيمِ

ترجمہ: اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ (حیثیۃ الوفی ص ۱۰۵ ج ۲۲ ص ۲۲)

تشریع..... یہ عربی الہام اور اس کا ترجمہ مرزا غلام احمد قادریانی کا ہے۔ یہ وہی الفاظ ہیں جو قرآن

مجید میں جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں اور آپ کی رسالت کو نہایت تاکید سے ظاہر کیا ہے انہیں الفاظ کو مرزا غلام احمد قادریانی اپنے لئے کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جس یقین اور قطعی طور سے جناب رسول اللہ ﷺ رسول تھے اور ہیں میں بھی ویسا ہی رسول ہوں اور میر ارسول ہونا ایسا ہی یقین ہے جیسا جناب رسول اللہ ﷺ کا رسول ہونا یقینی ہے۔ ایسے صریح وعدوں کے بعد بعض مرزاں یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مستقل رسالت کا داعویٰ نہیں ہے اس نادانی یا کندب پر بخت افسوس ہے۔

۳۔ قول مرزا..... إِنَّا أَرْسَلْنَا أَخْمَدَ إِلَيْكُمْ فَأَغْرِضُوا وَلَقَلُوْا كَذَابَ أَهْزَ

(اربعین نمبر ۳۳ ص ۳۳ خزانہ اسناد ۲۲۲ تا ۲۲۵)

تشریح..... مرزا غلام احمد قادریانی اپنے لئے الہام الہی بیان کرتے ہیں کہ ”ہم نے (غلام) احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ لیکن قوم نے اس سے اعراض کیا اور کہا کہ جھوٹا ہے۔“ انبیاء سابقین اور بالخصوص جناب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول کہا اس کی اطلاع کے لئے جو وہی کے الفاظ ہیں اور جن سے ان کی رسالت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی بعینہ اپنے ہی ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہے۔ پھر اگر مرزا غلام احمد قادریانی کے ان الفاظ میں تاویل کیجائے تو اسی تاویل ہر جگہ ہو سکتی ہے اور اس طرح پر تمام ہی انبیاء کی نبوت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

۴۔ قول مرزا..... فَكَلَمْنِي وَنَادَنِي وَقَالَ إِنِّي مُوْسَلِكُ إِلَى قَوْمٍ مُفْسِدِينَ وَإِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ أَهْلَمَاً۔ وَإِنِّي مُسْتَحْلِفُكَ أَكْرَامًا كَمَا جَرْتُ مُسْتَى فِي الْأَوَّلِينَ.

”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ میں تھے ایک مفرد قوم کی طرف بھیجنے والا ہوں اور پیشک میں تھے لوگوں کا امام بناوں گا اور بلاشبہ تھے اپنے خلافت سے میں نے معزز کرم کیا جیسا کہ گذشتہ لوگوں میں میری بھی سنت جاری رہی ہے۔ یعنی دنیا میں فساد کے وقت الہی فساد کے پاس اپنے رسول اور نبی بھیجے ہیں۔“

(انجام آنکھ مص ۹ خزانہ اسناد ۱۹)

تشریح..... اس الہام میں بھی وہی الفاظ ہیں جو مستقل انبیاء کی رسالت کے لئے آئے ہیں اور جن سے ان کی رسالت کا ہم نے یقین کیا ہے اور آج ان کی رسالت ثابت کر سکتے ہیں کسی طرح کا فرق نہیں ہے۔ پھر اس پر بھی اب بعض مرزاں یوں کا داعویٰ نبوت سے انکار کرنا اور یہ کہنا کہ ہم

مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی نہیں مانتے کیسی سخت جھالت ہے۔ یا عوام کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ جب مرزا غلام احمد قادریانی نہایت صفائی سے اسی طرح بیوت کا دعویٰ کر رہے ہیں جس طرح انہیاء سابقین نے کیا تھا۔ تو اب جو شخص انہیں مانتا ہے وہ ان اتوال کی وجہ سے بالضرور انہیں نبی مانے گا یا انہیں جھوٹا کہہ گا اور ان الہامات کو غلط سمجھے گا اور اپنے احمدی ہونے سے تو بے کرے گا۔

۵۔ قول مرزا..... ”الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لا اور اس کا دشمن جہنم ہے۔“
(انجام آئتم مص ۲۲ خزانہ انسان ج ۱۱ ص ۶۲)

تشریح..... اس میں کتنی طور سے رسالت کا دعویٰ ہے (اول) الہام الہی میں مرزا غلام احمد قادریانی کی نسبت کہا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ اور خدا کا مامور ہے اور خدا کا رسول اور نبی ہے جو اس کا فرستادہ اور مامور ہو (دوم) جس کی نسبت الہام میں کہا جائے کہ یہ خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لا۔ وہ بالحقین خدا کا رسول ہے کیونکہ ایمان لانا رسول ہی کے لائے ہوئے پر ضروری ہے۔ رسول کے سوا کسی کے لائے ہوئے پر خواہ وہ قطب الاقطاب ہو، مجدد ہو، محدث ہو، معلم ہو، ایمان لانا ضروری نہیں اور نہ اس کی ہمیں خدا کی طرف سے تکلیف ہے (سوم) یہ کہتا کہ اس کا دشمن جہنم ہے۔ یہ رسالت اور بیوت کا بڑا نشان ہے اور بیوت کا خاصہ، اس لئے کہ نبی ہی کا دشمن یعنی مکر جہنم ہے۔ کیونکہ وہ کافر ہے اور کافر جہنم ہے اور نبی کے سوا کسی ناجب رسول یا مجدد وقت کا دشمن کافر نہیں ہے پھر وہ اس کی دشمنی سے جہنمی نہیں ہو سکتا۔

۶۔ قول مرزا..... ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادریان میں اپنارسول بھیجا۔“

(واضح البلاء میں اخزانہ انسان ج ۱۸ ص ۲۳۱)

تشریح..... اس قول میں تو صاف طور سے زبان اردو میں رسول ہونے کا دعویٰ ہے مگر اس اندر میر گھری کا کیا لٹکانہ ہے کہ ایسے صریح دعوے رسالت کے بعد بھی بعض مرزا کی کہد دیتے ہیں کہ ہم انہیں رسول نہیں مانتے، بزرگ مانتے ہیں۔

۷۔ قول مرزا..... ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاغون دنیا میں رہے گوستربس تک رہے قادریان کو اس کی خونتاک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاوں سے یا سچ

کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر بثوت کے قابل پنپرایی نہیں۔“

(دافع البلاء ص۔ اخزان، ج ۱۸ ص ۲۳۰)

تشریح..... دافع البلاء کے اس صفحہ امیں تمیں جگہ مرزا غلام احمد قادریانی نے اپنے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسرے مقام پر ایسی شان اور تکبر ان الفاظ سے کیا ہے کہ کسی رسول برحق نے اس طرح نہیں کیا۔ اس تکبر کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دعویٰ کی صداقت میں تمام مذاہب کے مقابل میں جو دلیل ہر بڑے دعوے اور نہایت زوروں کے ساتھ پیش کی تھی وہ نہایت صفائی کے ساتھ غلط ہو گئی۔ رسالہ کشتی نوح میں دعویٰ کیا تھا کہ ”طوفان طاعونی میں قادریان کشتی نوح کی طرح محفوظ رکھے گا۔“ (کشتی نوح ہائیکل خزان ص ۱۹۷)

اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جس طرح طوفان نوح کے وقت جو کشتی میں تھا وہی ذوبنے سے نکل گیا اور سب ذوب گئے اسی طرح جو قادریان میں ہو گا وہی طاعون سے بچے گا اور باقی سب اس میں جتنا ہوں گے۔ مگر یہ پیشین گوئی بالکل ہر طرح سے جھوٹی ہوئی۔ نہ سارے شہروں اور قریوں کے سب لوگ طاعون میں جتنا ہوئے، اور نہ سب لوگ مرے، اور نہ قادریان کے سب رہنے والے بچے۔ بلکہ جس طرح اور مقامات کے رہنے والے بعض طاعون میں جتنا ہو کر مرے اور بعض اچھے رہے۔ کہیں متین زیادہ ہوئیں اور کہیں کم، بعض شہروں میں بعض قریوں میں طاعون جلد آیا اور بعض میں عرصہ کے بعد آیا۔ بعض ایسے بھی گاؤں ہیں کہ وہاں اب تک طاعون نہیں آیا۔ اسی طرح قادریان میں کچھ عرصہ تک نہیں آیا۔ غالباً اسی وجہ سے ان کے طبعی کرنے ان کے خیال میں پختہ کر دیا کہ ہماری وجہ سے یہاں طاعون نہیں آئے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا کبرتوڑا اور ۱۹۴۳ء میں قادریان میں طاعون آیا اور ۲۸۰۰ کی آبادی میں ۳۱۳ آؤی مرے اور پھر ان کے نہایت خاص مرید عبدالکریم سیالکوئی اور ان کا غلام مرزا اور ہر حیثیت سے یہ نہایت زور کی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی۔ ہمیں افسوس یہ ہے کہ ایک مدی اسلام تمام مذکورین اسلام کے مقابلہ میں نہایت ذلیل اور جھوٹا ظہر ہے۔ اس پیشین گوئی میں جو جو رنگ مرزا غلام احمد قادریانی نے بدلتے ہیں اس کی تفصیل مرقع قادریانی اور الذکر الحکیم میں دیکھنا چاہئے۔

الغرض یہ ساتواں حوالہ ہے جس سے اظہر من المقصس ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی نے نہایت زور کے ساتھ بثوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے اس سے کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ

مرزا غلام احمد قادریانی نے اپنے خیال کے بھوجب نبوت کی کوئی حرم چھوڑ دی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں، مرزا غلام احمد قادریانی نے نبوت تحریقی اور غیر تحریقی دونوں کا دعویٰ کیا ہے اور یہ وہ دعویٰ ہے جس کی نسبت بالاتفاق الملحدت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور نہایت قوی وجہ اس کی یہ ہے کہ اس دعوے سے آیت ”ولِكِنَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَلَّمَ النَّبِيِّنَ“ کا انکار ہوتا ہے۔ اگرچہ کسی پوشیدہ وجہ سے زبان سے انکار نہ کیا جائے۔ یعنی اس آیت کے صاف اور صریح معنے یہ ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آخرا نبیاء ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی جدید نبی کی حرم کا آنے والا نہیں۔ خاتم النبیین کے معنی لفظ عرب میں بھی ہیں اور تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے اور انہیں میں الف و لام استغراق کا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ تمام نبیاء یعنی جس کو شریعت کی رو سے نبی کہتے ہیں اور اس لقب کا وہ مستحق ہے خواہ وہ امتی ہو یا نہ ہو۔ حرم کے انیاء کے آپؐ خاتم ہیں۔ یہ کہنا کہ آپؐ کا کیونکہ اس آیت میں یا کسی دوسری آیت میں اس استثناء کی طرف اشارہ بھی نہیں ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس آیت کے یہ معنے جس طرح معاورہ عرب سے ثابت ہیں اسی طرح احادیث صحیحے سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس نے جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ ضرور اس آیت قرآن مجید کا مکر ہے۔ گو ظاہر میں انکار نہ کرے۔ اس کا کافی ثبوت شروع رسالہ میں دیا گیا ہے اور حصہ ۳ فیصلہ آسمانی میں اس کا پابند مفصل مرقوم ہے۔ اس کی وجہ بھی نہایت عمدہ بیان کی گئی ہے کہ آپؐ کے بعد نبی کیوں نہیں آ سکتا۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت و رحمت کی شان اور آپؐ کی امت کا خیر الامم ہونا اسی کا مقتضی ہے کہ آپؐ کی امت میں انیاء نہ ہوں کیونکہ آپؐ کی نبوت کا آفتاب اور آپؐ کی شریعت کاملہ کی روشنی قیامت تک قائم رہے گی۔ اس کی حفاظت کا وعدہ خداوندی ہو چکا ہے۔ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا اس نے صرف علمائے راشین اور کالمین کی ضرورت ہو گئی تا کہ وہ شریعت کو سمجھیں اور حسب موقع اسے جاری کریں۔ طوع آفتاب کے بعد کسی تارے کا لکھنا بیکار ہے۔ اسی طرح آپؐ کے آفتاب رسالت کے بعد کسی کا اختر نبوت چمک نہیں سکتا اس کا لکھنا بیکار ہے۔ اس کے علاوہ ایک عظیم الشان راز اس میں یہ ہے کہ یہاں مرتضیٰ علیہ اور طرفین کا مسلم ہے کہ بعض نبی کا مکر کافر ہے۔ اب اگر حضور انورؐ کے بعد کوئی نبی آئے حسب عادت مسترو آپؐ کے بعض امتی اسے نہ مانیں گے اور انکار نبوت سے کافر ہو کر جہنم کے مستحق ہوں گے۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ آپؐ کا امتی جو خیر الامم میں داخل ہو چکا تھا اور نجات ابدی کا مستحق ہو

نہیں ہے۔ بلکہ خاص میرے لئے ہے اور متعدد رساں میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ بہر حال اس دعوے سے بالیقین ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادری کو نبوت تشریحی کا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ ان کا ایک بھی جگہ نہیں بلکہ مختلف طور سے متعدد مقامات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یہاں آیت مذکورہ کے علاوہ دو مقام اور نقل کئے جاتے ہیں۔

۹۔ قول مرزا..... ”خدا وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“ (اربعین نمبر ۳۶ فتوائیں ج ۷ ص ۲۲۶)

۱۰۔ قول مرزا..... ”دیکھا جائے کہ صاف طور سے پہلے رسالت کا دعویٰ ہے۔ پھر صاحب شریعت ہونے کا، کیونکہ کہہ رہے ہیں کہ اس عاجز کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تو اس کے بھی ملتے ہیں کہ مجھے صاحب شریعت رسول ہتایا۔ اب دوسرا مقام سے اس کی کامل تشریح ملاحظہ کیجئے۔

۱۱۔ قول مرزا..... ”اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے تو ہر ایک مفتری، تو اذل تو دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی مساواں اس کے یہ بھی تو سمجھو کر شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وہی کے ذریعے سے چند امر اور نہیں لیاں کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وہی میں امر بھی ہیں اور نہیں بھی مثلاً یہ الہام ”قل للملومین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجهم ذلك از کلی لهم“ یہ برائیں احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہیں بھی اور اس پر تھیں پرس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وہی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہیں بھی، (یہ تو متن ہے، اب اس کا حاشیہ بھی ملاحظہ کیجئے لکھتے ہیں)

”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہیں بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید یہ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وہی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موجود کیا۔ جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے ”واصفع الفلک باعینا و ووحنا ان الذين یسأبونک الـما یـاعون اللـه یـد اللـه فـوق اـیدـهم“ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وہی سے بنا جو لوگ تجھے سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو، خدا نے میری وہی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارنجات

نہبہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

(اربعین ثہرہ مص ۶ خزانی ج ۷ ص ۳۳۵-۳۳۶)

تشریح..... مرزا قادیانی کا یہ قول نہایت صاف طور سے شہادت دیتا ہے کہ جس نے ان سے بیعت نہیں کی اور ان کے اقوال باطلہ کونہ ماانا اس کی نجات نہیں ہو سکتی وہ ایسا ہی جتنی ہے جیسے کافر مسکر خدا اور رسول ہوں گے۔ قادیانی جماعت بتائے کہ کس بزرگ نے اپنی بیعت کو مدارنجات تایا ہے اور بیعت نہ کرنے والے کو جہنمی کہا ہے؟ جو جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کو بزرگ مان کر تمام الٰی قبلہ کو مسلمان سمجھتی ہے وہ اس قول میں غور کرے اور بتائے کہ جب تک قادیانیوں کے سوا تمام الٰی قبلہ کو کافرنہ کہا جائے اس وقت تک یہ قول کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تعلیم اور اپنی بیعت کو سختی توح بتا رہے ہیں۔ یعنی جس طرح طوفان توح میں اسی شخص نے نجات پائی جو کستی میں بیٹھ گیا اور جونہ بیٹھا وہ طوفان میں غرق ہوا۔ یہی حالت میری بیعت کی ہے جس نے میری بیعت کر لی اس نے عذاب ابدی سے نجات پائی اور جس نے نہ کی وہ عذاب ابدی کے طوفان میں غرق ہوا۔ یہ کہنا اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے کہ جتنے مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ مانے والے ہیں وہ سب کافر ہیں۔ اس قسم کے اقوال مرزا غلام احمد قادیانی کے بہت ہیں جن سے اظہر من اقصیں ہے کہ ان کے اقوال پر ایمان لا کر اور انہیں مقدس بزرگ مان کر غیر قادیانی الٰی قبلہ کو کوئی مسلمان نہیں کر سکتا جو انہیں مانتا ہے۔ اسے ان کے صریح اقوال مجبور کریں گے کہ غیر قادیانی الٰی قبلہ کو وہ کافر کہے اور اگر کسی قادیانی کا ایسا خیال سادہ ولی اور سچائی پر ہے تو اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ جب وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے اقوال کو غور سے دیکھے گا تو وہ ضرور ان سے علیحدہ ہو جائے گا و ما ذلک علی اللہ بعزیز۔

تشریح..... مرزا غلام احمد قادیانی آیت ”لو تقول علينا بعض الاقاویل“ کے بیان میں بڑا زور لگا رہے ہیں اور اپنے دعویٰ نبوت کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس آیت میں پچھے اور جھونٹے مدی نبوت کی معیار بیان ہوئی ہے کہ جھوٹا ہلاک کر دیا جاتا ہے اور سچا کامیاب ہوتا ہے۔ چونکہ میں مفتری نہیں تھا۔ سچا مدی تھا۔ اسلئے کامیاب ہوا ہلاک نہیں کیا گیا۔ اب اس پر یہ شبہ کر کے جواب دیتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی طرف خطاب ہے اور آپ صاحب شریعت تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آیت میں صاحب شریعت کیلئے یہ قاعدہ بیان ہوا ہے۔ یعنی جو جھوٹا مدی نبوت صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ

ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ تمام مفتری ہلاک نہیں ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادریانی پہلے صاحب شریعت کے معنی بیان کرتے ہیں لیکن صاحب شریعت وہ ہے جو وحی کے ذریعے سے چند امر و نبی بیان کرے۔ میں نے وحی کے ذریعے سے امر و نبی بیان کئے ہیں۔ اس لئے میں صاحب شریعت ہوا۔ اسی مضمون کو حاشیہ میں بیان کرتے ہیں۔

اب ہمارے بھائی مقتن اور حاشیہ دونوں کو ملاحظہ کریں کہ کس صفائی کے ساتھ اپنی وحی سے اپنا صاحب شریعت نبی ہوتا تابت کر رہے ہیں اور اپنی وحی اور اپنی تعلیم کو نجات کا مداریتار ہے ہیں۔ جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور اپنی زبان کو روکے اور ان رسالوں کو پھاڑ کر پھینک دے جن میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ صاحب شریعت انجیاء کے خاتم ہیں۔

الغرض! جب مرزا غلام احمد قادریانی صاحب شریعت نبی ﷺ سے توجہ رسول اللہ ﷺ کی طور سے خاتم الانبیاء اور آخر النبیین نہ ہوئے اور آیت قرآنی "ولِكُنْ رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" غلط شہری (نحوذ بالله منہ) پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مسخر آیت قرآنی نہ کہا جائے؟ وہ ضرور مسخر آیت قرآنی ہیں۔ گوزبان سے نہ کہیں۔ اس دعویٰ کے بعد یہ کہنا کہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ نہایت صریح و جل اور عوام کو فریب دینا ہے تا کہ جہلاء اور کم علم اتنے کہہ دینے سے یہ سمجھیں کہ یہ مسخر آیت نہیں ہیں۔ مگر اہل ایمان اس کا یقین کر لیں کہ جب تک یہ آیت قرآن مجید میں ہے اور دنیا میں علوم عربیہ کے جانے والے ہیں وہ اپنے علم و ایمان سے اس آیت کے بھی معنے کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ آخر النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت نہیں مل سکتا اور اس آیت کو مان کر کسی تم کے نبی کو مستثناء کرنا محض غلط ہے۔ یہ آیت اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے قطعی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی کسی طرح کا نہیں آئے گا اور اس معنے کا ثبوت صرف لفظ اور محاورہ عرب سے ہی نہیں ہے بلکہ جس ذات مقدس پر یہ کلام الہی نازل ہوا ہے۔ اس نے بوحی الہی اس آیت کے بھی معنے بیان کر دیئے ہیں اور "انا خاتم النبیین لا نبی بعدمے" فرمادیا ہے اب جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور جو ایسے مدعا کو سچا جانتا ہے وہ یقیناً قرآن شریف پر حملہ کرتا ہے اور آیت "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" کو درپر وہ مدعا مٹھے میں اڑاتا ہے۔ یہ ان شریروگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی یقین نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور باطن میں اسلام سے بھی مسخر ہیں۔

ناظرین! آپ اس تقریر کے حاصل پر بنظر تحقیق حق غور کریں۔ چند باتیں اس مختصر تحریر سے نہایت صفائی سے ثابت ہوتی ہیں۔

۱..... نص قطعی اور آیت قرآنی اور حدیث نبوی سے بالیغین ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کاذب تھے۔

۲..... جو تاویلیں اس آیت و حدیث میں مرزا غلام احمد قادریانی اور ان کے پیروکرتے ہیں وہ یقیناً غلط ہیں۔

۳..... اس میں کچھ شہنشہیں کہ مرزا غلام احمد قادریانی نے اپنے نہ مانے والے کو کافر یعنی مشرک خدا اور رسول کہا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کے وجود سے ان کے دعویٰ کے زمانہ میں دنیا کے کچھ کم چالیس کروڑ مسلمان کافر ہو کر مستحق جہنم ہو گئے؟ اور مسلمانوں سے دنیا کو یا خالی ہو گئی۔

۴..... مرزا غلام احمد قادریانی کو ببوت مستقلہ اور صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ تھا۔ ان کے خلیفہ اذل اور ہانی ان دونوں دعووں کو مانتے رہے اور خلیفہ ہانی نے تو اس دعویٰ کے ثبوت میں رسالہ (رسالہ تجدید الاذہان ج ۶ نمبر ۳ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء) لکھا ہے اور مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی مان کر انہیں کے کلام سے دنیا کے سارے مسلمانوں کو کافر نہیں کر دیا ہے اور یہ رسالہ خلیفہ اذل کے حکم کے بوجب چھپ کر مشہور ہو رہے۔ چنانچہ خلیفہ ہانی اپنے رسالہ میں اس کی تصریح کرتے ہیں۔ البتہ اخبار بدر کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ ان سے کتنی مرتبہ یہ سوال کیا گیا ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادریانی کے مکمل کافر سمجھتے ہیں یا نہیں اس کے جواب میں مرزا غلام احمد قادریانی کی طرح طویل تقریر لکھی ہے۔ جس کا حاصل تو یہ ہے کہ کافر ہیں۔ مگر ایسے تھے سے لکھی ہے کہ کم علم بخوبی نہ سمجھیں۔

۵..... مارچ ۱۹۱۳ء کے پیسر اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا یوں کے تین فرقے ہو گئے ہیں ایک وہ ہے جس نے نیا کلمہ بتایا ہے یعنی ”لا اللہ الا اللہ احمد جو جو اللہ“ دوسرا وہ ہے جو قادریانیوں کے سوا سارے دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے جس کے مقصد اور امام اب دوسرے خلیفہ مرزا محمود ہیں۔

تیسرا مرزا غلام احمد قادریانی کو کشل اولیاء اللہ کے بزرگ مانتا ہے اور غیر قادریانیوں کو کافر نہیں کہتا۔ یہ تیسرا گروہ اگر اپنے ولی خیال کے اظہار میں سچا ہے تو اعتقاد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادریانی کا آخری

کلام ہرگز نہیں ہو سکتا کوئی صاحب عقل ہیچہ الوج وغیرہ کے مضامین کو چاہان کرایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا جیسا یہ تیرا گروہ بیان کرتے ہے اور خواجہ کمال الدین صاحب جس گروہ میں نے جاتے ہیں۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادریانی کے کلام میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کے کلام کے سمجھنے میں وقت ہو یا اس میں دسرے معنی کا احتمال ہو۔ البتہ جس طرح انہوں نے اور دعوؤں میں آہستہ آہستہ ترقی کی ہے اسی طرح اس میں بھی پہلے نہ کہتے تھے کہ کوئی اہل قبلہ کا فرنہیں ہے اور صحیح موعود کا مانتا کوئی جزو دیمان نہیں ہے۔ مگر جب ان کے مانے والے کچھ ہو گئے تو اپنی آخری کتاب حقیقتہ الوج (ص ۱۶۲ اخراں ج ۲۲ ص ۱۶۸) میں صاف طور سے کہہ دیا کہ ”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا“ یعنی میرانہ مانے والا ایسا ہی کافر ہے جیسا خدا اور رسول کو نہ مانے والا، اور یہ بھی کہہ دیا کہ صحیح موعود کا انکار (یعنی میرا) ایسا ہی کافر ہے جیسا جناب رسول اللہ ﷺ کا انکار، مرزا غلام احمد قادریانی کے ان صاف و صریح دعوؤں کے بعد جو اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں کسی ذی علم قادریانی کا یہ کہنا ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادریانی کو نہیں مانتے اور کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے کسی فہیدہ آدمی کی عقل میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے وہ اس خیال پر مجبور ہے کہ بعض قادریانوں کا ایسا کہنا غالباً اس مصلحت سے ہے کہ اگر اعلانیہ طور سے ہم کافر کہیں گے تو تمام مسلمان دنیا کے برہم ہو جائیں گے اور ہماری بات کو نہ سینیں گے۔ اس لئے اس سے انکار کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادریانی کو صرف مصلح اور مجدد کہتے ہیں مگر ان سے یہ دریافت کیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادریانی نے مچیں تیس برس تک بہت کچھ شور مچایا اور اپنی مدح اور تعلیٰ میں بے انتہا کاغذی گھوڑے دوڑائے مگر انہوں نے کیا اصلاح کی اور ان کی ذات سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچے؟۔ بجز اس کے کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافرا اور ایک جماعت کو جھکڑا الوار فاسق اور فاجر بنا دیا۔ نہ نماز ہے، نہ روزہ ہے، جھوٹ کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ اس خیال کی تائید اس سے بخوبی ہوتی ہے کہ موئیگر اور بھاگپور کے مرزاں یہی کہتے تھے کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے مگر اب خلیفہ ہائی کے ہاتھ پر بیعت کی، جو اعلانیہ طور سے مرزا غلام احمد قادریانی کی بیعت کا یہی فائدہ بتاتے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر مانا جائے۔ انہیں اپنا امام اور مقتداء مانا۔ بعض اخبارات میں خلیفہ ہائی نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ ہماری بیعت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ غیر قادریانی اہل قبلہ کو کافر کہے۔ یہ ایک فریب آمیز اعلان ہے۔ کیونکہ جو شخص بیعت کر لے گا اور اپنا مقتداء مانا لے گا، پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے مقتداء کے کفر کے فتوے کو نہ مانے؟ یہ تو ایسا عظیم الشان اختلاف

ہے کہ بغیر اس کے طے کئے کوئی سمجھ دار بیعت عی نہیں کر سکتا کیونکہ جب اس کے اعتقاد میں الٰہ قبلہ کا فرنہیں ہیں تو جو انہیں کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے پھر اس سے بیعت کیسی؟

آنندہ مرزا غلام احمد قادریانی کے اقوال دکھائے جائیں گے جن میں انہوں نے دعویٰ نبوت کے ساتھ انہیاء ساقین پر اپنی فضیلت اور جناب رسول اللہ ﷺ سے مساوات دکھائی ہے اور بعض وہ اقوال بھی ہیں جن سے حضرت سرور انہیاء پر بھی وہ اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتے ہیں پھر انہیاء علیہم السلام کی توجیہ جو انہوں نے کی ہے وہ بھی دکھائی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

برادران اسلام! ان دعوؤں پر نظر کر کے ان کی حالت پر غور کریں اور جوان کے بیرون کے صرخ اقوال کے خلاف اپنا عقیدہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اس پر غائز نظر ڈالیں تاکہ آئندہ کسی قسم کی پشیمانی نہ اٹھانا پڑے۔ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

راقم خاکسار ابواحمد رحمانی

قادیانی جماعت میں اختلاف

گذشتہ اشاعت میں ہم حکیم نور الدین ریس قادریانی جماعت کے انتقال کی خبر درج کر چکے ہیں جو رسالہ کے مرتب ہونے کے بعد پہنچی تھی۔ اب جو واقعات شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت میں مسئلہ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باہم اختلاف وزرائے پیدا ہو گیا ہے۔

ایک عرصہ سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ایک گروہ کا یہ اعتقد تھا کہ غیر قادریانی مسلمان بھی مسلمان ہیں۔ گورنر زا غلام احمد قادریانی کے دعوؤں پر ایمان نہ لائے ہوں لیکن دوسرا گروہ صاف کہتا تھا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادریانی پر ایمان نہ لائیں وہ قطعی کافر ہیں "اَنَا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ"۔ آخری جماعت کے ریس صاحبزادہ بشیر الدین محمود قادریانی ہیں۔ اس گروہ نے انہی کو اب خلیفہ قرار دیا ہے۔ مگر پہلے گروہ نے تسلیم نہیں کیا۔

محمد علی لاہوری ایم اے، نے اس بارہ میں جو تاریخ شائع کی ہے اور عجیب و غریب جرأت اور دلاوری کے ساتھ قادیانی میں رہ کر انہمارائے کیا ہے (بشر طیکہ ان کے دل میں خود خلیفہ ہونے کی خواہش نہ ہو اور اس خیال کے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اور اگر دل میں یہ خواہش تھی تو اس کے خلاف ہونے پر جوش آ جانا معمولی بات ہے۔ یہی سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو مقتداء مان کر اور ان کے اقوال پر ایمان لا کر غیر قادریانی کو کافر کیوں نہ کہنے گا۔ مرزا غلام احمد قادریانی اپنے آپ کو رسول اللہ کہتے ہیں اور نہایت ظاہر ہے کہ جو رسول اللہ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی اپنے نہ مانے والے کو صاف طور سے کافر کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادریانی اپنی بیعت کو مد ارجحات ثہراتے ہیں۔ یعنی جو مرزا غلام احمد قادریانی سے بیعت نہ کرے اسے نجات نہیں وہ جہنمی ہے۔ یہ صفت تو خاص کافر کی ہے۔ جب مرزا غلام احمد قادریانی کے نہایت صریح اقوال سے غیر قادریانی کا فرض ہرتے ہیں تو مگر جو انہیں اپنا پیشوامانتا ہے اسے ضرور ہے کہ ان اقوال کو بھی مانے جس طرح وہ اور اقوال کو مانتا ہے۔) چنان زیادہ تر پہلے گروہ کے رو سا ہیں۔ وہ فی الحیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجھا جائے گا۔

اس جماعت کا بیان ہے کہ ان کی تعداد کم از کم تین لاکھ ہے۔ لیکن مسلمانان عالم کی تعداد آج چالیس کروڑ تک اندازہ کی گئی ہے۔ پس اگر غیر قادریانی کو کافر بمحض لیا جائے تو اس نتی مردم شماری کی بنا پر چالیس کروڑ میں سے اتنا لیس کروڑ ستانوے لاکھ کی تعداد کمال دنی پڑے گی۔ مگر افسوس اس دین الہی پر جس کا درخت خدا نے لکایا۔ پرانج اس کی شاخوں میں صرف تین لاکھ پھل باقی رہے گئے ہیں۔!!

(منقول از المہل مورخ ۲۷ مرچ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)



ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی گذشتہ میں سالوں سے تسلیم کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اندر وون و بیرون ملک تمام دینی رسائل میں ایک امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔ جو شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ و پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی زیر سر پرستی اور مولانا مفتی محمد جبیل خان کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

زرسالانہ صرف = 350 روپے

رابطہ کے لئے:

ٹیکسٹ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

دفتر عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

حیفہ رحمانیہ

(۷)

حضرت مولانا ابو احمد سید محمد علی مونگیر وی

خیر خواهانِ اسلام

اس وقت مذہب اسلام پر دو طرح سے جملے ہو رہے ہیں ایک بیرونی عیسائیوں اور آریوں کا۔ اس کے لئے رسالے دفع التیسات اور پیغام محمدی شائع کئے گئے، بعض اور رسالے بھی انشاء اللہ شائع ہوں گے۔ مسلمانوں کو اور خصوصاً اہل علم کو اس وقت ان کا دیکھنا اور ان کی اشاعت میں کوشش کرنی ضروری ہے۔ دوسرا حملہ اندر ورنی گروہ مرزا سیفی اور بہائیہ کا، یہ حملہ عوام کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ ظاہر میں اسلام کو مان کر دین محمدی اور اسلام قدیم کو مٹا کر نیا مذہب قائم کرنا چاہتے ہیں اور اسلام اس کا نام رکھتے ہیں۔ اس پیغام سے عوام اور کم علم واقف نہیں ہو سکتے۔ اس لئے پہ نظر خیر خواہی اہل اسلام متعدد رسالے اور تحریریں اسکی شائع کی گئیں جن سے یا نیا مذہب مرزا غلام احمد قادریانی کی حالت معلوم ہو، اس گروہ میں پالیسی اور ناجائز مصلحت بہت برتنی جاتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے اس میں ایک جماعت یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم مرزا کو نبی یا رسول نہیں مانتے بلکہ مجدد اور بزرگ مانتے ہیں اور کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ اس رسالے میں مرزا کے صریح اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی شخص مرزا کے اقوال والہامات پر ایمان لا کر اور انہیں سچا اعتقاد کر کے سچائی سے نہیں کہہ سکتا کہ مرزا نبی نہیں تھے اور ان کا مکفر کافر نہیں ہے کیونکہ مرزا صاف طور سے نبوت تشریعی کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو *کو فضل الانبياء* سمجھتے ہیں البتہ یہ اقوال ان کے آخر کے ہیں۔ پہلے اقوال اس کے خلاف ہیں لیکن یہ ترتیج انہوں نے ترقی کی ہے۔ اس لئے عجب نہیں کہ بعض ان کے ماننے والے بھی مخالفت میں ہوں۔ طالبین حق کو چاہئے کہ ان کے مخالف اور متعارض اقوال کو غور سے دیکھیں۔ فرقہ بہائیہ جو قتوڑے عرصہ سے رنگوں سے ضلع پھپرہ میں آیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اطراف عالم میں اس کے ماننے والے بہت ہو گئے ہیں۔ اب ہندوستان اس نجاست سے آلوہہ ہوا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ اس وقت تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً اہل علم کو بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہمت اور توفیق دے۔ آمين!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدًا وَ مُصْلِيًّا

مرزا کا دعویٰ نبوت و افضلیت

اس سے پہلے کے صحیفہ ۶ میں دکھایا گیا ہے کہ مرزا قادریانی کو نبوت مستقلہ کا دعویٰ تھا اور تم طریقوں سے اسے ثابت کیا ہے۔ اذل! یہ کہ مرزا قادریانی نے اپنے آخری زمانے میں دنیا کے ان تمام مسلمانوں کو قطبی کافر کہا ہے جو مرزا قادریانی کے دعوے کو صاف طور سے نہیں مانتے ہیں۔ یہ وہ دعویٰ ہے کہ امت محمدیہ کے کسی عالی مرتبہ بزرگ نے نہیں کیا باوجود یہکہ بعض بزرگوں کو کافر کہا گیا مگر انہوں نے کسی کو کافر نہیں بنا�ا۔ دوم ایسے کہ مرزا قادریانی نے غیر قادریانی کے بیچھے نماز پڑھنے کو قطعاً حرام بتایا ہے اور اسی طرح اس سے رشتہ ناطر کرنے اور بیٹھنے کی بھی ممانعت کی ہے اور تمام اہل علم جانتے ہیں کہ مرزا قادریانی کا یہ کہنا اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے کہ ان کے خیال کے بوجب و نیا کے تمام مسلمانوں کو کافر تسلیم کر لیا جائے ورنہ ظاہر ہے کہ اہل سنت نے نہایت اہتمام کی وجہ سے اس مسئلہ کو عقائد کی کتابوں میں داخل کر دیا ہے کہ ہر کلمہ گو فاسد الحقیدہ اور نیک و بد کے بیچھے نماز درست ہے۔ سوم! مرزا قادریانی کے بعض اقوال اُنقل کئے ہیں جن میں انہوں نے نہایت صاف طور سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اس دعوے کو ثابت کیا جس سے اکثر قادریانی انکار کر رہے ہیں یعنی نبوت تشریحی کو، اور مرزا قادریانی صاف طور سے اربعین میں نبوت تشریحی کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ ان کے صاحبزادے مرزا محمود نے (جواب خلافت کی گدی پر بخاء کے ہیں) ایک خاص رسالہ لکھا ہے۔ جس میں نہایت شدود میں اپنے والد یعنی مرزا قادریانی کے اقوال سے دنیا کے سارے مسلمانوں کا کافر ہونا ثابت کیا ہے۔ اس صحیفہ میں مرزا قادریانی کے اسی

دھوے کی زیادہ تشریح منثور ہے اور چہارم اطریقہ سے دعویٰ نبوت ثابت کر کے یہ دکھانامہ نظر ہے کہ ان کا دعویٰ صرف اسی قدر نہیں ہے کہ میں نبی صاحب شریعت ہوں۔ بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ میں ”تمام انبیاء سے افضل ہوں، یہاں تک کہ حضرت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی افضل ہوں“ مگر یہ آخری دعویٰ صاف لفظوں میں نہیں ہے البتہ ان کے تمام اقوال دیکھنے اور ان کے ملائے سے بخوبی اظہر من افسوس ہوتا ہے بنظر تحقیق حق ان کے اقوال ملاحظہ کر کے فیصلہ کیا جائے۔

چوتھے طریقے کے متعلق مرزا کے بعض اقوال

۱..... قول مرزا ”جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی ظیبات بلکہ موضوعات کے ذخیرے کوں کراپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق یقین پر ہٹا ہے۔“

(اربعین نمبر ۲۳ ص ۱۹ اخراج اسن ج ۷ ص ۲۵۸)

نتیجہ..... اس قول سے کہی باتیں ثابت ہوئیں قول یہ کہ مرزا قادریانی اپنی وحی کو ایسا ہی قطعی اور یقینی خدا کا کلام جانتے ہیں جیسا قرآن مجید ہے۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ مرزا قادریانی کو دیسا ہی نبوت کا دعویٰ ہے جیسا حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیٰؓ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تھا۔ ورنہ مرزا قادریانی کی وحی کا قطعی اور یقینی کلام خدا ہونا اور اس پر ایمان لانا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مرزا قادریانی اپنی وحی کے مکمل کو دیسا ہی کافر سمجھیں گے جیسا مکمل قرآن مجید کو۔ اب جو حضرات ان پر ایمان لا چکے ہیں اور ان کے تمام اقوال کی تصدیق کرتے ہیں وہ ضرور ان کے تمام نہ مانتے والوں کو کافر جانتے ہوں گے۔ اگرچہ کسی مصلحت سے انکار کریں اور تمام کلمہ گو کو مسلمان بتائیں۔ دوسری یہ کہ مرزا قادریانی اپنی وحی کے مقابلہ میں تمام احادیث نبویہ کو بیکار بتاتے ہیں بلکہ با تعلیم اُنہیں موضوع یعنی جھوٹی باتیں بنائی ہوئی کہتے ہیں اس میں دوسرے طریقے سے نبوت کا دعویٰ ہے۔

۲..... قول مرزا ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کھتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر

نازل ہوتا ہے۔"

نتیجہ..... دیکھا جائے کہ کس صفائی سے اپنے الہامات پر ایمان لانا ویسا ہی فرض تھا تے ہیں جیسا قرآن مجید پر اور ان کے کلام خدا ہونے پر، ایسا ہی انہیں یقین ہے جیسے قرآن مجید کے کلام خدا ہونے پر، اس کہنے کے بعد کسی ذی علم کو تأمل نہیں رہ سکتا کہ مرزا قادریانی کو نبوت کا دعویٰ ہے جب ان کی وحی کا مرتبہ کلام الہی ہونے میں ایسا ہی ہوا جیسا قرآن مجید ہے تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ مرزا قادریانی کے نزدیک ان کے الہامات کا منکر کافرنہ ہو، بلکہ ضرور ہے کہ ان کے الہامات کا منکرو یا سیاہی کافر ہو گا جیسا قرآن مجید کا منکر۔ اب جو حضرات ان پر ایمان لا چکے ہیں بالضرور انہیں اس قول پر ایمان ہو گا اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو ان کے الہامات پر ایمان نہیں لائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا۔" (ابین نمبر ۳۲۱ ص ۲۲۰ خزانہ، ج ۷ ص ۲۲۰)

۳..... قول مرزا "جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے، تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیرو ہو گا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا۔" (ابین نمبر ۳۲۲ ص ۲۲۱ خزانہ، ج ۷ ص ۲۲۱)

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں بھی مرزا قادریانی کے بعض اقوال لفظ کئے ہیں جن میں صاف طور سے ان کا بیان ہے کہ میرے ماننے اور میری باتوں پر ایمان لانے پر نجات منحصر ہے، بغیر میرے مانے نجات نہیں ہو سکتی اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ مرزا قادریانی اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔

۴..... قول مرزا "اس بات کو قریب یا نورس کا عرصہ گزرا گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔"

(ابین نمبر ۳۲۳ حاشیہ میں اخراج، ج ۷ ص ۲۲۱)

نتیجہ..... ان دونوں اقوال کو دیکھا جائے کہ اپنے یقینی الہام سے انہا نام ابراہیم تھا تے ہیں اور نجات کا حصہ اس کی پیروی پر کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ جو مرزا قادریانی پر ایمان لا کر ان کا پیرو نہیں ہوا وہ کافر جہنمی ہے اس کی نجات نہیں ہے اس کے بعد کے قول میں ایک عالم محدث کو جس نے اپنی عمر کا بڑا حصہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور کلام رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ میں صرف کیا اسے کافر تھا تے ہیں۔ کیونکہ دعوت اسلام تو کافر ہی کو ہوتی ہے میں نے جو معاں کے

اقوال سے بیان کیا ہے اس کی صراحت مرتضیٰ قادریانی کے رسالہ سیرۃ الابدال کے باب ۳ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس باب میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر کر کے انہیاً نبی اسرائیل کو ان کا خلیفہ کہتے ہیں اور آخری خلیفہ حضرت عیسیٰؑ کو بتاتے ہیں پھر جناب رسول اللہ ﷺ کو مثل موسیٰؑ بتا کر ان کے بعد سلسلہ خلفاء یعنی انہیاء کا سلسلہ بتاتے ہیں اور اپنے آپ کو خاتم الخلفاء یعنی آخر انہیم کہتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ ”ولکنا الجتنا بنص القرآن الى ان لزمن بخلیفة منا هو اخرا الغلفاء على قدم عیسیٰ. وما كان المؤمن ان يكفر به فالله كفر بكتاب الله ولا يفلح الكافر حيث اتي：“

ترجمہ "ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لا میں کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ کے قدم پر آئے گا اور کسی مونن کی چال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کا انکار ہے وہ جہاں جائے گا عذاب کے نیچے ہے۔ یعنی کسی طرح اس کی نجات نہیں۔" (خطبہ امام مسیح بن علیؑ، خواص قرآن، ج ۲ ص ۷۶۔ ۷۷)

یہ عربی ہمارت اور اردو ترجمہ مرتضیٰ قادریانی کی مذکورہ کتاب کا ہے اس ہمارت میں مرتضیٰ قادریانی اپنی نبوت کو نص قرآنی سے ثابت ہتائے چیز اور تمام مسلمانوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو میر امکر ہے وہ قرآن کا ممکر ہے اور خاطر ہے کہ قرآن کا ممکر کافر ہے اور کافر فلاں نہیں پائے گا بلکہ جہاں جائے گا مذہب الہی اسے نہ چھوڑے گا۔ یعنی کسی صورت سے اس کی نجات نہیں ہے۔ دنیا کے مسلمان مرتضیٰ قادریانی کے اقوال پر نظر کریں کہ کس طرح سے نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دنیا کے کچھ کم چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر تھا تے یہیں اور اپنے اوپر ایمان لانے کو نجات کا مارٹھہ رہتا ہے۔ اب حضرات ان کے تمام اقوال پر ایمان لا چکے ہیں وہ کیونکر تمام اہل قبلہ کو مسلمان سمجھ سکتے ہیں اور ان کا یہ کہنا کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے ناص کہتے ہیں۔ صداقت پر کیونکر محمول کر سکتے ہیں؟ البتہ لفظ اہل قبلہ اور کافر اور ناص کے معنی اپنے خیال میں ایسے قرار دے لئے ہوں جو اس وقت ہم نہیں جانتے تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں دعویٰ کرنے کے خیال میں صادق رہ کر اپنا کام نکال لیں۔ اس کا فیصلہ میں دور بین اور داشمن حضرات کے حوالہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس دعویٰ نبوت کے لئے پانچاں طریقہ ایمان کرتا ہوں۔ اس میں ان کے بعض وہ اقوال آپ کو دکھائے جائیں گے جن میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام اولیاء اور انہیاء سے افضل ہوں۔ جب تمام اولیاء سے افضل ہوئے یعنی حضرت ابوہرث صدیق اور حضرت عمرؓ

اور حضرت علیؑ سے لے کر تیرھوں صدی کے اخیر تک جس قدر اولیاء کے کرام گذرے ان سب سے مرزا قادریانی کا مرتبہ زیادہ ہے اور اہل علم اور صوفیائے کرام جانتے ہیں کہ ان کے مرتبہ کے اوپر ولایت کا کوئی مرتبہ نہیں ہے نبوت ہی کا مرتبہ ہے اس لئے معلوم ہوا کہ مرزا قادریانی کو نبوت کا دعویٰ ہے اور جب انہیاء سے بھی فضیلت کا دعویٰ ہے تو نہایت روشن ہے کہ علیؑ مرتبہ کے نبوت کے معنی ہیں۔ پھر تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان کا مکر کافرنہ ہوا اور ان کے میر و انہیں کافرنہ سمجھیں۔ اب مرزا قادریانی کا وہ قول لفظ کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو تمام اولیاء سے افضل شہرا کراف طور سے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

دعویٰ نبوت کے ساتھ تمام اولیاء پر فضیلت کا دعویٰ

..... قول مرزا ”اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کیشہ اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے سختق نہیں کوئی کہ کثرت وحی اور کثرت امور غیریہ..... ان میں پائی نہیں جاتی“

(حقیقت الوقیع میں ۳۹۱ خزانہ آن ج ۲۲۲ ص ۳۰۶ - ۳۰۷)

نتیجہ..... اس عبارت میں صاف طور سے نبوت کا دعویٰ ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہؓ کرام خصوصاً خلفائے اربعہ یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ غیؓ، حضرت علیؑ سے لے کر حضرت جنید، حضرت شبلی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت مسیم الدین چشتی، حضرت غوث پاک جیلانی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (علیہم الرحمۃ والرضوان) کوئی نبی ہونے کا مستحق نہ تھا صرف مرزا غلام احمد مسْتَحْقٌ تھے۔ اس عبارت میں صاف طور سے تمام صحابہؓ اور تمام اولیاء اللہ سے اپنی افضیلت ثابت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعض مرزاؑ کو یہ کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں اور بھی نبی ہوئے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانیؓ کو نبی بتاتے ہیں یہ ان کی محض نادا بھی یاد ہو کہ وہی ہے۔ اس کے بعد ان اقوال کو ملاحظہ کیا جائے جن میں انہوں نے حضرت مسْتَحْقٌ پر اپنی فضیلت کا دعویٰ بڑے زور سے کیا ہے۔ حضرت مسْتَحْقٌ صاحب شریعت رسول ہیں جن کی تعریف جا بجا قرآن شریف میں آئی ہے اور ان کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔

دعویٰ مہمت کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ

۱۔ قول مرزا ”خدانے اس امت میں سے مسیح موعود بیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد کھا۔“
 (دافت البارہ ص ۱۳ اخواز ان، ج ۱۸ ص ۲۲۲)

نتیجہ..... اس قول میں نہایت صاف طور سے نبی مستقل اور صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنی تمام شان کو حضرت مسیح علیہ السلام پر بہت بڑھ کر بتاتے ہیں اور یہ تنی بات ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مستقل نبی صاحب شریعت تھے اور جب مرزا قادیانی اپنی ہر شان میں ان سے بہت بڑھ کر ہوئے تو بالضرور ان کا یہ دعویٰ ہوا کہ میں مستقل نبی ہوں بلکہ بعض مستقل انبیاء سے بہت بڑھ کر ہوں اس کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر تشریحی نبوت بھی ختم نہیں ہوئی آپ کے بعد مرزا قادیانی صاحب شریعت نبی ہوئے۔ (جس طرح دوسری صدی میں صالح بن طریق تھا) اور ان کا نہ ماننے والا کافر ہے اس پر خوب خور کیا جائے کہ جب مسیح کے انکار سے یہود بالاتفاق کافر ہو گئے تو مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضرت مسیح سے بہت زیادہ عالی مرتبہ کہتے ہیں تو ان کے ماننے والے بالضرور تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایسا ہی کافر سمجھتے ہوں گے جیسا تمام مسلمان یہود کو سمجھتے ہیں اب کسی قادیانی کا زبان سے یہ کہنا کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے کسی طرح سمجھ میں نہیں آ سکتا جو اس کے کسی خیریہ مصلحت سے اپنے ذلی عقیدہ کے خلاف ظاہر کرتے ہیں۔

۲۔ قول مرزا ”اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقریین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“ (ہدیۃ الحق ص ۱۵۲، ۱۵۳ اخواز ان، ج ۲۲ ص ۱۵۲-۱۵۳)

نتیجہ..... یہاں صریح طور پر دعویٰ نبوت کے علاوہ نزول دی کا دعویٰ اس زور سے اور ایسے عنوان سے ہے کہ کسی نبی نے نہیں کیا۔ یہ وہ دعویٰ ہے جس کے مدی کو بالاتفاق تمام علمائے متاخرین اور حقیقتیں کافر کہتے ہیں اس قول سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضرت مسیح پر

فضیلت کلی دیتے ہیں اور اس قول کو پیش نظر رکھ کر مرزا قادریانی کے ان الہاموں پر نظر کرنی چاہئے جن سے جناب رسول اللہ ﷺ سے برادری ہو رہی ہے اور کہیں افضیلت کا بھی دعویٰ ہے، مگر خاص طور سے نہیں عام طور پر، غالباً جب اپنی امت پر پورا ادھوٰق ہو جاتا اس وقت دلی غشاء کو ظاہر فرماتے۔ بہر حال نبوت کا دعویٰ اس قول میں صاف و صریح طور سے ہے اور کنایتہ حضرت مسیح سے افضیلت کا بھی دعویٰ ہے۔ (نعمود بالله منه)

۸..... قول مرزا ”مجھے تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تج ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نہ شان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلانے سکتا۔“ (حقیقتہ الوعی ص ۱۳۸، ج ۲۲ ص ۱۵۲)

نتیجہ..... ہمارے بھائی، مرزا قادریانی کے الفاظ اور طرز بیان کو ملاحظہ کریں کہ ایک جلیل القدر رسول کے مقابلہ میں اپنی تعلیٰ اس طرح بیان کر رہے ہیں کہ ان کی پوری حقیقت ہوتی ہے صادقوں کی یہ شان ہرگز نہیں ہو سکتی جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی رسول کے مقابلہ میں ایسا نہیں فرمایا بلکہ عموماً فضیلت دینے کو منع کیا۔ قرآن پاک میں ”وجيهأ في الدنيا والآخرة ومن المقربين“ (آل عمران ۳۵) ”أولوا العزم من الرسل“ (الاحقاف ۲۵) ارشاد ہے۔

۹..... قول مرزا ”پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخزمانے کے مع کو اس کے کارنا موں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی دوسرا ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم تج ابن مریم سے اپنے تین افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقتہ الوعی ص ۱۵۵، ج ۲۲ ص ۱۵۹)

نتیجہ..... اس قول کا نتیجہ بالضرور یہ ہوا کہ بعض وہ نبی جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ سے بہت بڑھ کر کہتے ہیں وہ اعلانیہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کیونکہ اس قول میں کئی جھوٹ دعوے ہیں (۱) خدا نے فرمایا ہے کہ آخزمانے کا سچ پہلے وقت کے سچ سے افضل ہو گا۔ (۲) جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے، (۳) تمام انبیاء کرام کا یہی قول ہے (۴) آخری زمانے کے سچ کی فضیلت اس کے عمدہ اور مفید کاموں کی وجہ سے بیان کی ہے۔ مگر چاروں باقیں محض غلط اور جھوٹ ہیں قرآن و حدیث اور کتب سابقہ موجودہ میں کوئی قادریانی دکھلائے کہ آنے والے سچ کو پہلے سچ سے افضل کہاں ٹھہرایا ہے اور اس سچ نے سوائے اپنی شہرت کے کیا کارنا میے دکھائے اور اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچایا؟ کوئی قادریانی بیان تو کرے۔ بجز اس کے کہ دنیا کے مسلمانوں کو

کافر نہ برا دیا اور کیا کیا؟ اور اس کے وقت میں اسلام پر اور مسلمانوں پر ہر طرح کی مصیبتوں آئیں۔ یہاں اس امر پر کامل طور سے نظر کی جائے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو جتاب رسول اللہ ﷺ کا عمل کہتے ہیں اور ان کے مریدین بھی ایسا ہی کہہ دیا کرتے ہیں اور ہم نائب رسول اور خادم رسول اللہ کہتے ہیں۔ اب یہ دیکھا جائے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو جن کا عمل کہتے ہیں اور جن کا نائب اور خادم بتاتے ہیں انہوں نے بھی کسی نبی کا نام لے کر اپنے آپ کو ان سے افضل کہا ہے اور کم سے کم یہ دکھایا جائے کہ اس کو جائز رکھا ہے؟ مگر ایسا نہیں دکھاسکتے بلکہ نہایت صاف طور سے اس کی ممانعت کی ہے اور خاص یہود کے مقابلہ کے وقت حضور انورؑ نے فرمایا لا "تُخْيِرُونِي عَلَىٰ مُوسَىٰ" یعنی مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ یہ حدیث صحیح بخاری (ج اص ۳۸۲ باب وفات مولیٰ و ذکرہ بعد) کی ہے اور صحیح بخاری (ج اص ۳۸۱ باب هل انک حدیث موسیٰ) اور مسلم (ج ۲۶ ص ۷ باب فضائل موسیٰ) میں حضور انورؑ کا ارشاد بھی ہے۔ "لَا يَنْهَاكُ عَنْ دِينِهِ مَنْ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَوْفُ مِنْ يُونَسَ بْنَ مُتَّىٰ" یعنی کسی کو یہ کہنا نہ چاہئے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ اب میں حق پسند حضرات سے بہت کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادوں کو پیش نظر رکھ کر مرزا قادیانی کے ان دعوؤں پر نظر کریں جو ابھی نقل کئے گئے اور اس کا فیصلہ کریں کہ جو نائب اور خادم ہو کر اپنے مخدوم کی اسی صریح خلافت کرے وہ کیسا ہے؟ اب وہ اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن میں مرزا قادیانی نے تمام انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے۔

و یگر انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ

۱۰..... قول مرزا "بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر تمجیبات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر تمجیبات دکھائے ہوں بلکہ حق تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر تمجیبات کا دریارواں کر دیا ہے کہ باستثنائے ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ٹھوٹ اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔"

(تمہ حیثیت الوثیق ص ۱۳۶، خزانہ ائمہ ج ۲۲ ص ۵۷)

نتیجہ..... اس قول میں کامل غور کر کے دیکھا جائے کہ مرزا قادیانی اپنی افضیلت کا دعویٰ کس کس

طرح کرتے ہیں اور کیسے کیسے پہلو اس میں ہوتے ہیں؟ پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ مجرا ت کے اخبار سے میں اکثر انبیاء سے افضل ہوں البتہ بعض انبیاء ایسے ہیں جنہوں نے اس قدر مجرم دکھائے جس قدر میں نے دکھائے ہیں۔ اس کے بعد اپنے اس قول کو جھوٹا اور غلط ظہرا کر رج اس بات کو ظہرا تے ہیں کہ جس کثرت کے ساتھ میرے مجرا ت ہیں اور ان کا بہوت قطعی اور یقینی ہے اس قدر مجرا ت کا قطعی ثبوت کسی نبی کے لئے نہیں ہے۔ البتہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کو اس سے مستثنی کرتے ہیں جس سے عوام کم علم یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا قادریانی صاف طور سے استثناء کر کے رسول اللہ ﷺ سے اپنی افضلیت ثابت نہیں کرتے مگر اہل علم اسے خوب سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا قادریانی اس قول میں تو اپنے مجرا ت کو شیر بتا کر ان کے ثبوت کو قطعی اور یقینی بتاتے ہیں۔ اور دوسرا قول جو اس کے بعد نقل ہو گا اس میں خدا کی حکم کھا کر اس کی تعداد تین لاکھ بتاتے ہیں ان دونوں قولوں کو ملا کر اہل علم بالضرور سمجھنے کا لیں گے کہ مرزا قادریانی اگرچہ ظاہر میں جناب رسول اللہ ﷺ سے اپنے آپ کو فضیلت ظاہرہ نہیں دیتے مگر باطن میں ضرور فضیلت دیتے ہیں کیونکہ تین لاکھ مجرا ت کے قطعی ثبوت کا دعویٰ نہ کسی ذی ذی علم مسلمان نے جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا ضرور ہو گا کہ مرزا قادریانی کے اس دعویٰ کا تجہیز بالیغین یہی ہے کہ جس قدر مجھ سے مجرا ت ہوئے رسول اللہ ﷺ سے بھی نہیں ہوئے اور جب دونوں قولوں کے ساتھ ان کا وہ قول بھی ملایا جائے جو تحفہ گلزو دیہ (ص ۲۸ خزانہ نجی ۱۵۳) میں ہے کہ رسول اللہ سے تین ہزار مجرم ہوئے۔ تو کامل فیصلہ ہو جاتا ہے کہ مرزا قادریانی اپنے مجرا ت کو سوچتے زیادہ جناب رسول اللہ کے مجرا ت سے بتاتے ہیں۔ اب اہل علم ان تینوں قولوں پر نظر کریں اور پھر اس قول کے استثناء کو دیکھیں کسی منصف کو اب تامل ہو سکتا ہے؟ کہ یہ استثناء عوام کے خوش رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اب ناظرین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ یہ کیا بات ہے۔

.....قول مرزا ”اور میں اس خدا کی حکم کھا کرہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے سچ موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تقدیم کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں“ (تمہارہ حق الدوی ص ۲۸ خزانہ نجی ۵۰۲ ص ۲۲)

نتیجہ..... اس قول میں تین طور سے دعویٰ ثابت ہے اور اس کی صداقت پر قسم کھاتے ہیں۔ (۱) یہ کہنا کہ اس نے یعنی خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ رسول ہونے کا دعویٰ ہے جسے خدا تعالیٰ ہدایت کے

لئے بیجیے وہ بلاشبہ رسول ہے جب مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے تو بالضرور خدا کے مستقل رسول ہونے کا دعویٰ ہوا۔ (۲) صریح کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (۳) یہ کسی موعودا پنے کو کہا اور سچ موعود نبی ہوں گے اور افضلیت کا دعویٰ اس طرح ہے کہ اپنے مجرمات کو تمن لاکھ بتاتے ہیں۔ حضرت آدم سے لے کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک کسی نبی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا اور نہ کوئی ان کا ماننے والا لکھتا ہے کہ فلاں نبی سے تمن لاکھ مجرمے ہوئے، یہاں لائق غور بات یہ ہے کہ مجرمہ اور نشان خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور اس سے مقصود اس رسول کی صداقت کا ظاہر کرنا ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ جس قدر اس رسول کی عظمت اور مرتبت اللہ کے زند یکہ زیادہ ہو گی اسی قدر اس کی سچائی اور صداقت کا اظہار زیادہ ہو گا۔ اب اس پر غور کرنا چاہئے کہ جب مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ میری تصدیق کے لئے تمن لاکھ مجرمے ظاہر ہوئے تو اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہوا کہ اللہ کے زند یکہ میری عظمت اور میرارتبا اس قدر عالی ہے کہ کسی نبی کا نہیں ہے یہاں تک کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچے۔ کیونکہ کسی نبی کے لئے اس قدر نشانات تو کیا اس کے عشر عشیر کا بھی ثبوت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی نہیں ہے بلکہ بقول مرزا قادیانی تمن ہزار مجرمے آپ سے ہوئے یعنی مرزا قادیانی کے مجرموں کا عشر عشیر، غصب ہے کہ ایسے دعوے کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو ثبوت مستقل کا دعویٰ نہیں ہے اُسی نبی اور ظلیل نبی ہیں۔ کیا مطلوب اور سایہ اپنے اصل سے اس قدر بڑھ سکتا ہے؟

تمہید بیان دعویٰ افضلیت برسرور انبیاء علیہ السلام

یہاں تک جو اقوال نقل کئے گئے ان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کو دعویٰ ثبوت بلکہ تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ ہے۔ مگر میں بنظر تو ضعیف اور بعیجه نہایت مہتمم بالاشان ہونے کے مرزا قادیانی کے وہ اقوال پیش کرتا ہوں جن میں وہ اپنی فضیلت جزیٰ یا کلی جناب رسول اللہ ﷺ پر ثابت کرنا چاہئے ہیں۔ جس نے مرزا قادیانی کی تحریریں ابتداء سے ان کی آخرین تحریر کی محققانہ طور سے دیکھیں ہیں وہ یقین کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے بہت کچھ دعوے کے مگر آہستہ آہستہ دعوؤں میں ترتیٰ کرتے گئے۔ یہ دعویٰ نہایت ہی عظیم الشان تھا اور مسلمانوں کے دلوں کو برہم کرنے والا، اس لئے اس میں انہیں بہت ہی آہنگی اور نہایت حکمت عملی برتنی پڑی ہے پہلے تو نقیۃ قصائد اور عشقیۃ اشعار بہت کچھ لکھتے ہیں۔ پھر پادریوں اور آریوں کے جواب میں

بعض رسائل لکھ کر مسلمانوں کے دلوں کا اپنی طرف رجوع کیا ہے۔ اس کے ساتھ اپنے خادم ہونے اور غلام ہونے کا بھی جامجاد عویٰ کیا ہے۔

اس تہبید کے بعد آہستہ آہستہ کسی کسی فضل و کمال میں اپنی فضیلت دکھائی ہے اور کسی مقام پر جتاب رسول اللہ ﷺ کے قاصر ہنئے کی طبع زاد و جوہ بھی پیش کر دیتے ہیں۔

(مثلاً: ازالہ اوہم حصہ ۲ ص ۶۹۱، خزانہ، ج ۳ ص ۲۸۳ ملاحظہ ہو)

اس میں شبہ نہیں کہ بہت نیک دل سادہ مزاج ان تہبیدی باتوں کو دیکھ کر ان کے زوردار دعوؤں پر ایمان لے آئے اور پھر جو بات اس کے خلاف ان کے خیال میں آئی اس کی تاویل کے درپیچے ہو گئے اور افسوس ناک اس کی حالت ہو گئی۔ مگر جب کوئی ذی علم حق پسند محققانہ طور سے ان تہبیدی باتوں میں غور کر کے ان کے ان اقوال و افعال پر منصفانہ نظر کرے گا جو ان تہبیدی باتوں کے خلاف ہیں اس کا کاشش (ضمیر) اس کی حق پسندی بے اختیار کہہ اٹھئے گی کہ یہ تہبید مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تھی اور اصلی غرض پسکھا اور تھی یا کچھ لوگوں کی توجہ سے ان کی حالت بدل گئی اور ان کا حوصلہ حد سے زیادہ بلند ہو گیا مگر ان کی عمر نے وفانہ کی۔ ابھی تک وہ اپنی بلند پروازی کا پورے طور سے اظہار نہیں کرنے پائے تھے کہ ان کی عمر کا پیانہ لبریز ہو گیا اور ان کی ولی تمنا پوری نہ ہوئی۔ ذرا سرسری طور سے اس تہبید پر غور کر لیجئے۔ یہ تو فرمائیے کہ بہت شعراء کے نعتیہ قصیدے اور عشقی اشعار موجود ہیں پھر کیا ان کے مضامین کی بنیاد اداں کا سچا عشق و محبت ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کی خیالی باتیں اور جھوٹے دعوے ہیں اور ان کے کذب کی صداقت اداں کے دوسرے اقوال و افعال سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مرا قادریانی کے اقوال و افعال سے ان کے عشق کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ مرا قادریانی کا ایک شعر بھی ہے۔

یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے توام وقف را تو کشم گرجان دہندم صد بزار

(آنینہ کمالات اسلام ص ۲۹، خزانہ ج ۵)

جس قدر عشق و محبت مرا قادریانی کے اشعار سے عموماً اور خذکورہ بالاشعر سے خصوصاً ظاہر ہوتی ہے اگر ان کے دل میں اس کا ختم ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ باوجود مقدرت کے وہ روضہ اقدس کی زیارت سے مشرف نہ ہوتے اور جان کا خوف بھی ہوتا تو نہایت جوش سے جان کے قربان کرنے کو موجود ہو جاتے حالانکہ خوف کی کوئی وجہ نہ تھی۔ انہیں تو الہام ہو چکا تھا۔ ”واللہ یقینُکَ مِنَ النَّاسِ“ (تذکرہ ص ۲۸۰-۲۸۹ ص ۲۷۹ مجمع سوم)

اور انہیں اپنے الہاموں پر تو ایسا یقین تھا جیسا قرآن شریف پر۔ پھر غوف کی گنجائش کہاں تھی؟ اس کے علاوہ حرمیں شریفین میں پوری آزادی ہے کوئی نہ ہب والا زیارت و حج سے روکا نہیں جاتا۔ دیکھوان کا بیٹا حج کر آیا مجھے وہاں کے خطوط سے معلوم ہوا کہ شریف مکہ جو وہاں کے حاکم ہیں مرزا محمد کو کافر جانتے تھے مگر کسی قسم کا تعریض ان سے نہیں کیا۔ البتہ باد جو تحریک کے ان سے ملاقات نہیں کی۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی دلیل ان کے دعوے عشق و محبت اور دعویٰ غلامی کے غلط بتانے والی اور ان کی اصلی حالت کھولنے والے وہ اشعار ہیں جو انہوں نے قصیدہ اعجاز یہ میں اپنی تعقیٰ اور جگر گوش اور قرۃ العینِ رسول اللہ علیہ السلام حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے کسر شان میں لکھے ہیں۔ کیا کسی غلام اور عاشق سے یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے محبوب کے محبوب سے اس قدر بے باکی اور بے ادبی سے پیش آئے؟ اور خاص اپنے مقابلہ میں ان کی تحفیز کرے جن کو رسول اللہ علیہ السلام نے نہایت پیار و محبت سے اپنے گودوں میں کھلا یا ہو اور جنہیں اہل جنت کا سردار فرمایا ہو۔ بھائیو! بلا طرفداری اس کا جواب دو، مگر جواب سے پہلے قصیدہ کے وہ اشعار بھی ملاحظہ کرو جن میں مرزا قادیانی نے اپنے دل کا غصہ نکالا ہے۔ پھر کیا کوئی صادق ان باتوں پر نظر کر کے مرزا قادیانی کو محبت و غلامی کے دعوے میں سچا کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب اس تو پھر کے لئے میں نمونہ کے طور پر چند حوالہ پیش کرتا ہوں جن میں انہوں نے مختلف طور سے اپنی افضلیت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر نہ اس زور کے ساتھ جس طرح حضرت مسیح کے مقابلہ میں کیا ہے کیونکہ مصلحت وقت کے خلاف تھا۔

حضرت حسینؑ اور مرزا

وہ اشعار اور ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو

وَقَالُوا عَلَيْهِ الْحَسِينَ لِضُلُّ نَفْسِهِ
أَقُولُ نَعَمْ وَاللَّهُ رَبِّيْ سِيَّظْهُرْ

(اعجاز احمدی ص ۲۵۶، ج ۹، ص ۱۶۳)

ترجمہ ”اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے حسینؑ سے اپنے تیس اچھا سمجھا۔“

وَشَانْ مَا يَبْنِي وَبِنْ حَسِينَ كَمْ
فَانِي أَتَيْدَ كَلَانْ وَانْصَرْ

وَمَا حَسِينٌ فَإِذْ كُرُوا دُشْتَ كُرْبَلَا
إِلَى هَذِهِ الْأَيَّامِ تَكُونُ فَانْظَرُوا

(اعجازِ احمدی ص ۲۹ خزانہ، ج ۱۹ ص ۱۸۱)

ترجمہ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کروے گا اور مجھے میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد و مل رہی ہے مگر حسین پر تو دشت کر بلاؤ کیا دکر لو۔ اب تک تم روئے ہو پس سوچ لو۔

وَوَاللَّهِ لِيَسْتَ فِيهِ مِنِي زِيَادَةٌ

وَعِنْدِي شَهَادَاتٍ مِنَ اللَّهِ فَانْظَرُوا

وَإِنِّي قَبِيلُ الْحُبِّ لِكُنْ حَسِينَكُمْ

قَبِيلُ الْعَدَيْنِ فَالْفَرْقُ أَجْلَى وَاظْهَرٌ

(اعجازِ احمدی ص ۸۱ خزانہ، ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ترجمہ اور بخدا اس میں (کوئی بات) مجھے سے زیادہ نہیں ہے۔ میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو، اور میں محبت کا کشته ہوں مگر تمہارا حسین و شمنوں کا کشته ہے پس فرق کھلا اور ظاہر ہے۔

یہ پانچ شعر ہیں جو مرزا قادری نے قصیدہ اعجاز یہ میں حضرات حسینؑ اور خصوصاً حضرت امام حسینؑ کی توہین اور اپنی فضیلت میں لکھے ہیں۔ ان کے مضامین کو عبرت کی نظر سے دیکھنا چاہئے کہ ایک اسلام کا دعویٰ رکھنے والا اور اپنے تین خادم رسول اللہ اور عاشق رسول کہنے والا اسی سچے رسولؐ کے جگر گوش کے مقابلہ میں اپنی فضیلت اس طرح دکھار ہا ہے۔ پہلے شعر میں اپنی فضیلت کا دعویٰ کر کے اس کے ظہور کی قسمی پیش کوئی کر رہا ہے یعنی قسم کما کر کہتا ہے کہ میری فضیلت امام حسینؑ پر عنقریب ظاہر ہو جائے گی (مگر اب تک تو اس کے نشان کا بھی ظہور نہ ہوا) دوسراے اور تیسرے شعر میں اپنی یہ فضیلت دکھاتے ہیں کہ مجھے ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے مد ملکیج رہی ہے اور امام حسینؑ کو تو کر بلا میں وہ مصیبت پہنچی تھی جسے یاد کر کے تم اب تک روایا کرتے ہو۔ بھائیو! انصاف سے کہو کہ عاشق رسول کے خیال میں بھی ایسا مضمون گزرنکتا ہے؟ ہرگز نہیں، یہ فضیلت دکھانا ایسا ہی ہے جیسے ہیر و دس بادشاہ قاتل حضرت یحییٰ علیہ السلام یا اور کوئی مخالف کافر دنیا کے ناز و نعمت میں رہنے والا حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مظلومیت اور شہادت کو دھا کر حضرت

بھی پر فخر کرے۔

مرزا قادیانی کے اس بیان کا یہ نتیجہ ضرور ہو گا کہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ میں جو مؤمنین کے احتلاء اور کفار کے تحتمم دنیا کا ذکر ہے وہ سب غلط ہے۔ (نوعہ باللہ) ایک فضیلت تو یہ دکھائی۔ دوسری فضیلت پانچویں شعر میں یہ بیان کرتے ہیں کہ میں کشۂ محبت خدا ہوں اور امام حسینؑ و شہروں کے کشتہ تھے۔ یعنی انہیں محبت الہی سے واسطہ نہ تھا۔ ان کی شہادت محبت خدا کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ میں کشۂ محبت خدا ہوں کیونکہ جیسیں سے گذرتی ہے تو رامپلاؤ کھانے کو اور ملک و زعفران استعمال کرنے کو ملتا ہے۔

بھائیو! انصاف سے کہو کسی مسلمان کے قلم و زبان سے یہ کلمات نکل سکتے ہیں اور کوئی انسان رسول اللہ ﷺ پر ایمان لا کر اپنے مقابلہ میں ان کے قرۃ العینیں کی شخصیت اس طرح کر سکتا ہے؟ ذرا اپنے ایمان پر نظر کر کے جواب دینا چاہئے۔ ان اشعار میں ایک عظیم الشان عبرت ناک مضمون یہ ہے کہ مرزا قادیانی دوسرے اور پانچویں شعر میں تمام مسلمانوں سے خطاب کر کے کہتے ہیں۔ حسین کم یعنی تھا راحسینؑ۔ اس میں تو شبہ نہیں ہے کہ جن کا ذکر ہو رہا ہے جنہیں تمام دنیا کے الٰ سنت اور الٰ تسلیح اپنا امام اور مقتداء مان رہے ہیں وہی سینؑ ہیں۔ جو سید المرسلینؑ کے نواسہ ہیں جنہیں سید المرسلینؑ نے الٰ جنت کا سردار فرمایا ہے اور نجات کے لئے کشتوخ کے مش ٹھہرایا ہے۔ ان کی نسبت مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ تھا راحسین یعنی جہار نہیں ہے۔
ناظرین! مرزا قادیانی کی حالت کو اس سے سمجھ لیں میں اب زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔

حضرت سرور انہیا پر فضیلت کا دعویٰ

اس سے پہلے تقریباً الٰ سے مرزا قادیانی کا دعویٰ نقل کیا گیا ہے کہ میرے بڑے بڑے نشان تین لاکھ تک وچھتے ہیں۔ مگر اس پر بس نہیں کی بلکہ تین لاکھ سے زیادہ اپنے مجروات کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے۔

..... قول مرزا ”میری تائید میں اس نے نشان ظاہر فرمائے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔“ (حقیقت الٰ میں ۲۷، خزان، ص ۳۰، ج ۲۲)

نمیجہ..... اس قول کو پیش نظر رکھ کر جب ان کی عمر کے ہمیزوں کا حساب کیا جائے اور اس میں متعدد نشانوں کا ہوتا مانا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کی عمر میں سوا تین لاکھ مجرزوں کے مدی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کی نسبت (تحفہ گولاویہ ص ۲۰، خزان، ج ۲۷)

ص ۱۵۲) میں لکھتے ہیں کہ ”تمن ہزار مجرزے ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“

ان دونوں قولوں کے ملائے سے ظاہر ہوا کہ مرزا قادریانی کا دعویٰ ہے کہ میرے مجرزات جناب رسول اللہ ﷺ کے مجرزات سے سوچے سے سوچے سے بھی زیادہ ہیں یعنی سوچے سے مجھے زیادہ فضیلت ہے جناب رسول اللہ پر۔ کیونکہ جس قدر مجرزات کا ظہور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اسی قدر اسے قربت خداوندی کا ٹھوٹ زیادہ ہوگا۔ کیونکہ مجرزہ کا ظہور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اپنے رسول کی حمایت اور اس کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اب جس قدر قرب زیادہ ہے اور اس کی حمایت زیادہ منظور ہے اسی قدر اس نبی سے زیادہ مجرزہ ہوں گے۔

پر اور ان اسلام! جناب سید المرسلینؐ کی اس خفیہ توبہ میں کو ملاحظہ کریں کہ مرزا قادریانی حضور انور ﷺ کو اپنے سے سوچ کم مرتبہ سمجھتے ہیں۔ یہاں سے بالیقین ثابت ہوا کہ دوسرے مقامات پر آپؐ کی بہت کچھ تعریف کرنا اور اپنے آپؐ کو خادم کہنا کسی مخفی غرض سے ہے، مگر افسوس ہے کہ ہمارے بھائی غور نہیں کرتے۔

۲..... قول مرزا ”لیکن پھر بھی دوناں دونیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی ﷺ سے خاص ہے اور سچ یعنی مؤید برودح القدس کا نام حضرت علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے..... دونیوں کی پیش گویوں میں یہ بھی تھا کہ امام آخرازمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھا ہو جائیں گی۔“

(اربعین نمبر ۲۳ اخراجی، ج ۷ ص ۲۵۹-۲۵۸ عاشیر)

نتیجہ..... اس قول میں غور کیا جائے اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادریانی کے نزدیک مؤید برودح القدس ہونے کی صفت رسول اللہ ﷺ میں نہ تھی۔ صرف مہدی ہونے کی صفت تھی۔ یعنی ایک عظیم الشان صفت سے جناب رسول اللہ ﷺ محروم تھے (نوعہ بالله من) مگر مرزا قادریانی دونوں صفت کے جامع ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ سے فضیلت رکھتے ہیں۔

۳..... قول مرزا ”دنیا میں کتنی تخت اترے پر تیرتحت سب سے اوپنجا بچایا گیا۔“

(ہدیۃ الہی ص ۸۹ خرازی، ج ۲۲ ص ۹۲)

نتیجہ..... اس قول میں مرزا قادریانی صاف طور سے اپنے آپؐ کو تمام انبیاء پر فوکیت دیتے ہیں کیونکہ تخت اترے سے مقصود معمولی تخت نہیں ہو سکا بلکہ مثالی طور پر عالی مرتبہ رسالت و نبوت کا تخت مراد ہو سکتا ہے۔ جب مرزا قادریانی کا تخت سب سے بلند بچایا گیا تو معلوم ہوا کہ مرزا

قادیانی تمام انبیاء سے عالی مرتبہ رکھتے ہیں۔

۴... قول مرتضیٰ "وَاتَّانِی مَالِمُ یؤْتَ احَدًا مِنَ الْعَالَمِینَ"

(خطبۃ الرسیل ص ۱۰۷، ج ۲۲ ص ۱۱۰)

نتیجہ..... اس الہام کا یہی مطلب ہے کہ مرتضیٰ قادیانی کو جو مرتبہ دیا گیا وہ سارے جہاں میں کسی ولی اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ بھی داخل ہیں یعنی حضور کو بھی وہ مرتبہ نہیں دیا گیا۔ استغفار اللہ (قصیدہ اعیاز یہ کے صفحہ ۱۸۲ ص ۱۹۱) میں اپنے آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ کی اولاد تھیں اکرم اے میں اپنی فضیلت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں)

۵... قول مرتضیٰ "لَهُ خَسْفُ الْقَمَرِ الْمُنِيرِ، وَإِنَّ لِي غَسَّالَ الْقَمَرِ إِنَّ الْمُشْرِقَانَ التَّكَرُّرَ"

ترجمہ..... اس کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔ یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے اروہا محاورہ کے لحاظ سے حضور انور کے ساتھ مرتضیٰ قادیانی کے ادب کو لحاظ کیا جائے۔ کس بے ادبی سے ترجمہ کر ہے ہیں؟

یہاں کا شعر ہے اور انہیں کا ترجمہ ہے اس شعر میں پہلے رسول اللہ ﷺ کا نشان صرف چاند گہن کو بتاتے ہیں اور اپنا نشان چاند اور سورج دونوں کا گہن کہتے ہیں۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے اظہار صداقت کے لئے تو صرف چاند گہن ہوا اور میری صداقت کے لئے چاند اور سورج دونوں کا گہن ہوا۔ اب میں اس سے بحث نہیں کرتا کہ چاند گہن اور سورج گہن کس طرح نشان ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق کے لئے ایک رسالہ خاص لکھا گیا ہے جس کا نام، شہادت آسمانی، ہے جس کو دیکھنا ہوا اس میں دیکھے۔ یہاں یہ کہتا ہوں کہ مرتضیٰ قادیانی جناب رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اپنی ایک فضیلت بیان کرتے ہیں کہ اس قسم کا نشان حضور انور کے لئے ایک ہوا اور میرے لئے دو ہوئے یعنی رسول اللہ ﷺ پر یہ خاص فضیلت مجھے دی گئی۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا مجرہ شق القمر تو مشہور اور متواتر ہے اور قرآن مجید سے اس کا پتہ ملتا ہے اور واقع میں یہ خرق عادت ہے۔ تمام عقلاء اسے مجرہ مان سکتے ہیں مگر چاند گہن کو مجرہ اور نشان کہنا مرتضیٰ قادیانی ہی کے عقل کا تقاضا ہے۔ کوئی ذی عقل تو اسے مجرہ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ چاند گہن اور سورج گہن ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور کسی وقت ایک سینئے میں ان کا اجتماع بھی ہوتا ہے اور بالفرض اگرچہ یہ اجتماع کسی مدعا کے وقت میں نہ ہوا ہو بہر حال کسی ذی علم صاحب عقل کے نزدیک خرق عادت اور مجرہ نہیں ہو سکتا اور اگر شق القمر کو چاند

گہن کہا ہے تو یہ سراسر غلط اور دروغ مخفی ہے کہ میرے لئے دونوں کا گہن ہوا۔ کیونکہ یہاں بھی گہن کے معنی شق ہونے کے ہوں گے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ میرے لئے شق القمر اور شق القص دنوں ہوئے مگر ساری دنیا واقف ہے کہ مخفی غلط ہے مرزا قادیانی کے لئے دونوں کیا ایک کا بھی شق نہیں ہوا اور اگر نہایت محدود عقل والوں کی طرح مرزا قادیانی اور ان کے پیرو واقعی شق القمر کو محال بتائیں اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت کو اپنی محدود عقل کے پابند کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کے اس عظیم الشان مججزے سے انکار کریں تو میں اس وقت صرف یہ کہوں گا کہ معمولی چاند گہن یا سورج گہن یا دونوں کا اجتماع ایک مینے میں مجھہ نہیں ہو سکتا۔

خطبہ الہامیہ مرزا قادیانی کی ایک کتاب ہے جو عربی میں ہے اور مونئے موئے حروف میں تصحیح ہے اور درمیان میں اس کا ترجمہ فارسی اور اردو دونوں میں ہے۔ اس کتاب کے (ص ۲۸۹-۲۸۸-۲۸۹ خزانہ حج ۱۶۱ ص ۲۸۸-۲۸۹) میں لکھتے ہیں۔ میں اس کی عربی عبارت اور اردو ترجمہ نقل کرتا ہوں۔

۶..... قول مرزا ”وَقَدْ مُضِيَ وَقْتُ فُحْجَةِ مَبِينٍ فِي زَمْنِ نَبِيِّنَا الْمُصْطَفَىٰ وَبَقِيَ فُحْجَةُ آخِرٍ وَهُوَ أَعْظَمُ الْبَرِّ وَاظْهَرَ مِنْ غَلْبَةِ أُولَئِيٍّ وَقَدْ رَأَنَ وَقْتَ الْمَسِيحِ الْمَوْعَدُ مِنَ اللَّهِ الرَّؤْفُ الْوَدُودُ وَارْحَمُ الرَّحْمَيْنِ وَالْيَهُ اشَارَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى سَبْحَانَ الدِّيْنِ اسْرَى بَعْدَهُ لِيَلَامِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى“

ترجمہ: اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس وقت سچ معمود کا وقت ہو اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحان الدی اسری۔

اب نہایت ظاہر ہے کہ جس نبی کے وقت میں جس رسول کے ذریعے سے جس قدر یہ فتح زیادہ نمایاں ہو گی اسی قدر وہ رسول عالیٰ مرتبہ زیادہ ہو گا۔ وہ زمانہ زیادہ خیر و برکت کا ہو گا اور جس قدر یہ فتح کم نمایاں ہو گی اسی قدر اس کے مرتبہ میں کمی ہو گی۔ اس وجہ سے اللہ کا ارشاد ہے۔ اب تمام مسلمانوں کااتفاقی عقیدہ ہے اور قرآن وحدیث اس پر شاہد ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سید المرسلین ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ رسالت خداوندی کا نتیجہ جس قدر ان کی ذات با برکات سے عظیم اور اکبر اور نہایت ظاہر ہوا، اسی رسول سے نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے تمام رسولوں کے سردار قرار پائے مگر مرزا قادیانی کا بیان تو اسے غلط بتا رہا ہے۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ اسی عظیم الشان فتح سچ

موعود کے وقت میں ہوگی یعنی مرزا قادیانی کے وقت میں، اور جو عظیم الشان نتیجہ رسالت کا مرزا قادیانی کے ذریعہ سے ہوگا وہ جناب رسول اللہ کے ذریعہ سے ظاہرنہ ہوا ہوگا۔ اس لئے مرزا قادیانی سید المرسلین ہوئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہوئے اور خیر القرون مرزا قادیانی کا زمانہ ہوا، جناب رسول اللہ ﷺ کا زمانہ نہ ہوا، اور مرزا قادیانی کے صحابی اور تابعی جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور تابعین سے افضل ہوئے۔ یہ سب دعویٰ ہو رہے ہیں گریجو کے ساتھ، اس لئے عوام اور شیعہ ملائیں سمجھتے۔ وہ اب تک اسی خیال میں ہیں کہ مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے وہ نائب رسول ہیں یا ظلیٰ، بروزی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض شیعہ طاؤں نے عوام کو سمجھا دیا کہ امتی نہیں ہیں۔ بھائیو! کچھ تو غور کرو، اور خدا سے ڈر و مرزا قادیانی اعلایہ نہایت صفائی سے نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اپنے کو تمام انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔ مگر اس دعویٰ سے قبل یہ بھی کسی وقت کہہ دیا ہے کہ ایک حیثیت سے امتی ہوں اور ایک حیثیت سے نہیں ہوں۔

نتیجہ..... اس میں غور کیا جائے کہ مرزا قادیانی دفعہ میں بیان کرتے ہیں ایک جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، اور دوسرا سچ موعود، یعنی اپنے وقت میں، اب خیال کیا جائے کہ فتح میں سے کیا مراد ہے۔ چونکہ حضور انور سید المرسلین ہیں اور اسی غرض سے آئے ہیں کہ لکھر شیطان کو نکلت دیں اور کفر اور شرک اور بد اعمالی کو منا سیں۔ اس لئے فتح میں سے مقصود ہیں ہو سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ملک عرب میں جو لکھر شیطانی کا نہایت غلبہ تھا اور کفر اور شرک اور بد اخلاقی کا زور تھا۔ جناب رسول اللہ نے اس لکھر کو زیر کر کے اس پر فتح میں حاصل کی اور اس ملک سے کفر و شرک اور بد اعمالی کو منا دیا اور آپ کے صحابہ کرام اور خدام نے دنیا کے اور لوگوں کو درست کیا، سبھی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے کو اور اپنے وقت کی امت کو خیر القرون اور خیر امتی فرمایا ہے اور اس کے بعد صحابہ اور تابعین کے زمانہ کو، مگر مرزا قادیانی اس فتح کو یعنی جو فتح جناب رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ہوئی اور صحابہ اور تابعین کے وقت میں ہوئی، فتح عظیم میں کہتے بلکہ جو فتح سچ موعود (علام احمد قادیانی) کے وقت میں ہوئی اور ہوگی وہ فتح اکبر ہے اور عظیم ہے اور اظہر ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ مرزا قادیانی اکبر اور عظیم ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ سے، مرزا قادیانی کے صحابی افضل ہوئے، جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے، اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ حضور انور کا وہ قول جو ابھی نقل کیا گیا، جسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غلط ہے۔ نعوذ بالله منه

.....قول مرزا ”ان اللہ خلق آدم وجعله سید او حاکمًا و امیرًا علی کل ذی روح من الانس والجان کما یفهم من آیة اسجدوا لآدم ثم ازلم الشیطان واخرجه من الجنان. ورُدَّتْ حکومتُ الٰی هذَا التعبان وَمَسَ آدم ذلة وَخَذَی فِی هَذِهِ الْحرب وَالْهُوَان وَانَّ الْحرب سجال وللاتقیاء مآل عند الرَّحْمان فَخَلَقَ اللَّهُ الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ لِيَجْعَلَ الْهَذِيمَةَ عَلَى الشیطان فِی اخْرَ الزَّمَانِ وَكَانَ وَعْدًا مَکْتُوبًا فِی القرآن.“ (سیرۃ الابدال کے آخر خطبۃ البہامیہ کا حاشیہ در حاشیہ ص ۳۱۲ ح ۱۶ ص ۳۱۲)

ترجمہ.....”اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اسے تمام انسانوں اور جنون کا سردار اور حاکم بنایا۔ پھر ان کو شیطان نے بہکایا اور جنت سے نکلا اور حضرت آدم کی حکومت شیطان کوٹی اور اس لڑائی میں آدم کو ذلت اور رسولی ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسح موعود (مرزا) کو پیدا کیا تاکہ آخری زمانہ میں شیطان کو ہریت دے۔ یہ وعدہ خداوندی قرآن میں لکھا ہوا ہے۔“

نتیجہ.....مرزا قادیانی کے اس بیان سے کتنی باتیں ثابت ہوتی ہیں مسلمانوں کو انہیں نہایت غور اور عبرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ اول یہ کہ حضرت آدم اور شیطان سے لڑائی ہوئی اور حضرت آدم با وجود نبی بلکہ ابوالانبیاء ہونے کے ناکام رہے اور شیطان کے مقابلے میں انہیں ذلت ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ کی سرداری اور حکومت شیطان کوٹی گئی اور یہ اس کے حکوم ہو گئے۔ دوسرا یہ کہ حضرت آدم سے لے کر جناب رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء کے کرام کے وقت میں اور صحابہ کرام اور تمام اولیائے عظام کے زمانے میں شیطان کو ہریت نہیں ہوئی بلکہ تمام انبیاء اور اولیاء کے وقت میں شیطان کی حکومت رہی کسی اولواعزم نبی نے بھی شیطان پر غلبہ نہیں پایا اور نہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان کے مغلوب کرنے کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس کالازی نتیجہ یہ ہے کہ انبیاء کی بعثت بیکار ہوئی کیونکہ انبیاء کے کرام اسی لئے آتے ہیں کہ شیطان کو ہریت دیں اور حقیق خدا کو شیطان سے بچائیں۔

تیر انہایت عظیم اشان دعوئی یہ ہے کہ مسح موعود (مرزا) کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا کہ آخر زمانے میں شیطان کو ہریت دی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسح موعود کا وہ مرتبہ ہے جو کسی ولی کا نہیں ہے کیونکہ دنیا میں رسول اور عجیب بھیجنے کی بہت بڑی غرض تو یہ ہے کہ شیطان کو ہریت دیں۔ یعنی کفر و شرک اور بد اعمالی کو مناویں مگر یہ کسی نبی سے نہیں ہوا اس غرض کے لئے خاص مرزا غلام احمد بھیجے گئے انہوں نے آ کر اس کام کو کیا۔ بھائیو! کیا کسی مسلمان کا ایمان ان

باتوں کو قبول کر سکتا ہے حاشا و کلا، ان باتوں کا ایک نہایت خبیث نتیجہ یہ ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سب شیطان سے مغلوب رہے ان تمام انبیاء کرام کے وقت میں شیطان ہی حاکم رہا اور تمام انبیاء کے کرام حکوم رہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے تیرہ سورہ کے بعد چودھویں صدی میں صحیح موعود یعنی مرزا غلام احمد نے شیطان کو مغلوب کیا اور حضور انور گاجوار شاد تھا کہ زمانوں میں میرا اور میرے صحابہ کا زمانہ عمدہ ہے یہ ارشاد غلط ہے (نحوہ باللہ) بلکہ صحیح موعود یعنی مرزا غلام احمد کا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے کیونکہ شیطان کو ہر زیرت اسی وقت ہوئی اس سے پہلے نہیں ہوئی تھی۔

بھائیو! کوئی مسلمان اس نتیجے کو سن سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ چوتھی بات مرزا قادریانی یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے قرآن مجید میں موجود ہے۔ وعدہ الہی ہے کہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں وعدے کا نشان بھی نہیں ہے۔

طالبین حق! ان عظیم الشان دعوؤں پر نظر کریں اور پھر اسے دیکھیں کہ کیسے غلط اور محض غلط دعوے ہیں جن کی غلطی کسی ذی علم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ پھر ایسے غلط دعوے کر کے تمام انبیاء کے کرام پر اپنی فضیلت ہی ثابت نہیں کرتے بلکہ تخت توہین کرتے ہیں۔ اب کوئی قادریانی ہے کہ مرزا قادریانی کے اس دعوے کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مرزا قادریانی کو چھاتابت کرے، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر چہ تمام قادریانی مل کر تمام عمر سرماریں۔ اب میں آخر میں مجبور ہو کر کہوں گا کہ جو حضرات ایسے غلط دعوؤں پر ایمان لا چکے ہیں جن کے قلوب ایسے صریح غلط دعوؤں کے مانے سے تاریک ہو گئے ہیں ان سے صداقت کی امید نہیں ہو سکتی اگرچہ اپنی حالت کی وجہ سے معدود خیال کئے جائیں۔

حضرات! یہ ہیں مرزا قادریانی کے دعوے جس سے ہمارے بھائی ناواقف ہیں اور مرزا قادریانی کے قصیدہ نقیدہ دیکھ کر اور وہ عاجزی کے الفاظ ملاحظہ کر کے (جن میں وہ اپنے تیس خادم رسول اللہ ﷺ اور احمد کاغلام کہہ کر مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں) مرزا قادریانی کے معتقد ہیں اور ان سے حسن ظن کر رہے ہیں۔ وہ وقت قریب تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کے مقابلہ میں بڑے زور سے کہہ چکے تھے کہ میں ہرشان میں ان سے بڑھ کر ہوں حضرت سرور عالم ﷺ کے مقابلہ میں کہتے ہیں، مگر چونکہ مسلمان ہی ان کے نسلسلہ میں داخل ہوئے تھے اس لئے وہ خائف رہے اور صاف طور سے ایسی تعلی نہ کر سکے اور چونکہ عیسائی ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے اس لئے

حضرت عسکری کے مقابلہ میں صاف کہہ دیا۔

۸.....مرزا کا الہام ”لولاک لما خلقت الا فلاک“

(استفادة حیۃ الویضیں ۹۹، ج ۲۲ ص ۱۰۲۔ تذکرہ حصہ ۶۱۲ طبع سوم)

نتیجہ.....مرزا قادریانی اپنی مدح میں یہ الہام بیان کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو نہ ہوتا یعنی اللہ مجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین پیدا نہ کرتا۔ تیری ہی وجہ سے تمام عالم کو آواز است کیا۔

عام طور پر مسلمانوں میں یہ روایت مشہور ہے اور سب یہی جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی شان میں یہ مضمون ہے۔ گраб مرزا قادریانی اس مضمون کو اپنا الہام بیان کرنے ہیں اور اپنی فضیلت میں یہ کلام الہی بتاتے ہیں۔ غور کے بعد اس کا حاصل یہ لکھتا ہے کہ یہ فضیلت خاص میرے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے، ایک یہ کہ مرزا قادریانی کا الہام ہے اور مرزا قادریانی اپنے الہام کو دیواری ہی قطبی اور یقینی بتاتے ہیں جیسا قرآن مجید اس میں کسی طرح کاشک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مرزا قادریانی اپنے لئے تو اس فضیلت کو یقینی بتا رہے ہیں اب رہتی دوسری جانب یعنی تیرہ سو برس سے تمام مسلمانوں کا یہ اعتماد کہ یہ فضیلت جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے اس کا غلط ہوتا مرزا قادریانی کے اور بیانات سے انہر من اشتمس ہوتے ہیں کیونکہ اول تو اس روایت کو الفاظ کے لحاظ سے حدیث نے صحیح نہیں کیا۔ اب اگر معنی کے لحاظ سے صحیح بھی ہو تو مرزا قادریانی از لالہ الادب امام میں لکھے چکے ہیں کہ حدیث اگر صحیح بھی ہو تو مفید ظن ہو گی۔ ”والظن لا یعنی من الحق شيئاً۔“

پھر یہ ظنی ثبوت مرزا قادریانی کے قطبی ثبوت کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ اس کے علاوہ مرزا قادریانی کے وہ اشعار بھی ملاحظہ کیجئے جن میں احادیث نبویہ کی دھجیاں اڑائی ہیں وہ اشعار یہ ہیں۔

۱.....هل النقل شئی بعد ایحاء ربنا فای حدیث بعده نتخير

۲.....وقد مزق الاخبار کل ممزق فکل بما هو عنده یستبشر

(اعیاز الحمری ص ۵۶-۵۷، ج ۱۹ ص ۱۶۸)

ترجمہ.....اور خدا کی وجی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔ جس ہم خدا تعالیٰ کی حدیث کے بعد کس حدیث کو مان لیں، اور حدیثیں تو تکڑے تکڑے ہو گئیں اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔

۳.....اخذنا من الحي الذي ليس مثله وانتم من الموتى روitem ففكروا

(اعیاز الحمری ۷۵، ج ۱۹ ص ۱۶۹)

ترجمہ..... ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی و قوم اور وحدہ لاشریک ہے اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔

۳..... رَايْنَا، اَنْتُم تذَكُّرُونَ رَوَاتُكُمْ، وَهُلْ مِنْ نَقْولُ عِنْدَ عَيْنِ تَبَصُّرٍ

(اعجازِ حرمی ص ۲۹ خراش، ج ۱۹ ص ۱۸۱)

ترجمہ..... ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو اور کیا قسم دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔

ان اشعار میں مرزا قادیانی اپنی وحی کے مقابل میں حدیثوں کو دوچیزوں سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ ایک تو روی کاغذات سے، یعنی جس طرح روی کاغذات پھاڑ کر پھینک دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح حیری وحی کے بعد حدیثوں پھاڑ کر پھینک دی گئیں۔ دوسرے تشبیہ قسم کے کہانی سے دی ہے یعنی جس طرح قسم کہانیاں لائق اعتبار نہیں ہوتیں۔ خصوصاً جب وہ قسم چشم دید واقعات کے خلاف ہوں اسی طرح حدیثوں کو مرزا قادیانی کہتے ہیں (احادیث تبویہ کی بے وقیعیت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے) حالصل اس فضیلت کا ثبوت جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تو حدیث سے ہوتا ہے اور حدیث کا غیر معتبر ہبہا پوری طرح سے مرزا قادیانی نے بیان کر دیا اس لئے یہ فضیلت رسول اللہ ﷺ کے لئے ثابت نہیں ہوتی، اور مرزا قادیانی کا الہام بتقول ان کے چونکہ قطعی ہے اس لئے یہ فضیلت ان الفاظ کے ساتھ مرزا قادیانی کے لئے قطعی الشیوٹ ہوئی۔ اب جو حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کو افضل المرسلین اور سید الاولین والا خرین مان چکے ہیں وہ ملاحظہ کریں کہ مرزا قادیانی اس عظیم الشان صفت کو اپنے لئے خاص کرتے ہیں۔ ذرا خیال تو کیجئے کہ جب تمام عالم کے لئے علت عالیٰ نہیں ہے اور ایسے محبوب اور پیارے اللہ کے ہوئے کہ زمین و آسمان اور سید الانس والجان کا وجود بھی انہیں کی وجہ سے ہوا تو ان کی فضیلت کا کیا نہ کہانا ہے؟ اب تو تمام عالم ان کا غل نہیں ہوا تو تمام کمالات انسانی وجود کے تالیح ہیں اور جب وجود انسانی مرزا قادیانی کے وجود کا طفیل ہوا تو تمام کمالات انسانی بھی مرزا قادیانی کا طفیل ہوئے۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ تمام انہیاً نے کرام اور اولیائے عظام اپنے کمالات ولایت اور نبوت میں مرزا قادیانی کے غل ہوئے۔ (معاذ اللہ)

الغرض اس الہام سے مرزا قادیانی یہ ثابت کرنا چاہئے ہیں کہ حضرت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے وجود اور اپنے تمام کمالات میں میرے غل ہیں۔ اصل میں ہوں، مگر خخت حیرت

ہے کہ ان کے جیروان کی باتوں پر ایمان لانے والے ان کے اس الہام کا مطلب نہیں سمجھتے اور مرزا قادری کی کوئی نبی کہتے ہیں اگر مرزا قادری نے کسی وقت اپنے آپ کو ظلی نبی کہا ہو تو ایسا ہی سمجھ لیں جیسا حضرت مسیح کو پہلے اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور پھر ہرشان میں اپنے آپ کو ان سے افضل سمجھنے لگے۔ البتہ اس قدر فرق ہے کہ عیسائیوں سے انہیں امید نہیں رہی تھی اس لئے اعلانیہ طور سے ان پر اپنی فضیلت کا اظہار کر دیا۔

مسلمانوں سے انہیں امید تھی کہ یہی لوگ ہم پر ایمان لا سیں گے اس لئے اعلانیہ فضیلت کا اعلان مصلحت کے خلاف سمجھا البتہ ایسے الہامات ہو رہے تھے جن میں غور کرنے سے فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ شاید بارش کی طرح وہی کا نزول نہیں ہوا تھا اس لئے اصلی مدعا بیان کرنے کی نوبت نہیں آئی اور فتحم تحقیق کا پیام آپ سنچا اور مرزا قادری کو بے وقت جانا پڑا۔ افسوس ہے کہ ہمارے بہت برادران اسلام ان باتوں سے غافل ہیں اور انہیں خادم رسول جان رہے ہیں اور ان کی اندر ورنی حالت سے بے خبر ہیں افسوس۔

اب میں مرزا قادری کا ایک الہام اور نقل کرتا ہوں جس سے مرزا قادری اپنی بہت ہی عظیم الشان فضیلت تمام انبیاء پر ثابت کرنا چاہتے ہیں یہ الہام نہایت لائق توجہ ہے۔

احکم جلد ۹ نمبر ۲۲ صورت ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۱ میں تو مرزا قادری نے "الوصیت" عنوان قائم کر کے مضمون لکھا ہے اور طاغون کے غلبہ اور جلوق کے تباہ ہونے سے بہت ذرا یا ہے اور اپنی طرف متوجہ کیا ہے پھر صفحہ ۱۲ کے آخر میں موئی قلم سے لکھا ہے۔

تازہ الہامات

۱..... حضور کی طبیعت ناساز تھی حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی ہے جس پر لکھا ہوا تھا۔ خاکسار پھپر منٹ (تذکرہ ۵۲ ص ۷۷)

کشف میں شیشی نظر آتا اور اس پر پھپر منٹ لکھا ہونا مرزا قادری کے مخصوص مکاشفات سے ہے ایسے مکاشفات کسی اہل اللہ کو نہیں ہوئے۔ کیا کہنا ہے چودھویں صدی کے تھے ہیں؟ ۲..... إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتُ هُنَّا أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ یہ عربی الہام (ہیئتۃ الوجہ ص ۱۰۵ اخواز ان ج ۲۲ ص ۱۰۸) کی پہلی صفحہ میں بھی لکھا ہے۔ اب دیکھا جائے کہ یہ عربی عبارت بہت تھوڑے تغیر سے قرآن شریف کی آیت ہے سورہ نیمین کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے بیان میں اس طرح ارشاد ہے۔ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ (نیمین ۸۶)

یعنی اللہ تعالیٰ کی پیشان ہے کہ جب کسی چیز کے ہو جانے کا ارادہ کرے اور اسے کہہ دے کہ ہو جاؤ فوراً ہو جائے گی۔

مرزا قادیانی اپنے الہام میں اسی مضمون کو اپنے لئے بیان کرتے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیری شان یا تیر امرتبہ یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہو جاؤ فوراً ہو جائے گی۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی وہ خاص صفت جس سے اس کی کامل قدرت ہر شے پر ظاہر ہوتی ہے اور جو کسی ولی اور کسی عالی مرتبہ نبی کو بھی نہیں دی گئی۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مجھے دی گئی۔ اس میں دو طرح سے کلام ہے ایک یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام بتاتا ہے کہ جو قدرت اور فضیلت و مرتبہ مرزا قادیانی کو دیا گیا وہ کسی نبی اور کسی بزرگ کو نہیں دیا گیا یہاں تک کہ حضرت مدرس انجیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی نہیں عنایت ہوا۔ کیونکہ آپ نے کسی وقت اس مرتبہ پر پہنچنے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ قرآن مجید میں صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بیان میں یہ جملہ بیان ہوا۔ یہاں عظیم الشان صفت ہے جس کی حدود انہا نہیں ہے۔ اس کے عطا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنی خدائی مرزا قادیانی کے حوالے کر دی اور انہا شریک بنا لیا اور مرزا قادیانی وہی کام کر سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ صرف فرق یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی قادر تھا اور ہے، اور مرزا قادیانی کو خدا نے یہ قدرت دے دی اور اس خاص صفت میں اپنے شریک کر لیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اپنی خدائی میں شریک کر لیا اور مرزا قادیانی کو قادر مطلق کر دیا۔ اس بیان سے اظہر من شخص ہو گیا کہ مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے کہ میں تمام انجیاء سے بہت ہی افضل ہوں۔ حضرت سید المرسلینؐ سے بھی میر امرتبہ بہت ہی عالی ہے کیونکہ اس الہام نے تو مرزا قادیانی کو خدائی کے درج تک پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ میں اور مرزا قادیانی میں صرف بالذات اور بالغیر کا فرق رہ گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود بخود بغیر کسی کے بنائے اس صفت کے ساتھ موجود ہے اور مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ نے یہ صفت عنایت کی اس وجہ سے وہ قادر مطلق ہو گئے بھر یہ مرتبہ تو تمام انجیاء کرام کے مرتبہ سے بہت ہی عالی ہے۔ اب تو انجیاء میں اور مرزا قادیانی میں گویا عبدیت اور معبدویت کا فرق ہو گیا اس کے نہایت قریب (نعود بالله من هذه الكفریات) (وسر اکلام اس الہام پر ہمارا یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید یعنی حضرت سیستی کے مردے زندہ کرنے کو محض غلط بتاتے ہیں اور اس کے صحیح ماننے کو شرک کہتے ہیں۔ یعنی مردہ کو زندہ کرنا خدا کی صفت ہے بندے میں اس صفت کو ماننا شرک ہے

اگرچہ باذن اللہ زندہ کرے۔ اب میں دریافت کرتا ہوں کہ مردہ کا زندہ کرنا خدا کا ایک فعل ہے اور احیائے موتی اس کی صفت ہے۔ اس ایک صفت کا ظہور باذن خداوندی بھی کسی مقرب بندے سے نہیں ہو سکتا اور جو ایسا اعتقاد کرے کہ اللہ کے کسی مقبول بندے سے باذن خداوندی بطور مجرہ اس صفت کا ظہور ہو سکتا ہے اور کسی وقت ہوا بھی ہے تو مرزا قادیانی اور ان کے مریدین کے نزدیک وہ مشرک ہے۔ اب جو شخص ایسا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مارنے اور جلانے اور تمام باتوں کا اختیار کلی دے دیا ہے اور جس طرح خدا تعالیٰ کے لئے لفظ "مُكْنَن" کہنے سے ہر ایک چیز موجود ہو سکتی ہے اور مجھے نیست و نابود کرنا چاہے یعنی ہو جاوہ نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح میرے "مُكْنَن" کہنے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اب قادیانی جماعت بتائے کہ وہ مدعا اور اس دعوے پر ایمان لانے والے لکھنے پڑے مشرک ہوں گے اور کتنا براپہاڑ مشرک کا ان پر ثوٹے گا۔ غصہ نہ فرمائیں کیا وجہ ہے کہ اس الہام پر ایمان لانے والوں کو ابوالبشر کیں نہ کہا جائے۔ انصاف سے مرزا قادیانی کے اس الہام میں غور کر کے اس کا فحصلہ کریں۔ اگر مرزا قادیانی کو چا جانتے ہیں تو انہیں یہ الزام ضرور ماننا ہو گا۔

حضرات! مرزاں اپنی کم علیٰ اور نا سمجھی سے اس کے جواب میں حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی کا کلام پیش کرتے ہیں ان عالی مرتبہ بزرگوں کے کلام سمجھنے کیلئے علم ظاہری کے علاوہ فور باطن ہونا چاہئے۔ جس سے قادیانی جماعت بالکل محروم ہے، حاصل کلام شیخ بیان کرتا ہوں، حضرت شیخ فتوح الغیب میں کسی کتاب سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندے سے فرماتا ہے کہ عالم میں ہر طرح کا تصرف کرنا یعنی "مُكْنَنٌ فِي مُكْنُونٍ" خاص میرے لئے ہے۔ اگر تو میری کامل تابعداری کرے گا تو میں تجھے "مُكْنَنٌ فِي مُكْنُونٍ" کا مرتبہ عنایت کروں گا۔ جس سے تمام عالم میں تو تصرف کر سکے۔ یہاں حضرت شیخ نہیں فرماتے کہ یہ مرتبہ مجھے یا کسی کو عنایت کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت اس کے فرمانبردار بندوں پر ہے انتہا عنایت کو بیان کرتے ہیں۔ یعنی اگرچہ کسی کتاب الہی اور کسی حدیث نبوی سے ثابت نہیں ہوا کہ انبیاء سے سالقین میں سے کسی نبی کو یہ مرتبہ دیا گیا۔ نہ کوئی نبی اپنی وہی کا یہ مضمون بیان کرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عنایت کیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی انتہا نہیں ہے اور اس کی بندہ نوازی اور عنایت کی بھی حد نہیں ہے۔ اس لئے اس کی قدرت میں یہ بھی ہے کہ اپنے کامل فرمانبردار بندے کو تصرف کا یہ مرتبہ عنایت کرے جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور غناء کے بیان میں فرماتا ہے۔ یغفر لمن

یشائے و یعذاب میں یشائے (البقرہ ۱۸۲) مرزا قادیانی نے غالباً حضرت شیخ کا یہ کلام دیکھ کر دعویٰ کر دیا کہ تصرف کا یہ مرتبہ مجھے عنایت کیا گیا۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے کہ مجھے وہ فضیلت دی گئی جو کسی ولی نبی کو نہیں دی گئی۔ یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی یہ مرتبہ نہیں دیا گیا۔ طالبین حق کے لئے مرزا قادیانی کے اسی ایک دعوے کا جانچ لینا کافی ہے جس سے ان کی حالت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ لاں تو یہی ملاحظہ کریں اگر یہ الہام سچا ہوتا تو ملکوہ آسمانی کا تاد مرگ انہیں انتظار نہ کرتا پڑتا اور اس قدر رسوائی نہ ہوتی، صرف لفظ "کُنْ" کہہ دینے سے اس کا شوہر مر جاتا، یا اطلاق دے دیتا، یا محمدی تہجیم خلع کر لاتی اور وہ مرزا قادیانی کے نکاح میں آ جاتی۔ غرضیکہ جب تصرف کا پورا اختیار تھا تو سب کچھ ہو سکتا تھا۔ مگر کچھ نہ ہوا اور آخوندگی بہت لوگوں کو انتظار میں رکھا اور خود بھی منتظر رہے جس سے یقینی طور سے ثابت ہوا کہ یہ الہام الہی نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے آپ کو علی کہنا مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے تھا۔ دراصل مرزا قادیانی کا خیال اس کے بر عکس تھا اور حضور انور کو خاتم النبیین نہیں مانتے تھے بلکہ اپنے تیس خاتم النبیین اور سرور انبياء اعتقاد کرتے تھے۔

حاصل کلام! جس قدر تو اہل مرزا قادیانی کے نقل کئے گئے ہیں ان سے یقینی طور سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو نبوت مستقلہ اور تشریعی نبوت کا دعویٰ تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ اپنے آپ کو افضل الانبياء اور خاتم الخلفاء سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت سید المرسلینؑ سے بھی اپنے آپ کو بہت افضل سمجھتے تھے اور اپنے مذکور کو کافر، جہنمی کہتے تھے اور اپنے اوپر ایمان لانے کو مدعا نجات مہبرا تھے۔ اب ان کے ماننے والے دو تین فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک تو اعلانیہ طور سے انہیں خدا کا رسول مانتے ہیں اور ان کے مذکور کو کافر کہتے ہیں اور مرزا قادیانی کی بعثت کا یہی فائدہ بتاتے ہیں کہ ان کے مذکور یعنی تقریباً دنیا کے میں چالیس کروز مسلمان کا فرب ہو گئے۔

دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ ہم انہیں مجدد اور بزرگ مانتے ہیں اور کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں سمجھتے مگر یہ کسی طرح سمجھ میں نہیں آ سکتا اور کوئی صاحب عقل اس کو بادو نہیں کر سکتا کہ مرزا قادیانی کو اپنے دعووں میں صادق مان کر اور ان کے اقوال پر ایمان لا کر کوئی ذی فہم یہ کہہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ نہ تھا اور ان کا مذکور کافر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے نہایت صاف و صریح اقوال پیش کر دیئے گئے، اور ایک قول نہیں۔ صحیحہ کے نمبر ۶ میں چند اقوال پیش کئے گئے ہیں جن سے ان کا دعویٰ نبوت اور اپنے مذکور کو کافر کہنا آفتاب کی طرح روشن ہو رہا ہے اور اس دعوے کو تین

طریقوں سے ثابت کیا ہے۔ اس نمبر میں بھی یہ دنوں دعوے ان کے اقوال سے ثابت کئے ہیں اور دعویٰ نبوت کو دو طریقوں سے ثابت کیا ہے۔ اس نمبر میں مرزا قادیانی کے وہ اقوال نہایت قابل لحاظ ہیں جن میں انہوں نے تمام انبیاء پر صراحت اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ضمانت اپنی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ سید محمد جونپوری مدعا مہدویت نے دعویٰ نبوت کے ساتھ انبیائے سابقین پر فضیلت کا دعویٰ کیا تھا مگر جناب رسول اللہ ﷺ پر اسے اپنی فضیلت جانے کی ہمت نہ ہوئی صرف برابری کا دعویٰ کر کے رہ گیا۔

مرزا قادیانی اس سے زیادہ بلند حوصلہ تھے۔ اس نے اس سے ترقی کر گئے اور جناب سید المرسلین ﷺ پر بھی فضیلت کا اظہار کیا، مگر صاف طور سے اس دعوے کے لئے مصلحت مانع رہی۔ مگر جو اقوال اور نقل کے گئے ہیں ان سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہیں دعویٰ فضیلت ہے۔ مگر کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے مانے والے انہیں افضل الانبیاء نہ سمجھیں اور ان کی نبوت کی اشاعت نہ کریں۔ البتہ ان کی دانشمندی کا یہ تقاضا معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ہماری وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کے دل میں نہ ہو اور ہمیں وہ چادیں محمدی کا خیر خواہ پورے طور سے نہ سمجھ لیں اس وقت تک مرزا قادیانی کا نام نہ لوجب تمام مسلمان یا اکثر کی توجہ ہماری طرف ہو جائے گی اس وقت ہم دین قادیانی کا اعلان کریں گے اور جناب مرزا قادیانی کی نبوت پر زور دیں گے۔ اس وقت اس پر زور دینا اور سب کو کافر کہہ دینا تمام مسلمانوں کو برباد کر دینا ہے۔ یہی مصلحت انہیں دلی غشاء ظاہر کرنے کے مانع ہوئی ہے اور ”وروغ مصلحت آمیز پاز راستی فتنہ انگیز“ پر عمل کر رہے ہیں۔

ملاحظہ کیجئے کہ ہم کی انجمن نے دوالائق اہل سنت کو خوبی کمال الدین مرزا کی مدد کیلئے بھیجننا چاہا تھا مگر انہوں نے منظور نہ کیا اور حیلہ کر کے ٹال دیا اپنے ہی گروہ کے شخص کو چاہتے ہیں۔ سمجھنے والے اس سے سمجھ لیں اور اگر سچائی سے مرزا قادیانی کی نبوت سے انہیں انکار ہے اور دنیا کے مسلمانوں کو وہ مسلمان جانتے ہیں، تو ہم ان کے خیر مقدم کے لئے ہر طرح حاضر ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے ان اقوال کو غلط کہہ دیں جو اور نقل کے گئے ہیں۔ **هذا بлаг لجمع**
المسلمين..... وما علينا الا البلاغ المعين

المبلغ
ابو احمد رحمانی

ضمیمه صحیفہ رحمانیہ (۷)

حقانی ہائی کورٹ کا فیصلہ

تمام برادران اسلام سے عموماً اور جدید تعلیم یا فتوں سے خصوصاً کچھ کہنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میری گذارش کو توجہ سے نہیں گئے اور یقین کریں گے کہ ایک درود مند اسلام کی یہ صدا ہے اور مسلمانوں کے خیرخواہ کے شکل میں دل سے نکلی ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کی گذشتہ اور موجودہ حالت پر پوری قابلیت اور فہم و فراست سے نظر کی ہے۔ وہ جانتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہر طبقہ میں ہر قسم کے مسلمان تھے اور ہیں۔ بعض کم علم، کم فہم، بعض علامہ وقت، نہایت عالی فہم، بعض مشائخ وقت اور اسرار شریعت کے جاننے والے، بعض باد جو علم کے اس کوچہ سے بالکل ناواقف، بعض درود مندان اسلام اور شریعت الہیہ محمدیہ کے پورے پابند اور اس کے جانب، بعض صرف زبانی اسلام کے مدعاً اور پابندی احکام سے بے نصیب، مگر اہل کمال تاریخی حالات سے پوری اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں جس قدر اہل فضل و کمال اور سچے درود مند اسلام ہوتے رہے ہیں اور کامل پابندی شریعت کیا تھدہ درود مندی کا اظہار ان سے ہوتا رہا ہے۔ اب وہ حالت نہیں ہے۔ اب بہت کم ایسے حضرات نظر آتے ہیں جنہیں علم و فضل اور تقویٰ کے ساتھ درود مندی اسلام اور مصالح وقت پر ان کی پوری نظر ہو۔ اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اسلامی مصالح سے پورے طور سے وہی واقف ہو سکتا ہے جس کو علوم دینیہ اور پابندی شریعت کے علاوہ نور فراست اور کمال دانشمندی اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہے اور اس نے اپنی عمر کا ایک حصہ اسی غور و فکر میں صرف کیا ہے۔ اب عقل و انصاف پورے طور سے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ جو حضرات پورے طور سے علوم دینیہ سے واقف نہیں ہیں اور نیز اسلام کی محبت نے ان کے

کامل پیدا کرنے کیلئے مجبور نہیں کیا ہے۔ وہ اپنے خیال کے بھوجب کیسے ہی در دمداد اسلام ہوں اور مصالح وقت پر ان کی نظر ہو گران کی تھی خواہی کا مقتفا یہ ہوتا چاہئے کہ ایسے عالم دیندار کے مقابل اپنی رائے کو فوکیت نہ دیں، جس کی حالت ابھی یہاں کی گئی البتہ انہیں ضروری ہے کہ محبت اسلامی کی وجہ سے اپنی رائے ایسے تبرک عالم کے رو برو پیش کریں۔ اگر ان کی رائے عمدہ ہے اور اس عالی فہم ذی علم نے کسی جزوئی ناقصی سے غلط رائے قائم کی ہے تو وہ ضرور اپنی رائے سے رجوع کرے گا اور نہایت صرفت سے اس در دمداد اسلام کی رائے کو قبول کرے گا۔

اس قول کرنے میں بھی کسی صاحب کو تأمل نہیں ہو سکتا کہ جس طرح عام طور سے جدید تعلیم یا فتح حضرات کو بے دین اور محض ناقص بھجھ لینا غلط ہے۔ اسی طرح تمام علمائے دیندار سے بدگمانی کرنا اور انہیں مصالح وقت سے ناقص خیال کر کے اپنے علم کو ترجیح دینا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ ذرا غور کرنا چاہئے کہ جن حضرات کو علوم دینیہ سے پوری واقفیت نہیں ہے شریعت کی پابندی سے انہیں دلچسپی نہیں ہے پھر وہ اسرار شریعت اور مصالح شرعی سے کیونکر واقف ہو سکتے ہیں؟ ہاں اگر اپنی محض ناقصی سے اپنے آپ کو واقف بھیں اور زمانے کا اثر ان کے قلب میں خود بنی کام جنم بودے تو ہو سکتا ہے۔ مگر در حقیقت اس فیصلہ کے لئے علم دین کے علاوہ کمال دانشمندی اور بے نقشی اور انصاف کن طبیعت کی حاجت ہے تاکہ دونوں گروہ کے افراد کی حالات میں سچا فیصلہ کر سکے۔ میں نہایت ہمدردی سے ان سے بھی بات کہہ رہا ہوں۔

اس میں بھی شبہ نہیں ہے کہ گذشتہ زمانہ میں جس طرح کاملین اور سچے مجدد وقت گذرے ہیں اسی طرح جھوٹے مجدد اور مدعا نبوت بھی گذرے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر خلفاءؓ اور حضرت جنید و شبلی علیہما الرحمہ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؓ اور حضرت خواجہ میمن الدین حشمتیؓ اور حضرت مجدد الف ثانیؓ بھی گذرے ہیں اور ان کے ماننے والے اور ان پر کفر کا فتوی دینے والے بھی گذرے ہیں۔ اسی طرح صالح اور ابو عیسیٰ اور مسیلمہ کذاب وغیرہم محتدین ہیں اور سید محمد جو پوری اور علی محدث باپی وغیرہ متاخرین ہیں اور ان کا ساتھ دینے والے اور ان پر کفر کا فتوی لگانے والے بھی گذرے ہیں۔ اسی طرح اب بھی صلحائے کاملین اور کسی مرتبہ کے مجدد گذر رہے ہیں اور متعدد مہدویت اور عصیویت اور امام وفت اور مجدد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر رکھے ہیں اور بعض کر رہے ہیں۔ مثلاً مرتضی اعلام احمد قادریانی گذر رکھے اور ان کے ماننے والے اور ان کے انکار کرنے والے موجود ہیں اور عبد البهاء مدعا نبوت و مہدویت اور بعض دیگر مجددین موجود ہیں اور ہر

ایک کے سچھنہ سچھ مانے والے اور بعض کفر کا فتوی دینے والے بھی موجود ہیں۔ اب تعلیم یافتہ حضرات انصاف سے فرمائیں کہ وہ ان سب کو یہاں سمجھیں گے اور مسیہ اور صالح بن طریف پر کفر کا فتوی دینے والے ویسا ہی خیال کریں گے جیسا حضرت صدیقؓ اور حضرت شیخ عبدالقدارؓ کے مکفر اور کفر کے فتوی دینے والے کو، ذرا پہنچ نو رایہ اپنی سے ملاحظہ کر کے اس کا جواب دیں۔ کیا ہر ایک جھوٹے مدحی کے مانے والے صادقین سے یہیں کہہ سکتے کہ تمہارا انکار اور کفر کا فتوی ایسا ہی ہے جیسا حضرت صدیقؓ اور حضرت محبوب سبحانیؓ کا انکار اور کفر کا فتوی ہے۔ ضرور کہہ سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک ہمان کالائق توجہ ہو سکتا ہے اور یہ دونوں انکار اور کفر کے فتوی یہاں ہو سکتے ہیں؟ ذرا سوچ کر جواب دیا جائے۔

الغرض یہ مختصر بیان ہے ایک منصف کے نزدیک اس قدر فیصلہ ضرور کرتا ہے کہ ایک مدحی کاذب، بزرگان سلف پر کفر کا فتوی پیش کرے۔ اپنے آپ کو بزرگان سلف کے مثل قرار نہیں دے سکتا اور اپنے کفر کے فتوی کو ویسا ہی غلط نہیں کہہ سکتا جیسا بزرگان سلف پر کفر کے فتوی کو اہل حق کہتے ہیں۔ اب شخصی فتوی کے حق و باطل کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ ہر ایک اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بعض فتوی دینے والے حالات سے ناقص اور کم عقل ہوتے ہیں اور سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں اگرچہ وہ اپنے خیال میں اپنے آپ کو کم علم نہ سمجھتے ہوں اور دینداری کا خیال بھی نہیں ہو۔ بعض تھبب اور نقانی غرض سے ایسا کرتے ہیں اور حق و باطل سے انہیں غرض نہیں ہوتی۔ اس لئے ضرور ہے کہ فتوی دینے والا۔ علوم دینیہ میں کامل مہارت رکھنے والا۔ دیندار، بالخصوص، حق پسند جس پر فتوی دے اس کی حالت سے پورا واقع ہو۔ اب اگر اس کے فتوی کی بنیاد صریح قول شارع علیہ السلام کا ہے تو اس کا اتباع ہر مسلمان پر واجب ہے اور اگر کمال علمی اور دیانت سے اس کا استنباط ہے تو جو حضرات علم اور فضل وغیرہ صفات کمالی دینیہ میں اس عالم دیندار کے مرتبہ کو نہیں پہنچ۔ انہیں یہ مقتضائے نص قرآنی و ائمیں سبیل ممن آناب الٰی (القان ۱۵)

”اللَّهُ تَعَالَى فَرِمَّا تَبَّعَ جُو كَمْ طُورَ سَيِّرِي طَرْفَ مَتَجَّدَّهُ ہوَنَے ہیں، ان کی عِيرَوِيَ كَر“ اس کے قول کا ایتائی چاہئے اور ان کی راستی اور محبت اسلامی کا یہ تقاضا کسی طرح نہ ہونا چاہئے کہ ایسے عالم دیندار پر بدگمانی کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

خاکسار خیر خواہ اسلام و مسلمین

ابو الحمر جمیں

میلہ کذاب

میلہ کذاب کی حالت پر خوب غور کرنا چاہئے، اس نے بالکل ابتدائے اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو ان کرمی نبوت تھا۔ حضور انورؑ کی رسالت سے اسے انکار نہ تھا اور یہ وہ وقت تھا کہ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی اور گویا تمام دنیا اسلام کے مقابلے تھی۔ با ایں ہمہ ایسے نازک وقت میں جب بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلیفہ ارشد حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کاذب سے کسی حتم کی پالیسی نہیں برقرار رکھی اور صاف طریقے سے اس سے مقابلہ اسی طرح کیا جس طرح اس وقت انہوں نے مناسب خیال کیا اور بلا آخر نہیں فتح ہوئی۔ اب جس وقت میں مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ کے قریب بیان کی جاتی ہے اس وقت اگر کوئی سچا مسلمان اپنے بھائیوں کی کثرت پر نظر کر کے رسول اللہ ﷺ اور ان کے خلیفہ اول کی پیرودی کرے اور کسی مدی کاذب کے فتنہ کو مناۓ اور دین حقانی کی حفاظت اس وقت مناسب کرے۔ اسے اہل حق اسلام کے پیشیدائی کیا کہیں گے۔ آیا وہ اسلام کا سچا خیر خواہ اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کا پورا پیرود ہے یا جھٹرالمولوی اور مسلمانوں کو کافر کہنے والا؟

ذرائق پندی اور میلہ کے قصہ میں غور کر کے اس کا جواب دیا جائے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ایسے ذی علم کو جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کا پیرونہ کہا جائے؟



ضروری اعلان

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونے والا **(ماہنامہ لولاک)** جو قادیانیت کے خلاف گرانقدر جدید معلومات پر مکمل دستاویزی ثبوت ہر ماہ میا کرتا ہے۔ صفحات 64، کپوٹر کتابت، عمدہ کانند و طباعت اور رنگین ٹائیپل، ان تمام تر خوبیوں کے باوجود زر سالانہ فقط یک صدر و پیہ منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے مطالعہ فرمائیے۔

رابطہ کے لئے

ناظم دفتر ماہنامہ لولاک ملتان

دفتر مرکزیہ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَمَا فِي السَّمَاوَاتِ

عبرت خیز

صحیفہ رحمانیہ

(۹/۸)

حضرت مولانا ابو احمد سید محمد علی مومنگروئی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عبرت خیز

جس میں خدا تعالیٰ کی عبرت خیز قدرت کا یہ نمونہ دکھایا گیا ہے کہ بعض نہایت مفسد اور غلق کو گراہ کر نہیں لے دیتا۔ بہت کچھ کامیاب ہوئے اور بعض انیماں اور برگزیدہ خدا پر دشمنوں کے ہاتھ سے شہید کر دیئے گئے اور بعض پر نہایت مصیبتیں آئیں، مرتضیٰ علام احمد قادریانی جو اپنی تھوڑی کامیابی کو اپنی صداقت کی دلیل قرار دیتے تھے اُس کا غلط ہوتا نہایت روشن ہو گیا اور یہ بیان ان کے جھوٹے ہو سنکی ایک دلیل تھی، یہ رسالہ حضرت اقدس مولانا سید ابوالاحمر رحمانی کے افادات کاملہ سے ہے۔ جن کی ذات سے صدی کے شروع میں قدیم مسیحیوں کے جواب میں لا جواب رسالہ پیغام مجھی اور فتح التسلیمات وغیرہ مشتہر ہوئے اور اس وقت جدید مسیحیوں (قادیانیوں) کے فریب سے بچانے کیلئے نہایت نادر الوجود رسائل تحریر فرمائے کر لاقبوں مسلمانوں کو گراہی سے بچایا اور ان کے ایمان کو حفظ نظر کھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آثار قیامت کے نمونے

حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت اشرار الناس پر قائم ہوگی جس کا ظہور اس زمانہ میں بخوبی ہو رہا ہے، اہل نظر عبرت کی نگاہ سے واقعات حال پر نظر ڈالیں کہ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ اور احادیث مسیح بن قطبی فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت خاتم المرسلینؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، جس سے معلوم ہوا کہ تشریعی اور غیر تشریعی، ظلیٰ اور بروزی ہر ایک قسم کی نبوت کا ہمیشہ کے واسطے خاتم ہو گیا، اور حضورؐ کے بعد اللہ جل شانہ نے اپنی تمام حقوق پر قیامت تک کیلئے رسالت و نبوت کو بند کر دیا، مگر افسوس کہ باوجود اس زبردست دلیل اور قطبی فیصلہ کے کتنے مدعاں نبوت زمانہ گذشتہ اور موجودہ میں ہوئے اور ہو رہے ہیں، زمانہ حال میں پنجاب میں مرزا غلام احمد قادریانی نے نبوت اور مسیحیت وغیرہ کے دعوے کئے اور ہزارہا بندگان خدا کو گمراہ کر دیا یہ بھی مجملہ آثار قیامت کے ایک بڑا نمونہ ہے اب اُنکے پیرو سادہ لوح مسلمانوں کو ہر طرح کی شرمناک ترغیب و تحریک دیکر گمراہ کرنیکی کوشش کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرزا قادریانی کی نبوت و مسیحیت پر ایمان لانے میں ترقی کا راز ضرر ہے حالانکہ ان کی ذات سے کسی قسم کا فائدہ اسلام کو اور مسلمانوں کو نہیں ہوا بلکہ دنیا کو انہوں نے کفر سے بھر دیا، بھائیوں انھیں ایمان سوز اور گمراہ کن مرزا میں تعلیمات اور خیالات کے رو میں خانقاہ رحمانیہ سے محض حصہ اللہ ایک سلسلہ رسائل عرصہ سے جاری کیا گیا ہے تاکہ واقف مسلمان مرزا یوسوں کی قید سے محفوظ رہیں یہ رسالہ بھی انھیں مقاصد اور اغراض کی تجھیل کے واسطے شائع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے مسلمان بھائیوں کو نفع بخشے اور زمانہ حال کی ہر قسم کی گمراہی سے محفوظ رکھے۔ آمين۔

خیر خواہ مسلمین محمد الحق غفر اللہ الرزاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اُس خدائے حکیم کی تعریف سے ہماری زبان تراور دل سرور ہونا چاہئے، جس کی حکمت بالغہ کی انہائیں ہے جس نے اپنے کرم سے ہماری ہدایت کیلئے انہیاء بھیجے جن کے سردار حضرت محمدؐ ہیں۔ جن کا ایک خطاب رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ہے اور دوسرا خطاب خاتم النبیین یعنی تمام انہیاء کے آخر میں آنے والے، اس خطاب سے مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود آپؐ ہی کا بھیجننا تھا مگر اور تمام انہیاء بطور مقدمہ اُجیش بھیج گئے تھے تاکہ عالم کو آراستہ کریں اور اس لائق کر دیں کہ آپؐ کی شریعت کاملہ کے تحمل ہو سکیں؛ آپؐ کے بعد کسی نبی کی حاجت نہ رہے، جس طرح آفتاب نکلنے کے بعد تاروں کی حاجت نہیں رہتی خدائے تعالیٰ نے جو کتاب آپؐ کو عنایت کی ہے ہم قرآن مجید کہتے ہیں وہ قیامت تک عالم کی ہدایت کے لئے کافی ہے دنیا کے ہر حصہ کا ہر شخص بے تکلف اسے سمجھ کر اس پر عمل کر کے نجات کا مستحق ہو سکتا ہے، اُس کے معانی اور مطالب نہایت ظاہر ہیں، مگر یہ عجب قدرت خدا ہے کہ باوجود ظہور کے اُس کے مطالب دیقتوں تک پہنچنا اور کامل طور سے اُس کے اسرار غامضہ کا سمجھنا انسانی قدرت سے باہر ہے یہاں یہ شعر مناسب حاصل ہے۔

ملتا تیرا اگر نہیں آسان تو سہل ہے
دو شوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

بھی وجہ ہے کہ ہر ایک ذی علم و فہم اور کوشش کے مطابق سمجھتا ہے اور اگر علم و فہم کے ساتھ نور قلب بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا ہے تو اُس پر بچے اور واقعی اسرار کھولے جاتے ہیں، اور جس قدر یہ نور خدادا زیادہ عنایت ہوتا ہے اُسی قدر اُس پر زیادہ اکشاف ہوتا ہے اور قرآن مجید کے معانی اور اسرار اُس پر زیادہ کھلتتے ہیں، اور علم و فہم اگرچہ بہت کچھ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے وہ نور قلب عنایت نہیں کیا، جس کی نسبت کہا جائے کہ ”ینظر بنور اللہ“ تو اب دو حالات ہوں گی یا تو

معمولی ضروری یا تسلی سمجھے گا اور بیان کرے گا، یا اُس کا علم اس کا صدقہ ہو گا۔ اے روشنی طبع تو
برمن بلاشدی، اللہ اُس سے بچائے اللہ تعالیٰ اُن کا ملین علاپر بے انتہا رحمت نازل کرے جنہوں
نے اپنی ہمت اور کوشش کو قرآن مجید کے سمجھنے میں صرف کیا اور بقدر ان کی نور ایمانی کے معانی
قرآن اور اُس کے خاتم اُن پر مشکف ہوئے اور ہم تک ان کے اکشافات پہنچے، مگر یہ بھی معلوم
کر لیتا ضرور ہے کہ بعض نے قرآن دانی کا بہت کچھ دعویٰ کیا اور مسلمانوں پر اس بات کے ظاہر
کرنے کی بڑی کوشش کی کہ ہم قرآن مجید کے معارف و خاتم سے اس قدر واقف ہیں کہ دوسرا
نہیں، مگر میں نہایت سچائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اُن کی تفسیر یا توبالکل یہودیانہ
تحريف معنوی ہے قرآن مجید کا وہ مطلب ہرگز نہیں ہے یادہ تفسیر خوش کن باتیں ہیں جسے قرآن
مجید کے الفاظ سے کچھ تعلق نہیں ہے، اتفاقیہ کہیں صحیح تفسیر بھی ہو مرزا غلام احمد قادریانی کی قرآن دانی
کا یہی حال ہے، اب میں نمونہ کے طور پر قرآن مجید کے ایسے مضمون کا ذکر کرتا ہوں؛ جس سے اُس
کا اشکال اور خدا تعالیٰ کی بے نیازی دونوں ظاہر ہوں گی مرزا قادریانی نے چونکہ صادق اور کاذب کا
معیار دنیاوی کامیابی اور ناکامی کو سمجھرا یا ہے اور قرآن شریف سے اسے ثابت بتایا ہے اس لئے میں
اسی مضمون کی بعض آیتیں پیش کرتا ہوں، ذرا خوب متوجہ ہو کر اور دل کو طرف داری اور تعصب کے
گرد و غبار سے صاف کر کے ملاحظہ کیجئے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہی سورہ کے پہلے ہی رکوع
میں ایمانداروں کو بشارت دی اور فرمایا "أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ" (آل عمران: ۵) یعنی یہی لوگ اپنے پروڈگار کے سیدھے راست پر ہیں اور یہی لوگ فلاح
پانوں اور مراد کو پہنچنے والے ہیں، جو حضرات عربیت سے واقف ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ
ایمانداروں کو فلاح کی بشارت ہی نہیں دی گئی بلکہ اس بشارت کو ان کے ساتھ مخصوص کر دیا یعنی
ایماندار ہی کامیاب ہوں گے، اور جو نعمت ایمان سے محروم ہے وہ فلاح سے بھی محروم ہے اس
مطلوب کو قرآن مجید میں متعدد جگہ مختلف طور سے بیان فرمایا ہے کہیں "هُمُ الْمُفْلِحُونَ" فرمایا
ہے، کہیں "هُمُ الْفَائِزُونَ" ارشاد ہوا ہے، جس سے یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ فلاح پانا اور
فائز المرام ہونا مسلمانوں ہی سے مخصوص ہے، کوئی منکر کوئی کافر فلاح نہیں پا سکتا اس مدعای کو
دوسرے مقام پر نہایت صفائی سے فرمایا ہے مثلاً سورہ مونموں ۲۷ کے آخر میں ارشاد ہوا "إِنَّهُ
لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ" یعنی اس میں شہنشہیں ہے کہ کافر فلاخ نہیں پاتے، یہ مدعای متعدد آیات سے
ثابت ہے یہ آیتیں نہایت صفائی سے بتاتی ہیں کہ کافر یہودی ہو یا عیسائی، مشرک ہندو ہو یا آریہ،

کسی حکم کا ہو سب کے لئے ارشاد خداوندی یہی ہے کہ وہ فلاج نہ پائیں گے اور فاتح المرامنہ ہوں گے اب فلاج نہ پانے اور نقصان میں رہنے کو کسی خاص کافر سے مخصوص کرنا مثلاً یہ کہنا کہ وہ مفتری فلاج نہیں پائے گا جو الہام دھی (جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے میر و کتبتے ہیں) کا جھوٹا دعویٰ کرے، قرآن مجید کے بالکل غلاف ہے، کیونکہ قرآن میں نہایت صفائی سے کمر ارشاد ہے کہ کوئی کافر کوئی مفتری فلاج نہیں پائے گا، آیت مذکورہ کے علاوہ ذیل کی آیت ملاحظہ کی جائے اس میں وہی حکم دوسرے الفاظ میں انہیں عام مکرین کے لئے بیان ہوا ہے ارشاد ہے ”وَمِنْ أَظْلَمُ مِمْنَ الْفَرِيَّ عَلَى اللَّهِ كَلِبَاً أَوْ كَذَبَ بِإِيمَنِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ“ (انعام ۲۱)

اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو خدا پر مجموعت باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹائے، اس میں شبہ نہیں کہ ظالم (تافرمان) فلاج نہیں پائیں گے اس آیت سے پہلے مشرکین اور اہل کتاب کا ذکر ہے بیان انہیں کی نہست میں ارشاد ہوا کہ مفتری علی اللہ اور کذب سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے، یعنی مذکورہ دونوں گروہ مفتری بھی ہیں اور کذب بھی ہیں، پھر ان سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے، مفتری اس لئے ہیں کہ بعض بعض غلط باتوں کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں، مثلاً فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں یا حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں یا ماحرف شدہ باتوں کو کتاب الہی کا حکم بتاتے ہیں۔

الغرض اس آیت میں دو مخصوصوں کو بہت بڑا ظالم کہا ہے ایک وہ جو خدا پر افتراء کرے دوسراؤ جو خدائی آیتوں کو اس کی نشانوں کو جھٹائے اور انکار کرے اس کے بعد عام ظالموں کے لئے باتا کیا یہ ارشاد ہے کہ کوئی فلاج نہیں پائے گا، سب نام اور ہیں گے اور جب ہر ایک ظالم کے لئے یہی حکم ہے تو دنیا میں مسلمانوں کے سواب قدر فرقے خدا کے مانے والے ہیں مثلاً یہود، نصاریٰ مشرک، بت پرست، آریہ اور جوسرے سے خدا ہی کو نہیں مانتے، جیسے اس وقت کے دہریہ سب کے لئے اس آیت میں بھی ارشاد ہے کہ فلاج نہیں پائیں گے نام اور ہیں گے غرضیکہ آیت میں مفتری علی اللہ کی خصوصیت ہرگز نہیں ہے، فلاج نہ پانے میں مفتری اور دوسرے کذب کلام الہی اور مجرمات محمدی دونوں برابر ہیں، اب جو کوئی اس حکم خداوندی کو مفتری کے ساتھ خاص کرے اور مفتری کے معنی بھی ایسے کرے جس سے مشرکین اور اہل کتاب خارج ہو جائیں وہ قرآن شریف کی صریح تغایفت کرتا ہے ایک اور آیت ملاحظہ ہوا ارشاد ہے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمْنَ الْفَرِيَّ عَلَى اللَّهِ كَلِبَاً أَوْ كَذَبَ بِإِيمَنِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۖ (یونس ۷۱)

کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ، بہتان باندھایا اُس کی آتوں کو جھٹلایا اس میں شک نہیں کرایے گئے کار فلاج نہیں پائیں گے
 ان دونوں آتوں میں دو طرح سے عموم کو بیان کیا گیا ہے پہلے تو یہ ارشاد ہوا کہ مفتری اور مکذب سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے ان دونوں میں سب کافر آئے گئے خواہ وہ یہود و نصاری ہوں یا کوئی مفتری ہو فلاج نہیں پائیں گے پھر ان سب کو مجرموں میں داخل کیا جو بہت عام لفظ ہے ہر گھنگاڑ کو مجرم کہتے ہیں اس عموم کے ساتھ ارشاد ہوا کہ کوئی مجرم فلاج نہیں پائے گا اس پر بھی نظر کی جائے کہ یہاں تین آیتیں نقل کی گئیں، تینوں میں تین طریقوں سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے، چہلی آیت میں ارشاد ہوا کہ کوئی کافر فلاج نہیں پائے گا، یہاں تو مفتری کا لفظ ہی نہیں لایا گیا، عالم مسکریں خدا اور رسول کے لئے عدم فلاج کا حکم سنادیا گیا دوسری اور تیسری آیت میں مفتری کے ذکر کے ساتھ دوسرے عنوان سے عموم کو بیان فرمایا، مختلف طریقوں سے اس حکم کے بیان کرنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ فلاج نہ پانے کی تین وجہیں معلوم ہوئیں۔
 اول! یہ کہ اپنے پروردگار اور اپنے منعم حقیقی کے مسکر ہیں۔
 دوم! یہ کہ ظالم ہیں۔

سوم! یہ کہ مجرم ہیں، اپنے پروردگار حقیقی کا انہوں نے جرم کیا ہے ان دونوں کے طرز بیان سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ہر ایک ظالم اور ہر ایک مجرم اس کا مستحق ہے کہ فلاج نہ پائے اور اپنی مراد کو نہ پہنچے، جب ہر ایک ظالم اور مجرم اس کا مستحق ہے تو جو شخص بہت بڑا ظالم ہے اور بہت بڑا مجرم ہے وہ اس سزا کا بہت زیادہ مستحق ہو گا، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آتوں میں دو گروہ کو بہت بڑا ظالم فرمایا ہے ایک مفتری علی اللہ کو دوسرے اللہ تعالیٰ کے نشانیوں کے مکذب کو، ان دونوں گروہوں میں کوئی تفرقة نہیں فرمایا، دونوں کو بہت بڑا ظالم ٹھپرا کریں یہ عید بیان فرمائی کہ فلاج نہیں پائیں گے نامرا در ہیں گے۔

الحاصل آیات قرآنیہ اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا کہ ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے فلاج پائیں گے اور کامیاب ہوں گے اور جو کافر ہیں یعنی خدا کے کسی رسول کے مسکر ہیں اور خدا کی آتوں کو نہیں مانتے، یا خدا پر افتراء کرتے ہیں وہ نامرا اور ناکام رہیں گے انہیں فلاج ہرگز نہ ہو گی، اب جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و فہم کے ساتھ علم کی نعمت وی ہے اور تحقیق حق ان کا شیوه ہے وہ اس پر غور کریں کہ فلاج پانے اور فائز المرام ہونے سے کیا مقصد ہے؟ آیا دنیاوی

متا صد کا پورا ہونا، مثلاً قورمہ پلاو کھانے کو اور ملک وزیر ان استعمال کرنے کو بخوبی ملنے لگئے کسی نہ کسی عنوان سے روپیہ ہاتھ میں آنے لگئے یا جائیداد اور ملک ہاتھ آجائے یا کہیں کا حاکم یا بادشاہ ہو جائے یا اولاً اور معتقد ہیں زیادہ ہو جائیں، کیا قرآن شریف میں ایسے شخص کو فلاح پانے والا اور فائز المرام کہا ہے؟ ہرگز نہیں، اور فلاح نہ پانے اور کامیاب نہ ہونے سے یہ غرض ہے کہ دنیا میں وہ ذلیل و خوار ہوں گے ہر طرح کی تجھی کی اُن پر آئے گئی یاذت سے تباہ و بر باد کئے جائیں گے یہ مطلب عوام خیال کر سکتے ہیں، مگر جنہیں قرآن مجید پر نظر ہے اور عقل و دانش کے ساتھ دنیا کے حالات پر اُن کی نظر و سعی ہے اور نیکوں اور بدلوں کے واقعات کو انہوں نے عبرت کی نگاہ سے دیکھا ہے وہ یقین کرتے ہیں کہ ان آئتوں میں فائز المرام ہونے سے دنیا کی کامیابی مراد نہیں ہے، یعنی جسے دنیا کے لوگ دنیاوی چیزوں کے فریفتہ لفڑ پرست کامیابی بھختے ہیں، ان آئتوں میں یہ کامیابی مراد نہیں ہے اور دنیا کی نعمت جو قرآن و حدیث میں آئی ہے وہ بھی اس کی شاہد ہے کہ ایماندار کے فائز المرام ہونے سے دنیا کا مل جانا اور اُس میں خوش ہو جانا مراد نہیں ہو سکتا، اب اس کے شواہد اور دلائل پر نظر کی جائے، اس کا ثبوت قرآن مجید کے نصوص صریحہ اور واقعات زمانے سے اظہر من لفڑ ہو رہا ہے، پہلے قرآن مجید کی آیت ملاحظہ کیجئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے فرعون نے جس وقت جادوگروں اور اپنے درباریوں اور رعایا کا مجمع کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف فرمائے اس وقت حضرت موسیٰ نے فرعون سے اور تمام حاضرین جلسہ سے فرمایا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوسَىٰ وَيْلُكُمْ لَا تَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُشَحِّنُكُمْ بِعَذَابٍ وَّقَدْ خَابَ مَنْ أَفْتَرَى (طہ: ۶۱)

تمہارے حال پر افسوس آتا ہے، تم خدا سے تعالیٰ پر افترا نہ کر، اگر ایسا کرو گے تو خدا سے تعالیٰ تمہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیگا (حضرت موسیٰ نے یہ پیشگوئی خاص فرعون اور اُس کے لوگوں کے لئے کی پھر عام طور سے فرمایا) اور اس کا یقین کرو کہ جس نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا وہ نا مادر ہا فائز المرام نہ ہو گا۔

اس آیت میں کافی باشیں قابل غور ہیں، اول فرعون کو اور اُس کے مانے والوں کو مفتری علی اللہ کہا گیا حالانکہ ان میں سے کوئی الہام یا وحی کامد نہیں تھا، دوم عام مفتری کے لئے یہ ارشاد ہے کہ جو افترا کرے گا وہ یقیناً نا مادر ہے گا، اب اُس کا افترا خواہ اس طریقے سے ہو کہ وہ الہام و

وہی کا جھوٹا دعویٰ کرنے یا دوسرے طریقے سے ہوشلائی ہو دنصاری وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے مفتری کہا ہے یہ بھی مفتری ہیں، مگر دوسرے طریقے سے ان کا افتراء ہے، سوم ایک بڑی بات قابل لحاظ یہ ہے کہ فرعون جس نے چار سو برس تک حکومت کی اور اس کے عروج اور غرور کی یہ نوبت پہنچی کہ خدائی کا دعویٰ کیا اور ”أَنَّا زَعَمْنَا لَأَنَّا أَخْلَقْنَا“ (تازعات ۲۳) کہا، اور باوجود اس سرگشی اور افتراء پر داڑی کے ایسا کامیاب رہا کہ اس کی نظریہ دنیا میں نہیں ملتی، اور اس دراز مدت میں بھی اسے بخار بھی نہ آیا، اس کی نسبت بھی ارشاد ہے کہ خاص بخاس رہا، فائز المرام نہ ہوا، جب فرعون کی نسبت ایسا کہا گیا جس نے چار سو برس حکومت کی اور دعویٰ خدائی کر کے حقوق خدا سے اپنے آپ کو خدا منویا تو اظہرہ من الخشی ہو گیا کہ دنیا میں کوئی کیسا ہی خوش حال ہو جائے کسی بلند مرتبہ پر پہنچ جائے، ہر طرح کی مراد اس اس کی پوری ہوں اسے قرآن مجید فائز المرام نہیں کہتا، اس مقصد کے لئے یہی ایک آیت کافی ہے مرزا قادریانی نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اس آیت کو متعدد جگہ پیش کیا ہے مگر صرف آخر کا جملہ یعنی ”وَقَدْ خَابَ مِنَ الْفُتُورِ“، نقل کیا ہے پوری آیت نقل نہیں کی، کیونکہ پوری آیت اُن کے مدعاوے کے خلاف تھی چار مارم اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا پر افتراء کرنے والا تمین چار سو برس تک نہایت کامیابی سے زندہ رہ سکتا ہے، کیونکہ فرعون کو مفتری کہا گیا، اور باوجود مفتری ہونے کے غالباً چار سو برس تک اس نے حکومت کی، اور بہت کچھ کامیاب رہا، اب یہ کہنا کہ جو الہام و وہی کا جھوٹا دعویٰ کر کے خدا پر افتراء کرے وہ جلد ہلاک ہوتا ہے جیسا کہ مرزا قادریانی کہتے ہیں، محض زبردست ہے جسے تھوڑی بھی عقل دی گئی ہے وہ بکھر سکتا ہے کہ یہ بالکل خلاف عقل ہے کہ جو خدائی کا دعویٰ کرے اور خدا تعالیٰ کا منکر ہو اور حقوق سے اپنی خدائی کو منوائے اور خدا کے مانتے والوں کو سخت ایذا پہنچائے وہ تو جلد ہلاک نہ ہو اور جو خدا تعالیٰ کو مان کر اپنے نفس کے لئے الہام و وہی کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ جلد ہلاک کیا جائے اسے نہ کوئی عقل باور کر سکتی ہے نہ قرآن وحدیت سے اس کا ثبوت ہے، مرزا غلام احمد قادریانی نے اربعین میں ایسے مفتری کی ہلاکتی مجب یہی لکھی ہے کہ وہ حقوق کو ہلاکت کی راہ تھاتا ہے اس لئے وہ خود ہلاک کر دیا جاتا ہے، مگر ناصل سے دیکھا جائے کہ یہ وجہ تو دونوں میں پائی جاتی ہے، کیونکہ جس طرح مدی وہی اپنی جھوٹی وہی کو منوائے اور حقوق کو گراہ کرتا ہے اسی طرح فرعون نے حقوق سے اپنی خدائی منوائے اور خلق کو گراہ کیا اور فرعون کی گمراہی جھوٹے ملہم کی گراہی سے لاکھ حصہ زیادہ ہے، کیونکہ یہاں سرے سے خدا تعالیٰ جو پروردگار اور منعم حقیقی ہے اُسی سے نہایت زور کے ساتھ غصب کا مشتعل کرنے والا اس کا دعویٰ

خدائی ہے مگر اس قہار کی آتش غضب نے ایسے مفتری کو چار سو برس کی سہلت دی 'پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ ایسا سخت جرم گراہ کرنے والا تو جلد ہلاک نہ ہو اور جھوٹا مدعی الہام جلد ہلاک کیا جائے اسے کوئی عقل سیم باور نہیں کر سکتی، افسوس ہے ان کی عقل پر جو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے خلاف اور صرطع عقل کے مخالف ایسی بد سہی حماقت کو الہامی بات خیال کرتے ہیں اور اہل علم سے کہتے ہیں کہ اسے ماں کر گئکو کرو بہت اچھا، ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں، مگر آپ کے راہ راست پر آنے کی امید نہیں ہے البتہ سب "خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ" کے مصدق نہیں ہو سکتے، اس لئے میں ایسی مثالیں بھی پیش کر چکا ہوں اور اب زیادہ توضیح کیا تھا پیش کرتا ہوں، جس سے بعض احمدی اہل علم کی بے خبری یا حق پوشی اظہر ہے میں اشتبھ ہو جائیں گے، جھوٹے مدعیان وہی والہام میں ایک صالح بن طریف بھی ہے، اس کی کامیابی اور حالت کو ملاحظہ کیا جائے آئندہ میں صالح کے علاوہ اس کی اولاد کی کچھ حالت اور پھر بعض انبیاء کی حالت بھی وکھاؤں گا تاکہ دنیا کے واقعات سے بھی فلاج اور عدم فلاج کے معنی پر روشنی پڑے اور ہمارے بیان کی صداقت ظاہر ہو۔

صالح بن طریف

انہائے مغرب میں برخواط قوم کا یہ عالم اور سلطنتے قوم میں تھا یہ شخص ہے جس کے واقعات اور حالات پر نظر کرنے سے مرزا غلام احمد قادر یافی کا بہت بڑا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے اور پھر کسی منصف مزاج کو ان کے کاذب ہونے میں تأمل نہیں رہ سکتا، اس کی مختصر حالت ملاحظہ کی جائے، اس کا باپ طریف ایک غریب شخص تھا، مگر دوسری صدی کے شروع میں اپنی قوم کا بادشاہ اور سردار ہو گیا تھا، اور نبوت کا دعویٰ بھی اس نے کیا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ دعویٰ نبوت کے بعد اسے ایسا فرد غہو اور اس قدر لوگ معتقد ہوئے کہ بادشاہ ہو گیا، اس کے مرنے کے بعد اس کی سرداری اور حکومت اس کے بیٹے کوئی چونکہ یہ پہلے سے عالم اور نیک مشہور تھا حکومت اور سرداری ملنے سے اس کی حالت پہنچی، اور ایسے خیالات اس کے بلند ہوئے کہ نبوت کا دعویٰ اور زور سے کیا، اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ مجھ پر قرآن نازل ہوتا ہے اور جس طرح ہمارے قرآن مجید میں سورتیں ہیں اسی طرح اس نے بھی اپنے قرآن میں سورتیں بیان کیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں،

سورہ الدیک، سورہ الحمز، سورۃ الفیل، سورۃ آدم، سورۃ نوح، اس کے سوا بہت انبیاء وغیرہم کے نام پر سورتوں کے نام تھے سورہ باروت و ماروت و ابلیس، سورۃ غرائب الدنیا، اُن کے

معتقدین کے گمان میں اس سورۃ میں بہت کچھ علم تھا اور کچھ احکامات حلال اور حرام کے متعلق بھی اس میں تھے اس سورۃ کو اس کے مریدین نمازیں پڑھتے تھے۔

اب میں فہمیدہ حضرات کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مدعی اور اس کے پیرو قرآن مجید کو مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو سچا جان کر یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جناب رسول ﷺ کے بعد مستقل نبی آ سکتا ہے اور اس پر ایسے الہامات اور وحی ہو سکتے ہیں کہ اس میں حلال و حرام کے احکام ہوں، جس کا حاصل یہ ہے کہ قادیانی جماعت جنہیں تشریعی نبی کہتے ہیں وہ بھی آ سکتا ہے اور آیت "وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ" (ازباب ۲۰) بھی صحیح درست رہ سکتے ہے کیونکہ یہ شخص اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کہتا تھا (جب اس نے اپنے قرآن کی سورہ غرائب الدنیا میں حرام و حلال کے احکام بیان کئے تو معلوم ہوا کہ اس کو صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ تھا) اور اس کے پیرو اس کی تصدیق کرتے تھے مرا زا غلام احمد قادیانی نے بھی ایسا ہی دعویٰ کیا ہے اور نہایت صراحةً کے ساتھ کیا ہے، مگر چونکہ ان کی باقی نہایت چیزیں ہوتی ہیں اور ان کے کلام میں بہت تناقض ہے، ایک ہی دعویٰ کی نسبت کہیں اقرار ہے اور بہت زور کیسا تھا دعویٰ کیا ہے اور کہیں اس سے انکار ہے اور اس میں کوئی قید لگا دی ہے، اور اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے مختلف موقع اور مختلف طبیعتوں کا خیال کر کے مختلف باتیں کہیں ہیں تاکہ ہر ایک موقع پر جو مناسب ہو وہ قول پیش کر دیا جائے مگر اس میں شبہیں کہ مرا زا قادیانی نے نہایت شدودہ سے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے (اس کے ثبوت میں خاص رسالہ لکھا گیا جس کا نام "دعویٰ نبوت مرا" ہے اور صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶۷ میں چھپا ہے پہلے تو مرا زا ای اکثر یہی کہتے تھے کہ مرا زا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ نہیں ہے، اب دیکھئے کیا باتیں بتاتے ہیں) اور صاحب شریعت نبی ہونے کا انھیں دعویٰ ہے، ان کا رسالہ ارٹیشن نمبر ۴ صفحہ ۲ (خواجہ احمد ۲۳۵) دیکھا جائے، مگر ان کے مریدین چونکہ جانتے ہیں۔ کہ یہ دعویٰ کرنا صریح آیت قرآنیہ نہ کوہہ سے انکار ہے اس لئے عوام کے دھوکا دینے کو باتیں بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں، حالانکہ بھن غلط ہے تمام الافت اور مفسرین خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے لکھتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ رسول تشریعی انبیاء کے خاتم ہیں، مگر جب مرا زا قادیانی نے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ جواب بھی غلط ہو گیا، کیونکہ جناب رسول ﷺ کے بعد مرا زا قادیانی اپنے دعوے کے بوجب صاحب شریعت ہی ہوئے یہاں تک کہ بعض احکام بھی منسوخ کئے مثلاً جہاد کو منسوخ کیا جیتیت سے زیادہ دین کو منسوخ کیا،

اس لئے نبوت کی کوئی قسم باقی نہیں رہی جس کے خاتم جناب رسول اللہؐ تھبیریں اور مرزا قادریانی کے دعوے کے بوجب آیت "وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" غلط ہو گئی (نحوذ بالله من) مگر جس طرح صالح باوجود دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کے امت محمدی ہونے کا دعویٰ مرنگتا تھا، اسی طرح مرزا قادریانی اور اُس کے پیروکرتے ہیں اور عوام کے بہکانے کو کوئی بیہودہ بات بنادیتے ہیں مگر صالح مرزا قادریانی سے زیادہ سلطان اہلم تھا اس کی وجہ نہایت ظاہر ہے کہ جس طرح جناب رسول اللہؐ نے نزول قرآن کا دعویٰ کیا اُس نے بھی کیا اور اُس ملک کے بہت اہل زبان اُس پر ایمان لے آئے یہاں تک کہ نماز میں اُسے پڑھتے تھے مرزا قادریانی نے اگرچہ مجرم کلامی کا دعویٰ کیا، مگر ایسا دعویٰ نہ کر سکے جیسا صالح نے کیا تھا، صرف اتنا ہی کیا کہ چند آیات قرآنی کی نسبت یہ دعویٰ کر دیا کہ یہ میرالہم ہے اور بعض اپنے رسولوں کی نسبت اعیاز کا دعویٰ کیا، اسی سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جو جھوٹا بات بتانا چاہے اور الفاظ قرآنی میں عام کو خاص اور خاص کو عام کر کے اور نئے معنی تراش کر اپنے موافق کر سکتا ہے اور مانے والے مانے کو تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح مرزا قادریانی نے اپنے کی توران ملائیں اور آیات کے نئے معنی تراش کرنا ہے تو کوئی نئی بات نہیں ہے جدت پسند طبعیتیں نئی باتوں کو بہت پسند کرتی ہیں ایسے ہی حضرات نے انہیں پسند کیا، صالح نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ مہدی اکبر میں ہوں۔ جن کی خبریں حدیثوں میں آئی ہیں) جن کا ظہور آخر زمانے میں ہو گا۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ جھوٹا مدعا جس نے وحی والہم کا اس زور سے دعویٰ کیا کہ دوسرے قرآن کا نزول اپنے اوپر بتایا، کس قدر کامیاب ہوا تاریخ ابن خلدون سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ چھیالیں بر سر یا اس سے بھی کچھ زائد دعویٰ نبوت کیا تھا اُس نے بادشاہت کی اور اُس کی اولاد میں کئی سور بر سر تک بہت زور شور سے بادشاہت رہی ملاحظہ کیا جائے تاریخ نذ کور کی جلد ۶ ص ۷۰ میں پہلے لکھا ہے کہ اس کا باپ مرزا اور اُس کی سلطنت کا یہ مالک ہوا پھر اس کے دعویٰ نبوت اور نزول قرآن کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ صالح کا ظہور یعنی اس کے دعوے کی ابتدایا اُس کا شہرہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں ہوا۔

نوٹ: صالح بن طریف کے حالات ائمہ تسلیم ص ۱۹۳ تا ۱۹۱ جلد اہم مولانا رفیق دلاوری نے الاستفاضاء الاخبار الاول المغرب الاقصى مطبوعہ مصر کے حوالہ سے تحریر فرمائے ہیں جو قابل مطالعہ ہیں۔

ابن خلدون كـ عبارت

وكان ظهور صالح هذا في خلافة هشام بن عبد الملك من سنته سبع و عشر بن من المائة الثانية من الهجرة ثم زعم انه المهدى الاكبر الذى يخرج فى اخر الزمان وان عيسى يكون صاحبه ويصلى خلفه وان اسمه فى العرب صالح وفى سريانى مالك وفى العجمى عالم وفى العبرانى روبيا وفى البربرى وريا ومظاہ الذى ليس بعده نبى وخرج الى المشرق بعد ان ملك امر هم سبعاً واربعين سنة وعدهم انه يرجع اليهم فى دولة السابع منهم واوصلى بدینه الى ابنه الياس وعهد اليه بموالات صاحب الاندلس من بنى امية و باظهار دینه اذا قوى امرهم اقام بامرها بعده ابنه الياس ولم ينزل مظهر الاسلام مُسِرًا لما وضاه ابوه من كلمة كفرهم وكان ظاهراً عفيفاً زاهداً و اهلاً لخمسين سنة من ملکه وولى امرهم من بعده ابنه يونس فاظهر دینهم و دعا ائمَّةً كفرهم و قتل من لم يدخل فى امره حتى حرق مدانين تامستاوما والا ب ايقال انه حرق ثلاث مائة وثمانين مدينة واستلحى اهلها بالسيف ملخالق them اياه . قال رمون درخـل يونس الى المشرق وحـج و لم يـحج احد من اهـل بيـته قبلـه ولا بـعده و هـلـك لـارـبع واربعين سنـة من مـلـكـه و اـنـتـقل الـامـرـعـنـ بـيـه وولـى اـمـرـهـ اـبـوـ غـيـرـ مـحـمـدـ بـنـ مـعـادـ بـنـ اـيـسـعـ بـنـ صـالـحـ بـنـ طـرـيـفـ فـاسـتـولـىـ عـلـىـ مـلـكـ رـغـواـطـهـ و اـخـذـ بـدـينـ اـبـانـهـ و اـشـتـدـنـ شـوـكـتـ و عـظـمـهـ اـمـرـهـ و كـانـ لـهـ فـيـ البرـبـرـ قـاـيـعـ مـشـهـورـهـ و اـيـامـ مـذـكـورـةـ و اـتـخـلـدـ اـبـوـ غـيـرـ مـنـ الزـوـجـاتـ اـرـبـعـاـرـبـعـينـ و كـانـ لـهـ مـنـ الـوـلـدـ مـثـلـهـ اوـاـكـرـ وـهـلـكـ اـخـرـيـاتـ المـائـةـ ثـالـثـةـ لـثـعـبـاـنـ وـعـشـرـينـ سنـةـ منـ مـلـكـهـ وـولـىـ بـعـدـ اـبـهـ اـبـوـ الـأـنـصـارـ عـبـدـ اللهـ فـاقـتـقـىـ سـنـتـهـ وـكـانـ كـثـيرـ الدـعـوـةـ مـهـاـيـاـعـنـدـ مـلـوـكـ عـصـرـهـ بـهـادـونـهـ وـيـداـ فـعـونـهـ بـالـمـوـاصـلـةـ وـكـانـ حـافـظـاـ لـلـجـارـ وـ فـيـاـ بـالـعـهـدـ وـتـوـفـىـ سـنـةـ اـحـدىـ وـارـبـعـينـ مـنـ الـمـائـةـ الـرـابـعـهـ لـارـبـعـ وـارـبـعـينـ سنـةـ منـ مـلـكـهـ وـدـفـنـ بـاسـلـاخـتـ وـبـهـ قـبـرـهـ وـولـىـ بـعـدـ اـبـهـ اـبـوـ مـنـصـورـ عـيـسـىـ اـبـنـ اـثـنـيـنـ وـعـشـرـينـ سنـةـ فـسـارـسـيرـ آـبـانـ وـادـعـىـ النـبـوـةـ وـالـكـهـانـهـ وـاشـتـدـ اـمـرـهـ وـعـلـىـ سـلـطـانـهـ وـدـانـتـ لـهـ قـبـائلـ

مطلوب: یعنی ۱۲۷ء ہجری میں دعویٰ نبوت کے بعد اس نے یہ کہا کہ مہدی اکبر میں ہوں جو آخر وقت میں ظہور کریں گے اور عیسیٰ ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کے پیچے نماز پڑھیں گے چونکہ سلف میں یہ امر محقق اور سب کا مسلم تھا کہ مہدی اور عیسیٰ دو ہیں اور مہدی اکبر کے وقت مسح کا نزول ہو گا اور امام مہدی کے پیچے وہ نماز پڑھیں گے اس لئے وہ کہتا تھا کہ میں مہدی اکبر ہوں اور عیسیٰ میرے مصاحب ہوں گے عرب کی زبان میں اُس کا نام صالح تھا اور سریانی میں مالک اور فارسی میں عالم اور عبرانی میں روپیا اور بربری میں دریا اس لفظ کے معنی خاتم النبیین کے ہیں، غرضیکہ سینتائیس برس سلطنت اور نبوت کی وجہ سے اپنی قوم کے دینی اور دنیاوی امور کا حاکم رہ کر غالباً زہد کے غلبے سے مشرق کی جانب کسی پہاڑ کی طرف یا مکہ معظمہ چلا گیا اور اپنے لوگوں سے وعدہ کر گیا کہ تمہارے ساتھیں پشت کا جو بادشاہ ہو گا اُس وقت میں لوٹ کر آؤں گا یہ وعدہ صاف شہادت دیتا ہے کہ اُس پر زہد کا غالب ہو گیا تھا اور اُس کی وجہ سے اُس کے خیال میں سما گیا تھا کہ اس مدت تک میں زندہ رہوں گا اس لئے پیغمگوئی کرتا تھا کہ پھر آؤں گا اور اپنے بیٹے کو اپنے مذہب پر چلنے کی وصیت کی اور اُس سے عہد لیا کہ ان لوگوں کے حاکم سے دوستی رکھنا اور جب تمہاری حکومت کی حالت بمقابلہ اس کے خوب مضمبوط ہو جائے اپنے دین کا اظہار حاکم ان لوگوں سے یا عام طور سے کرنا اُس کے جانے کے بعد اس کا بیٹا اُس کی حکومت کا مالک ہوا اور اپنے تمام عہد حکومت میں خالص اسلام کا پابند رہا، اور جن عقاید کفریہ کی وصیت اس کے باپ نے کی تھی انہیں پوشیدہ رکھا یہ شخص پاکباز اور زاہد تھا، شاید اسی وجہ سے اُسے اپنے باپ کی نبوت میں تردود ہو گیا ہوا اور اُس نے اس کے مذہب کا اظہار نہ کیا ہو۔ الیاس پچاس برس حکومت کر کے مر گیا اور اُس کے بعد اس کا بیٹا یونس بادشاہ ہوا، اس نے بادشاہ ہوتے ہی اپنے دادا کے مذہب کا اعلان کر دیا اور لوگوں کو اس کے مانے پر مجبور کیا اور جس نے نہ مانا سے قتل کیا یہاں تک کہ بعض شہروں کو جلا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ تین سو اسی شہر جلا دیئے گئے اور ان کے باشندہ یعنی کردیئے گئے اس کے بعد بقول رمون یونس حج کو گیا اور اس کے علم میں نہ اس سے پہلے اُس کے گھر کے لوگوں میں کسی نے حج کیا تھا نہ اسکے بعد (الحاصل باوجود ایسے ظلم و تحدی کے اپنے دادا کی گمراہی کو پھیلاتا رہا اگرچہ الیاس برس بادشاہت کر کے معمولی موت سے اس نے انتقال کیا اور اس عرصہ دراز تک خدا نے قہار کے آتش غضب نے اسے نہیں کھایا) اس کے بعد یونس کے بیٹے کو سلطنت نہیں ملی بلکہ ابوغیرہ کو ملی جو اس کا بھتیجا اور صالح کے

دوسرے بیٹے صالح کا پوتا تھا غرفیک صالح کا دوسرا پوتا بادشاہ ہوا اور برغواط کے تمام ملک پر غالب ہو گیا اور اپنے باپ دادا کے ندھب کو اختیار کیا اور اس کی حکومت شوکت بہت زور کی ہوئی اس نے چوالیں بیباں کیں اور اسی قدر اس کے اولاد ہوئی اور ۲۹ برس بادشاہی کر کے مر، اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالانصار عبد اللہ بادشاہ ہوا اس نے بھی اپنے باپ ابوغفریں کا طریقہ اختیار کیا لیکن اپنے دادا صالح کا ندھب اختیار کیا اور لوگوں کو اپنے ندھب کی طرف بہت بلاتا تھا اس کے وقت میں دوسرے بادشاہ اس سے ڈرتے تھے اور اس سے میل کر کے اپنا بچاؤ کرتے تھے یہ شخص اپنے پڑوی کے حقوق کا لحاظ رکھتا تھا اور اپنے عہد کو پورا کرتا تھا (مگر افسوس ہے کہ مرزا نبویں کے نزدیک خدا تعالیٰ اپنے عہد کو پورا نہیں کرتا) ابوالانصار ۳۲ برس بادشاہت کر کے ۲۳ میں مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا ابو منصور عیسیٰ ۲۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اپنے باپ دادا کا طریقہ اختیار کیا اور نبوت و کہانیت کا مدعا ہوا اور اس کی سلطنت بہت زور کی ہوئی اور مغرب کے تمام قبیلے اس کے مطیع و منقاد ہو گئے۔ ابن خلدون کا مضمون ختم ہوا اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں

۱ صالح نے وحی اور الہام کا دعویٰ کیا اس کا ثبوت دو وجہ سے ہے اول یہ کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ وحی و الہام خداوندی کا دعویٰ کئے بغیر اس کے نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا، دوسرے یہ کہ اس نے زبول قرآن کا دعویٰ کیا اس کا بھی مطلب ہی ہے کہ جس طرح جتاب رسول اللہ پر قرآن شریف نازل ہوتا رہا اسی طرح صالح کہتا ہے کہ مجھ پر نازل ہوتا رہا جس طرح قرآن مجید میں سورتیں ہیں اسی طرح وہ بھی اپنے قرآن کی سورتوں کا نام بتاتا ہے دعویٰ وحی کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے اب اگر کوئی احمدی کسی تاریخ میں اُن سورتوں کو نہ دیکھئے تو صالح کا دعویٰ وحی و الہام غلط نہیں ہو سکتا۔

۲ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ صالح کا چلا جانا کسی خوف کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ وہ نہایت اطمینان سے اپنے بیٹے کو بادشاہ بنانا کر اور اسے وصیت کر کے گیا جانے کی وجہ اور پر بیان کر دی گئی ہے اب جن کی آنکھیں ہوں اور علم سے انھیں کچھ حصہ ملا ہو وہ ابن خلدون کے ص ۷۷ کی سطر ۲۲ سے ۲۳ تک ملاحظ کریں جانے کے وقت صالح نے چار باتیں نہیں اول اس نے اپنے سب متعلقین کے رو برو پیشیگوئی کی کہ جس وقت تم میں ساتواں بادشاہ ہو گا اس وقت میں آؤں گا صالح نے پیشیگوئی اپنی قوم برغواط سے کی تھی اس قوم میں اول بادشاہ طریف ہوا دوسرے صالح اور ساتواں ابو منصور عیسیٰ ہوا جس نے بادشاہت کے ساتھ نبوت کا بھی دعویٰ کیا اس پیشیگوئی سے

نہایت صفائی سے ظاہر ہو گیا کہ اسے اپنی قوم میں بلکہ خاص اپنی اولاد میں عرصہ تک سلطنت رہنے کا یقین تھا، اب جس طرح مرزا قادریانی کی پیشگوئیوں میں باقی بنا لی جاتی ہیں اس لحاظ سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی، کیونکہ جس طرح یہ بادشاہ اور مدئی نبوت تھا اسی طرح اُس کی اولاد میں برغواط قوم کا ساتواں بادشاہ مدئی نبوت ہوا اس کی نسبت صالح کا یہ پیشگوئی کرنا کہ میں ساتویں پشت میں آؤں گا، بیجانیں ہے، کیونکہ اس کی قوم کا ساتواں بادشاہ اس کی اولاد میں ہوتا اور اس کے ساتھ اُس کا دعویٰ نبوت کرنا گویا اسی کا لوث کر آتا ہے۔

ایک اور طریقے سے بھی اس پیشگوئی کی صحت ہو سکتی ہے وہ یہ کہ جس طرح مرزا قادریانی نے مخصوص عقائد اسلامیہ کے اصلی مقاصد کو بدلتا دیا اسی طرح صالح اگر تائیخ کا قائل ہو تو عجب نہیں اسی لئے ممکن ہے کہ اس کی قوم ابوالمحصور کے جون میں صالح کا آنا خیال کرتی ہو اور ابوالمحصور کے آنے کو صالح کا آنا سمجھتی ہو اور تائیخ کا مسئلہ ایسا ہے کہ بعض (خام خیال) مسلمان بھی اس کے قائل ہو گئے ہیں، مولوی قلندر علی پانی پتی جو راجہ شیر کے وزیر کرپارام اور اور اس کے بیٹے انتہ رام کے استاذ تھے وہ قرآن مجید کی آیات سے ثابت کرتے تھے جس طرح مرزا اُن خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے خدائے قدوس پر جو سخت الزام آتا ہے اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

الحاصل جس طرح مرزا اُن مرزا قادریانی کی پیشگوئیوں کو پیش کیا کرتے ہیں اسی طرح برغواط اس پیشگوئی کو پیش کرتے ہوں گے یا پیش کر سکتے تھے دوم..... جانے کے وقت خاص اپنے بیٹے سے اپنے نذهب کی وصیت کی یعنی اس پر قائم رہنا۔ سوم..... تاکید کے ساتھ یہ وصیت کی کہ اندرس کے حاکم سے دوستی رکھیو (یہ حاکم ہی امیہ میں تھا)۔ چہارم..... یہ کہا کہ جب تمہاری سلطنت کے امور (بمقابلہ ہنی امیہ کے) قوی ہو جائیں تو اپنا نذهب خاص اندرس کے حاکم پر یا عام ہنی امیہ پر پیش کیجیو۔ اسی صراحتوں کے ساتھ کسی ذی علم کا یہ کہنا کہ صالح خوف کی وجہ سے بھاگ گیا، سو اے اس کے کہ وہ قصد آنا واقفوں کو دھوکا دتا ہے اپنے کسی نفع کے واسطے یا اللہ نے اس کے علم و فہم کو سلب کر لیا ہے اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۳ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ صالح نے ۲۷ برس دعویٰ نبوت کیا، اس کے بعد جب اس دراز مدت تک نبوت اور سلطنت کر چکا اور بوزہا ہو گیا اس وقت وہ جانب مشرق یعنی مکہ محضر کی طرف یا پہاڑوں میں چلا گیا، اگر حق طلبی ہے تو اس کی تفصیل ملاحظہ کیجئے، اس مقام پر ابن خلدون

نے کئی پشتوں تک کسی کا سند وفات نہیں بیان کیا بلکہ صرف تخت شمنی کی مدت بیان کی؛ البتہ ابوالانصار کا سند وفات اور اُس کی سلطنت کی مدت دونوں بیان کی ہیں، اب حساب کرنے سے صالح کا دعویٰ نبوت کا زمانہ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے، ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیا جائے۔ اس نقشے سے صالح کی نبوت کا زمانہ اور اُس کی اولاد کی سلطنت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔

نام: ابوالانصار عبد اللہ

کیفیت: اس کی وفات اور سلطنت کی مدت ابن خلدون نے لکھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ ۷۲۹ھ میں یہ بادشاہ ہوا اور ۳۲۳ میں انتقال کر گیا،

وفات: ۳۲۱ھ، زمانہ سلطنت: ۳۲۲، حساب: ۳۲۲، ۲۹۷، ۲۹۸، سن جلوس: ۷۲۹ھ

نام: ابوغفار محمد، کیفیت: یہ ابوالانصار کا باپ ہے، وفات: ۷۲۹ھ، زمانہ سلطنت: ۲۹

حساب: ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۶۸، سن جلوس: ۵۲۶۸

نام: یونس

کیفیت: یہ صالح کا پوتا اور ابوغفار کا بھچا ہے جب اُس کے مرنے کے بعد اُس کا بھیجا اور ابوغفار بادشاہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ابوغفار کا سند جلوس یونس کی وفات کا سند ہے۔

وفات: ۲۶۸ھ، زمانہ سلطنت: ۳۲۲، حساب: ۳۲۲، ۲۲۳، ۲۲۲، سن جلوس: ۵۲۲۳

نام: الیاس

کیفیت: یہ صالح مدینی نبوت کا بیٹا اور یونس کا باپ ہے جب اس کے مرنے کے بعد ہی یونس بادشاہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ۲۲۳ھ میں اس کی وفات اور ۷۲۴ھ میں اپنے باپ صالح کے بعد بادشاہ ہوا۔

وفات: ۲۲۳ھ، زمانہ سلطنت: ۵۰، حساب: ۵۰، ۲۲۳، ۱۷۲، سن جلوس: ۷۲۳

نام: صالح بن طریف

کیفیت: مکہ مدینی نبوت ہے اس کے دعویٰ کا غلبہ ۷۲۴ھ میں ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ۷۲۷ھ میں سلطنت چھوڑ کر اپنے بیٹے الیاس کو اپنا قائم مقام کر کے چلا گیا،

اس نقشے سے یقینی طور سے آتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ صالح بن طریف ۷۲۳

ہجری میں اپنے بیٹے الیاس کو سلطنت حوالہ کر کے گیا ہے، اب اس نقشہ کو سیدھے طور سے جانچ لیجئے اور ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

نام: صالح بن طریف

ابتداء ظہور دعویٰ یا ابتدائے سلطنت: ۱۴۷۶ھ
انہما: ۱۴۷۳ھ، مدت دعویٰ یا تخت نشینی: ۲۷ برس
نام: الیاس

ابتداء ظہور دعویٰ یا ابتدائے سلطنت: ۱۴۷۳ھ
انہما: ۱۴۷۵ھ، مدت دعویٰ یا تخت نشینی: ۵۰ برس
نام: یونس

ابتداء ظہور دعویٰ یا ابتدائے سلطنت: ۱۴۷۳ھ
انہما: ۱۴۷۸ھ، مدت دعویٰ یا تخت نشینی: ۳۲ برس
نام: ابوغیر

ابتداء ظہور دعویٰ یا ابتدائے سلطنت: ۱۴۷۸ھ
انہما: ۱۴۷۹ھ، مدت دعویٰ یا تخت نشینی: ۲۹ برس
نام: ابوالانصار

ابتداء ظہور دعویٰ یا ابتدائے سلطنت: ۱۴۷۹ھ
انہما: ۱۴۸۱ھ، مدت دعویٰ یا تخت نشینی: ۳۳ برس
اس نقش سے بھی پہلے نقش کی صحت ظاہر ہو گئی اب معلوم ہوا کہ صالح ۱۴۷۳ھ کو پورا کر کے ۱۴۷۸ھ میں گیا کیونکہ مؤرخ نے ابوالانصار کی موت کا جو سن لکھا ہے وہ اسی حساب سے مطابق ہوتا ہے جو نقشہ میں لکھا گیا اب اس کا ثبوت کر ۱۴۷۸ برس تک صالح نے دعویٰ کیا وہ طور سے بخوبی ہوتا ہے اذل مؤرخ کے بیان سے کہ وہ طریف کے مریخ کا ذکر کر کے لکھتا ہے۔ ”ولی مکانہ اپنے صالح و کان من اهل العلم و الخیر لیهم ثم انسلح من آیات اللہ و انت حل دعویٰ النبوة۔“

یعنی طریف کے بعد اس کی جگہ اس کا بیٹا صالح مالک ہوا یعنی شخص عالم اور صاحب خیر تھا، مگر بادشاہ ہونے کے بعد آیات خداوندی سے علیحدہ ہو کر جھوٹا دعویٰ نہجت کرنے لگا اور دوسرے قرآن کے نزول کا دعویٰ کیا، یہ سب بیان کر کے مؤرخ اس کے ابتدائے دعویٰ نہجت یا اس کی شہرت کے وقت کو بیان کرتا ہے اور لکھتا ہے ”و کان ظہور صالح هدا من سنة سبع و عشرين من المائة الثانية من الهجرة“ یعنی صالح کے ظہور کا دعویٰ اور اس کی شہرت کی

ابتداء ۱۲۷ءے ہوئی، کیونکہ دعویٰ کا ذکر مورخ پہلے بیان کر چکا ہے اب بالصرور ظہور صالح سے
یہی غرض ہو سکتی ہے، کہ اس کے دعویٰ کا وقت یا دعویٰ کی شہرت کا وقت بیان کرتا ہے، اس عرصہ میں
صالح کمپنی پوشیدہ نہیں تھا، جس کے لئے ظہور کا وقت بیان کیا گیا، البتہ اس کا دعویٰ پوشیدہ تھا، جس
کا ظہور سنہ مذکور میں ہوا، اہل علم جن کو عربی عبارت کے سمجھنے کا ذوق ہے وہ یہی مطلب اس عبارت
کا کریں گے جو میں نے بیان کیا، اس کا بہوت بعد کی عبارت سے اور محاورہ اہل زبان سے بخوبی کہ
دیا گیا ہے، اب مورخ کا یہ قول ”خرج الى المشرق بعد ان ملك امرهم
سبعا واربعين سنة“ یعنی بعد اس بات کے کہ سینتا یہس برس رعایا کی تمام باتوں کا مالک رہا اور
سیاسی اور مدنی حکومت اس کے اختیار میں رہی سلطنت چھوڑ کر مشرق کی طرف چلا گیا، اس بات کو
ظاہر کرتا ہے کہ صالح کا زمانہ سلطنت اور زمانہ نبوت ایک تھا، جس سے معلوم ہوا کہ تخت نشین
ہوتے ہی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ظاہر حالت سے بھی یہی پایا جاتا ہے، کیونکہ اس کا باپ پہلے
سے بادشاہت حاصل کر چکا تھا، اس لئے اس کی تعلیم میں پوری توجی کی ہو گی اور چونکہ یہ خود
بھی نیک تھا تو علم کا شائق بھی ہو گا، اور اپنے باپ کے مرنے سے پہلے ہی علم کے کمال درجہ کو پہنچ چکا
ہو گا، اور مراجح میں علو اور تکمیر سا گیا ہو گا، اس لئے تخت سلطنت پر بیٹھتے ہی اس کا خیال علو کمال مرتبہ کو
چکنچ گیا اور یہی خیال دعویٰ نبوت کا باعث ہوا اور سینتا یہس برس دعویٰ نبوت کے ساتھ بادشاہت کی
الفرض اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ صالح نے کامل چھیالیس برس دعویٰ نبوت کیا اور سینتا یہس میں
برس اپنے بیٹے کو بادشاہت دیکھ چلا گیا، اس تاریخ میں اس کا کہیں اشارہ بھی نہیں ہے، کہ کس خوف
سے وہ چلا گیا، بلکہ چلنے کے وقت اس نے جو صیتیں اپنے بیٹے کو کیں اُن سے اظہر من الشقیس ہے
کہ اس نے پورے اطبیان کی حالت میں سلطنت پھوڑ کر جانے کا ارادہ کیا، اور سلطنت چھوڑنے
کی وجہ بجز اس کے کوئی سمجھ میں نہیں آتی کہ قلبی حالت نے اُسے مجبور کیا، آخرا بر اہم ادھم اسی وجہ
سے بادشاہت سے علیحدہ ہو کر درویش ہو گئے گو خیالات میں اور حالت میں توئی اختلاف ہو، مگر
غرض یہ ہے کہ قلبی حالت اسکی ہو سکتی ہے کہ انسان بادشاہت کو چھوڑ دے، جس وقت صالح نے
جانے کا ارادہ کیا ہے اُس وقت کوئی اس کا خالف اُس پر چڑھ کر نہیں آیا تھا، کسی بادشاہ نے اسے
ڈھکی بھی نہیں دی تھی بلکہ مورخ نے کسی خالف کا ذکر بھی نہیں کیا، اس کے قریب ہی اسی امور کے
بادشاہ تھا اس سے ایسی دوستی اور رابطہ تھا کہ جانے کے وقت اپنے بیٹے سے اس سے رابطہ رکھنے کی
وصیت کر گیا، پھر خوف کس کا اُسے ہوتا بلکہ جانے کے وقت اس کا یہ کہنا کہ ساتوں بادشاہ کے وقت

میں میں پھر آؤ نکا اور اپنے بیٹے کو سلطنت حوالہ کرنا اور اُس کے جانے کے بعد اُس کی اولاد میں زور شور کے ساتھ سلطنت رہنا نہایت بدیکی اُنلیں ہے کہ وہ کسی خوف و خطر کی وجہ سے سلطنت سے علیحدہ نہیں ہوا ایسا خیال وہی کر سکتا ہے جس کی عقل و فہم نے جواب دیا ہو۔

اب جو حضرات خدا اور رسول کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں کتاب اللہ کے سمجھنے کا شوق ہے وہ غور سے ملاحظہ کریں کہ اس وقت میں نے سات بادشاہوں کا ذکر کیا یعنی فرعون، صالح بن طریف، الیاس، یوسف، ابو غیرہ، ابوالنصار، ابو الحصرون عسینی یہ ساتوں شخص باوجود کافر اور مفتری علی اللہ ہونے کے دنیا کے بادشاہ ہو گئے اور ۲۳ برس سے زیادہ اور بعض بہت زیادہ نہایت شان سے بادشاہت کرتے رہے ان میں سے سب سے اول فرعون ہے جس نے چار سو برس کی عمر پائی اور حکومت کرتا رہا اور اُس وقت کے ایمانداروں کو یعنی انی اسرائیل کو اقسام کی تکفیلیں دیتے رہا اور پھر بادشاہت کے ساتھ خدائی کا دعویٰ بھی کیا اور اس قوت اور فائز المراءی سے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں ہوا جو اسے ضرر پہنچاتا اور اتنی مدت میں اسے بخمار تک نہیں آیا یہ وہ عظیم الشان کافر ہے جس نے مخلوق کو اپنی خدائی کی طرف بلا یا اور خداۓ برحق سے انکار کر لیا جس کی نہ مدت بار بار قرآن مجید میں کی گئی ہے اور خاص طور پر اسے مفتری علی اللہ تھرا کر قرآن میں ارشاد ہوا ”وَقَدْ خَابَ مَنْ أَفْرَى“ (طہ ۲۱) یعنی جس نے خدا پر افتراہ کیا وہ ضرور خاسب و خاسر رہا فرعون خاسب و خاسر ہوا مگر کئی سو برس کے بعد (۲) دوسرا صالح یہ وہی مدغی نبوت ہے جس کا ذکر ابھی کیا گیا جس نے ۷۷ برس تک باوجود مجھوں نے دعویٰ وی وی والہام اور مفتری علی اللہ ہونے کے بادشاہت کی اور تعریجی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس مدت کے بعد بھی وہ خود مرا اور شمارا گیا بلکہ اپنے بیٹے کو بادشاہت حوالہ کر کے چلا گیا تیراں میں الیاس ہے اس نے اگرچہ اپنے باپ کے دین کو فروع نہیں دیا مگر اُس نے انکار بھی نہیں کیا جس سے ظاہر ہے کہ اُس کی گمراہی سے یہ راضی رہا چوتھا ان میں یونس ہے جس نے بادشاہ ہو کر اپنے دادا صالح کی گمراہی کو نہایت ظلم و تعدی سے ترقی دی اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مخلوق کو گمراہ کیا مگر چوالیں برس بادشاہت کر کے اپنی طبعی موت سے مرائی کا میابی صالح مفتری کی دراثت ہی سے ملی تھی اس نے اس کے افتراہ کو بہت کچھ ترقی دی اس کی فائز المراءی اس کے دادا صالح کی فائز المراءی ہے مرزاق ادیانی کے کہنے کے بوجب صالح کو ۲۳ برس کے اندر ذات کی موت سے مرتا چاہے مگر یہ نہیں ہوا بلکہ وہ ہر طرح کی کامرانی سے ۷۷ برس بادشاہت کر کے اپنے جگر گوشہ کو سلطنت دے گیا پھر اُس کے بیٹے اور پوتے نے ۹۵ برس تک

عیش و عشرت کی اور اپنے باپ دادے کی فائزہ المرامی کا ثبوت مخلوق کو دکھایا پانچ ماں ان میں ابوغیرہ
ہے جس کی نسبت مؤرخ لکھتا ہے کہ اُس نے اپنے باپ دادے کا مذہب اختیار کیا یعنی صالح کا
”واشتدت شوکہ و عظم امرہ“ یعنی اُس کی شوکت اور حکومت بہت سخت اور عظیم الشان
ہوئی، الغرض باوجود مفتری ہونے کے ۲۹ برس تک بادشاہ رہا اور پھر بھی کسی قسم کا زوال نہیں آیا اور
سلطنت اپنے بیٹے کو دے گیا، چھٹا ان میں ابوالانصار ہے جس نے اپنے باپ دادے کا طریقہ
اختیار کیا اور جس طرح اس کے باپ دادا خدا پر افترا کر کے کافر ہوئے تھے یہ بھی کافر ہوا، مگر اس
کی عظمت شوکت ایسی ہوئی کہ اس کے وقت کے بادشاہ اس سے ذرتے تھے اور تقدیم تھا نافع بھیج کر
اسے راضی رکھتے تھے اور اس شوکت و عظمت کیسا تھا ۳۲ برس اس نے بادشاہت کی اور اپنے بیٹے کو
بادشاہ کر گیا ساتواں ان میں ابو منصور عیشی ہے یہ ساتواں بادشاہ ہے بر غوات قوم میں ۳۲ برس کی عمر
میں ۳۲۵ میں اپنے باپ کی سلطنت کا مالک ہوا اس نے سلطنت پر بینتھے ہی نبوت کا دعویٰ کیا اور
بیان سابق کے لحاظ سے اس کی دادا صالح کی تینیگوئی بوری ہوئی، اس کی حکومت اور سلطنت بہت
زور و شور کی ہوئی اور مغرب کی تمام قومیں اس کی مطیع ہو گئیں اور ایسی مطیع اور معقد ہوئیں کہ تمام
قبائل کے سردار اسے بجدہ کرتے تھے اس شوکت و عظمت کیسا تھا ۳۷ برس تک یا اس سے بھی کچھ
زیادہ اس نے بادشاہت کی ۳۶۸ میں بلکن اس پر چڑھا آیا اور اس کی قوم پر جہاد کیا اس میں یہ
مارا گیا، مگر دعویٰ نبوت سے ۲۳ برس کے بعد مارا گیا اس مدت کے اندر نہ اپنی موت سے مر اور نہ
کسی نے اسے قتل کیا، تاریخ ابن خلدون جلد ۶ ص ۲۰۸، ۲۰۹ میں بخورد کیجا گئے مؤرخ مذکور اس کے
والد ابوالانصار کی موت کو بیان کر کے لکھتا ہے۔

”ولی بعدہ اپنے ابو منصور عیشی ابن النین و عشرين سنه فسار سیر آبانه و
ادعى النبوة والکهانة واشتمامه وعلا سلطانه ودانست له قبائل المغرب“ الخ
ابوالانصار کے بعد اس کا بیٹا ابو منصور عیشی ۲۲ برس کی عمر میں اپنے باپ کی سلطنت کا
مالک ہوا اور اپنے باپ دادا کی روٹی اس نے اختیار کی اور نبوت اور کہانت کا دعویٰ کیا اور اس کی
حکومت اور سلطنت زبردست ہوئی اور مغرب کے تمام قبیلے اس کے مطیع ہو گئے
(اس جملہ کا عطف ولی پر ہے یہاں سار پر اور واڈ عاطفہ کے ساتھ عطف ہے جس سے ولایت اور دعویٰ
نبوت کی معیت اور جمعیت ظاہر ہوتی ہے جو اس کے خلاف دعویٰ کرے وہ ثابت کرے)
یہ عبارت صاف طور سے شہادت دیتی ہے کہ ابو منصور جب بادشاہ ہوا ہے اسی وقت

اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور دعویٰ نبوت اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اُس نے وحی والہام الٰہی کا بھی دعویٰ کیا ہے کیونکہ نبوت کا علمِ مدعی نبوت کو وحی کے ذریعے سے ہوتا ہے اس لئے جھوٹے مدعی کو بھی یہ دعویٰ کرنا ضرور ہے کہ مجھ پر وحی آئی اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ میں نبی ہوں اور دعویٰ نبوت کیسا تھا کہانت کا بھی دعویٰ تھا اس لیے پیشین گوئی کرنا بھی ضرور ہے تھی وجہ ہوئی کہ تمام مغرب کے قبیلے اس کے مطیع اور معتقد ہو گئے یہاں تک کہ اُسے بجہہ کرنے لگے بلہ خربقول مشہور ہر کمالے راز والے یہ مارا گیا اس کے بعد بلکہ میں نے اس کی قوم میں بہت خوزیریزی کی اس کے بعد بھی صالح کی قوم پر جہاد ہوتے رہے یہاں تک کہ ابو بکر نے ان کی سخن و بنیاد اکھیز کر پھینک دی اور روئے زمین سے اُن کا نشان مٹا دیا اس قوم کا آخری بادشاہ ابو حفص عبد اللہ تھا ابو منصور عیسیٰ کی اولاد میں یہ آخری بادشاہ پانچویں صدی کے آخر میں تھا ابن خلدون لکھتا ہے ”فر حف اليهم ابو بکر بن عمر امير ملتوة في المرابطين من قومه وكانت له فيهم وقائع استشهد في بعضها صاحب الدعوة عبد الله بن ياسين الكبوري ۲۵۰ و استمر ابو بكر و قومه من بعده على جهادهم حتى استأصلوا شافتهم و محوا من الأرض آثارهم“ (جلد ۶ ص ۲۰۹)

الفرض جس طرح صالح بن طریف نے مرزا قادیانی کے دعویٰ کو غلط کر دیا تھا اسی طرح ابو منصور نے بھی ان کے دعوے کو ان کے خیال اور ان کے اقرار کے بمحض غلط کیا یعنی ان کا دعویٰ تھا کہ کوئی جھوٹی وحی والہام کا دعویٰ کر کے تھیں برس زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ اس حدت کے اندر ذات کی موت سے ہلاک کر دیا جاتا ہے ان دونوں دعیان نبوت نے اس دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا ان گذشتہ واقعات کو ذہن نشین کر کے اس زمانے کی حالت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھئے کیا ہو رہا ہے؟ یہود، نصاریٰ، آریہ، مشرکین وغیرہ کی دنیاوی کامیابی اہل اسلام کے مقابلہ میں کیسی ہو رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مفتری علی اللہ کہا ہے اور ان میں سے بعض گمراہی بھی بہت کچھ پھیلا رہے ہیں مگر دنیا کے لحاظ سے ہر طرح کامیاب ہیں اب نہایت غور کے قابل یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر اور مفتری علی اللہ فلا حنیس پاتے مگر جن کا ذکر پیشتر کیا گیا یہ لوگ باوجود کافر اور مفتری ہونے کے ایسے کامیاب ہوئے کہ بعض بادشاہ ہو گئے اور بعض اگرچہ بادشاہ نہیں ہوئے مگر بہت کچھ کامیاب ہیں دنیا میں بادشاہت سے زیادہ کامیاب کامرتبہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے زیادہ کوئی فلاح کی صورت ہو سکتی ہے یہاں سے بالیغین دو باشیں معلوم ہو میں ایک یہ کہ دنیا

کی کامیابی اگرچہ کسی مرتبہ کی ہو صداقت اور گزیدہ خدا ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، دوسرے یہ کہ کتاب اللہ جو ایمانداروں کے لئے فلاج کی بشارت دی اور کفار کے لئے تاریخ ہوتا اور فلاج نہ پاتا مخصوص کیا، اس سے مقصود دنیا کی فلاج اور عدم فلاج نہیں ہے کیونکہ کفار کو اور ان کو جنہوں نے خدا پر افترا کیا ہر قسم کی فلاج ہوئی اور نہایت اعلیٰ مرتبہ کی فلاج ہوئی، بادشاہ ہو گئے لوگوں کے اعتقاد کی یہ حالت ہوئی۔ کبجدہ کرنے لگے اور بجدہ کرنے والے سود و سو نہیں ملک مغرب کے تمام قبیلے بجدہ کرنے لگے، پھر ایک ملک کے تمام قبیلوں میں لاکھوں کی تعداد سے کم نہیں ہو سکتے، یہ بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ جس طرح جھوٹا نامی نبوت والہام مفتری ہے اور خلقت کو گراہ کرتا ہے اسی طرح جو اس کے چور ہیں وہ بھی مفتری ہیں، کیونکہ وہ مفتری کی تصدیق کرتے ہیں اور خدا پر یہ افترا کرتے ہیں کہ خدا نے اُسے انہار رسول یعنی خدا کی وی اس پر اُتری اور یہ کہہ کر مخلوق کو گراہ کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں یہود کو نصاریٰ کو، مشرکین کو، مفتری علی اللہ کہا ہے کیونکہ بہت سی جھوٹی ہاتوں کو خدا کی طرف سے وہ بیان کرتے تھے اور اب بھی بیان کرتے ہیں اب ان میں جس نے افترا کے علاوہ اور عظیم الشان گناہ کیا ہے اسے زیادہ مستحق سزا ہوتا چاہئے، مثلاً فرعون کو اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا یا اصلاح کا پوتا یوں کہ اُس نے علاوہ کفر و افترا کے نہایت علم سے مخلوق کو تباہ کیا اور جبر سے اپنے دادا کی نبوت کو منوایا۔

اس بیان سے نہایت روشن ہو گیا کہ یہ دعویٰ کہ مفتری ۲۳ برس یا نیس برس کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے مغض غلط ہے جن بادشاہوں کا ذکر کیا گیا اُن کی کامرانی اور فائز المراءی اس غلطی کا روشن ثبوت ہے اُن میں ایک دعویٰ نبوت سے بڑھ کر دعویٰ خدائی کرتا رہا اور ایسا کامیاب رہا کہ اس کی نظیرہ نہیں مانا مشکل ہے (فرعون کے طویل العمر ہونے میں تو سب کااتفاق ہے البتہ بعض محمل لکھ دیتے ہیں کہ طویل العمر تھا جیسا کہ کامل ابن اثیر وغیرہ میں ہے اور بعض صاف طور سے اُس کی عمر کی تیسیں کرتے ہیں مثلاً تفسیر فتوحات الہیہ میں ہے ”وَعُمرُ فِرْعَوْنَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ مَائِنَةِ سَنَةٍ“، یعنی فرعون کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی، یعنیہ یہی مضمون تفسیر مظہری میں اور تفسیر خازن میں اور تفسیر معاجم التقریل میں اور مراجح البید میں اور فتح البیان میں ہے اور معتبر مؤرخین یہ کہتے ہیں کہ سلطنت اس کی خاندانی ہے مگر یہ کہ خاص فرعون کتنے دنوں بادشاہ رہا اس کو میں پورے طور سے نہیں کہہ سکتا اکثر کتب تواریخ سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت زمانہ دراز تک اس نے ظلم و تعدی کی ہے اور مبنی اسرائیل کو ہر طرح ملک کرتا رہا ہے، مگر بادشاہ اپنے بھائی کے مرنے کے بعد

ہوا ہے اُس کے بعد حضرت مولیٰ اور حضرت ہارون اس کی طرف بھیجے گئے ہیں اب ممکن ہے کہ جس وقت بھائی بادشاہ تھا اس کی طرف سے یہ گورنر ہو یا اُس کا وزیر ہو اور ہر قسم کے علم و تحدی اور حکمرانی کا اسے موقع ہو اور جس طرح بادشاہ ہو کر مخلوق کو پریشان و گمراہ کرتا اس طرح گدی نشین ہونے کے پہلے سے گمراہ کر سکتا تھا اور کیا اور گدی نشین ہونے کے بعد ہی کیا۔ (وسرے نے نبوت کا دعویٰ کیا اور وہ خود کے ۲۷ برس بادشاہ رہا اور کئی سورس اُس کی اولاد میں بادشاہت رہی اور اس کی اولاد اس مفتری کے پیرو اور خود مفتری رہے اور اس مفتری کی گمراہی کو اُس سے بہت زیادہ پھیلایا اور باوجود مفتری ہونے اور گمراہی پھیلانے کے فائز المرام رہے اور سب نے ۲۳ برس سے زیادہ سلطنت کی جو فائز المرام کا اعتباری مرتبہ ہے۔) جو حضرات مرزا غلام احمد قادریانی پر آنکھیں بند کر کے ان کی ہربات پر ایمان لائے ہیں وہ خدا کے لئے آنکھیں کھولیں اور اس روشن بیان کو دیکھیں، کیسی عظیم الشان غلطی مرزا قادریانی کی آپ کو دکھائی گئی، محض آپ کی خیر خواہی کے خیال سے ذرا اس پر نظر کیجئے کہ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ مفتری ۲۲ برس تک تو کامیاب رہ سکتا ہے اور گمراہی پھیلایا سکتا ہے مگر نہیں اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ بہت سے مفتری اگر ۱۰ برس ۱۵ برس ۲۰ برس ۲۲ برس گمراہی کو پھیلائیں اور مخلوق کو تباہ کریں اور اپنی معنوی موت سے مر جائیں اور میراث اپنی اولاد کو چھوڑ جائیں تو صادق اور کاذب میں اشتباہ نہ ہو مگر ۳۲ برس اگر زندہ رہے تو اشتباہ ہو جائے، کیا یہ کامل بے عقل نہیں ہے یا محض زبردستی اس کو نہ کہیں گے ذرا ہوش کر کے جواب دو اور اس قرآن شریف سے ثابت ہتنا کلام خدا پر الراز لگانا ہے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، یہ سات نظیریں تو میں نے اسکی پیش کیں جنہیں تمام دنیا کے مسلمان ان کی حالت دیکھ کر عبرت پکڑ سکتے ہیں اور مرزا یوسف کیلئے خصوصاً ان مثالوں میں کمال عبرت ہے۔

اب میں جماعت مرزا سید محمود یہ (یعنی جنہوں نے مرزا محمود کو خلیفہ اور اپنا مقتدی مانا ہے جن کا یہ اعتقاد ہے کہ جس نے مرزا قادریانی کو سچ مسونوں میں بناوہ کافر ہے) سے خاص خطاب کرتا ہوں کہ وہ فرمائیں کہ جن اہل علم نے مرزا قادریانی کا سخت مقابلہ کیا اور ان کی آخری زندگی تک انہیں ہر بیت دیتے رہے اور ان کے مذہب کی اشاعت میں بہت سی ہارج ہوئے اور ساری مخلوق پر مرزا قادریانی کی برائیاں بہت کچھ طاہر کیں وہ اپنے مطالب میں کیوں کامیاب ہوئے یعنی قرآن مجید میں تو خاص ایمانداروں ہی کیلئے فلاج اور فائز المرام کو مخصوص کیا ہے پھر مرزا قادریانی کے سخت مخالف کیسے کامیاب ہوئے؟ ان میں سب سے اول ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ہیں کہ

برسون ان کے خاص مریدوں میں رہ کر کیسے مخالف ہوئے اور الہام کا بھی دعویٰ کیا اور مرزا قادیانی کے خاص الہاموں میں شریک ہوئے اور مرزا قادیانی کے مقابلہ میں پیشین گوئیاں بھی کیں اور آخر میں وہ پیشین گوئی کی جس نے مرزا قادیانی کا خاتمہ ہی کر دیا اور مرزا قادیانی نے نہایت غیرت اور جوش کیسا تھا اس کے مقابلہ میں پیشین گوئی کی مگر مرزا قادیانی بالکل ناکام رہے اور ڈاکٹر صاحب کے سامنے نہایت ذلت کی صورت سے مرے۔ انہوں نے متعدد رسائلے (ان کے رسالوں کے نام یہ ہیں اعلان الحق صحیح الدجال، اس میں ڈاکٹر صاحب نے وہ باتیں لکھی ہیں جن کی وجہ سے مرزا قادیانی کو انہوں نے چھوڑا اور ان کے مخالف ہوئے پہلے بڑے صادق مرید تھے میں روپیہ ماہوار مرزا قادیانی کے پاس بھیجتے رہے اور ہزاروں روپیہ ان کی صداقت کے اظہار میں صرف کیا پھر نہایت تحقیق اور حق طلبی نے انھیں مجبور کیا کہ انھیں جھوٹا اعتقاد کریں ان کا تمیرا رسالہ الذکر الحکیم ہے اس کے کوئی نمبر ہیں نمبر ۲۶۷ لاکھ دیدی ہے) مرزا قادیانی کے مقابلے میں لکھے جن کا جواب نہ مرزا قادیانی دے سکا اور نہ کوئی انکا مرید دوسرے سخت مخالف مولوی شاء اللہ صاحب امرتری ہیں جن سے مرزا قادیانی نے عاجز ہو کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان شائع کیا جس کا عنوان جملی قلم سے یہ تھا۔

مولوی شاء اللہ ^{کیسا تھا آخی فیصلہ}

اس عنوان کے نیچے مولوی صاحب کی بہت شکایت ہر ایک بیان کر کے لکھتے ہیں۔ ”اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد و شدموں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے (مرزا قادیانی کا یہ قطعی حکم یاد رہے) اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔“ یہ تو مرزا قادیانی نے کذاب اور مفتری کے ہلاک ہو جانے کی خبر دی اور اس کی ہلاکت کی وجہ بھی بیان کروی اس کے بعد دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بہت عاجزی سے دعا کی جس سے خوب ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی مولوی شاء اللہ صاحب سے نہایت نیک ہیں (پہلی دعا ملاحظہ ہے)

”اے میرے مالک..... اگر میں تمیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور ورن رات

افڑاہ کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی شاہ اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے، آمین!“ (یہ چلی دعائی اب دوسری دعا بھی ملاحظہ کی جائے)

”اے میرے آقا!..... اب میں تیرے قدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں مجھی ہوں کہ مجھے میں اور شاہ اللہ میں سچا فیصلہ فرمًا اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین، ثم آمین!“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸/۵۲۹)

دیکھا جائے کہ کیسی عاجز ادا اور پرمغزد عطا ہے، اس دعا کے کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت عامہ کا تلقینا یہ ہوا کہ مولوی صاحب کے سامنے مرزا قادیانی و باقی مرض میں بتلا ہو کر بہت جلد اپنی دعا کے بوجب ہلاک ہو گئے اور اس دعا کی قبولیت میں تقریباً ایک سال کی دیر ہوئی زیادہ نہیں ہوئی اور خدا کے فضل سے مولوی صاحب اب تک زندہ ہیں (پاکستان بننے کے بعد سرگودھا میں فوت ہوئے) اس دعا کی قبولیت کا نہایت عمدہ اور مفید نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت صفائی سے امر حق ظاہر ہو گیا یعنی مرزا قادیانی اپنے مکر اقرار سے مفسد اور کذاب تھیرے اور جو علامت مفسد و کذاب کی انہوں نے بیان کی تھی وہ ان میں پائی گئی اور مرزا قادیانی کے مقدمہ میں گویا اقراری ذگری ہو گئی، اب حق پسند حضرات ان دعاوں کو اور ان کے انجام کو دیکھیں اور مرزا قادیانی کے ان الہاموں پر نظر کریں جو انہوں نے اپنی قرب خداوندی اور عالی مرتبہ ہونے میں بیان کی ہیں.....

”مثلاً تو بمزلاہ میرے توحید کے ہے اور تو میرے مش ولد کے ہے“ مرزا قادیانی اپنے لئے یہ الہامات خداوندی بیان کرتے ہیں، ہمارے بھائی انصاف فرمائیں کہ جو ایسا مقرب بارگاہ بوجب تمام دنیا کے سامنے مفسد و کذاب تھیرے یہ ہو سکتا ہے، اس میں غور کر کے مرزا قادیانی کے بارے میں فیصلہ کیجئے، ان دونوں حضرات کے علاوہ اور بھی مرزا قادیانی کے خلافیں ہیں مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بیالوی اور مولوی عبدالحق صاحب غزلوی کہ تازندگی ان سے سخت مقابلہ رہا، بالآخر مرزا قادیانی ہی ان حضرات کے سامنے نہایت حضرت کیستھ دنیا سے تشریف لے گئے اب یہ دیکھا جائے کہ فلاج پانے والے کون ہوئے؟

جو قادیانی حضرات مسلمانوں کو ڈالیا کرتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کا مخالف ہوا، جس

نے انھیں برے الفاظ سے یاد کیا وہ ضرور جائیگا، یا مصیبت میں بدلنا ہو گا وہ بتا میں کہ یہ حضرات جن کا ذکر کیا گیا ان سے زیادہ مرزا قادیانی کا مخالف کون ہے اور انھیں نہایت برائی نہیں والا ان کے معاشر کا ظاہر کرنے والا کون ہے پھر دیکھئے کہ باوجود سخت مخالفت کیسے کامیاب رہے؟ اور صرف مرزا قادیانی ہی ان کے سامنے ہلاک نہیں ہوئے بلکہ ان کے خلیفہ اعظم اور جانشین اول بھی ان حضرات کے روپ و ہلاک ہوئے اور انھیں کے سامنے مرزا قادیانی کی جماعت میں نہایت تفرقہ پڑ گیا اور دو قسم گروہ ہو گئے اور ہر ایک گروہ کے لیحہ کن حالات اخبار و غیرہ شائع ہو رہے ہیں، اخبار وطن وغیرہ ملاحظہ کیا جائے اگر بقول بعض مرزا قادیانی انھیں ڈھیل دی گئی تو یہ فرمائیے کہ بعض مخالف جو مرزا قادیانی کے سامنے انتقال کر گئے تو مرزا قادیانی نے کیوں غل چیا، اور اپنی مخالفت کا نتیجہ ظاہر کیا۔ کیونکہ جس طرح یہاں ڈھیل دینے کیلئے کہا جاتا ہے اسی طرح ان کے قبیلین یہ کہیں گے کہ اس وقت مرزا قادیانی کو ڈھیل دی گئی تھی، اور اس ڈھیل دینے کی عمدہ وجہ وہ یہ پیش کر سکتے ہیں کہ مشیت الہی نے یہ قرار دے رکھا تھا کہ وہ اپنے ایک سخت مخالف کی ٹھیشن گوئی کے مطابق ہلاک ہوں اور کاذب قرار پائیں اور دوسرے مخالف کے مقابلہ میں اعلانیہ طور سے اپنے اقرار سے مندو کذاب ثابت ہوں اگر اس سے پہلے مرتبے تو اس امر حق کا ثبوت اس طور سے نہ ہوتا۔ ”فاعتبر و یا ولی الاصدار“ اب میں پھر آپ کو اصلی مطلب کی طرف توجہ دلاتا ہوں گذشتہ بیان سے اظہر ممن انھیں ہو گیا کہ دنیا میں کسی قسم کی فلاح ایمان اور صداقت کی علمات نہیں ہے کیونکہ مسکر خدا اور مسکر رسول اور ہر قسم کے مفتری اور جھوٹے بہت کچھ کامیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں (مسکر خدا میں فرعون کی کامیابی دکھائی گئی) اور مفتری اور جھوٹوں میں صالح بن طریف اور اس کی اولاد کی فیروز مندی اور بادشاہت دکھائی گئی اور اس وقت کی حالت مشاہدہ ہو رہی ہے دیکھا جائے کہ آریہ کس قدر مخالف اسلام ہیں اسی طرح پاریوں کو دیکھا جائے پھر ان کی ترقی اور کامیابی کو ملاحظہ کیا جائے یہ بھی خیال رہے کہ اس کامیاب جماعت میں وہ بھی ہیں جنہوں نے وہی والہام کا جھوٹ نے دعویٰ کیا جن کی کامیابی سے مرزا قادیانی انکلاد کرتے ہیں) بالخصوص یہ بھی دکھادیا گیا کہ جھوٹ نے مدعی وہی والہام میں بھی بہت کچھ کامیاب ہوئے یہاں تک کہ بادشاہ ہو گئے بے شمار خلق نے انھیں نبی و رسول مانا اور ان کے اعتقاد کی یہ نوبت پہنچی کہ لاکھوں نے انھیں سجدہ کیا اور سینکڑوں برس تک ان کی کامیابی کا آفتاب چلتا رہا اور دعویٰ نبوت و رسالت کا پھریرا اڑتا رہا، ان میں وہ لوگ بھی تھے جو بالاتفاق جھوٹے اور مندو کے اور ان حضرات کی کامیابی کو بھی دکھایا جو خاص مرزا

قادیانی کے مخالف تھے جن کی ناکامی اور موت کے لئے مرزا قادیانی نے ایڈی سے چوٹی تک زور لگایا مگر ان کا کچھ نہ ہوا بلکہ مرزا قادیانی ہی ناکام رہے اور جنہیں وہ منند و کذاب کہتے تھے وہ ہی کامیاب ہوئے۔ (اس کی نظریہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب جو الہام کے بھی مدی ہیں اور مولوی شاء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد الحق صاحب غزنوی پیش کئے گئے آخر الذکر مولوی صاحب وہ ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی سے مبایلہ کیا تھا اور کامیاب ہوئے تھے۔) (اعلان اثر مبایلہ عبد الحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی مطبوع ۱۳۱۲ء ملاحظہ ہو۔)

اب دوسرے پہلو پر نظر سمجھئے اور بعض مؤمنین کا ملین کی حالت ملاحظہ فرمائیے، اگرچہ قرآن مجید میں عام پچ مسلمانوں کے لئے فلاج کو خالص کیا ہے مگر یہم بعض مؤمنین کا ملین کی دنیاوی ناکامی دکھا کر یہ ثابت کر سمجھئے کہ قرآن مجید میں فلاج سے مراد دنیا کی کامیابی نہیں ہے، کیونکہ دنیا کی ناکامی اگرچہ نہایت درجہ کی ہو مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ شخص مسلمان نہیں ہے، یا یہ مدی جھوٹا ہے، خوب متوجہ ہو کر دیکھئے، کامل مسلمانوں میں سب سے اعلیٰ مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اس لئے میں بعض انبیاء کی حالت دکھاتا ہوں، اور ان میں سے حضرت مسیح اور حضرت زکریا اور حضرت ایوب علیہم السلام کی حالت پیش کرتا ہوں، ذرا عبرت کی نگاہ سے دیکھئے، ان میں حضرت مسیح علیہ السلام وہ ہیں جنہیں مرزا قادیانی حضرت علیہ السلام سے بہت افضل بتاتے ہیں۔

(رسالہ فاع البلا کا صفحہ آخ، خراں، ج ۱۸، ص ۲۲۰، حاشیہ ملاحظہ کیا جائے)

اور قرآن مجید میں ان کی فضیلت خاص طور سے بیان ہوئی ہے اور علمائے محققین نے

انھیں سید الشہداء کہا ہے

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرت مسیح علیہ السلام حضرت علیہ السلام کے ماموں اور ہمسن تھے صرف چھ میں بڑے تھے، بعض کہتے ہیں کہ میں بر س آپ کی تعریف میں تفسیر در منثور میں ایک حدیث نقل کی ہے اس کا نقل کرو دینا کافی ہے جس سے حضور انور کی حالت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی مرتبت ظاہر ہوتی ہے صحابہ کرام اُنہیاء کی فضیلت کا ذکر کر رہے تھے، حضور انور تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا ذکر کر رہے ہو، صحابہ نے عرض کیا جن انبیاء کی فضیلت کا ذکر کر اُس وقت آیا اُن میں حضرت مسیح "کا ذکر نہیں تھا۔" لفظ اما انه لا يبغى ان يكون احد خير امن يحيى بن زکریا اما

سمعت الله كيف وصفه في القرآن يا يحيى حذ الكتاب بقوة، "الخ

(در منثور ص ۲۲ ج ۳ عن ابن عباس)

قرآن مجید میں جو اوصاف حضرت یحییٰ کے آئے ہیں اس کی بناء پر جناب رسول اللہ نے اپنا خیال صحابہ سے ظاہر فرمایا کہ زیبائیں ہے کہ یحییٰ پر کسی کو فضیلت ہو، تم نے اللہ کا کلام نہیں سن، اللہ تعالیٰ قرآن میں اُن کی کسی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے یحییٰ کتاب مضبوط پکڑ آپ لزکپن ہی سے ہرے عابدو، پر بیزگار اور اعلیٰ درجہ کی فہم رکھتے تھے ایک روز اڑکوں نے آپ سے ہمینے کو کہا تو فرمایا کہ ہم اس لئے نہیں بنائے گے۔ آپ کی خوراک درختوں کے لئے اور جنگل کی لحاظ تھی آپ کے پاس دنیا کے مال و متاع سے کچھ بھی نہ تھا اور نہ رہنے کو مکان تھا سبکل پہنچنے اور جہاں رات ہوتی پڑ رہتے عبادت کرتے کرتے آپ بالکل نجیف ولا غر ہو گئے تھے اور خوف خدا سے روئے روئے آپ کے رخادروں کا گوشت جاتا رہا تھا جس سے آپ کی ڈاڑھیں معلوم ہوتی تھیں جس پر آپ کی والدہ نے دلکشے سوتی کپڑے کے رکھ دیئے تھے تاکہ وانت کو ڈھانپ لیں، خدا تعالیٰ کی خیشیت اور زہد ایسا غالب تھا کہ دنیا کی کسی شے پر نظر نہیں پڑتی تھی اور دنیا کی کوئی خواہش آپ کے دل میں بیدا ہوتی تھی، اسی لئے تمام عمر آپ نے عورت کی صورت نہیں دیکھی، آپ کے والد حضرت زکریا اگر وعظ فرماتے اور اُس میں آپ ہوتے تو حضرت زکریا آپ کے خیال سے دوزخ و جنت کا ذکر نہ فرماتے۔

یہاں آپ کی تمام عمر کی گذران پر نظر کی جائے کہ کس عصرت اور تنگی سے آپ نے اپنی زندگی بر سر کی اب اہل دنیا اور سرزا قادیانی ایسے سخت گذران کو کیا کہیں گے اور اُس وقت جو حضرت یحییٰ کے مقابل تھے۔ وہ آپ کو کس قدر نامراہ اور ناما کام کہتے ہوں گے اور خصوصاً اس واقعے سے جوانجام کا رآپ کے ساتھ پیش آیا اور با وجود نہایت عالی مرتبہ نبی ہونے کے کس مظلومانہ حالت سے شہید کئے گئے، تقریباً ۳۰ برس کی عمر میں بادشاہ نے آپ کو قید کیا اور دو برس تک قید میں رہنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان پر انھائے نہیں گئے تھے کہ آپ (یحییٰ) کا سربراک بادشاہ نے کٹا کر آپ کے مقابل دشمن کے حوالہ کیا۔ غرضیکہ ۳۲ برس کا آپ کا سن تھا کہ آپ شہید کئے گئے آپ کی پوری حالت بیان کرنے کے لئے تو ایک رسالہ ہونا چاہیے اس مقام پر صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ آپ کے شہید ہونے کا ذکر کیا جائے اس لئے میں نہایت معتبر شہادتوں سے اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں اور اس قدر کتب تقاضی اور تواریخ وغیرہ کے حوالے آپ کو دکھاتا ہوں

کہ آپ کو بھر سرتیم خم کرنے کے پکھے چارہ نہ ہو گا۔

كتب تفاسير

۱-نام تفسیر: تفسیر عزیزی

اصل عبارت: وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ يعنی "وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ" عَلَيْهِ السَّلَام رَايَتْ بِرَمَضَنْ خود بِرَمَضَنْ "عَلَيْهِ السَّلَام رَايَتْ بِرَمَضَنْ" حضرت مصلی اللہ علیہ السلام رَايَتْ بِرَمَضَنْ

حاصل مطلب: یہود نے مخبروں کو شہید کیا چنانچہ حضرت فرعیا کو اور سینی کو قتل کیا اور حضرت سینی کو بھی اپنے گمان میں سولی دیدی

۲-نام تفسیر: بیضاوی ص ۹۷

اصل عبارت: وَقَاتَلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ فَانْهَمُ قَاتَلُوا شَعِيَا، زَكْرِيَا وَسِينِي وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَام حاصل مطلب: بلاشبہ یہود نے حضرت فرعیا اور حضرت زکریا اور حضرت سینی اور غیرہ کو قتل کیا علیہم السلام

۳-نام تفسیر: مدارک التنزیل ج ۱ ص ۳۱

اصل عبارت: وَلَدَ قَاتَلَتِ الْيَهُودُ وَشَعِيَاوَ زَكْرِيَا وَسِينِي صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حاصل مطلب: یہود نے حضرت فرعیا اور حضرت زکریا اور حضرت سینی کو قتل کیا

۴-نام تفسیر: جالین مطبوعہ کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۲

اصل عبارت: وَفَرِيقًا قَاتَلُونَ اى قَاتَلُمْ زَكْرِيَا وَسِينِي

حاصل مطلب: یعنی تم نے قتل کیا حضرت زکریا اور حضرت سینی علیہم السلام کو

۵-نام تفسیر: معالم التنزیل (مطبوعہ سینی) ج ۱ ص ۳۸

اصل عبارت: وَفَرِيقًا قَاتَلُونَ اى قَاتَلُمْ مُثَلُ زَكْرِيَا وَسِينِي وَشَعِيَا وَسَائِرِ مِنْ قَاتَلُوْا مِنَ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَام

حاصل مطلب: یہود سے خطاب ہے کہ تم نے قتل کیا زکریا کو سینی کو اور فرعیا کو اور سوا ان کے اور انبیاء کو علیہم السلام

۶-نام تفسیر: مراح المدید مطبوعہ مصر مصنف امام نووی

اصل عبارت: روی ان اليهود قتل سبعين نبیا لی اول النہار ولم یختروا حتى قاموا في آخر النہار یتسوقون مصالحہا و قتلوا زکریا و سینی و شعیا و غيرہم من

الأنبياء عليهم السلام لم يجعل له من قبل سميًّا أى شبيهًا في الفضل والكمال فلأنه لم يغض ولهم بمعصية من حال الصفر وانه صار سيد الشهداء على الأطلاق

حاصل مطلب: امام نووی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہود نے ابتدائے دن میں ست انبياء کو قتل کیا اور اس کا سچھم والم انھیں نہ ہوا یہاں تک کہ سہ پھر کو اپنے کام کے لئے بازار گئے اور حضرت زکریا اور یحییٰ اور فعیا وغیرہ کو قتل کیا علیہم السلام حضرت یحییٰ کی تعریف میں اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم نے اس کا سا صاحب فضل و مکمال کسی کو نہیں کیا انہوں نے مجھن سے آخوندگانہ کرتا تو کیا گناہ کا خیال بھی نہیں کیا اور جتنے انبياء، داویا وغیرہ شہید ہوئے مرتبہ شہادت میں سب کے سردار آپ ہوئے۔ اس کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی شہادت کا واقعہ نہایت ہی عبرت خیر ہے جس کا ذکر آئندہ آیگا۔

۷- **نام تفسیر:** الوجيز في تفسير القرآن العزيز
اصل عبارت: فَقَرِيَّلَا كَذَبْتُمْ مثُلَ عِيسَى وَمُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرِيَّلَا^۱
تَقْتُلُونَ مثُلَ يَحْيَى وَزَكْرِيَّا

حاصل مطلب: تم نے انبياء کے ایک گروہ کی تخدیب کی جیسی میں اور محمد اور ایک گروہ کو قتل کیا مثل یحییٰ اور زکریا علیہم السلام

۸- **نام تفسیر:** غیاث الدین رضا حاشیہ طبری ج اول
اصل عبارت: وَقَتْلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ وَقَذَقْتُلُوا الْيَهُودَ يَعْنُو اشْعَاعًا وَزَكْرِيَا وَيَحْيَى
وغيرهم

حاصل مطلب: یہود ملعون نے فعیا اور زکریا اور یحییٰ وغیرہ کو بلاشبی قتل کیا علیہم السلام

۹- **نام تفسیر:** مظہری جلد ۱ ص ۱۷

اصل عبارت: روی ان اليهود قلت سبعين نبیا فی يوم واحد اول النهار،
وقلت مثلكم زکریا ویحییٰ وشعیا وغیرهم

حاصل مطلب: مروی ہے کہ یہود نے ایک دن میں بیشتر انبياء کو قتل کر دیا تم نے (یہود نے) حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور حضرت فعیا کو قتل کیا۔

۱۰- **نام تفسیر:** کشاف جلد اول ص ۱۳۶

اصل عبارت: ذلک ای بسب کفر هم و قتلہم الانبیاء و قد قتلوا اليہود لعن
اشعیا و زکریا و یحیی و غیر هم

حاصل مطلب: یہود طعون نے حضرت فرعیا اور زکریا و یحیی و غیرہم کو قتل کیا۔

۱۱-نام تفسیر: رحمانی ص ۳۶

اصل عبارت: و يَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ شَعِيَا وَ زَكْرِيَا وَ يَحْيَى وَ غَيْرُهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حاصل مطلب: یہود نے قتل کیا شعیب کا اور زکریا اور یحیی وغیرہ کو علیہم السلام

۱۲-نام تفسیر: تفسیر خازن ج اول ص ۵۸

اصل عبارت: يَرُوَى أَنَّ الْيَهُودَ قَاتَلُوا سَعْيِنَ نَبِيًّا فِي أَوَّلِ النَّهَارِ وَقَاتَلُوا إِلَى
السُّوقِ بَقْلَهَا فِي آخِرِهِ وَقَاتَلُوا زَكْرِيَا وَ يَحْيَى وَ شَعِيَا وَ غَيْرَهُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

حاصل مطلب: روایت ہے کہ یہود نے ابتداء دن میں ستر انبیاء کو قتل کیا اور دن کے آخر میں
اپنے بازار کا کام کیا اور حضرت زکریا اور یحیی اور شعیا وغیرہ انبیاء کو قتل کیا۔

۱۳-نام تفسیر: تفسیر علامہ ابی السعود جلد اول ج ۷ ص ۱۰۷

اصل عبارت: وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ كَشْعِيَا وَ زَكْرِيَا يَحْيَى عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حاصل مطلب: یہود نے انبیاء کو قتل کیا اسٹرا حضرت شعیا کا اور حضرت زکریا اور حضرت یحیی کو علیہم السلام

۱۴-نام تفسیر: درمنشور جلد ۲-۲۶۲۔ ایضاً جلد ۱ ص ۷۳

اصل عبارت: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اشْهِيدَ ابْنَ اشْهِيدَ يَلْبِسُ
الْوِبْرَوْ يَأْكُلُ الشَّجَرَ مُخَافَةَ الذَّنْبِ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

حاصل مطلب: صحابہ انہیاں کی فضیلت کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ شہید
کے بیٹے شہید کہاں ہیں ان کا ذکر نہیں کرتے جو کمبل پہنچتے تھے اور پتے کھاتے تھے یعنی یحییٰ زکریا

کے بیٹے علیہم السلام، یہاں صاف حدیث سے حضرت یحییٰ اور زکریا علیہم السلام کا شہید ہونا ثابت
ہوا، تفسیر درمنشور کے حوالے مرزا قادریانی نے اپنے دعووں کے اثبات میں بہت دیے ہیں اس

لئے ان کے قبیل کو ضرور ہے کہ اس روایت کو وہ تعلیم کریں حدیث کا یک لوگوں کی تحریر العمال میں ابن
شہاب زہری سے مرسل مروی ہے اور اب مرزا نبویں کے کنز العمال کے حوالے دیکھے جاتے ہیں اس

لئے یہ روایت یحییٰ انہیں نانا ہو گی غرضیک حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا کا شہید ہونا حدیث
مرفوع اور حدیث مرسل ذنوں سے ثابت ہو گیا۔

ویقتلون النبیین اخراج ابو دانود الطیالسی عن ابن مسعود قال کانت بنو اسرائیل فی الیوم تقتل ثلث مائة نبی ثم یقیمون سوق بقلمهم فی آخر النهار حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ ایک روز میں تمیں سوانحیاء کو قتل کیا اور پھر دوسرے وقت بازار ہاث کا کام کیا یعنی ایسے برگزیدگان خدا کے قتل کی کچھ پروافہ نہیں کی اس روایت کو ابو دانود طیالسی نے نقل کیا ہے۔

٥-نام تفسیر: انہر الماد بر حاشیه بحیطج ۱ ص ۲۳۶

اصل عبارت: و يقتلون النبيين يحيى و شعيا و ذكر يأقيل قلوا لاث مائة نبى او سبعين
حاصل مطلب: یہود نے انبیاء کو قتل کیا یعنی حضرت یحییٰ اور یعنیا اور حضرت ذکر یا کوئی بھی کہا
گیا ہے کہ تین سو انبیاء کوئی اسرائیل نے قتل کیا پا ستر کو یعنی دونوں روائیں ہیں۔

۱۶- نام تفسیر: بحریت جلد اول ص ۲۳۶

أصل عبارت: ويقتلون النبيين قلوا يحيى و شعيبا و زكريا وروى عن ابن مسعود قتل بنو اسرائيل سبعيننبيا وفى رواية ثلث مائةنبي فى اول النهار وقامت سوق بقلهم فى آخره

حاصل مطلب: یہود نے حضرت میمی اور شعیا اور زکریا کو قتل کیا اور حضرت عبد اللہ بن مسحود سے روایت ہے کہ مسی اسرائیل نے ستر بیویوں کو قتل کیا اور ایک روایت میں تین سوانحیاء کو قتل ہونا آیا ہے۔

۳۹ - نام لغیر: تفسیر ابن عباس بر حاشیه و منشور جلد اول ص

اصل عبارت: وَفَرِيقًا قُتْلُونَ وَفَرِيقًا قَاتَلُهُمْ يَعْتَقِي وَزَكْرِيَاً عَلَيْهِ السَّلَامُ
حاصل مطلب: حضرت عبداللہ ابن عباس صحابی رضی اللہ عنہ کی تفسیر جو مشہور ہے اس میں بھی
 وہ فرماتے ہیں کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت مسیحی اور حضرت زکریا کو قتل کیا

۱۸-نام لفیر: جملج ۱ ص ۷۲

اصل عبارت: روى ان اليهود قتلت سبعين نبياً في اول النها رولم يالوا ولم يغتموا حتى قاموا في اخر النها يتسوقون مصالحهم وقتلوا زكريا ويهعيا وشعيا وغيرهم من الانبياء

حاصل مطلب: مروی ہے کہ یہود نے ایک دن وہ پھر سے پہلے ست انبیاء کو قتل کیا اور کچھ پروار اس کی نہ کی کہ تم نے خدا کے برگزیدہ رسولوں پر یہ ظلم کیا یہاں تک کہ وہ پھر کو بازار بائث کا

کام بے یکلف کیا اور حضرت زکریا اور حضرت عیجی اور حضرت عیاد غیرہ انبیاء کو بھی قتل کیا۔

۱۹۔ نام تفسیر: کبیر ج ۲ ص ۲۶۳

اصل عبارت: قال ابن عباس ثم قتل يحيى قبل رفع عيسى عليهما السلام
حاصل مطلب: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے اٹھائے جانے سے قبل یحییٰ قتل کئے گئے۔

و يوم يبعث حيا و انما قال (حبا) تنبئها على كونه من الشهداء لقوله

تعالى (بِلَّ أَخْيَاءَ عَنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) ايضاً

حضرت یحییٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حالت زندگی میں اٹھائے جائیں گے امام رازی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ لفظ حیانے متنبہ کر دیا کہ حضرت یحییٰ شہیدوں میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ شہیدوں کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں جب حضرت یحییٰ کی نسبت خاص طور پر ارشاد خداوندی ہے کہ وہ قیامت کے روز زندہ میدان حشر میں لائے جائیں گے بغیر مر کر جلانے جانا اور میدان میں اُن کالانا تو حضرت یحییٰ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام حقوق کا یہی حال ہو گا تو حضرت یحییٰ کی نسبت یہ کہنا کہ وہ زندہ اٹھائے جائیں گے اسی غرض سے ہے کہ وہ شہید ہو کر اللہ کے پاس زندہ رہے اور اُسی زندگی کی حالت میں میدان حشر میں آکھڑے ہوں گے حضرت یحییٰ کے شہید ہونے پر امام رازی کا یہ عمدہ استدلال ہے۔ الحاصل حضرت یحییٰ کا شہید ہونا امام رازی قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں اور اس سے پہلے قول میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے قول سے ان کا شہید ہونا بیان کیا تھا امام رازی کی تفسیر کا حوالہ مرتضیٰ قادری اپنے قول کے شوت میں شدومہ سے پیش کرتے ہیں، انجام آنکھم و یکھا جائے اسی سے معلوم ہوا کہ تفسیر کبیر بہت متفق تفسیر ہے۔

۲۰۔ نام تفسیر: ابوالمسعود جلد اول جز علی مص

اصل عبارت: قال ابن عباس ﷺ، ان يحيى كان اكبير من عيسى عليهم الصلوة
والسلام بستة شهور وقيل به ثلاث سنين وقتل قبل رفع عيسى عليه السلام بعده بسيرة
حاصل مطلب: عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یحییٰ عیسیٰ سے جو سیے بڑے تھے اور بعض
کہتے ہیں یہ کہ تین برس اور حضرت عیسیٰ کے اٹھائے جانے کے کچھ بدوں پہلے حضرت یحییٰ قتل کئے گئے۔

۲۱۔ نام تفسیر: روح المعنی ج ۲ ص ۱۲۹

اصل عبارت: سمعی یعنی لانہ علم اللہ سبحانہ ان یستشهد و الشهداء احیا
عندہ بہم یرزقون

حاصل مطلب: صاحب روح المعانی نے تجھی نام رکھنے کی کئی وجدیات کی ہیں ایک وجہ یہ کہتے
ہیں کہ حضرت تجھی کا نام اللہ تعالیٰ نے تجھی اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ تسبید ہونے والے
تھے اور شہداء اللہ کے نزدیک زندہ ہیں انھیں موت نہیں ہے اور تجھی کے معنی زندہ کے ہیں اس لئے
ان کا نام تجھی رکھا گیا یعنی ہمیشہ زندہ ہیں گے۔

ویحیٰ علیہ السلام انما قابل لقصہ تلک الامن لعنہا اللہ تعالیٰ
و كذلك زکریا۔ اینمازل اول ص ۲۵۲

حضرت تجھی اور زکریا اس ملعونہ عورت کے قصہ کی وجہ سے قتل کئے گئے (جس کا ذکر
آئندہ آئے گا)۔

۲۲-نام تفسیر: فتح البیان جلد ۱ ص ۱۶۰

اصل عبارت: لَمْ يَعْرِضُوا هُمْ فِي مَالٍ وَلَا جَاهَةَ بِلْ اَرْشَدَ وَهُمُ الْى
مَصَالِحُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا كَمَا كَانُ مِنْ شَعْبًا وَزَكْرِيَا وَيَحِيٰ فَانْهُمْ قَتُلُوهُمْ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ وَيَعْتَقِلُونَ انْهُمْ ظَالِمُونَ وَإِنَّمَا حَمَلُهُمْ عَلَى ذَلِكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَاتِّبَاعُ

الہوی

حاصل مطلب: انبیاء پلیم السلام نے کسی کے مال و جاہ میں بھگر انہیں کیا بلکہ دین اور دنیا کے
صالح کی طرف انہیں ہدایت کی مثلاً حضرت فعیا اور زکریا اور تجھی (علیہم السلام) نے مگر انہوں
نے ان انبیاء کو قتل کیا حالانکہ جانتے تھے کہ ہم ظالم ہیں اور دنیا کی محبت اور نفس کی خیر وی نے انہیں
اس پر آمادہ کیا تھا مرزا یوسف کی حالت سے اس کا معاشرہ ہو رہا ہے قتل کرنے سے تو مجبور ہیں مگر اور
سب کچھ کر رہے ہیں جنہیں کوئی سچا مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

عن ابن مسعود قال كانت بنو اسرائيل في اليوم تقتل ثلث مائة نبى ثم
يقيمون سوق بقلهم في آخر انها.

عبدالله بن مسعود فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں انہوں نے
تمن سو انبیاء کو قتل کیا اور شام کو تکاری کا بازار لگایا یعنی کچھ پروادا نہیں کی
۲۳-نام تفسیر: الفتوحات الہیہ جلد ۱ ص ۷۲

اصل عبارت: قوله و يقتلون النبین الخ روی عن اليهود قلت سبعین نبیاً فی اول النھار رولم یاللوا ولم یفتموا حتی اقاموا فی آخر النھار یتسوقون مصالحهم و قتلوا زکریا.

حاصل مطلب: روایت ہے کہ یہود نے ستر انبیاء کو سوریہ شہید کر دیا اور کچھ پرواہ نہ کی اور ایسے بے پرواہ ہوئے کہ شام کو بازار کے کام کئے اور زکریا اور یحییٰ اور شعیا وغیرہ کو قتل کیا۔ انبیاء کے قتل کی تعداد بعض روایتوں میں تین ہے اور بعض میں ستر ہے اس کی خاطر جب یہ ہے کہ قتل کا ایک واقعہ ہے متعدد واقعے ہیں، کسی وقت ستر انبیاء کو قتل کیا اور کسی وقت تین سوویں دونوں واقعے میں یہ ہے جو روایت ہے تے چل آتے ہیں۔ یہ ۲۳ تفسیر دل نے شہادتیں پیش کیں اب چند منہ رخصی کی گواہیاں بھی ملاحظہ ہوں۔

عمارات کتب تواریخ

نمبر شمار: ۲۲/۱

نام کتاب: تاریخ طبری جلد ۲ ص ۱۲۰

اصل عبارت: ان یعنی قتل قبل ان برفع عیسیٰ قال حاجی ان تذبح لی یعنی بن زکریا فقال سلیمانی غیر هذا قال ما استلک الا هذا قال فلما ابت عليه دعا یعنی و دعا بطلست فذبحه انتہی ملقطاً.

مطلوب: علامہ مورخ طبری لکھتے ہیں کہ حضرت یحییٰ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اخاء جانے سے پہلے شہید کئے گئے اور مورخ مددوں حضرت یحییٰ کی شہادت کی وجہ اس طرح روایت کرتا ہے کہ اس وقت کا بادشاہ اپنی یحییٰ پر فریفہ تھا اور اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور بسبب منوع ہونے کے حضرت یحییٰ اسے منع کرتے تھے ایک روز وہ آئی اور بادشاہ نے اس سے کہا تو کیا مانگتے ہے اس (معونہ) نے کہا کہ حضرت یحییٰ کو ذبح کر کے مجھے دیجے بادشاہ نے کہا کچھ اور مانگ لڑی نے کہہ میں اور کچھ نہیں مانگتی یہیں مانگتی ہوں بادشاہ نے حضرت یحییٰ کو بلایا اور ایک طشت منگایا اور سر مبارک کاٹ کر اس میں رکھ دیا اس کے بعد مورخ نے حضرت یحییٰ کے قتل کرنیکی مفصل وجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔

نمبر شمار: ۲۵/۲

نام کتاب: ابن خلدون جلد ۲

اصل عبارت: وقتل فيهم يحيى صلوة الله عليه وقد ذكر في قتله اساب
كثيرة ص ۱۲۳ اختصار کے خیال سے پوری عبارت نقل نہیں کی گئی صرف حضرت یحییٰ کے قتل
کے متعلق جملہ لکھ دیا گیا ہے

مطلوب: ابن خلدون نے حضرت یحییٰ کی بیدائش اور ان کی نبوت اور آسمان پر اٹھائے جانے
کے ذکر میں حضرت یحییٰ کی ولادت اور شہادت کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اُس وقت یہود کا بادشاہ
ہیرودس تھا اور بزرگ اور فاسق تھا اُس نے کتنے حقانی علماء کو قتل کیا اور حضرت یحییٰ کو بھی شہید کر دیا
اور آپ کے شہید کردینے کے مختلف وجہوں میان کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار: ۲۶/۳

نام کتاب: تاریخ طبری فارسی جلد ۲ ص ۲۲۵

اصل عبارت: پس ملک دراں مستی بغزمو دکہ سر یحییٰ را بیارند و یحییٰ علیہ السلام را سر بریدند و
درستی نہادہ بیش ملک بردند و ملک آن طشت را با سر بریدہ یحییٰ علیہ السلام پیش آن دخت نہاد۔

مطلوب: تاریخ طبری فارسی میں علامہ ابو علی محمد نے حضرت مریم کے انتقال اور حضرت یحییٰ کے
شہید ہونے کی نسبت خاص پا ب منعقد کر کے حضرت یحییٰ کے شہید ہونیکی حالت لکھی ہے کہ بادشاہ
ہیرودس نے نشہ میں سرشار ہو کر اپنی محبوبہ کے کنبے سے حضرت یحییٰ کے سر کا منہ کا حکم دیا اور اس
کے لوگ سر مبارک کاٹ کر لائے اور طشت میں رکھ کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور بادشاہ نے وہ
طشت معاً سر مبارک کے اپنی محبوبہ لڑکی کو دیدیا۔“

نمبر شمار: ۲۷/۲

نام کتاب: تاریخ کامل جلد اول ص ۲۲۰/۲۲۱ باب ذکر راجح عیسیٰ بن مریم و یحییٰ بن زکریا
علیہم السلام

اصل عبارت: وبعث الله عبیسی رسول نسخ بعض احکام التوراة فكان
مماثنخ انه حرم نکاح بنت الاخ و كان الملکهم و اسمه هیرودس بنت الاخ
تعجبه يريدان يتر و جها فنهاه يحيى عنها و كان بها كل يوم حاجته يقضيها لها
فلما بلغ ذلك امهما قالت لها اذا مالك الملک ما حاجتك فقولي ان تذبح
يعسی ابن زکریا فلما دخلت عليه و سألهما ما حاجتك قالت اريد ان تذبح يحيى

بن ذکریا فقال مثل غیر هذا قالت ماسالک غیرہ فلمما اب دعا یحیی و دعا بطبع بسطت فذبحه فلمارات الراس قالت الیوم قرت عینی مطلب: علامہ ابن اشترانی مشہور تاریخ کامل میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنارسول کہا۔ انہوں نے تورہت کے بعض احکام منسوخ کے جواہکام منسوخ کئے گئے اُن میں سے ایک یہ تھا کہ بھائی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے پہلے حرام نہ تھا اس وقت جو نبی اسرائیل کا بادشاہ تھا اُس کی ایک بیٹی تھی وہ اُسے بہت چاہتا تھا اور اُس سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا حضرت عینی نے اُسے منع کیا وہ لڑکی اُس بادشاہ کے پاس آیا کرتی تھی اور جو خواہش وہ کرتی تھی بادشاہ اُسے پورا کرتا تھا اتفاق سے لڑکی کی مان کو خبر پہنچی کہ حضرت عینی لڑکی کے نکاح کو منع کرتے ہیں۔ اُس نے اپنی لڑکی سے کہہ دیا کہ بادشاہ جس وقت پیار میں تھے سے دریافت کرے کہ تو کیا چاہتی ہے تو کہو کہ عینی کو ذمہ کر دے اُس کے بعد جو وہ لڑکی بادشاہ کے پاس گئی اور بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتی ہے اُس نے حضرت عینی کا سر ماگنا بادشاہ نے کہا کہ اس کے سوا اور کچھ مانگ لڑکی نے کہا کہ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگتی جب اس لڑکی نے انکار کیا تو بادشاہ نے حضرت عینی کو بدلایا اور ایک طشت مٹکایا اور حضرت عینی کا سرمبارک کاٹ کر طشت میں رکھ دیا اُس لڑکی نے جب سرمبارک کو طشت میں رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ آج میری آنکھیں خندی ہوئیں۔

نمبر شمار: ۲۸/۳

نام کتاب: الاخبار الطوال ص ۲۲

اصل عبارت: لَمَّا أَنْبَعَتِ اللَّهُ عِيسَى بْنَ مُرِيمٍ فَأَقْبَلَتِ الْيَهُودُ لِقْتَلِهِ فَرَفِعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ
اویحیی بن ذکریا فقتلوه

مطلوب: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجبوٹ ہوئے تو یہوداں کے قتل کے درپے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ نے انحالیاً حضرت عینی تشریف لائے انہیں یہود نے قتل کر دیا ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عینی حضرت عیسیٰ کے رفع کے بعد قتل کئے گئے مگر اور کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ پہلے شہید کئے گئے ہیں شاید موڑ کا مقصود دونوں واقعوں کا بیان کرنا ہے ترتیب واقعہ ذکر مقصود نہیں ہے حاصل یہ کہ حضرت عینی کا شہید ہوتا جس طرح اور موڑخیں نے بیان کیا اسی طرح صاحب الاخبار الطوال بھی بیان کرتا ہے۔

نمبر شمار: ۲۹/۶

نام کتاب: تاریخ افغان اجلد اول ص ۳۲

مطلوب: حضرت زکریا حضرت مریم کے خالو تھے اس نے مریم انہیں کی کفالت میں تمیں
قدرت خدا سے جب یہ حاطہ ہوئیں تو یہود نے حضرت زکریا پر تہمت لگائی اور انہیں پکڑنا چاہا یہ
بھاگے اور ایک بہت موئی درخت میں پوشیدہ ہو گئے یہود نے اس درخت کو کات ڈالا حضرت
زکریا بھی اس میں کٹ گئے حضرت سعینی کے قتل کی وجہ بھی بیان کی ہے کہ ہیرودس با دشادا پتی سعینی
سے نکاح کرنا چاہتا تھا حضرت سعینی نے منع فرمایا اس وجہ سے اس لڑکی کی ماں و شوہن ہو گئی اس نے
اُس نے اور اُس کی بیٹی نے با دشاد سے بہت اصرار سے کہا کہ سعینی کو مارڈاں با دشاد نے قتل کرنے
کا حکم دیا اور وہ اُن کے روپر قتل کرائے گے۔

نمبر شمار: ۷/۳۰

نام کتاب: انجیل متی باب ۱۲ آیت ۲۳ تا ۲۴ ص ۲۰-۲۱

مطلوب: ہیرودس نے یوحتا (سعینی) کو ہیرودیا س کے سبب جو اس کے بھائی فیلیپوس کی جو روتھی
گرفتار کیا اور باندھ کے قید خانہ میں ڈال دیا تھا (اس نے کہ یوحتا نے اُس سے کہا تھا کہ تجھے اُس
کو رکھنا رواں نہیں) اور ہیرودس نے چاہا کہ اُسے مارڈاں پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اسے نبی جانتے
تھے پر جب ہیرودس کی سالگردہ ہی ہیرودیا س کی بیٹی ان کے درمیان ناچی اور ہیرودس کو خوش کیا
چنانچہ اُس نے قسم کھا کے وعدہ کیا کہ جو کچھ قدمائے گی میں تجھے دوں گاہب وہ جیسا اُس کی ماں نے
اُسے سکھا رکھا تھا بولی کہ یوحتا (سعینی) پتھر دینے والے کا سر تھانی میں بیٹیں مجھے مغلوا دے
جب اُس نے لوگوں کو پیش کر قید خانہ میں یوحتا (سعینی) کا سر کٹوایا اور اُس کا سر تھانی میں لا کے اُس
لڑکی کو دیا۔

نمبر شمار: ۷/۳۱

نام کتاب: انجیل مرقس باب ۶

مطلوب: اس میں بھی وہی ضمنون ہے جو ابھی انجیل متی سے نقل کیا گیا۔

یہ دنوں حوالے تاریخی حیثیت سے قتل کئے گئے ہیں لیکن اگرچہ اُس کتاب سے نقل
کئے ہیں جسے تمام نصاریٰ نہیں سو بر س سے آسمانی کتاب مقدس مانتے چلے آئے ہیں۔ اور مرتضی
قادیانی نے بھی انہیں کتاب مقدس مانا ہے اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ (تو پیش
المرام ص ۳ خراائن ج ۳ ص ۵۲-۵۳ ملاحظہ کیا جائے) مگر میں اس وقت تاریخی حیثیت سے اس کا

حوالہ دے رہا ہوں، عیسائیوں کا محقق اور طے شدہ قول ہے کہ پہلی انجیل حضرت مسیح کے مقرب حواری کی لکھی ہے اور تمام عیسائی مانتے ہیں، یہ حواری حضرت یحییٰ کے ہمصر تھے اور دوسرا انجیل حواری کے ایک شاگرد نے لکھی ہے غرضیکہ یہ دونوں تاریخیں حضرت یحییٰ کی شہادت کے قریب لکھی گئیں اور ایک عظیم الشان گروہ اُس کتاب کو مقدس اور آسمانی کتاب اعتقاد کر کے اُس کی خلافت کرتا رہا ہے اور کرتا ہے اس لئے کم سے کم تاریخی حیثیت سے اُسے معتبر مانتے ہیں مگر کامن نہیں ہو سکتا، یہ ۳۲ شہادتیں تو معتبر مفسرین اور موڑ خصین کی نظاریں ملاحظہ کر پکھے اب میں خاص ان کی شہادت پیش کرتا ہوں جن کے مرید حضرت یحییٰ کی شہادت کو جھوٹ بتاتے ہیں۔

(۳۲) شہادت حضرت یحییٰ کے شہید ہوئیکی

بعول خود مجدد دوران میچ قادیانی مرزاعلام احمد قادریانی اپنی ماہ فخر کتاب ازل الاداہم کے حصہ اول میں فرماتے ہیں۔ «حضرت یحییٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے پیچے کہہ کر ان کی شرارتیں اور کار سازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔»

(از الاداہم ص ۲۶ اخذ از ان ج ۳ ص ۱۱۰)

(حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کئے جانے کی وجہ ہم نے انجیل سے اور متعدد تاریخوں سے نقل کی ہے جو نہایت معقول وجہ ہے، مگر مرزاقادیانی اسی مستجر وجہ کو نہیں لکھتے چونکہ انہیاں کی علمت مرزاقادیانی کے قلب میں نہیں ہے اور اپنی بد زبانی کے الزام کو انھاں چاہتے ہیں اس لئے حضرت یحییٰ کے شہید کئے جانے کی وجہ انجیل کے اور موڑ خصین و مفسرین کے خلاف ایسی بیان کرتے ہیں جن سے ان کی تیز زبانی ثابت ہو۔)

اب مرزاقادیانی کے وہ مرید اور سلطان اعلام کے شاگرد کہاں ہیں جو حضرت یحییٰ کے واقعہ شہادت کو جھوٹ بتاتے ہیں؟ اب انہیں چاہئے کہ اپنے مرشد کو جھوٹا کہیں، کیونکہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ حضرت یحییٰ نے خخت کلامی کر کے یہود سے اپنا سر کٹوایا، اس کا مطلب یہی ہے کہ یہود نے آپ کو شہید کیا۔

اب جماعت احمدیہ مرزائی کی بے خبری اور بے علیٰ لائق ملاحظہ ہے کہ جس واقعہ کو تیرہ سورس سے تمام علماء حقانی تسلیم کرتے رہے صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال سے اُس کی تصدیق ہو رہی ہے حدیث میں اُس کا بہوت موجود ہے، بعض مفسرین نے قرآن مجید کے الفاظ سے اُسے

ثابت کیا ہے تمام علماء مفسرین اور محدثین ایک زبان ہو کر اس واقعہ کے مصدق ہیں کسی کا اختلاف اس میں نہیں پایا جاتا، بایس ہد جماعت مرزائیہ انبیاء کرام کی شہادت سے انکار کرتی ہے اور بالخصوص اس واقعہ کو رہ کو جھوٹا کہتی ہے حالانکہ یہ وہ واقعہ ہے کہ اس کے بچے ہونے میں کسی مسلمان کو تامل نہیں ہو سکتا، تیرہ سورس سے تمام امت محمدیہ کا اس پر اتفاق چلا آتا ہے اور جب اس اتفاق کے ساتھ اس کی پوری تصدیق انجیل سے بھی ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ ایسا چاہ واقعہ ہے کہ انہیں سورس سے کسی کا اختلاف اس میں نہیں ہے یہاں اور مسلمان سب جانتے چلے آتے ہیں اور بلا اختلاف سب کی کتابوں میں اس کی تصدیق موجود ہے یہی وہ مضمون ہے جو فیملہ آسمانی حصہ دوم کے ص ۷۲، میں لکھا گیا ہے اور سعی کاذب (مرزا) کے بعض ماننے والوں نے اس سے انکار کیا ہے اور جھوٹ بتایا ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ سے لکھ اس وقت تک جس قدر کا ملین گذرے ہیں اور اس واقعہ کی شہادت دے رہے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں (نحوہ باللہ منہ) اور جتنی تفسیریں اور تاریخیں وغیرہ ہیں سب غیر معترض ہیں سب نے یہ واقعہ جھوٹ لکھا ہے جس شخص یا جس گروہ کا یہ قول ہوا اس کے جھوٹے اور غیر معترض ہونے میں کسی مسلمان کو تامل نہیں ہو سکتا۔

بر اور ان اسلام! اس پر غور کریں، کہ جوبات ایسی محکم طور سے ثابت ہو کہ حدیث و تفسیر سے اس کا ثبوت ہو، تمام علماء حق میں اور متاخرین کا اس پر اتفاق ہو تیرہ سورس کے عرصہ میں کسی کا اختلاف اس میں ثابت نہ ہوا اس کے ساتھ ایک دوسرے گروہ عظیم الشان کا اتفاق اس پر انہیں سورس سے پایا جائے، اگر ایسی محکم اور متفق علیہ بات جھوٹ اور غیر معترض ہو جائے تو دین کی کسی بات پر اعتبار نہیں ہو سکتا یہ شخص در پردہ دین کی نیخ کنی کے درپے ہے اور صرف عوام کے فریب دینے کو قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے کیونکہ قرآن و حدیث کا ثبوت علماء کے روایت و اتفاق ہی سے ہے اور یہ شخص اسی کو غیر معترض کہ رہا ہے۔ مرزاغلام احمد قادریائیکی باشیں اسی طرز کی ہیں اسی لئے ان کے پیرو یہی اسی حسم کی باشیں کرتے ہیں اب یہ ایکی جہالت ہو یا قصد ایسا کرتے ہیں دیکھا جائے کہ یہ گروہ اپنے آپ کو اہل سنت اور حقی کہتا ہے حالانکہ ان کے عقائد ان کے اعمال اہل سنت کے خصوصاً احتفاف کے بالکل مخالف ہیں اس میں فریب یہ ہے کہ بظاہر عقیدوں کے بیان میں وہی الفاظ لالاتے ہیں جو الفاظ اہل سنت نے لکھے ہیں مگر ان کے معنی ایسے بنا کرے ہیں جو کسی اہل سنت کے خیال میں کبھی نہیں آئے اور نہ آ سکتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ اللہ پر ہمارا ایمان ہے، مگر اہل سنت

کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات تمام صفات کمالیہ کی جائیں ہے اور تمام عیوب سے پاک ہے مگر مرزا قادریانی کے نزدیک اُس کی ذات صادق الوداع و متنبیں نہیں ہے وعده کر کے مجوکرو تھا ہے جو اس کے ثبوت میں "يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ" "اللَّهُ يُمْلِكُ كُلَّ شَيْءٍ" کرتے ہیں۔

(دیکھو ترجمہ حقیقت الوجی ص ۳۲۳، خزانہ ائمہ ج ۲۲ ص ۵۷۰-۵۷۱)

بھی یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے بعض وعدوں میں پوشیدہ شرطیں ہوتی ہیں کہ بندے کو اُس کا علم نہیں ہوتا اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کا کوئی وعدہ لا لق اعتبر نہیں ہے۔

اہل سنت کے نزدیک خدا کے رسول مخصوص ہیں گناہ نہیں کرتے وہی کے سمجھنے میں اُسے غلطی نہیں ہو سکتی، مرزا قادریانی کے نزدیک مخصوص ہونا تو بہت بڑا مرتبہ ہے بعض انبیاء سے ایسے افعال بھی ہوتے ہیں جو کسی شریف دیندار سے بھی نہیں ہو سکتے، حضرت عیسیٰ کی طرف جو شرمناک باتیں مرزا قادریانی نے منسوب کی ہیں ان کا زبان قلم پر لانا دشوار ہے۔

(دافتہ ابلاکا صفحہ ۷ خ (خزانہ ائمہ ج ۲۲ ص ۲۲۰) اور ضمیر انجام آنحضرت (ص ۲۵، خزانہ ائمہ ج ۱۱ ص ۲۹۱-۲۸۹) دیکھا جائے)

جب انبیاء کی یہ حالت ہے تو کسی فہیدہ کے نزدیک ان کا کلام لا لق اعتبر نہیں ہو سکتا۔

وہی کے غلط معنی سمجھنے کو خطائے اجتہادی کہتے ہیں۔ اس جماعت میں کسی کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ وہ سمجھے کہ وہی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرنا اور بات ہے اور خطائے اجتہادی اور نہ ہے اگر وہی کے معنی سمجھنے میں رسول غلطی کرے اور اپنی غلطی کو کلام خدا کہہ دے تو اس کے کسی قول پر اعتبار نہ رہے، فرشتوں کی نسبت جو تیرہ سورس سے مسلمانوں کا عقیدہ چلا آتا ہے مرزا قادریانی اس سے صاف انکار کرتے ہیں اور مشرکانہ اور ملحدانہ طریقہ ملا کر یہ کہتے ہیں کہ ستاروں کی روح کا نام فرشتہ اور حسن ہے۔ (توضیح المرام ص ۳۰-۳۲، خزانہ ائمہ ج ۳ ص ۲۸۲-۲۲ ملاحظہ ہو)

غرضیکہ تمام اصول عقائد اسلامیہ مرزا قادریانی نے درہم و برہم کر دیئے ہیں مگر ختم وحکا یہ دیا ہے کہ الفاظ وہی ہیں جو اہل سنت لکھتے ہیں، مگر جب حقیقت امر کو پردہ انھا کر دیکھا جائے اس وقت واقعی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔

برادران اسلام امیں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ مرزا قادریانی کے کلام سے جوان کے عقائد معلوم ہوتے ہیں اگر انھیں سچا مانا جائے تو نہ ہب اور دین الہی کوئی لا لق اعتبر چیز نہیں رہتی جو ذی علم و سمع النظران کے رسالوں کو دیکھے گا وہ اس کا یقین کریگا، یہ ایک ضمی بات تھی اب مجھے حضرت ایوب علیہ السلام کے مصائب کو دکھانا ہے تاکہ اہل اسلام عبرت کپڑیں اور مصیبت میں

پریشان نہ ہوں خدا کے برگزیدہ اور اعلیٰ مرتبہ کے برگزیدہ کی حالت کو پیش نظر رکھیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت الحق کی اولاد میں سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کے داماد تھے اور بڑے مالدار صاحب جاہ اور صاحب اولاد تھے مؤرخ ابو الفداء نے لکھا ہے کان صاحب اموال عظیم (یعنی حضرت ایوب بڑے مالدار تھے) ان کی منحصر حالات میں پہلے تفسیر مرحابید سے لکھتا ہوں پھر کسی قدر تفصیل اور تفاسیر و کتب تو ارنخ سے لکھی جائے گی۔

کان ایوب علیہ السلام رومیا من ولد عیص ابن اسحق و کان اللہ تعالیٰ قد جعله نبیا وقد اعطاه من الدنیا حظاً و الفراً من النعم و الدواب والبساطین واعطاه ولد امن رجال ونساء وکان رحیما بالمساکین وکان یکفل الایشام والا رامل و بکرم الضیف فابتلاه اللہ تعالیٰ بہلاک اولادہ بہدم بیت علیہم و ذہاب اموالہ والمرض فی بدنه ثماني عشرة سنة فانه خرج من فرقه الى قدمه ثاليل وقد وقعت في جسده حكة لا يملکها وکان بمحک باظفاره حتى سقطت اظفاره حکها بالمسوح الخشنۃ ثم حکها بالفحخار و العجارة ولم یزل يحکها حتى تقطع لحمه وانفن فاخرجه اهل القرية وجعلوه على کناسة و جعلوله عریشا وکان ملکی فی الکناسة لا یقرب منه احداً (ص ۲۳۳ مرحابید مع علامہ نووی)

حضرت ایوب روم کے رہنے والے تھے.....حضرت الحق کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت عنایت کی اور اُس کے ساتھ دنیا کی نعمتیں بھی بہت کچھ دیں گائے تسلیں، بکریاں، زمین زراعت وغیرہ تھیں، باغات تھے اولاد بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی، یعنی تھے پیشان تھیں، حالت ان کی تھی کہ سکینوں پر بہت کچھ مہربانی کیا کرتے تھے تیسوں کی اور یواں کی کفالت کرتے تھے مہمان نواز تھے بایس ہم اٹھیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ذا الامکان گرا، اُس کے نیچے آپ کی سب اولاد دب کر مر گئی جس قدر مال و متاع تحاسب تباہ ہو گیا پھر انہارہ برس برابر بیکار ہے سر سے پیرنک تمام بدن پر دنبل کل آئے اور تمام بدن میں کھلی اس قدر ہوتی تھی کہ بے اختیار ہو جاتے تھے اور کھجلاتے کھجلاتے ناخن گر گئے پھر ناث سے کھجلانے لگے پھر کنکر پھر سے الغرض کھجلاتے

سمجھلاتے تمام بدن کا گوشت پھٹ گیا اور نہایت بدبو آنے لگی اور گاؤں کے لوگوں نے گاؤں سے نکال کر ایک گھوڑے (قمر) پر ڈال دیا اور وہیں ایک جھونپڑا بنادیا اُسی گھوڑے (قمر) پر پڑے رہتے تھے اور کوئی پاس نہ آتا تھا غالباً سبی الفاظ تفسیر کیسری میں ہیں اس کی تفصیل اور تفسیروں میں اور مورخین نے بہت کچھ لکھی ہے۔

الغرض حضرت ایوب صاحب مال تھے صاحب جائیداد تھے پانسوں اور ایک ہزار قتل تھے، ال چلانے والے اور ہر ایک ال کے لئے ایک نو کرتھا، اسی قدر اونٹ اور بکریاں تھیں، اور ان کے چڑا ہے۔ اب مشیت الہی کا تقاضا حضرت مددوح کے امتحان کا ہوا اور صبر و حمل کا سبق تمام عالم کے ایمانداروں کو دیا گیا تاکہ آئندہ کی نسلیں بھی عبرت پکڑیں اور اس دنیا نے دنی کی حالت پر غور کریں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ایسے مقرب بارگاہ الہی پر بعض وقت اسی مصیبیں آیا کرتی ہیں۔ وہ مصیبیں حضرت ایوب پر آئی ہیں کہ ان کے سنتے سے بدن کا پہنچنے لگتا ہے اور عقل جیران ہو جاتی ہے مسلمان خیال کریں کہ جس کے جاہ و ثروت کا یہ حال ہواں پر فتوڑ فتوہ مشیت ایزدی سے الکی بلا میں آئیں کہ تمام مال و متاع اور زینت دنیا کے متعدد اساب کیے بعد دیگرے تباہ ہونے شروع ہوئے اور انعام کارنہ وہ مال و متاع رہانہ وہ جاہ و ثروت رتی نہ اس جائیداد کا پتہ رہا جس کے لئے ہزار قتل اور ان کے لئے سینکڑوں نو کرتھے یہاں تک کہ رہنے کیلئے مکان تک بھی نہ رہا ساری بولاد مکان کے نیچے دب کر مر گئی پھر اس عظیم الشان مصائب کے بعد جسمانی مصیب شروع ہوئی اور رخت جذام ہو گیا اور بجز یہوی کے ان کے پاس کوئی نہ آتا تھا اور مختلف طور سے لوگ طعنہ دینے لگے اور اس مصیبت میں افمارہ برس تک رہے سات برس خاص گھوڑے (قمر) پر پڑے رہے۔

لبقی مطر و خا على الکناسته سبع سنین مايسال الله ان يكشف ما به و ما على وجه الارض اكرم على الله منه۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱۹۹ قصہ ایوب علیہ السلام) علامہ ابن اثیر کامل میں لکھتے ہیں کہ سات برس گھوڑے (قمر) پر پڑے رہے اور اس حدت میں کبھی دعا نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو ہٹا دے۔ حالانکہ روئے زمین پر اس وقت اللہ کے نزدیک کوئی معلم و کرم ان کے مثل نہ تھا۔

ابن اثیر کا یہ جملہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے جن کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہے وہ یہاں دو باتوں پر غور کریں گے ایک یہ کہ حضرت ایوب اس وقت میں ایسے خدا کے پیارے اور

معظم تھے کہ اس وقت ان کی مثل کوئی دوسرا دنیا میں نہ تھا اور ایسا بگزیدہ ایسی سخت مصیبتوں میں اتنی دراز مدت تک جتارہا اور اس وقت کے مرزاں صفت لوگوں سے کیسے کیسے طعن و تشنیع شمارہ؟ وہ دوسری اس مقبول خدا کی ہمت اور حجت و صبر کو دیکھنا چاہئے کہ اللہ کی رضا پر ایسے راضی رہے کہ اس کے خلاف دعا مانگنا بھی پسند نہیں (اللہ اکبر جل جلال) آپ پر تین فتح مخض ایمان لائے تھے وہ بھی بدگمانی کرنے لگے تھے اور بعض وقت طعنہ دیتے تھے اگرچہ مرتد نہیں ہو گئے تھے مگر حضرت ایوب علیہ السلام ان کے لئے بھی کوئی سخت لفظ نہیں کہتے تھے اب خیال کیجئے کہ جب کچھ پاس نہیں ہے اور کوئی پاس بھی نہیں جاتا سب بدگمان بھی ہو گئے ہیں تو کھانے پینے کی کیا سہیل تھی اتنی مدت تک جیتے کیسے رہے؟ یہی لکھتے ہیں کہ وہی نیک یہودی جس کا نام رحمت تھا اس نازک وقت میں رحمت الہی تھی وہ کچھ مزدوری کر کے لاتی تھی اور کھلائی تھی بلا خراس دراز مدت کے بعد ایک امتنی کے طعنے سے یا کسی دوسرے کے ناشائستہ کلمات سے ان کی زبان سے عاجزانہ لکلا "ربِ اُنَّى مَسْئَنَى الْضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" (الانیاء ۸۳) اس دعا کے کرتے ہی دریاے رحمت جوش زدن ہوا اور اللہ نے صحت دی اور اولاد وغیرہ بھی عنایت کی اللہ کے رسولوں کی اور برگزیدہ بندوں کی یہ شان ہوتی ہے مرزا غلام احمد قادریانی کی طرح نہیں کہ سخت مخالف سے عاجز ہو کر اپنی صداقت ظاہر کرنے کے لیے نہایت ہی عاجزانہ دعا کی ہے (مولوی شاہ اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب میں کیسی عاجزانہ دعا کی ہے مگر دونوں جگہ معاملہ برکس ہوا جس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادریانی کا ذذب تھا۔ ان دعاؤں کو مرزا قادریانی نے خود پھپھا کر مشتہر کیا ہے) مگر ایک شنوونگی نہیں ہوئی اور مخالف کے رو برو نہایت ذلیل ہوئے۔ (دیکھو مجموعہ اشتہارات ج ۲۳ ص ۵۷۸-۵۹۱)

الغرض ہمارے بھائی خوب معلوم کریں اور یقین کر لیں کہ دنیا کی مصیبت کسی پر آتا اس کے کافر یا مرتد ہو سکی یا کسی کے مقابلہ ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی، البتہ احادیث صحیحہ اور دنیا کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ دنیا میں ایمانداروں کو زیادہ مصیبتوں آتی ہیں اب میں مسلمانوں کو اس امر پر خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت ایوب کے واقعات کو پیش نظر رکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے جھرست خیز واقعہ کو ایک تیسری نظر سمجھیں اور پھر مرزا غلام احمد کے بیبا کا نہ اور بے ادبانہ جملوں کو دیکھیں کہ قرۃ ایمن رسول اللہ علیہ السلام کی نسبت کیا کہہ رہے ہیں ان کے رسالہ اعجاز احمدی کے یہ اشعار ہیں۔

وَقَالُوا عَلَى الْحُسَنِ فَضْلُ نَفْسِهِ أَقْوَلْ نَعْمَ وَاللَّهُ أَيْ رَبِّي سَيِّدُهُ.

(اعجاز احمدی ص ۵۲ خزانہ حج ۱۹ ص ۱۶۳)

لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے (مرزا غلام احمد) امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے اپنے تیس اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کر دیا یعنی میری فضیلت ظاہر ہو جائیگی مگر مرزاؑ افسوس کریں کہ کچھ نہ ہوا اور مرزا قادریانی جھوٹے ثہرے۔

وَشَتَانْ مَابِينِ وَ بَيْنِ حَسِينِكُمْ فَانِي أَوْيَدْ كُلَّ أَنْ وَانْصَرْ وَ أَمَا حَسِينْ فَأَذْكُرْ وَادْشَتْ كَرْبَلَةِ هَذِهِ الْأَيَامِ تَبَكُونْ فَانْظَرُوا. (اعجاز احمدی ص ۲۹ خزانہ حج ۱۹ ص ۱۸۱)

مرزا قادریانی کے اس شعر کو برادر ان اسلام عبرت کی نظر سے ملاحظہ کریں کہ حضرت حسینؑ جناب رسول اللہؐ کے قرۃ العینین نواسہ ہیں جس کی نسبت وہ اصدق الصادقین اپنی امت کی نجات کیلئے کشتی نوح سے تشبیہ دے چکے ہیں۔ ان کی مصیبت کو دکھا کر اپنی عیش و کامرانی پر مرزا قادری فخر کرتے ہیں کیاچے مسلمان کا دل اس سے شق نہ ہوتا ہو گا، کیا یہ ممکن ہے کہ عاشق رسول اللہؑ کی زبان پر ایسے الفاظ آسکیں؟ کیا ایسے ہی مدی کو خادم رسول اللہ اور فانی الرسول کوئی کہہ سکتا ہے دنیا میں اگر ایمان ہے تو کوئی ایماندار ایسے مدی کو سچا مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا، چ جائیکہ اسے عاشق رسول اور فانی الرسول سمجھے

جس طرح کے کلمات مرزا قادریانی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت ہمارے مقابلہ میں کہے ہیں اسی طرح فرعون حضرت ایوب کے مصائب دکھا کر حضرت موسیؑ اور ان کی امت کے مقابلہ کہہ سکتا تھا وشنان مابینی و بین فیکم فانی اوید کل ان وانصر و (یعنی جس طرح مرزا قادریانی نے مسلمانوں کے مقابلہ میں حضرت امام حسینؑ کی مصیبت کو دکھایا ہے اور پھر اپنی عیش و عشرت کو تائید الہی بتایا ہے اس طرح فرعون حضرت موسیؑ کے مقابلہ میں حضرت ایوب کے مصائب دکھا کر اپنی عیش و کامرانی پر فخر کر سکتا تھا اور ہی مرزا قادریانی والاشعر پڑھ سکتا تھا صرف ایک لفظ بدلت کر (یعنی حسین کی جگہ نبی کہہ دتنا) اور فرعون پر کیا ہے جو منکرین انبیاء دنیا میں کامران رہتے ہیں وہ اکثر انبیاء کی نسبت ایسا ہی فخر کر سکتے ہیں اور مقبولان خدا کی مصیبتوں کو دکھا کر اور اپنی کامرانی پیش کر کے اپنا مویڈ من اللہ ہوتا بیان کر سکتے ہیں

”لَا عَتَبْرُوا يَا اولَى الْأَبْصَارِ“

شاید اس قسم کے حالات بعض مرزا یوں نے دیکھے اس لئے فائز المراءی اور کامیابی کی یہ صورت بتاتے ہیں کہ مخلوق اُسے زیادہ مانے گئی مگر یہ جواب بھی ان کی بے خبری اور کم علمی کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ حضرت ایوب کی حالت تو ابھی ذکر کی گئی حضرت نوح علیہ السلام کا حال بھی اس کی غلطی کی شہادت کے لئے نہایت کافی ہے یہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت نوح نے ساز ہے نو سو برس دعوت دی مگر اب دیکھا جائے کہ اس دراز مدت میں کتنی مخلوق آپ پر ایمان لائی تھی اسی میں مجمل طور پر ارشاد ہے ”وَمَا أَنْفَقَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ“ (ہود: ۲۰) یعنی حضرت نوح پر بہت تھوڑے ایمان لائے تھے مفسرین نے اس تھوڑے کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے صاحب مدارک التزیریل لکھتے ہیں کہ آٹھ شخص ایمان لائے اور زیادہ سے ۸۷ آدمیوں کا ایمان لانا لکھتے ہیں بعض محققین اسی کی تعداد بیان کرتے ہیں، الغرض وہ چےز رسول ہیں جن کی اولاد میں عظیم الشان سلسلہ رسولوں کا ہے، اُن کی دعوت سے نو سو پچاس برس کے عرصہ میں اس قدر قلیل مقدار مخلوق کی ان پر ایمان لائی جو کسی شمار میں نہیں ہو سکتی، اب اس کے مقابل صالح اور ابو عیسیٰ موعیان کاذب کی جماعت کو خیال کیجئے کہ تمام قبل مغرب ان پر ایمان لے آئے تھے تھوڑی مدت میں اس لئے جماعت احمدیہ کے قاعده کے بوجب ان جھوٹے مدعاوں کو صادق ہونا چاہئے اور حضرت نوح کو کاذب (نحوذ بالله منہ) الغرض دنیا کی کسی قسم کی کامیابی یا ناکامی صداقت یا عدم صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی، ہاں بعض وقت اس کامیابی کیسا تھا یہ قرآن اور وجہ پیش آتے ہیں کہ عقلی طور سے ایسی کامیابی کو صداقت کی دلیل کہتے ہیں اور ناکامی کو کذب کی علامت، اب میں اس دعوے کی تصدیق صحیح حدیثوں سے آپ کو دکھاتا ہوں۔

(۱) لَمْ يَصِدِّقْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَقَتْ وَإِنْ مِنَ الْأَرْجُلِ وَاحِدٌ“ اخ (مسلم ج ۱۳۲ اباب اثبات الشفاعة و اخراج المودعین من النار)

جناب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جس قدر لوگوں نے مجھے مانا کسی نبی کو نہیں مانا بعض انبیاء ایسے گزرے جنہیں ایک ہی شخص نے مانا اور ان کی دعوت کا شرعاً اسی قدر رہوا۔

(۲) عَرِضْتُ عَلَى الْأَمْمِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرَّهِيْطُ وَ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدًا اخ (مسلم ج ۱۳۷ اباب الدلیل علی وحول طوائف اسلامیین الجنت بغير حساب ولا عذاب مند احمد بن خبل ج ۱۴۱)

دوسری حدیث میں حضور انور کا یہ مقولہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی اتنیں حالات کشفی میں میرے سامنے چیز کی گئیں میں نے دیکھا کہ بعض انبیاء کے ہمراہ چند آدمی ہیں یعنی تین چار آدمی بعض کے ہمراہ دو ایک شخص ہیں بعض ایسے ہیں کہ ان کے ہمراہ ایک اتنی بھی نہیں ہے۔
ایک تشقق علیہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔

(۳) خرج رسول اللہ یوماً فقال عرضت على الامم فجعل يمر البنی و معه الرجل والنبي و معه الرهط والنبي وليس معه احد الخ (بخاری و مسلم ص ۲۰۷ باب الدلیل علماء خول طائف کنز العمال ج ۳ ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۵۶۸۲ من اسلمین البنت بغیر حساب ولا عذاب۔)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا کہ انبیاء کی امتیوں کی حالت مجھے معلوم کرائی گئی، میرے سامنے سے ایک نبی گزرے اُن کے ہمراہ ایک ہی اتنی تھا دوسرے نبی گزرے اُن کے ہمراہ دو اتنی تھے ایک اور گزرے اُن کے ہمراہ چد اتنی تھے بعض نبی ایسے گزرے جن کے ہمراہ ایک اتنی بھی نہیں تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ معلوم کر کے اور ان حدیثوں کے مضمون میں غور کر کے مسلمانوں کو عبرت پکڑنا چاہئے کہ بہت سے خدا کے پیارے اُس کے پچھے رسول جو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیج گئے تھے اُن کی سیکھروں برس کی محنت اور مخفیت کا نتیجہ کیا ہوا حضرت نوح علیہ السلام پکھ کم ایک ہزار برس تک خلق کو ہدایت کرتے رہے اور ان کے ہاتھوں سے ہر حرم کی تکلیفیں اٹھائیں اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آٹھ دس یا ستر، اسی شخص ایمان لائے اور بعض کی محنت کا نتیجہ یہ کہ دو ایک شخص مسلمان ہوئے اور بعض برگزیدہ ایسے ہوئے کہ ان کی برسوں کی محنت دنیا کی نظر میں بیکاری گئی۔

اس وقت کے مراجیوں کی طرح اس وقت کے ملکرین ان انبیاء سے کیا مسحکر کرتے ہوں گے؟ کہ یہ حضرات اس قدر غلچار ہے ہیں، مگر کوئی نہیں سنتا، پھر کیا احمدی حضرات ان انبیاء کے الہام کو غلط بتائیں گے ذرا ہوش کر کے جواب دین؟

حاصل کلام عبرت کا مقام

الغرض پچھے مسلمانوں کو مجھے یہ دکھانا ہے کہ خدا کے برگزیدہ حضرات پر دنیا میں کیسے

کیے معاطلے گذرے ہیں اور ہر قسم کی دینوی انسیں تاکامی ہوئی ہے حضرت مجھی علیہ السلام کی تمام گذران کو دیکھو کہ کس بھلی سے ان کی عمر بر ہوئی اور انہماں کا ردش کے ہاتھ سے شہید کردیئے گئے یہ ان کے عشق الہی کو کمال مرتبہ تک پہنچا کر عاشقوں کو دکھانا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبتوں پر نظر کر د کہ خوشحالی کے بعد انہارہ برس تک کیسی مصیبتوں کو برداشت کیا اور دہمیں مارا یہ ان کی محبت کا امتحان اور گذشتہ متوں راحت میں رہنے کا لغوارہ تھا اور جن انبیاء کی پدایت کا نتیجہ کچھ نہ ہوا یا بہت ہی کم ہوا یہاں یہ دکھانا تھا کہ دنیا دار الاحلاء ہے۔ یہاں بعض برگزیدہ حضرات اُس مقصد میں بھی کامیاب نہیں ہوئے جس کیلئے وہ بھیج گئے تھے اور بعض جھوٹے مفتری علی اللہ دنیا میں بہت کچھ کامیاب ہوئے اور ہوتے ہیں اس لئے نہایت عبرت کا مقام ہے یہاں، بہت سے ذی علم بھی بہک جاتے ہیں، ہمارے بھائی اس بیان سے یقینی طور سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ دنیا میں کسی قسم کی کامیابی صداقت اور برگزیدہ خدا ہونے کی معیار نہیں ہے اس سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادریانی کا اور ان کے مریدوں کا دنیاوی کامیابی کو اپنی صداقت میں پیش کرنا ان کی عظیم الشان غلطی ہے اول تودہ نہیں تائیں کہ انہیں دنیاوی کامیابی کیا ہوئی جس قدر انہوں نے اپنی شہرت اور اپنی خودستائی میں محنت کی ہے اور کاغذی گھوڑے دوڑائے ہیں اس کے مقابلہ میں انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی اس زمانے میں بعض بعض تاجر اپنے اشتہاروں کے ذریعے سے لکھ دیتی، کروڑ پتی ہو گئے مرزا قادریانی کی خودستائی اور مدح سرائی کا صرف اس قدر نتیجہ نکالتا ہے کہ محمد کھانے کو اور ملک و زعفران استعمال کرنے کو ملتے اور کچھ زمین ہاتھ آگئی اور کچھ مکاتات بھی بن گئے، پھر یہ تو ان تاجروں کے مثل بھی کامیابی نہ ہوئی جو جھوٹے اشتہاروں سے کامیت ہیں باقی رہا مریدوں کا زیادہ ہوتا بھنگ زبانی و دعویٰ ہے، پہلے لوگوں کو جانے دیجئے اس وقت کے لحاظ سے کہتا ہوں کہ ایک حاجی وارث علی صاحب تھے باوجود یہ کہ انہوں نے اپنی مدح سرائی میں ایک اشتہار بھی نہیں دیا مگر لاکھوں مرید ان کے ہو گئے اسی طرح اور بھی حضرات ہیں اس کے علاوہ انہوں نے کارخانہ الہی اور دنیا کی حالت میں غور نہیں کیا، اور اس کے واقعات پر نظر نہیں ڈالی کیے کہے لوگ کامیاب ہوتے ہیں یا جان کر مخلوق کو دھوکا دیا اور دے رہے ہیں، کیونکہ نادا قف اور عوام کے خیال میں دنیا کی کامیابی صداقت کی ولیل ہو سکتی ہے، اسی وجہ سے بہت سے مسلمان بہک گئے اب میں دنیا کا مقام ابٹالا اور محل امتحان ہوتا کلام خدا اور اقوال و احوال حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غصہ آیا ہے کرتا ہوں، خوب متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہئے۔

حضرت سرور انبياء عليه الصلوة والسلام کی گذران کا نمونہ دیکھا جائے مجھ بخاری اور صحیح مسلم (ج ۲ ص ۳۰۹ فصل فی صبر علی قلۃ ما یجد و دخول الفقر) المهاجرین الجنة) میں امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

ماشیع ال محمد من خبز الشعیر یومین متابعين حتى قبض رسول الله ﷺ
کرسول اللہ کے اہل دعیال نے آپؐ کی وفات تک دون برابر جو کی روئی بیٹ بھر کر نہیں کھائی۔
بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ نے تمام عمر کسی جو کی روئی بھی بیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک اور حدیث متفق علیہ ہے۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاما هو مضطجع على رومال حصیر الخ متفق عليه (مشکوٰ المصاibح)

(ص ۲۷۴ باب فصل الفقراء و مَا كان من عيش النبي)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا آپؐ چنانی پر لیئے ہوئے تھے اُس پر بچھوتا نہ تھا اس وجہ سے آپؐ کے دونوں جانب چنانی کے شان پر گئے تھے اور چڑے کے تجھی پر فیک لگائی تھی۔ اُس تجھی میں میں سمجھو کر چھلکا بھرا تھا (حضرت عمر فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، اللہ سے دعا کیجئے کہ آپؐ کی امت سے تکلی دور ہو فرانی ہو فارس اور روم کیسے خوش حال ہیں باوجود یہ کہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے جناب رسول اللہ نے فرمایا اے عمر! تم اس خیال میں ہو (یعنی جو اللہ کی عبادت کریں وہ دنیا میں خوش حال رہیں اور جو اس کی عبادت نہ کریں وہ خوش حال نہ رہیں) ایسا خیال نہیں چاہئے کیونکہ ان کی کمائی یا مقررہ عیش و آرام دنیا ہی میں دیدیا گیا آختر میں سوائے تکلیف کے کچھ ان کے لئے نہیں ہے۔

دوسری روایت میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد اس طرح ہے کہ کیا تم اس میں خوش نہیں ہو کر انہیں دنیا ملی اور ہمیں آختر ان حدیثوں سے آپؐ کی تکلی گذران کا نمونہ معلوم ہوا، مگر دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی گذران آپؐ نے بنخشی منتظر کی تھی اور اللہ سے ایسی ہی گذران کی آپؐ خواہش کرتے تھے چنانچہ متفق علیہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔

”اللهم اجعل رزق ال محمد قوّا“

(ابن الجیم ص ۳۰۵ باب القاعدة، مسلم ج ۲ ص ۸ فصل فی صبر قلت)

”یعنی اے اللہ محمدؐ کے اہل دعیال کو بقدر قوت لا یکوت کے روزی عنایت فرمًا۔“

دنیا کی گذران میں اس قدر تکمیلی اختیار کرنا حکمت سے خالی نہیں ہے اگرچہ بے دین نافہم اسے نہ سمجھیں اور طعنہ کریں، تکمیلی اختیار کرنے کی مصلحتیں پوری طور پر تو خدا اور اس کا رسول ہی جانتا ہے مگر یہ نہایت ظاہر ہے کہ اس حالت میں رہنا غربائے است کی کمال دل وہی ہے، کیونکہ جب وہ سردار دو جہاں کی یہ حالت معلوم کریں گے تو اپنی غربت کو بھول جائیں گے اور خوشی کے مارے پھولے نہ سائیں گے اس کے علاوہ اللہ کے نزدیک دنیا نہایت بے حقیقت چیز ہے بلکہ ملعون اور مردود ہے اس لئے اللہ والے اُسے کبھی پسند نہیں کرتے مگر کسی وقت کسی مصلحت سے اللہ تعالیٰ انہیں دیتا ہے ایک حدیث میں رسول اللہ کا ارشاد ہے

لو کانت الدنيا تعذل عند الله جناح بعوضة ماسقى كافر منها شربة

(ابن بیروس ۳۰۲ باب مثل الدنيا ترمذی ج ۲ ص ۵۶ باب ماجاء فی هوان الدنيا علی الله)

کہ اللہ کے نزدیک دنیا کی حقیقت اگرچہ سرکے پر کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو ایک
محنت پانی دنیا میں نہ ملتا۔

دوسری حدیث ملاحظہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

الآن الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ذکر الله وما الا و عالم او معلم

(ترمذی ج ۲ ص ۵۸ باب ماجاء فی هوان الدنيا علی الله ابن بیروس ۳۰۲ باب مثل الدنيا)

کہ خیردار ہوجاؤ دنیا پر اللہ کی لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب پر خدا کی پھٹکار ہے

البته دنیا میں اللہ کی یاد اور وہ اعمال صالح جنہیں اللہ پسند کرے اور علم دین کے جاننے والے ہوں،
سیکھنے والے یا اس سے مستثنی ہیں۔

ان دونوں حدیثوں پر غور کیا جائے پہلی حدیث سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا نہایت بے حقیقت ہوتا اور دوسری حدیث سے اُس کا ملعون و مردود ہوتا ظاہر ہو رہا ہے پھر برگزیدگانی خدا جو اُس ذات پاک کے عاشق ہیں اور نہایت عالی خیال بلند حوصلہ ہیں وہ اسکے بے حقیقت چیز کو کیونکر پسند کر سکتے ہیں اور پھر یہ کہ وہ شے اُس ذات مقدس کے ایسی ناپسند ہو کہ اُس نے اُس پر لعنت بھیجی ہو وہ کبھی اس کو پسند نہیں کر سکتے، پسند کیا اُس طرف توجہ کرنا بھی انہیں ناچیں ہوتا کہ دنیا کی فائدے کے لئے اپنے کسی برگزیدہ کو بھی دنیا کا مال و متعار دیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا کی کامیابی صداقت کی دلیل ہے یا اس بے حقیقت کامیابی کو فلاح کہہ سکتے ہیں؟ برگزیدگیں۔

اب ہم قرآن شریف کی آیت پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ دنیا میں عزت و آبرد کا ہوتا مال و دولت کا ملنا خدا کی خوشنودی اور صاحب مال کی صداقت فلاح کی دلیل نہیں ہے ارشاد خداوندی ہے۔

فَإِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا مَا بَتَّلَهُ رَبُّهُ فَأَنْكَرَهُ وَنَعْمَةٌ فَيَقُولُ رَبِّي أَنْكَرَهُنَّ وَإِنَّمَا إِذَا مَا بَتَّلَهُ فَقَدْرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ لَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ . (الجبر: ۱۵-۱۶)

پروردگار جب انسان کی اس طرح آزمائش کرتا ہے کہ اس کو عزت و فتحت دیتا ہے تو بندہ اپنے دل میں خوش ہو کر یا گھمنڈ کر کے کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میری عزت کی اور جب پروردگار اس طرح آزماتا ہے کہ اس کی روزی اس پر بحکم کرتا ہے تو بندہ تندل ہو کر کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔

اس آیت سے ظاہر ہوا کہ فراغی اور تسلی دنوں صدق یا کندب کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ دنوں کی وقت صرف امتحان کی غرض سے ہوتے ہیں اور امتحان مسلمان اور کافر دنوں کا ہوتا ہے، کسی کا مال و دولت عزت و جاه کیسا تھا ”انها امو الکم واولاد کم فتنۃ“ ارشاد خداوندی ہے، کسی کا فقر و احتیاج کیما تھک کی وقت مسلمان بھی مال و دولت سے بہک جاتا ہے اور کسی وقت فقر و احتیاج سے کفر تک نوبت ملتی جاتی ہے ارشاد نبوی ہے ”کا دال الفقران یکون کفرا“ اور کافر تو بہتای ہی ہے البتہ دنیا کی کامیابی اکثر کفار ہی کے حصہ میں رہتی ہے اس کی حکمت بالغ تر وہی حکیم مطلق جانتا ہے گھر ہماری عقل کی رسائی جہاں تک ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت مال و دولت کی ترقی اور اس کی حفاظت میں وہ ایسا پریشان و سرگرد ایں رہتا ہے اور بہت لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ مال اس کے لئے و بال ہوتا ہے اور دنیا ہی میں ایک صورت عذاب کی اس کے لئے ہوتی ہے اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی صاف طور سے موجود ہے سورہ والبقر ملاحظہ ہو کسی وقت میں مکر کے اعمال حسنہ کا بدله اسے دیا جاتا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ”اعطیت لهم طیبا لهم“ یا ایک مخفی بات تھی اصل مدعا یہ تھا کہ دنیا کی کامیابی کو فلاح نہیں کہہ سکتے اس کا ثبوت تین دلیلوں سے دیا گیا ان میں ہر ایک دلیل نہایت روشن اور اس کی قوی ہے کہ کسی فہمیدہ حق پسند کو اس کے مانے میں تامل نہیں ہو سکتا۔

پہلی دلیل: بعض کفار اور مفتری علی اللہ جن کا ذکر شروع رسالہ میں کیا گیا ان کے حالات سے ظاہر ہے کہ باوجود مفتری علی اللہ ہونے کے ایسے کامیاب ہوئے کہ دنیا میں اُن سے زیادہ کامیابی

اور فلاخ نہیں ہو سکتی اس سے باقاعدہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جس فلاخ کو ایمانداروں سے مخصوص کیا ہے وہ دنیا کی کامیابی نہیں ہے اب مرزا قادریانی کی کامیابی کو دکھا کر آن کی صداقت ثابت کرنا ایسا ہی ہے جیسا فرعون اور صارع وغیرہ کا معتقد ان کی کامیابی دکھا کر آن کی صداقت ثابت کرے۔

دوسری ولیل: بعض انبیاء کرام کی دنیاوی حالت دکھائی گئی؛ اس سے بھی بخوبی واضح ہوا کہ جس فلاخ کی بشارت ایمانداروں سے مخصوص ہے وہ دنیا کی کامیابی نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو آن انبیاؤں کی دنیا میں یہ حالت ہرگز نہ ہوتی جو اس رسالہ میں دکھائی گئی ہے۔

تیسرا ولیل: تین حدیثیں چیش کی گئیں جن سے پوری تصدیق ہو گئی کہ دنیا اسی چیزوں نہیں ہے کہ اس کی کامیابی کو اللہ تعالیٰ فلاخ کہے اس سے اظہر من الخس ہوا کہ جو فلاخ ایمانداروں کے لئے مخصوص ہے اور مکرین اور مفتری اس سے محروم ہیں وہ عالم آخرت کی فلاخ ہے جہاں انسان کیلئے دائمی راحت یا ہمیشہ کی تکلیف ہے یہ بھی حدیث سے ثابت کرو دیا گیا کہ بہت سے لوگوں کا مطیع ہو جانا بھی صداقت کی ولیل نہیں ہے کیونکہ بعض انبیاء ایسے گزرے ہیں کہ آن کا ایک بھی امتی نہیں ہوا اور بعض کے دو ایک ہوئے جو شل نہ ہونے کے ہے اب اگر مریدوں کی کثرت کو صداقت کا معیار قرار دیا جائیگا تو بہت سے انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا ہو گا حضرت نوح کو ملاحظہ کیجئے کہ ابوالانبیاء ہیں مگر سائز ہے نوسورس کی کوشش میں آنہ دہیں یا ۲۰۱۸ء اشخاص آن پر ایمان لائے تھے۔

قابل توجہ ہے دیکھا جائے

حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا زیادہ ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتا "الی اباہی بکم الامم" ایک خاص فضیلت آنحضرت گی ہے اسے صداقت کا معیار ٹھہراتا جاہلانہ خیال ہے البتہ وہ مدّی نبوت جسے بہت سے انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ ہو اس کی وجہ سے کوئی جسمی جنت کا مستحق نہ ہو اور کروڑوں حصتی جو جنت کے مستحق ہو چکے تھے وہ جہنم کے مستحق ہو جائیں اس کے جھوٹے ہونے میں کوئی عقل سیلیم تأمل نہیں کر سکتی اب یہاں نہایت غور کے قابل یا مر جو کہ مرزا قادریانی اپنے آپ کو حضور سرور انبیاء کا خلیل کہتے ہیں اور جس طرح حضور کی بعثت عام تھی اسی طرح مرزا قادریانی اپنی بعثت کو عام کہتے ہیں یعنی آن کا یہ دعویٰ ہے کہ میں تمام خلق

کے لئے مبوعت ہوا ہوں میرے مانے پر نجات موقوف ہے۔ (رسالہ دعویٰ نبوت مرزا (ما) حظہ ہو) اور ”صلیب پرستی کے ستون کو توڑنے کیلئے آیا ہوں۔“

(اخبار بدر، قادیانی ج ۲۹ نمبر ۱۹۰۶ء ص ۲۹-۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء)

مگر اب کامل غور اور انصاف پسندی سے اس دعویٰ کو مٹھوڑا خاطر رکھ کر دیکھا جائے کہ مرزا قادریانی نے کیا کہا اور ان کے بعثت کا متوجہ کیا ہوا ساری دنیا دیکھ جکی کہ غالباً بچپن برس تک انہوں نے بہت کچھ غل چایا اور اپنی شہرت اور خلق کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کوئی واقعی انجام دینیں رکھا اشتہاروں اور رسالوں اور خطوط کی انتہا کر دی بایس ہمساروں کی ذات سے کوئی سحق جنم کا ستحق جنمی نہیں ہوا (یعنی کوئی مستاز عیسائی کوئی آریہ کوئی بت پرست، کوئی یہود، مسلمان نہ ہوا) اور تم چالیس کروڑ مسلمان جو مردم شماری کے لحاظ سے دنیا میں کہے جاتے ہیں جنہیں مرزا قادریانی بھی اپنے اس دعویٰ کے قبل مسلمان اور جنت کا ستحق کہتے تھے اور متعدد رسالوں میں لکھ کر کہتے کہ کوئی الٰہ قبل کافرنیں ہے آخر میں انہیں کی نسبت کہا کہ جس نے مجھے نہیں مانا وہ بیساہی کافر ہے جیسا خدا اور رسول کو نہ مانے والا غرضیکہ ان کا آخری قول یہی ہے کہ جنہوں نے مجھے نہیں مانا وہ سب کافر ہو کر جنم کے ستحق ہو گئے۔

مرزا قادریانی کے اقوال دعویٰ نبوت مرزا میں نقل ہو چکے ہیں ان کے بنیتے جواب ان کے دوسرے خلیفہ ہوئے ہیں وہ اپنے رسالہ (تہبید الاذہان، ج ۶ نمبر ۱۲۲ ص ۱۱۲۲ اپریل ۱۹۱۱ء) میں تحریر فرماتے ہیں ان کا قول یہ ہے ”جب بتت اور سوئزر لینڈ کے باشندے رسول اللہ کے نہ مانے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے سچ موعود کو نہ مانے سے کیونکہ مومن ٹھہر سکتے ہیں..... (الی ان قال) جب حضرت (مرزا) کی خلافت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا (یعنی مرزا قادریانی)

برادران اسلام! ملاحظہ کریں کہ مرزا قادریانی کے خلیفہ اور فرزند ارجمند تمام ہندوستان بلکہ ساری دنیا کے غیر قادریانی مسلمانوں کو کس صراحت سے کافر بتاتے ہیں اور مرزا قادریانی کی بعثت کا بھی فائدہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا کے غیر قادریانی مسلمان مسلمان نہ رہے یعنی مرزا قادریانی کی لئے بھیجے تھے کہ مسلمانوں سے دنیا کو خالی کر دیں۔

حاصل یہ کہ جنہوں نے نہیں مانا انہیں تو مرزا قادریانی نے جنم کا ستحق کر دیا اور جنہوں نے مانا وہ تو پہلے سے مسلمان اور جنت کے ستحق تھے خود مرزا قادریانی کے قول سے مرزا قادریانی کی

وہ جسے کوئی نبی بات نہیں ہوئی اس لئے ان کی بعثت کا نتیجہ یہی ہوا کہ بجز محدودے چند مسلمانوں کے ساری دنیا کے مسلمان کافر ہو گئے اور دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی خاندانِ ثروت و عزت جو زمینداری کے جاتے رہنے کی وجہ سے چالی گئی تھی یا اُس میں بہت کچھ کمی ہو گئی تھی وہ دنیاوی عزت و ثروت انہیں اور ان کی خاص اولاد کو لوٹ گئی بلکہ شہرت اور ثروت اُس سے بہت زیادہ ہو گئی۔

اب پر اور ان اسلام اس پر غور کریں کہ مرزا قادیانی کی وجہ سے مسلمانوں کو اور اسلام کو کس قدر محضت ہوئی کہ اسلام دنیا سے گویا محفوظ ہو گیا اور ۳۰۴۰ کروز مسلمان جو جنت کے مستحق تھے وہ جہنمی ہو گئے جناب رسول اللہ کے وقت میں آپؐ کی ذات مبارک سے غالباً دولا کھی یا کچھ کم و بیش مسلمان ہوئے تھے یعنی یہ تعداد جو قطعاً جہنم کی مستحق ہو چکی تھی وہ جتنی ہو گئی اور کوئی جنت کا مستحق جہنمی نہیں ہوا کیونکہ اُس وقت عرب میں قمی گروہ تھے یہود، نصاریٰ، مشرکین ان میں سے کوئی مسلمان نہ تھا، کیونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار سے اور نصاریٰ تسلیت پرستی اور مشرکین بنت پرستی سے کافر تھے غرضیکہ آپؐ کے دعویٰ کے وقت میں کوئی جنت کا مستحق نہ تھا اس لئے جس قدر مشرکین یہود و نصاریٰ جناب رسول اللہ پر ایمان لائے وہ وہی تھے جو پہلے جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور ایمان لانے کی وجہ سے جہنم سے عیحدہ ہو کر جنت کے مستحق ہوئے یہ اسلامی جماعت ایسی عالیٰ ہمت و جان ثمار اسلام ہوئی کہ بہت جلد دنیا میں اسلام کو پھیلا دیا اور کروڑوں جہنم کے جانے والوں کو جنت کا مستحق بنادیا مرزا قادیانی کی حالت اس کے بالکل بر عکس ہے یعنی ان اقرار کے بوجب تھیں کروز اور واقعی مردم شماری کے لحاظ سے ۳۰۴۰ کروز مسلمان مستحق جنت تھے مرزا قادیانی نے انہیں میں سے بہت تھوڑی جماعت کو عیحدہ کر کے سب کو جہنم میں وکھل دیا، کس قدر حیرت خیز معاملہ ہے کہ ایسے شخص کو خاتم النبیین رحمۃ اللعلیین کا علی ماذا جاتا ہے اور اس پر مزید یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے الہام کی رو سے اپنے آپ کو رحمۃ اللعلیین بھی کہتے ہیں یہ عجیب رحمت ہے جس کی وجہ سے کروڑوں مستحق جنت جہنمی ہو گئے اور صحتی ایک بھی نہ ہوا بایس ہمہ ماننے والے انہیں رحمت مان رہے ہیں، اور باعث نجات جانتے ہیں، دوچار صلیب پرستوں کو بھی مسلمان نہیں بنا�ا، مگر ان کے ماننے والوں نے مان لیا کہ مرزا قادیانی نے صلیب پرستی کا ستون توڑ دیا، مرزا پرستی کا جب یہ اثر ہے تو ان کے سمجھنے اور راہ راست پر آنے کی کیا امید ہو سکتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو سب قدرت ہے۔

عالم کے واقعات سے تو انہیں اعتمس ہو گیا اور ہورہا ہے کہ تمام کفار اور خاص خدا پر

افتراء کرنے والے اور وحی والہام کے مدعی دنیا میں بہت کچھ کامیاب رہ چکے ہیں اور ان کے فلاج نہ پانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا میں وہ ذلیل و رسوایوں کے اب بعض آیات قرآنیہ سے بھی ثابت کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے مفتری اور مکذب کی سزا کا وقت موت کے بعد ہے اور کامل سزا کا زمانہ عالم آخرت ہے دنیا اس کا وقت نہیں ہے یہ کہنا کہ مفتری دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے محض غلط ہے واقعات عالم اور نصوص قرآنیہ دونوں اسے غلط تمارہ ہے ہیں۔

بھلی آیت اس کو معہ تفسیر علامہ نووی اور ترجیح کے نقل کیا جاتا ہے

**فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَلِمَاتًا وَكَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَئِكَ يَنَالُهُمْ (هُنَّ الظُّنُنُّ)
نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ (اى مِمَا كَتَبَ لَهُمْ مِنَ الْأَرْزَاقِ وَالْأَعْمَارِ) حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمْ
رُسُلُنَا (اى مَلِكُ الْمَوْتِ وَاعْوَانُهُ) يَتَوَفَّوْنَهُمْ (اى حال کو نہم قابضین ارواء
حُبُّهُمْ) قَالُوا (لهم) أَيَّسَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا (اى غا بوا) عَنَّا
وَشَهَدُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كُفَّارٍ بَلْ (تعالیٰ یوم القيمة) أَذْخُلُوا فِي أَمْنٍ
لَذِكْرِكُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ فِي النَّارِ (اى ادخلوا فی النار فِيمَا بین
الاَمْمَ الْكُفَّارِينَ الخ ۵**

اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر افترا کرے یا اس کی نشانیوں کو جھلاوے، ان دونوں گروہ کا حصہ جو روز اzel میں مقرر ہو چکا ہے یا لوح تفویظ میں لکھا چکا ہے یعنی ان کی روزی ان کی مقرر کردہ عمر وہ انھیں دنیا میں ملے گی اور اس وقت تک ملے گی جس وقت ملک الموت اور اس کے مددگار اس کی جان قبض کرنے کو آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم پکارا کرتے تھے وہ کہاں ہیں یہ جواب دیں گے کہ وہ تو ہم سے پوشیدہ ہو گئے اور اپنے کفر کا اقرار کریں گے پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو قفار جہنم میں جا چکے ہیں انہیں کے پاس تم بھی جہنم میں جاؤ۔ (سورہ اعراف ۲۷۸-۳۸ مراج العین ص ۲۲۸)

تفسیر روح المعانی (جز ۸ ص ۱۰۰) میں جملہ **أُولَئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ
الْكِتَابِ** کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:-

ای ماکتب لهم و قد من الارزاق والأجال مع ظلمهم و افتر انهم لا يجرمون
ماقدر لهم من ذلك إلى انقضاء اجلهم فالكتاب بمعنى المكتوب
ان مفتریوں اور مکذبوں کے لئے جس قدر رزق ان کا مقدر ہو چکا ہے اور ان کی عمر کی

مدت مقرر ہو چکی ہے وہ انہیں ضرور ملے گی یہ دنوں گروہ اپنے ظلم اور افشاء کی وجہ سے اس سے محروم نہ رہیں گے۔

جن کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ عقل و ہم بھی عنایت کی ہے وہ اس آیت سے کئی باقوں کا فیصلہ کر سکتے ہیں:

اول یہ آیت کسی اصل مفتری یا مکذب کے لئے نہیں ہے بلکہ عام ہے اس آیت کے جملہ مِنْ الْفَتَرَى میں جو لفظ فَنْ ہے وہ عموم پر دلالت کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مفتری کا حکم بیان کیا گیا ہے اور آیت کا سابق بھی اس عموم کا شاہد ہے۔
 دوم ہر قسم کا افشاء کرنے والا اور اس کی آئینوں سے انکار کرنے والا ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی حکم میں ہے، ان دنوں کے لئے نہ دنیا میں کوئی فرق ہے نہ آخرت میں سوم ان کی افشاء پر داڑی اور مکذبی کی وجہ سے دنیا میں ان دنوں گروہوں کی مقدار راحت و آرام اور محبہ رزق اور مقررہ عمر میں سچھ کی نہیں ہوتی، اگر اس کا رزق بہت وسعت اور آرام و راحت کیسا تھا لکھا گیا ہے وہ اسے ضرور پہنچنے کا اور جس قدر ان کے عمر کے ایام زیادہ یا کم مقرر ہو چکے ہیں ان ایام کو وہ ضرور پورا کر لیا اُن میں کی نہیں ہو سکتی، اس مدعایا کا بیوت قرآن مجید کے الفاظ سے ظاہر ہے مگر میں نے پانچ تفسیروں کے حوالے بھی دیے ہیں جن سے ان کا بیوت ظاہر ہو رہا ہے اب دیکھا جائے کہ اس آیت سے مرزا قادیانی کے کتنے اتوال غلط ہو گئے ان کا یہ کہنا کہ مفتری دست بدست سزا پا لیتا ہے خدا کی آتش غضب اسے جلد ہلاک کرتی ہے کیسا غلط اور خدا پر افشاء ثابت ہوا۔ چنانچہ خود مرزا نے لکھا ہے۔ ”قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدا نے قادر غیر کبھی اس کو اس میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو چل ڈالتی ہے۔“ (انعام آم قسم ص ۵۹ خزانہ ص ۳۹ ج ۱۱)

دوسری آیت فیصلہ آسمانی حصہ ص ۵۹ میں بھی لکھی گئی ہے اس میں اس کی تفصیل دیکھنا چاہئے یہاں اس آیت کے خاص مضمون کا ذکر کیا جائیگا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ الْفَتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذَّبَا أَوْ كَلَّا أُوْجَحَ إِلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأَنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَى إِذَا لَطَّلِمُونَ فِيَ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلِكَةِ بَاسِطُوْا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا النَّفَسَكُمُ الْيَوْمَ تُجَزَّوْنَ عَذَابَ الْهُوَنِ بِمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرُ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنِ اِيمَانِهِ تَسْتَكْبِرُونَ۔ (انعام ۹۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خدا پر افتراء کیا، یا یہ کہا کہ مجھ پر دھی کی گئی حالانکہ اُس پر مجھ دھی نہیں کی گئی، (محض جھوٹا دعویٰ دھی کرتا ہے) یا کوئی اپنے کمال کے غدر پر یہ کہے کہ جیسی باتیں خدا کی طرف سے اس رسول پر اتری ہیں ایسی ہم بھی اپنی طرف سے اتار سکتے ہیں لیکن اپنے ذہن اور دماغی قوت سے بیان کر سکتے ہیں ان تینوں گروہوں کو بڑا ظالم فرمائے ظالموں کی حالت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، اے مخاطب اگر تو ان ظالموں کی حالت کو دیکھے تو تیرا عجب حال ہو کر موت کی بیہوئی میں پڑے ہیں (جانکنی ہو رہی ہے) اور فرشتے جان لکانے کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو (ایک قوم نے جہن کیا، یا جس طرح رہے مگر) اب تھارے کے کابلہ تم پر عذاب کیا جائے گا، جس کی وجہ سے تم ذمیل درسوہا ہو گئے یہ عذاب اس وجہ سے ہو گا کہ تم خدا پر افتراء کرتے تھے اور جھوٹی بات اُس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آیت کا پورا ترجمہ اور مطلب فیصلہ آسمانی میں بیان کیا گیا ہے اُس کا حصہ ۵۹ وغیرہ دیکھا چاہئے۔

یہاں آیت کا مطلب معلوم کرنے کے بعد اس پر نظر کرنا چاہئے کہ اس آیت کے نازل کرنے سے اصل مقصود کیا ہے، اس کو فہمیدہ حضرات خوب مجھ سکتے ہیں کہ اصل مقصود اس آیت میں مفتری علی اللہ کی حالت بیان کرتا ہے وہ حالت یہ ہے کہ ایسا شخص بہت بڑا ظالم ہے اُس سے زیادہ کوئی ظالم نہیں ہو سکتا اور اس نام کی سزا کا وقت اس کے مرنے کے بعد ہے اس کی حالت سے ہر ایک مخاطب کو عبرت پکڑنا اور خوف کرنا چاہیے۔ غرضیکہ اس آیت میں چار باتوں کا بیان کرنا مقصود ہے ایک یہ کہ مفتری علی اللہ بہت بڑا ظالم ہے دوسرے یہ کہ جانکنی کے وقت اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے، ظاہر میں کسی کو اُس کا نمونہ معلوم ہو پائے ہو۔ تیسرا یہ کہ موت کے وقت اُسے ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ اگر انسان اس کا محاسن کرے تو بہت برقی اس کی حالت ہو، لیکن بہت کچھ اُس کو عبرت ہو اور ممکن ہے کہ ظاہری حالت میں بھی اس کی تغیری ہو چکتے یہ کہ اس کے افتراء کی سزا مرنے کے بعد ہے اب اگر کسی مفتری کو دنیا میں بھی کسی قسم کی سزا ملی تو وہ کسی شمار میں نہیں ہے اصل سزا جو دنیا وی سزا سے بہت زیادہ اور نہایت سخت اور بھیشہ کیتے ہے وہ مرنے کے بعد ہے اُس کے مقابلہ میں دنیا وی سزا کوئی چیز نہیں ہے اب دیکھنا چاہئے کہ مفتری علی اللہ کی کتنی قسمیں ہیں، اُن سب کا بھی ایک حکم ہے یا کسی قسم کا مفتری اُس سے مستثنی ہے، مثلاً کسی حکم کو یا کسی عقیدہ کو اپنے خیال سے تراش کریا کسی کی تقدیم کر کے یہ کہے کہ یہ حکم خدا ہے جیسا کہ تیلیٹ پرست اور مشرکین کہتے ہیں یا یہ کہ نزول دھی کا دعویٰ کرے اب اُس دھی کے ذریعہ سے کسی کتاب یا رسالہ کے نازل ہونے کو بیان کرے یا متعدد

اور مختلف مضمون کی وحی پیش کرے ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مفتری کہا ہے
 ناظرین! آیت کے صریح الفاظ نہایت صفائی سے شہادت دے رہے ہیں کہ اس میں
 ہر قسم کے مفتری کی حالت کو بیان کیا ہے مفتری کی کوئی قسم اس سے مستثنی نہیں ہے اور بالخصوص وہ
 مفتری جو جھوٹی وحی کا دعویٰ کرے اُس کا ذکر کر رہا اور نہایت وضاحت سے بیان ہوا ہے ملاحظہ کیا
 جائے پہلے ارشاد ہوا، ”وَمَنْ أَظَلَّمُ مِمْنَ الْفَرَّارِ عَلَى اللَّهِ أَكْلَدَنَا“، جن کو عربی میں متوسط درج
 کا علم ہے وہ بھی جانتے ہیں کہ لفظ مِنَ الفَارِ عَوْمٌ میں ہے، جس جملہ پر یہ لفظ آیا گا، معنی کے اعتبار
 سے اُس صفت میں جتنے شریک ہوں گے سب کو شامل ہو گا اس لئے ”مِنَ الْفَرَّارِ عَلَى اللَّهِ
 أَكْلَدَنَا“، ہر اس شخص کو کہیں گے جو اللہ پر افڑاہ کرے اُب وہ افڑاہ کسی قسم کا ہو اس میں کسی قسم کی
 خصیصیں نہیں ہو سکتی، اس عام بیان میں وہ مفتری بھی شامل ہے جو وحی الہی کا مدعی ہو..... اور کسی
 رسالہ یا کتاب کے نزول کا جھوٹا دعویٰ کرے اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”أَوْ قَالَ أُوْحَى
 إِلَيَّ وَلَمْ يُؤْخَذْ إِلَيْهِ شَيْءٌ“، پہلے ارشاد ہوا تھا کہ جس نے افڑاہ کیا اُس کے بعد ارشاد ہوا کہ
 جس نے یہ کہا کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر کوئی وحی نہیں کی یہ دونوں گروہ
 ہیے خالم ہیں یہاں صاحب علم پر یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ جس طرح پہلے جملے میں عموم ہے
 اور ہر قسم کے مفتری اُس سے سمجھے جاتے ہیں اسی طرح اس جملے کا مضمون بھی عام ہے (اس کی وجہ
 یہ ہے کہ جس طرح مِنْ ”إِفْرَارِ“ آیا ہے اور اس وجہ سے اس جملہ کا مضمون عام ہو گیا، اسی طرح
 عطف کی وجہ سے قائل پر مِنْ آیا اور اس نے اس جملہ کے مضمون کو عام کر دیا) اور ہر ایسے شخص کا
 ذکر ہے جو جھوٹی وحی کا دعویٰ کرے اُب اس میں وہ کوئی رسالہ یا کتاب پیش کرے یا چند جملے پیش
 کر کے کہیے کہ یہ مجھ پر وحی کے گئے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ایسا جھوٹا دعویٰ کرنا بھی وہ طرح سے ہو
 سکتا ہے ایک یہ کہ کسی وجہ سے کسی امر کی خواہیں میں اُسے غلبہ ہوا اور پختہ خیال ہو گیا کہ ایسا ہو گا
 اور اس پختہ خیال کو یہ وحی الہی سمجھا، درسے یہ کہ بغیر ایسے خیال کے یونہی اپنی بزرگی جتنا کو ایسا
 دعویٰ کر دیا، مگر یہ دونوں اللہ کے زد یک مفتری ہیں، بعض کم علم حضرات کو یہاں پیشہ ہو سکتا ہے کہ
 جب یہ گروہ بھی مفتری ہے تو پہلے جملہ میں اس کا بیان ہو لیا اُس کے بعد اسے علمدہ بیان کرنا بیکار
 ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہیک اس گروہ کا بیان بھی پہلے جملہ میں ہو چکا ہے مگر اس کو خوب
 سمجھتے ہیں کہ بعض وقت اسکی ضرورت پیش آتی ہے کہ پہلے ایک حکم کو بطور عموم پیان کیا جائے پھر
 اسی بات کو کسی خاص گروہ یا خاص شخص کے لئے بیان کیا جائے اس کو خصیص بعد قیم کہتے ہیں اس

طرز بیان سے اس کا اظہار منثور ہوتا ہے کہ اس وقت اس گروہ یا اس شخص کی طرف توجہ زیادہ ہے اور خصوصیت کیسا تھا اس کی نہ ملت یا تعریف نظر ہے۔

الاصل اس آیت میں ایسے جھوٹے کی حالت بیان کرنا زیادہ منظر ہے جو وحی کا جھونٹا دعویٰ کرے اور دعویٰ کرنے کا کوئی وقت بیان نہیں کیا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ آیت میں جرم کا بیان ہے وہ جرم افتراہ کرتا ہے اس کے بعد اس کی سزا کا بیان ہے پھر اس کے لئے وقت کی تعمین نہیں ہو سکتی حاکم نے جب کسی جرم کی سزا مقرر کر دی وہ سزا جرم کے بعد ہر وقت ہو گی اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے اب اس جرم کا وقوع جناب رسول اللہ کے وقت میں ہو یا آپؐ کے بعد بارہ تیرہ سو برس کے بعد ہواں آیت میں سب کا بیان ہے جس طرح روزے اور نماز کا حکم ہے کہ اس وقت کے اصحاب پر بھی تھا اور اس کے بعد قیامت تک ہے ایسا ہی جس نیک کام کیلئے وعدہ اور برے کام کے لئے وعید کی گئی ہے وہ اس وقت کیلئے بھی تھی اور قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہے الٰ علم اس کا یقین کرتے ہیں جہلا کا ذکر نہیں ہے۔

الغرض ان سب گروہوں کی نسبت وہ وعید بیان کی گئی ہے جس کا ذکر اس کے بعد کی آیت میں ہے اور جو وقت اس وعید کا ہے اسی وقت اس کا ظہور ہو گا یعنی مرنے کے بعد دنیا میں اس کا وقت بتانا شخص غلط ہے اس آیت میں جس مفتری کو خاص طور سے بیان کیا ہے یہ وہی مفتری ہے جس کی نسبت مرزا قادری کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا میں دست بدست سزا پاتا ہے اور یہ غلط اور جھوٹا دعویٰ بار بار انہوں نے کتب الٰہی کی طرف منسوب کیا ہے۔

اب یہاں یہ بھی معلوم کرنا ضرور ہے کہ قرآن مجید میں اور احادیث میں اکثر احکام یا وعدہ وعید کا نزول ظاہر میں کسی خاص سبب سے ہوا ہے، مگر اس سے یہ سمجھنا کہ یہ حکم یا وعدہ یا وعید اسی سبب سے مخصوص ہے کسی فہمیدہ ذی علم کا کام نہیں ہے بلکہ ہر ایک ذی علم بھی سمجھتا ہے کہ اس وعید یا وعدہ کے نزول کا سبب اگرچہ کوئی شخص ہوا ہے مگر یہ وعید یا وعدہ اس سے مخصوص نہیں ہے بلکہ عام ہے جو شخص جس وقت اس جرم کو کرے گا وہ اس سزا کا سحق ہو گا اسی طرح وعدہ میں جزا کا سحق ہو گا اب میں اس کی تائید اور شرائع میں بعض تفسیروں کی عبارت نقل کرتا ہوں؛ جس سے تواقف حضرات اپنے جہل مرکب پر متربہ ہوں، تفسیر سنت البیان کی جلد سوم میں پہلی آیت کا اول جملہ لکھا ہے، جو یہ ہے۔

فَمِنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أَوْحَى إِلَيْهِ وَلَمْ يَوْجُدْ إِلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّمَا هَذَا شَيْءٌ

الكلابين رئيس الضلال المسلمين الكلاب (لم قال) اهل العلم وقد دخل في حكم هذه الآية كل من افترى على الله كذبها في ذلك الزمان وبعده لاته لا يمنع خصوص السبب من عموم الحكم ص ۱۹۲

جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا نزول وحی کا جھونا دعویٰ کیا (پھر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں) اس میں شبہ نہیں کہ یہ شان ان جھوٹوں کی ہے جو مگر اہوں کے سردار ہیں جیسے مسلمہ کذاب (اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں عام مفتریوں کا ذکر ہے اور مسلمہ کذاب کو ان کی مثال میں پیش کیا ہے پھر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں) کہ اہل علم کہتے ہیں کہ آیت کے اس بیان میں ہر وہ شخص داخل ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے اس زمانہ میں (یعنی رسول اللہ کے وقت میں) یا اس کے بعد کوئی نکہ سبب کا خاص ہو، حکم کے عام ہونے کو منع نہیں کرتا۔

قادیانی مؤلف القاء اس تفسیر کو ملاحظہ کریں اور اپنی غلطی پر متنبہ ہوں علامہ طبری اپنی تفسیر جامع البیان میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

فقد دخل في هذه الآية كل من كان مختلفاً على الله كذبها و قالاً في ذلك الزمان وفي غيره أو هي الله التي او هو في قبله كاذب لم يوح الله اليه شيئاً فاما التزيل فالله جائز ان يكون نزول بسبب بعضهم و جائز ان يكون نزول بسبب جميعهم (جلد ۷ ص ۲۲۳)

اس میں شبہ نہیں کہ اس آیت میں ہر وہ شخص داخل ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا اور وحی ری لی کے نزول کا جھونا دعویٰ کیا اب یہ دعویٰ جتاب رسول اللہ کے زمانہ میں ہو یا درود رے وقت میں (یعنی اس میں نہ وقت کی شخصیں ہے نہ کسی مدعا کی اس میں پہلی اور دوسری صدی اور چودھویں صدی سب برائے ہیں) اب رہا آیت کے نازل ہو یا کہ اس میں ہو سکتا ہے کہ نزول کا سبب بعض جھوٹے ہوں مثلاً مسلمہ کذاب اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمام جھوٹوں کے لئے آیت کا نزول ہوا اگرچہ اس وقت مسلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے بطور اتفاق موجود تھے۔

علامہ طبری نے نہایت عمدہ فیصلہ کر دیا یعنی یہ فرمایا کہ آیت میں جو حکم جھوٹے مدعا کے لئے بیان ہوا ہے وہ تو ہر طرح عام ہے کسی خاص جھوٹے مدعا سے مخصوص نہیں ہے البتہ آیت کے نزول کا سبب خاص بھی ہو سکتا ہے اور عام بھی ہو سکتا ہے اور جنہوں نے اس کے نزول کا خاص سبب بیان کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اُس وقت مسلمہ وغیرہ جھوٹے

موجود تھے اس لئے اُس وقت بعض حضرات کے خیال میں یہ آیا کہ اسی کی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی، غرضیکہ یہ کوئی پختہ بات نہیں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب میسر اور عینی ہی ہیں؛ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اس قسم کے جھوٹے مدعی ہونے والے تھے اس لئے اُس نے یہ وعدہ نازل فرمائی البتہ جس وقت یہ وعدہ نازل ہوئی اُس وقت بعض ایسے جھوٹے موجود تھے اور عقل سیم جب اس پر غور کر کی تو اسی کو ترجیح دیجی کیونکہ علم الہی میں میسر کے سوابہت سے جھوٹے مدعی تھے جن کا ظہور اس وقت تک ہوا پھر ان کی حالت کا بیان ہونا قرآن مجید میں ضرور تھا، اس لئے آیت مذکورہ میں اُن کا بیان ہوا، میسر کی خصوصیت کی کوئی وجہ نہیں ہے بجز اس کے کہ نزول کے وقت یہ موجود تھا، اور اسی وجہ سے بعض نے اُسے نزول کا سبب خیال کیا، اور بالفرض اگر نزول کا سبب ہوتا بھی آیت کا حکم اور اُس کی وعدہ اُس سے مخصوص کسی طرح نہیں ہو سکتی، بعض مفسرین نے میسر کو باعث نزول آیت قرار دیا ہے اور بعض نے اُسے بطور مثال میش کیا ہے اس سے آیت کے حکم کو اُس سے مخصوص سمجھنا کمال درجہ کی نافہی ہے مؤلف القا اس تحقیق میں غور کریں اور اپنی نافہی اور غلطی پر حافظ ہوں، علم اصول فقہ میں یہ مسئلہ مصرح ہے تو صحیح کا یہ جملہ اہل علم کی زبان پر مشہور ہے۔

العبرة لعلوم اللفظ لا للخصوص السبب لأن التمسك انما هو باللفظ وهو عام و خصوص السبب لا يتنا في عموم اللفظ ولا يقتضي القضاة عليه ولا أنه قد اشتهر من الصحابة ومن بعدهم التمسك بالعمومات الواردة في حوادث وأسباب خاصة من غير قصر لها على تلك الأسباب ليكون اجماعاً على أن العبرة لعلوم اللفظ

(توضیح، ص ۱۲۱)

یعنی قرآن و حدیث میں لفظ کے عموم کا اعتبار ہے اگرچہ اُس کے نزول کا سبب خاص ہو (علامہ تقی زادہ اُن کی شرح میں فرماتے ہیں کہ لفظ کے عموم کا اعتبار اس لئے ہے) تمسک اور دلیل تو (قرآن و حدیث کے) الفاظ سے ہوتی ہے اور سبب نزول کا خاص ہونا عموم لفظ کے منافی نہیں ہے، (ممکن ہے کہ سبب نزول خاص ہوا کلام الہی کے الفاظ عام ہوں اور اس وجہ سے اُس کام الہی کا حکم عام ہو) سبب کا خاص ہونا اُس کا متفقی نہیں ہے کہ کلام الہی کا حکم اُس سے خاص کر دیا جائے (اور ایسے کلام کے عام رکھنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ) صحابہ اور تابعین وغیرہ ہم سے یہ بات درجہ شہرت کو پہنچ جوکی ہے کہ جس کلام الہی کے لفظ عام ہیں اور اُس کے نزول کا سبب خاص ہے اُس

سے ان تمام بزرگوں نے عام حکم ثابت کیا ہے خاص اس سبب پر مختصر نہیں رکھا، اس سے ثابت ہوا کہ یہ اجتماعی مسئلہ ہے کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہے (جیسا کہ مذکورہ آیت میں لفظ من ہے) سبب کے خاص ہونے کا لحاظ نہیں ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کلام الہی میں کسی حکم کو ایسے لفظ سے بیان کیا ہے کہ اس کے معنی عام ہیں تو بالاتفاق اس سے عام حکم ثابت ہو گا، اگرچہ اس کے نزول کا سبب خاص ہو یہ دونوں کتابیں کتب درسیہ میں متوسط درج کے طالب علم پڑھتے ہیں، پھر کیا ماؤں الف القا کے مطالعہ میں یہ کتابیں نہیں آئیں اگر ان کتابوں پر ان کی نظر نہ ہو تو نور الانواری کو ملاحظہ کریں، اسے تواتی مرتباہ کے طلاب پڑھتے ہیں اس میں اس مسئلہ کو متعدد جگہ مختلف طور سے بیان کیا ہے اس کی عبارت لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، قادیانی مرتبی نے پڑھا ہے وہ نکال کر دیکھ سکتے ہیں، البتہ اگر مرزا قادیانی کی بیعت نے تمام علوم کو اور حقائقی باتوں کو ان کے سینہ سے محو کر دیا ہے تو اس کا علاج انسانی اختیار سے باہر ہے کیونکہ انکَ لَا تَهِيدُ مَنْ أَخْبَيَّثُ ارشاد خداوندی ہے۔

الغرض یہ بات قلیلی اور یقینی ہے کہ ان دونوں آنکھوں کی وعید تمام مفتریوں کے لئے ہے، مفتری کی کوئی قسم اس سے علیحدہ نہیں ہے دوسرے یہ کہ جو وعدہ ان آنکھوں میں بیان ہوئی ہے وہ دنیا کی وعدہ نہیں ہے بلکہ دوسرے عالم کے لئے ہے جس میں انسان مرنے کے بعد جاتا ہے، یہی آیت سے تو اس کا شہوت ہولیا اب دوسرا آیت کو ملاحظہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے تو افتراق پر داؤں کو بہت بڑا خالم نہرا کراچی جمالی طور سے ہر قسم کے مفتریوں کو ذرا یا اس کے بعد کسی قدر اس کی تفصیل کے لئے جاتا رسول اللہ سے یا عام خطا طہیں سے ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَوْ تَرَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي نَعْمَلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنُونَ عَمَ الْذِرَاجِ فِي هِيَهُودٍ
الْمُتَبَتِّةِ وَغَيْرُهُمْ وَالْمُلْكَةُ يَأْسِطُو اَيْدِيهِمْ اَخْرِجُوا اَنفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ
عَذَابَ الْهُوَنِ بِمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرُ الرَّحْقِ الْقَوْلُ عَلَى اللَّهِ غَيْرُ الْحَقِّ
يَشْتَهِلُ كُلُّ نَوْعٍ مِّنَ الْكُفَّارِ وَيَدْخُلُ فِي دُخُولًا اُولَئِيَا مِنْ تَقْدِيمِ ذَكْرِهِ مِنَ الْمُفْتَرِينَ
عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ (آیت قرآن سعی تکریر، بمحيط جلد ۲ ص ۱۸۱ سورہ انعام)

اگر ان ظالموں کی حالت موت کے وقت تو دیکھے کہ کس سختی سے ان کی جان لٹکتی ہے اور عذاب کے فرشتے ان کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور ان کے اٹھاڑا عجز کے لئے کہہ رہے ہیں کہ اپنی جانوں

کو اپنے جسم سے نکالو یا اس عذاب سے اپنے آپ کو بچاؤ، اب تمہاری افشاء پر دازی اور ہر قسم کے کفریات کی تھیں سزا دی جائے گی اب یہاں غور کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کو مفتری کہہ کر راضیں۔ بہت بڑا ظالم فرمایا اُس کے بعد اُس ظلم کی سزا ذلت کا عذاب قرار دیا اور اُس عذاب کی ابتداء موت کے وقت سے ہتاً چنانچہ ارشاد ہوا۔ ”اللَّيْلُ نُجُزُونَ“ یعنی جس وقت فرشتے جان نکال رہے ہیں اُس وقت وہ کہتے ہیں کہ اب تمہارے افشاء پر دازی کی سزا دی جائے گی یہ ارشاد ایسا ہے کہ دنیا میں کوئی بدمعاش مدت دراز تک پکڑا نہ جائے اور جن میں سے بدمعاشی کرتا پھرے اور جب وہ پکڑا جائے اور حاکم کا پیاوہ اُس کی ملکیت کے اور لات جوتا ہی سرید کرے اور یہ کہہ کہ بہت بدمعاشی کرتے رہے اب تمہاری خبری جائے گی اور پوری سزا کی جائے گی یہ ملکیت کسی جانا اور کسی قدر رجوتے اور لات سے اُس کی خبر لینا سزا میں داخل نہیں سمجھا جاتا، سزا کا مقام تو جیل ہے اُس میں جانے کے وقت سے اُس کی سزا کی ابتداء ہے اُس سے پیشتر جو کچھ اُس کی گستاخی ہو وہ سزا کی تہذید تھی، مجرم انسان کی جان نکالنے کے لئے فرشتوں کا آنا اور اُس کی روح کو نکالنا ایسا ہے جیسا کہ دنیوی مجرم کی ملکیت کی تھیں؛ قرآن مجید کے اس جملے نے یقینی طور سے ثابت کر دیا کہ مفتری کی سزا کا وقت مرنے کے بعد ہے اور جانکنی کے وقت جو کچھ تکلیف ہے وہ اُس کی تہذید ہے، جس طرح بدمعاشوں کو جیل میں جانے کے پہلے کچھ مار پیٹ ہو جاتی ہے اس آہت میں مفتری کے دنیاوی گذران کا کچھ ذکر نہیں ہے مگر اس وقت اس آہت کو کہلی آیت سے ملا کر دیکھا جائے تو یہی معلوم ہو جاتا ہے کہونکہ اُس آہت میں اُسیں مفتری علی اللہ نسبت ارشاد ہے۔

أُولَئِكَ يَنَاهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ نَهْمُمْ رُسِلًا يَتَوَفَّ نَهْمُمْ.

ان مفتریوں کا مقدرہ رزق وغیرہ اُخیں پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی جان لینے کے لئے ہمارے رسول یعنی ہمارے سیجے ہوئے فرشتے پہنچیں۔ اور جب دنیا کے تاریخی واقعات پر نظر کی جاتی ہے تو مسلمان اور غیر مسلمان سب یہ کو اس کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ عالم دنیا مفتری کی سزا کا مقام نہیں ہے اور نہ اُن کی گرفت کے لئے کوئی میعاد مقرر ہے۔

حاصل کلام! یہ ہے کہ مفتریوں اور صارقوں کے واقعات اور قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کے لئے جو کامیابی اور قلاح کی بشارت دی گئی ہے اور مفتریوں اور کافروں کے لئے ناکامی اور عدم قلاح کی وعید نتائی گئی ہے ان دونوں کا وقت مرنے کے بعد ہے آہت لُوَّتَقُولَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقْوَيْلِ اللَّحْ سے سرزاق دیانتی کا یہ استدلال کرنا بھل غلط ہے کہ

مفتری کو میں برس یا تھس سے زیادہ مہلت نہیں دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے غصب کی آگ وہ صاعقه ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملبوثوں کو جلد کھاتی رہی ہے اس لئے عرصے تک اس جھوٹے کو (یعنی مرزا قادریانی کو) چھوڑ دے۔ کیونکہ آیت سورہ الحاقة جو بالاتفاق کی ہے اور کوئی آیت اس کی مدنی نہیں ہے اس میں ارشاد ہے۔ **تَنْزِيلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلُؤْ تَقُولَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلَ لَاَخْدُنَا مِنْهُ بِالْجِيْنِ لَمْ لَقْطَفْنَا مِنْهُ الْوَبِينَ فَلَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ غَنَهُ حَاجِزِينَ**.

(ایکاتر ۲۲۳۳)

یعنی پورا قرآن پر درگار کی طرف سے اتا رہا ہے (کسی دوسرے کا بنا یا ہوا نہیں ہے) اگر (ہمارا رسول محمدؐ پچے الہاموں کیسا تھا) بعض جھوٹی باتیں ملا دیتا تو ہم اسے مضبوط کر دیتے یا اس کا داہنا باتھ پکڑ لیتے (اور وہ بری حالت کرتے کہ تم دیکھ لیتے) اس کے بعد اسے بلاک کر دیتے یا اسی مصیبت میں بتا کرتے کہ زندہ درگور ہو جاتا اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ اس آیت میں جو بعض کا لفظ آیا ہے وہ جھوٹے طہم کو سزا سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہچا طہم اگر اپنے پچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے الہام بیان کروے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہے، غرض بعض الاقویل کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے طہم کو اس آیت سے نکال دیا، چونکہ یہ آیت کی ہے یعنی اس وقت نازل ہوئی ہے جس وقت تھوڑا سا قرآن شریف نازل ہوا تھا اس لئے بعض کے معنی کل کے کسی طرح نہیں ہو سکتے جیسا کہ بعض مرزا یوسف نے اپنی تافہی سے لکھا ہے، پوری بحث فیصلہ آسامی حصہ ۲۸-۲۷ تک ملاحظہ ہو۔ پس اگر کسی صادق کو دنیا میں کچھ کامیابی اور خوش حالی ہو اور کسی کافر کو کبھی ہی بدحالی ہو تو اس جزا اور سزا کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے جو اپنے وقت اور موقع پر انھیں ملنے والی ہے اس لئے وہ کسی شمار میں نہیں ہو سکتی، اب اس کے خلاف جو دعویٰ کرتا ہے اور قرآن مجید کی آیت سے اس کا ثبوت بتاتا ہے وہ محض جاہل اور قرآن مجید سے بالکل بے بہرہ ہے یا کلام الہی میں وہخت عیب لگانا چاہتا ہے یعنی در پردہ دہریہ یا مکفر اسلام ہے اور یہ کہتا ہے کہ قرآن مجید میں ایسے مفہماں بھی ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں اور اس کی باقتوں میں تعارض اور تناقض ہے چنانچہ اس رسالے کے مفہماں بالا سے کامل طور سے اس کا ثبوت ہو گیا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط



شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

شیزان کی مشروبات ایک قادیانی طائفہ کی ملکیت ہیں۔ افسوس کہ ہزارہ مسلمان اس کے خریدار ہیں۔ اسی طرح شیزان ریستوران جو لا ہور، راولپنڈی اور کراچی میں بڑے زور سے چلائے جا رہے ہیں۔ اسی طائفے کے سربراہ شاہ نواز قادیانی کی ملکیت ہیں۔ قادیانی شیزان کی سرپرستی کرنا اپنے عقیدہ کا جزو سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کی آدمی کا سولہ فیصد حصہ چناب نگر (سابقاً روہ) میں جاتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کو مرتد ہتایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد ان ریستوران کی مستقل گاہک ہے۔ اسے یہ احساس ہی نہیں کہ وہ ایک مرتد ادارہ کی گاہک ہے اور جو چیز کسی مرتد کے ہاں پکتی ہے وہ حلال نہیں ہوتی۔ شیزان کے مسلمان گاہکوں سے امداد ہے کہ وہ اپنے بھول پن پر نظر ثانی کریں۔ جس ادارے کا مالک ختم نبوت سے متعلق قادیانی چوچلوں کا معتقد ہو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانے اور سوادا عظم اس کے نزدیک کافر ہو اور جہاں ننانوے فیصد ملازم قادیانی ہوں ایک روایت کے مطابق شیزان کی مصنوعات میں چناب نگر کے بیشتری مقبرہ کی مٹی ملائی جاتی ہے۔

اے فرزندانِ اسلام!

آج فیصلہ کرلو کہ شیزان اور اسی طرح کی دوسری قادیانی مصنوعات کے مشروبات نہیں پیوں گے اور شیزان کے کھانے نہیں کھاؤ گے۔ اگر تم نے اس سے اعراض کیا اور خوردنوش کے ان اداروں سے بازنہ آئے تو قیامت کے دن حضور ﷺ کو کیا جواب دو گے؟ کیا تمیں احساس نہیں کہ تم اس طرح مرتدوں کی پشتیانی کر رہے ہو۔ (آنچہ شورش کا شیرین)

صیفہ رحمانیہ

(۱۰)

حضرت مولانا حکیم محمد یعقوب مومنیروی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جس میں نہایت ممتاز اور کامل سنجیدگی سے تج
قاریان کی نسبت اپنے پا کیزہ خیالات بیان کئے ہیں

جس میں مرزا غلام احمد قادریانی کی نبوت و رسالت کے ذکر میں
عبدالماجد قادریانی بھاگپوری کے رسالہ القائے ربانی کی چند
strooں میں عظیم الشان دس غلطیاں دکھا کر انہیں متذہب کیا ہے

اطلاع خاص

عبدالماجد قادریانی بھاگپوری نے اپنے رسالہ القائے ربانی کے آخر میں مرزا قادریانی کی نبوت و رسالت کو اپنے خیال فاسد میں اس طرح ثابت کرنا چاہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی اور معارض نہ ہو۔ مگر ”ایں خیال است و محال است و جنون“ حضرت سردار انبیاء علیہ السلام والثاء کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ نہایت لله ربی کے اثبات میں بے سر و پا باتیں بنائی ہیں اور امر حق پر پروہڑانا چاہا ہے اس لئے ان سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔ اس نمبر میں صرف دس غلطیاں دکھائی گئی ہیں انشاء اللہ آئندہ کے فبر میں المعاکف بلکہ اس سے بھی زیادہ دکھائی جائیں گی تاکہ انہیں تنبیہ ہو۔

وَالسَّلَامُ

خاکسار محمد یعقوب غفران اللہ

فِي الْكِتَابِ

مرزا غلام احمد قادریانی کا دعویٰ نبوت

اور عبدالماجد قادریانی کی فاش غلطیاں

اس میں شنبہیں کہ رسالہ فیصلہ آسمانی مؤلفہ حضرت مونگیریؒ مرزا قادریانی کے باب میں واقعی آسمانی فیصلہ ہے جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ نہایت صحیح ہے اس کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا۔ اس رسالہ نادرہ میں ضمناً مرزا قادریانی کے کاذب ہونے کی یہ دلیل بھی لکھی ہے کہ وہ نبوت کا دعویٰ نبوت کرتے ہیں اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور احادیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت سرو رانیہاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ کے بعد کوئی امتی یا غیر امتی نبوت کا دعویٰ نبوت کرے وہ بوجب صریح آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کذاب و دجال ہے۔ جن قادریانی مربی کا نام میں نے عنوان پر لکھا ہے یہ بھاگپور کے مشہور قادریانی مربی ہیں، مگر یہ مذہبی حالت ہمیشہ بدلتے رہے۔ کچھ دنوں سے مرزاؑ احمدی ہو گئے ہیں اور قادریان کے خلیفۃ الرسالہؐ کی فرمائش سے فیصلہ آسمانی حصہ دوم کا جواب لکھا ہے مگر اہل علم کو ان کا جواب دیکھ کر ان کی حالت پر افسوس ہوتا ہے کیونکہ ذی علم حضرات ان کے رسالہ میں صریح غلطیاں اور کھلی بددیانتیاں اور بے سروپا باتیں دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا مشہور علم و فضل کیا ہو گیا۔ علم کے سوا ان میں تو دیانت و تہذیب کا بھی پتہ نہیں لگتا۔ اس کے اظہار کے لئے ایک رسالہ انوار ایمانی، مؤلفہ مولانا ابو الحیر محمد انور حسین صاحب مونگیری کا چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ دوسرا رسالہ ”محکمات ربانی“ جوان کے نہایت اخض عزیز مولوی حکیم ولی الدین صاحب بھاگپوری نے لکھا ہے وہ زیر طبع ہے۔ بنظر خیر خواہی مسلمانان، محترم طور کا بھی خیال ہوا کہ قادریانی مربی کی بعض غلطیوں کو اظہر ممن لفظ کر کے مسلمانوں کو واقف کرے تاکہ ان کی باتوں سے ناواقف حضرات بچتیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عناءت

کرے آئیں۔ میں اس مضمون میں صرف انہیں غلطیوں کا نمونہ دکھاؤں گا جو انہوں نے دعویٰ نبوت مرزا کے بیان میں کی ہیں۔

معزز ناظرین! آپ کو خوب یاد ہو گا کہ ایک زمانہ میں موکیر بھاگپور میں قادریانی جماعت کا کس قدر زور تھا۔ علماء اسلام کی صلح کن حکمت عملی نے ان کو اس قدر جری کر دیا کہ ان کا جالی، اجھل، بھی بازاروں میں سڑکوں پر چلتی تھی اور ذرا بھی ہوشیار ہونے کا نام نہیں لیتا تھا۔ بلکہ خدائی ڈھیل پر ان کی جرأت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ جب یہ بہت بڑا چڑھ گئے تو موافق سنت اللہ کے ایک بارگی خداوند والجلال کی فیرت جوش میں آئی اور ایک باخدا مقدس انسان کے دل میں القاف رہا کہ اٹھوا اور ان کی تخت و پیشوں کو متزلزل کر دو۔ چنانچہ یہ باخداع خدا کا نام لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور نبوتی قند کے فرو کرنے پر متوجہ ہو گئے۔ جن کے اولیٰ نیوضات و برکات کا نتیجہ آپ نے اپنی آنکھوں سے وکیلیا کہ فوراً بسا ممناظرہ قائم ہو گئی جس میں بچارے مرزا یوں کو اپنے ہی مقرر کردہ شرائط کو نا معمول کہہ کر سر پر اللہی کریماں لے کر بھاگنا پڑا، اور دوسرا طرف اس مقدس انسان کا فیضِ رائجی یہ ہوا کہ فیصلہ آسمانی حصہ اول دوم و سوم و شہادت آسمانی، و تحقیق اسحاق، و دیگر بیش بہار سالجات کی میگزین تیار فرمائی جس سے نہ صرف نبوت مرزا قادریانی کا معنوی تقدیر "ہباء منثورا" ہو گیا، بلکہ موکیر بھاگپور کے مقامی مرزا یوں پر بھی ایسا گولہ پڑا کہ بالکل بے پناہ ہو گئے۔ مثل فراری چوروں کے منہ چھاتے ہوتے ہیں۔ اس طرف مردان خدا اظہار حق کے لئے ہر طرح موجود ہیں ان کے صدر انہیں سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح چاہے مناظرہ کر لیجئے، مہلکہ کر لیجئے۔ عام جلسہ میں کجھے، خاص میں کجھے، سامنے آنے میں اگر آپ کو شرم آتی ہے تو اپنی طرف سے اپنے کسی شاگرد کو یا کسی دوسرے کو پیش کر جئے۔ مگر صدائے برلن خاست کا مضمون ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی نفسانی غرض یا طعنہ ہی کی شرم نے ان کو پکڑ رکھا ہے نہیں تو کب کے سلسلہ ہو جاتے۔

معزز ناظرین! انکو کوہ رسالے اسی تحقیق اور لا جواب طریقے سے لکھے گئے ہیں کہ کوئی حق پسندان کے مضمون سے انکا نہیں کر سکتا اور کوئی معابدہ ان کا صحیح جواب نہیں دے سکتا۔ مگر عبد الماجد قادریانی بھاگپوری نے اتنے عرصہ میں صرف فیصلہ آسمانی حصہ دوم کا جواب دینا چاہا ہے۔ بلکہ بزم خود دے بھی دیا ہے اور ایک کتاب ہمام القاء رہانی پیلک میں پیش کر دی ہے۔ یہ سے القاء نفسانی کہنا نہایت صحیح ہے۔ اس سے اور کچھ تو نہیں ہو سکتا ہے صرف اس جزل کے مشابہ ضرور

ہو گئے ہیں جو جنگ میں لکھتے فاش کھایا ہوا اور فوک دم بھاگ کر گرتے پڑتے اپنی جان بچائی ہو۔ اس کے بعد پھر اپنی شرم منانے کے لئے اپنے بھاگتے ہوئے سپاہیوں کو جمع کر کے انہیں نوٹے پھونٹے ہوئے تھیاروں سے ایک مرتبہ مقابلہ کے لئے اور بھی خان لی ہو، لیکن ہر شخص آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ بھگوڑے سپاہی تکھے تھیاروں سے ایک جرار حوصلہ مند یا حرہ و تھیار فوج کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں؟ غور سے، ناکیں رکھ رہی ہیں کہ قادیانی مربی نے جواب لکھ کر صرف مناظرہ ہونے کی شرم منانی چاہی ہے یا خلیفۃ الحجۃ قادیانی کی شرم رکھنے کے لئے قلم فرسانی کی ہے کیونکہ فیصلہ آسانی کے جواب کے لئے اول انہیں سے درخواست کی گئی تھی اور ان سے کچھ نہ ہو سکا اور قادیانی مربی کو اپنے جواب کا ضعف اچھی طرح معلوم ہے۔ نہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ فیصلہ آسانی کے جواب کے لئے جو ایک ہزار نقد جنما جھمن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کی ذرہ بھی کوش نہیں فرماتے اور اشتہار دینے والے کو ایک پر زدہ تکمیل نہیں لکھا۔ ہم اس کوئی حلیم کر سکتے کہ قادیانی مربی، پوچھیے سے بے پرواہ ہیں کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک قلیل ماہان تغواہ کے واسطے روزانہ سر مغزی کرتے ہیں اور نفع اور کرسیوں پر سر پختے ہیں۔ ایک ہزار تو بہت بڑی رقم ہے اور اگر قادیانی مربی یہ عذر پیش کریں کہ ایسے ایسے اشتہارات ایقاوم و عدہ کے خیال سے نہیں دیے جاتے ہیں تو پھر ان سے یہ سوال ہو گا کہ مرزا میں کہ اشتہار چار ہزاری وغیرہ ہزاری دیا کرتے تھے، کیا ان کا خیال بھی آپ نے اسی دلیل میں شمار کیا ہے؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے اشتہاروں کو آپ جو کچھ خیال کریں یا آپ کو اختیار ہے مگر یہاں اسلامی و عدہ ہے ایک سچے مسلمان نے کیا ہے اس میں خلاف نہیں ہو سکتا۔ جما گپتوی، موکتیری، لکھوی قادیانی وغیرہ جہاں قادیانی جماعتیں ہیں جلسہ کر کے فیصلہ کر لیں اشتہاری شرائط میں حکیم فور الدین قادیانی کا بھی ذکر ہے ان کا انتقال ہو گیا ہے، اگر کوئی قادیانی فیصلہ کے لئے تیار ہو تو مشترکی ابراہیم حسین صاحب رتن پوری سے ملے کر سکتا ہے اور رقم سے بھی ملے کر سکتا ہے، مگر ہم یقینی طور سے کہتے ہیں کہ کوئی قادیانی یہ بہت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کا دل رسائل مذکورہ کی قوت دلائل کو مان چکا ہے بھی وجہ ہے کہ مناظرہ موکتیر کے زمانہ یعنی ۱۹۱۱ء سے اس وقت تک (مجبیں رسالے شائع ہو چکے ہیں اور پانچ رسالے زیر طبع ہیں۔) ان سب کے نام یہ ہیں (۱) فیصلہ آسانی حصہ اول، (۲) فیصلہ آسانی حصہ دوم، (۳) فیصلہ آسانی حصہ سوم، (۴) تحری فیصلہ آسانی، (۵) شہادت آسانی (۶) ہدیۃ الحجۃ، (۷) معیار الحجۃ، (۸) تحریہ ربی، (۹) معیار صداقت، (۱۰) حق نما، (۱۱) آئینہ قادیانی، (۱۲) تکذیب قادیانی،

(۱۳) اہل حق کو بشارت، (۱۴) انوار ایمانی، (۱۵) ادعا مرزا (۱۶) سچ کاذب، (۱۷) تائید ربیٰ
بر ہر بیت قادریانی، (۱۸) مرزا غلام احمد قادریانی کا فیصلہ، (۱۹) سچ قادریانی کا فیصلہ، (۲۰) صحیفہ
رحمانیہ نمبر ۱ (۲۱) صحیفہ نمبر ۲ (۲۲) صحیفہ نمبر ۳ (۲۳) صحیفہ نمبر ۴ (۲۴) صحیفہ نمبر ۵ (۲۵)
نمبر ۶ (۲۶) صحیفہ نمبر ۷ (۲۷) رسالہ دونوں بہوت مرزا نمبر ۱، ۷ میں چھپا ہے، مگر ہر ایک نمبر مستقل
رسالہ ہے۔ مندرجہ ذیل کتابیں زیر طبع ہیں۔

(۲۸) عبرت خیز (۲۹) الختم ٹائب، (۳۰) مکملات ربیٰ (۳۱) صوات عن ربیٰ۔ بعض
مرزا ای حقزرات ان رسائل کا بے سود اور فضول ہونا اس جملہ سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ”مولکیر
سے رسالہ پر رسالہ نکل رہا ہے۔“ مگر قادریانی ہیں کہ کچھ خیال نہیں کرتے۔ ”یعنی ان پر کچھ اہمیتیں
ہوتا، اس لئے یہ رسالے بے سود ہیں، اس کا تفصیلی جواب تو دوسرے مقام پر دیا جائے گا مگر قادریانی
یہ بتائیں کہ مرزا قادریانی نے آریوں کے مقابلہ میں کتاب لکھی، ہمیشہ گویناں کیں مگر کوئی آریہ
ایمان لایا؟ پادریوں کے مقابلے میں کتاب لکھی، بہت غل چایا مگر کسی پادری نے اس پر توجہ بھی کی؟
پھر آپ کے خیال کے بوجب مرزا قادریانی با وجود مامور من اللہ ہونے کے کیا حاصل کیا؟

اس وقت ہمارے کچھیں رسالے چھپ کر شائع ہو چکے ہیں، اس میں مطول اور مختصر
اور متوسط ہر حکم کے رسالے ہیں اور متعدد طریقہ سے سمجھایا گیا ہے اور مرزا قادریانی کا کاذب ہونا
ثابت کیا ہے، مگر نہ راہ مستقیم کو قادریانی جماعت اختیار کرتی ہے اور نہ رسالوں کا جواب دے سکتی
ہے اس چار رسالے کے عرصہ میں صرف فیصلہ آسمانی حصہ دوم کے مقابلے میں دو رسالے لکھے گئے
ہیں۔ ایک برق آسمانی جس کا دندان ٹھکن جواب صوات عن ربیٰ زیر طبع ہے، دوسرا القاء ربیٰ
ہے۔ جس پر دو بیمارک ہو چکے ہیں، ایک انوار ایمانی (یہ رسالہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے اور
مؤلف القاء کو کچھ چکا ہے دوسرے از طبع ہے اور یہ تیسرا رسالہ ہے جن حضرات کو قادریانی مرتبی کے علم و
دیانت پر بڑا اعتماد ہے وہ برائے خدا ان رسالوں کو ملاحظہ فرمائیں اور جب القاء کا پورا جواب لکھا
جائے اس کو بنظر انصاف و محققین دیکھیں، اگر کچھ بھی انصاف اور حق طلبی ہو تو قادریانی مرتبی کے علم و
دیانت دونوں کی قلمی کھل جائے گی۔) دوسرا رسالہ مکملات ربیٰ ماضر
عبدالجید قادریانی کا ہے حق طلب کی فریاد، اس میں ماضر عبد الجید قادریانی نے کہیں کہیں اپنی تائیں
سے چوٹ کی ہے، فیصلہ آسمانی حصہ ۲ پر، اور اپنے خیال میں مرزا قادریانی کی صداقت ثابت کرنا
چاہی ہے۔ مگر الحمد للہ اس مختصر رسالے کے جواب میں ان کے مسلمان دوست نے ایک بے نظیر اور

محققانہ بسو طریقہ لکھا ہے جس کا نام "نجم ثاقب" ہے۔ اس کے دو یا تین حصے ہیں میں نے پہلا حصہ دیکھا ہے جو ایک سو چوتھیں صفحوں پر چھپا ہے۔ ان رسالوں کے ذمہ میں سے عبد الماجد قادریانی نے ایک رسالہ کا جواب لکھا ہے۔ اس سے صاف روشن ہوا ہے کہ قادریانی مرتبی نے سکوت محسن مناسب نہیں سمجھا، اپنے ساتھیوں کے رکھ رکھاؤ کے لئے ایک رسالہ پر کچھ لکھ کر اپنی قابلیت اور دیانت کا ثبوت دیا ہے، مگر افسوس ہے کہ جناب مؤلف کو اتنی خبر نہیں ہے کہ اس رسالہ نے تو ان کی فضیحت کن حالت کو طشت از بام کر دیا۔ مگر جملہ مرکب کا علاج نہیں ہے۔ خیران سب بالوں میں بالتفصیل بحث کرتا اس شخص کا فرض ہے جو اول سے آخر تک کتاب پر یو یو کرے۔ میں ناظرین کی توجہ کتاب القاء ربانی کے صرف ایک باب کی طرف پھیرتا چاہتا ہوں جس میں قادریانی مرتبی نے اپنے امام کی پرده داری کرتے ہوئے اپنی قابلیت اور دیانت کی پوری حالت دھکلائی ہے۔ اس لئے جماعت قادریانی کی خیر خواہی نے مجھ کو مجبور کیا کہ یہ پرده فاش کر کے ان کو دکھایا جائے کہ یہ کیسے زد باشد یک پردہ دار عرصت قائم نہیں رہ سکتا۔ قادریانی مرتبی اپنی کتاب کے صفحے ۷۰ میں سچ موعود (مرزا) کی رسالت و نبوت، کی سرخی قائم کر کے تحریر فرماتے ہیں "ابو الحسن صاحب نے چونکہ اپنے اس فیصلہ فضائی میں کئی ایک جگہ حضرت سچ موعود (مرزا) کی نبوت کا ذکر کر کے مسلمانوں کو دعو کا دیا ہے اور حصہ اول کے ضمیم میں بھی خاتم النبیین کی تھوڑی بحث کرنے کے علاوہ اپنی علمی پرده داری کے اس بات کی کوشش کی ہے کہ حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ نے سچ موعود علیہ السلام کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے۔ اس پر پردہ ڈال کر مسلمانوں میں بدظنی پھیلانی میں کہ حضرت سچ موعود (مرزا) نے محاذ اللہ کوئی ایسا دعویٰ کیا ہے جو منانی قائم رسالت اور ختم نبوت حضور پر نور ختنی مآب محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔" اس عبارت کے چند طروں کے چند طروں کے بعد قادریانی مرتبی نے نبی و رسول کے چند معنی بیان فرمائے ہیں اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ معنی قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ "(۱) صاحب شریعت (۲) غیر صاحب شریعت گواں کو بھی بر اہ راست وحی الہی ہوتی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ وعلیٰ مینا السلام، (۳) نائب رسول۔"

اب اس معنی کے بیان کے بعد قادریانی مرتبی نتیجہ نکالتے ہیں۔ "اب قرآن مجید کی اصطلاح کے مطابق حضرت سچ موعود مرزا غلام احمد قادریانی چونکہ نائب رسول اکرم نبی مظہم احمد مجتبی ﷺ اور اس معنی کی رو سے بھی نبی و رسول ہیں، تو مضافت کی بات نہیں، چہ جائید خاتم النبیین افضل مسلمین نے مسلم کی حدیث میں ایک بار نہیں تین تین بار ان کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے اور

ہر س کی متواتر وی نے بھی حضور ختمی مآب ﷺ کے اس نبی اللہ کے خطاب کی تصدیق کی ہے کہ آپ (مرزا) کو رسول و نبی کے لفظ سے اس وی میں مخاطب کیا گیا ہے اور اس میں کوئی مخدوش شرعاً بھی نہیں ہے۔“

معزز ناظرین! قادیانی مربی کی یہ اردو عبارت کس صفائی سے شہادت دے رہی ہے کہ انہیں اردو لکھنا نہیں آتا وہ اپنے مطلب کو صاف طور سے خوبی کے ساتھ بیان نہیں کر سکتے۔ اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لفظ مخفی غلط لکھتے ہیں مگر میں اس وقت لفظی غلطی دکھانا نہیں چاہتا۔ جنہیں اردو نویسی سے مذاق ہے وہ اس عبارت کو دیکھ کر میرے قول کی بلا تأمل تصدیق کریں گے۔ میں ان کے مطالب کی غلطیاں ظاہر کر دیا ضروری خیال کرتا ہوں۔ معزز ناظرین! مرزا قادیانی نے نہایت زور کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کیا ہے، بلکہ افضل الانبیاء ہونے کے مدعی ہیں جس سے بالحقین ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں مگر اس انکار پر پردہ ذات کے لئے عجیب عجیب طرح کی باشی بنائی ہیں۔ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے آسمانی فیصلہ میں مختصر اس کا ذکر کیا ہے۔ مؤلف القاء اپنے دجل کو چھپانے کے لئے اپنی قابلیت اور دیانت کا خون کر کے متعدد دعوے کرتے ہیں۔

پہلا دعویٰ، قرآن مجید سے انبیاء کی تین فتیمیں ثابت ہوتی ہیں، ایک صاحب شریعت، دوسرا غیر صاحب کتاب و شریعت، تیسرا نبی رسول مگر یہ مخفی غلط ہے۔ ان تینوں قسموں کا ثبوت قرآن مجید سے ہرگز نہیں ہوتا آئندہ معلوم ہو جائے گا۔ اس لئے یہ دعویٰ غلط ہے۔

دوسرا دعویٰ مرزا قادیانی نے ایسے رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جو منافی ختم رسالت ہو بلکہ نسب رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ دعویٰ بھی غلط اور مخفی غلط ہے کیونکہ اس دعویٰ کا ثبوت اول تو اس پر موقوف ہے کہ قرآن مجید میں نبوت اور رسالت کی کوئی ایسی قسم بیان کی ہو جو رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے منافی نہ ہو۔ مگر اس قسم کے نبی کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں، اس لئے یہ دعویٰ غلط ہے دوسرے یہ کہ مرزا قادیانی نے ہر طرح کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں خاص رسالہ لکھا گیا ہے، جس کا نام ”دعویٰ نبوت مرزا“ ہے۔ میں مرزا قادیانی کا ایک قول نقل کرتا ہوں جسے اہل حق دیکھ کر قادیانی مربی کی حق پوشی اور غلط بیان کی تصدیق کریں گے۔ مرزا قادیانی صاف کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سے چودھویں صدی تک میرے سوا کوئی نبی کا خطاب پانے کا مستحق نہیں ہے، میں ہی مستحق ہوں۔ پھر کیا جتاب رسول

الله ﷺ کے بعد سے کوئی نائب رسول نہیں ہوا؟ کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر خلفاءؓ راشدینؓ نائب رسول نہ تھے؟ گذشتہ تیرہ صدی میں جو مجددین گزرے یہ نائب رسول نہ تھے؟ نہیں ضرور تھے۔ مرزا قادیانی اور ان کے پیروں اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ اس سے بخوبی روشن ہو گیا کہ مرزا قادیانی ایسی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں جس کا مرتبہ نائب رسول سے بہت اعلیٰ ہے۔ یہی وہ دعویٰ ہے جو حضرت سروانیا کی ختم نبوت کے منافی ہے۔ اب مرزا قادیانی کا قول ملاحظہ ہو، ”اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ اور مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ (چونکہ مرزا قادیانی کو بعض غلط اور جھوٹے دعوے کرنے کا شوق ہے اس لئے ہر جگہ ان کے غلط دعوے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ دعویٰ ہے حضرت مجی الدین ابن عربی نے ایک خاص کتاب اپنے مکاشفات کی لکھی ہے اور قیامت تک کے مکاشفات لکھے ہیں۔ مثلاً سلطنت ترک کے متعلق مکاشفات لکھے ہیں۔ قسطنطینیہ کے تمام پادشاہوں کے نام اور ان کی حالت اور مدت سلطنت لکھی ہے مگر خاص اصطلاحات میں بیان ہے۔ اس لئے ہر ذی علم اسے نہیں سمجھ سکتا۔ علمائے مغرب اس سے واقف ہیں۔ مرزا قادیانی نے جو مشین گویاں صاف و صریح کیں وہ تو بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ پھر وہ کون سے مکاشفات ہیں جن کی نسبت یہ دعویٰ ہو رہا ہے اور تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام پر فضیلت یا ان کی جاتی ہے۔ کوئی مرزاًی سامنے آئے اور ان مکاشفات کو دیکھائے۔) تیرہ سو برس بھری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی مسکر ہوتا تو بارشیوں اس کی گردان پر ہے۔ غرض اس حصہ کیش روحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر پکے ہیں ان کو یہ حصہ کیش اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وہی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“

(ہیئت الحق ص ۳۹۱، ۳۹۲، ۴۰۶، ۴۰۷)

کہنے قادیانی مردی اب تو آنکھیں کھلیں اب فرمائیے کہ آپ کے مرشد کس نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں جب تیرہ سو برس میں کوئی بزرگ اس مرتبہ کو نہیں پہنچا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ پہنچی نہیں پہنچے تو اب نائب رسالت اور ولادت کا مرتبہ تو ختم ہو لیا۔ مرتبہ صدقیت کے اوپر نبوت مستقلہ کا ہی مرتبہ ہے جو بلاشبہ و شبہ ختم نبوت کے منافی ہے مکتوبات امام

ربانی دیکھئے جسے آپ نے سند میں پیش کیا ہے۔ غرضیکہ مذکورہ عبارت سے نہایت صفائی سے ثابت ہوا کہ مرزا قادری مسقیل بوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہایت صاف طور سے صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ الغرض قادری مربی کے دعوے کی غلطی دو شاہدؤں سے تو ثابت ہو گئی۔ تیراشاہد جناب رسول اللہ ﷺ کا رشارد ہے جسے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے بھی نقل کیا ہے یعنی ”لو کان بعدی نبی لكان عمر“ (مکتب بست و چارام دفتر دوم حصہ ۳۲۷ ص ۳۲۷)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ اگر شریعت میں نبی کے معنی نائب رسول کے ہوتے تو آنحضرت ﷺ کبھی یہ فرماتے جو میں نے ابھی نقل کیا۔ کیونکہ اس میں تو نہ کہ نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نائب رسول تھے اس حدیث نے فیصلہ کر دیا کہ شریعت محمد یہ میں نائب رسول کو نبی نہیں کہتے۔

تیرا دعویٰ!: ”حضرت نبیؐ صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے اور حضرت ہارونؑ اور بہت سے انبیاء صاحب کتاب اور صاحب شریعت نہ تھے۔“ اس دعویٰ کے ثبوت میں مؤلف القال کلکھتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیات۔ إِنَّ إِلَيْسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ۔ (المطف) ۱۳۲ (کوَإِنْ يُؤْتُنَ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ۔ (المطف) ۱۳۹) قرآن لَوْطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (المطف) ۱۳۴ (كَوَوْهَبَنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاةً هَارُونَ نَبِيًّا۔ (مریم) ۵۲) کو اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِذْرِنْ إِنَّهُ كَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا۔ (مریم) ۵۳) اس پر شاہد ہیں مؤلف القال نے یہاں پانچ آیتیں نقل کی ہیں جن میں پانچ انبیاء کا ذکر ہے۔ (۱) حضرت الیاس (۲) حضرت یوسف (۳) حضرت لوٹ (۴) حضرت ہارون (۵) حضرت اوریس؛ ان پانچوں آئتوں کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ آیتیں ہمارے دعویٰ کی شاہد ہیں کہ یہ پانچ انبیاء صاحب شریعت نہ تھے۔ اس سے غرض یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ انبیاء صاحب شریعت نہ تھے ویسا ہی مرزا قادری نبی تھے مگر صاحب شریعت نہ تھا کثر صاف طور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر ناظرین ملاحظہ کریں کہ یہ ایسا صریح غلط دعویٰ ہے کہ کسی کم علم پر بھی اس کی غلطی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ان آئتوں کا صرف یہ مطلب ہے کہ یہ حضرات جن کا ذکر کیا گیا رسول اور نبی ہیں۔ ان آئتوں میں اس کا اشارہ بھی کسی طرح میں نہیں ہے کہ یہ انبیاء صاحب شریعت تھے یا صاحب شریعت نہ تھے۔ اب ان کو اپنے دعویٰ کا شاہد ہتا ہا کیا صریح غلط ہے؟ اس کے بعد مرزا ایں رسالہ القائے ربانیؒ ص ۱۵۸ میں دوسرے غلط دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ تمام اہل اسلام متفق ہیں کہ باوجود رسول اور نبی ہونے کے یہ لوگ صاحب شریعت

نہ تھے۔ ”اب میں دریافت کرتا ہوں کہ مؤلف کا یہ قول دلیل سابق کا تھا ہے یا مستقل ایک دلیل ہے یعنی ان کی یہ غرض ہے کہ آجتوں سے انبیاء نے مذکورہ کانی ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس اتفاق و اجماع سے ان کا صاحب شریعت نہ ہوتا، اگر ان کا ایسا خیال ہے تو مذکورہ آیات کو اپنے دعوے کا شاہد کہنا بھض غلط ہے۔ وہ آئین صرف اس کی شاہد ہیں کہ یہ پانچ حضرات خدا کے رسول تھے۔ اب یہ قول خواہ پہلی دلیل کا تھا ہو یا علیحدہ دلیل ہو جو کچھ ہو مگر غلط ہے اور بھض غلط ہے۔ قادریٰ مربی کو کسی کتاب کا حوالہ دیتے شرم آئی۔ یہ اتفاقی مسئلہ کسی معتبر کتاب میں لکھا ہے؟ مگر خوب خیال رہے کہ ان انبیاء کا صاحب شریعت نہ ہوتا دکھائیں۔ لفظ نبوت تفریحی اور غیر تشریفی صوفیائے کرام کی کتابوں میں تو مرتضیوں نے دیکھ لیا مگر اس کے معنی جوان کی اصطلاح میں ہیں اس سے بے خبر ہیں۔ ہمیں تفصیل کی ضرورت نہیں ہے اس قدر کہنا کافی ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک جتنے انبیاء آئے سب صاحب شریعت تھے سب کی نبوت تفریحی تھی۔ شیخ اکبر فضول الحرم میں لکھتے ہیں۔ ”امانبورة الشریعی والرسالة ممتنعة فی نیا نبی ﷺ فلا نبی بعدہ مُشَرِّعاً او مُشَرَّعاً۔“ مولانا حاجی صاحب اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ”مُشَرِّعاً ای آنیا بالاحکام الشریعہ غیر متابعة لبی اخغر قبلہ کموسیٰ و عیسیٰ و محمد علیهم الصلوۃ والسلام او شرِّعاً له ای فبعاً لما شرعه النبی المتقدم کانبیاء نبی اسرائیل“ اس کے ترجمہ کی ضرورت نہیں مؤلف اس کا غالباً کریکٹس کے حاصل یہ ہے کہ جتنے انبیاء گزرے سب صاحب شریعت تھے اور نبوت و رسالت منقطع ہو گئی۔ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اب نہ کوئی اسکی نبی آیا سکتا ہے کہ کوئی جدید شریعت لائے نہ ایسا نبی کہ آپ کی شریعت کا پابند ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ الغرض اس مقام پر قادیانی مربی نے تین غلط دعوے کئے۔ (۱) قرآن کی اصطلاح میں دو قسم کے حضرات کو نبی کہا ہے ایک صاحب شریعت و دسرے غیر صاحب شریعت قرآن مجید میں یہ تقسیم ہرگز نہیں ہے۔ (۲) مذکورہ آجتوں کو اس دعوے کا شاہد بتایا حالانکہ وہ آئین اس کی شاہد ہرگز نہیں ہیں۔ (۳) مذکورہ انبیاء کا صاحب شریعت نہ ہونا اجماعی اور اتفاقی مسئلہ بتایا۔ اس دعویٰ کی غلطی کے ثبوت میں شیخ اکبر اور مولانا حاجی کا قول پیش کر دیا۔ اب میں ان دعووں کی غلطی آیات قرآنیہ اور دسرے اقوال صحیح سے بیان کرتا ہوں ناظرین ملاحظہ کریں۔ تین غلط دعویٰ پہلے گزر چکے ہیں۔ تین یہ ہیں۔ تو یہ کل چھ غلط دعویٰ ہوئے۔

سورہ انعام کا دسوال رکوئے ملاظت کیا جائے اس رکوئے میں انہارے انبیاء کا ذکر آیا ہے لیکن

- (۱) حضرت ابراہیم (۲) حضرت احْمَد (۳) حضرت یعقوب (۴) حضرت نوح (۵) حضرت وادُّ (۶) حضرت سلیمان (۷) حضرت ایوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت موسیٰ (۱۰) حضرت ہارون (۱۱) حضرت زکریا (۱۲) حضرت عِلیٰ (۱۳) حضرت عیین (۱۴) حضرت الیاس (۱۵) حضرت اُمُّ علیٰ (۱۶) حضرت السُّعَد (۱۷) حضرت یونس (۱۸) حضرت لوٹ (۱۹) حضرت اشلم۔

ان انبیاء کا صریح نام بیان کر کے ارشاد ہوتا ہے۔

”أُولَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ“ (الانعام ۸۹)

ترجمہ: یہی ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی اور شریعت دی اور نبوت دی

اس آیت میں ان چار انبیاء کا بھی ذکر ہے جنہیں قادیانی مولف القائل صاحب شریعت بتاچکے ہیں۔ یعنی (۱) حضرت الیاس (۲) حضرت یونس (۳) حضرت لوٹ (۴) حضرت ہارون، ان چاروں کو اسی طرح صاحب کتاب اور صاحب شریعت کہا ہے جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیین کو، غرضیکہ اس آیت سے نہایت صفائی سے ان بہت انبیاء کا صاحب شریعت ہوتا ثابت ہو گیا جنہیں قادیانی مرتبی اپنے معمولی علم کے مطابق سمجھے ہوئے تھے کہ یہ صاحب شریعت نہیں ہیں۔ البتہ اس آیت میں حضرت اوریں کا ذکر نہیں ہے ان کا ذکر سورہ مریم میں ہے۔ یہ صاحب حضرت نوح کے دادا ہیں ان کا صاحب شریعت ہوتا اول تو اس طرح ثابت ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر انبیاء کا ذکر ہے ان میں کوئی تغیریق صاحب شریعت اور غیر صاحب شریعت کی کسی مقام پر نہیں کی گئی اس سے ظاہر ہے کہ جن انبیاء کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے وہ سب صاحب شریعت ہیں اس سے ثابت ہوا کہ حضرت اوریں بھی صاحب شریعت ہیں۔ اب جو اس کے خلاف کامدی ہے وہ ثابت کرے قرآن شریف سے۔ اس کے علاوہ منسرین محققین لکھتے ہیں کہ حضرت اوریں پر تمسیح میخ نازل ہوئے تفسیردارک التزلیل اور تفسیر کبیر وغیرہ ملاحظہ ہو۔ بھر جس پر تمسیح میخ نازل ہوں انہیں یہ کہنا کہ صاحب شریعت نہ تھے کسی ذی علم کا کام نہیں ہے۔

اب چونکہ حضرت ہارون کا ذکر خاص طور سے کیا گیا ہے اس لئے میں خاص ان کے باب میں دو آیتیں اور پیش کرتا ہوں تاکہ قادیانی مرتبی کی اور ان کی جماعت کی بے خبری قرآن مجید سے خوب روشن ہو جائے۔ سورہ والصفۃ کے چوتھے رکوئے میں اقل ارشاد خداوندی ہے۔

”وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْهِ مُوسَى وَهَارُونَ۔“ (الصافات ۱۱۳)

ترجمہ: ہم نے مویٰ اور ہارون پر احسان کیا، پھر ان احسانات کے بیان میں ارشاد ہے۔

”وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ“ (الصافات ۷۶)

ترجمہ: اور ہم نے دی ان دونوں کو واضح کتاب، دیکھا جائے کہ کس صفائی سے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں کا صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہوتا اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ اب تیسری آیت ملاحظہ ہو جس میں خاص حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا ذکر ہے۔

”وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاعَ وَذَكْرًا لِلْمُغْفِرَةِ“ (الأنبياء ۳۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مویٰ اور ہارون کو فرقان دیا یعنی وہ چیز جس سے حق و باطل میں تیز ہو سکے وہ کتاب اللہ توریت تھی اور قلب میں روشنی جس سے صراط مستقیم اور راہ نجات نہایت صفائی سے نظر آنے لگے اور بصیرت خدا سے ڈرنے والوں کو۔

غرضیکہ تینوں باتوں میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون یکساں قرار دیئے گئے کوئی فرق اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا۔ اب اس کے مقابلہ میں فرق کرنا اور ایک کو تشریعی اور دوسرے کو غیر تشریعی کہنا ایجاد بندہ ہے اور صریح قرآن مجید کی خلافت ہے۔

الغرض قادریانی جماعت نے جوانیاء میں تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق نکالا ہے یہ محض غلط ہے جن انبیاء کو اس جماعت نے غیر تشریعی سمجھا ہے۔ وہ بوجب نفس قرآنی صاحب شریعت ہیں اس کے شوہوت میں تین آئینیں اور بعض کا میلن صوفیائے کرام کے اقوال یہاں پیش کئے گئے۔ یہاں تک جو کچھ غلطیاں اور بے خبریاں و دکھانی گئیں وہ صرف اس وجہ سے کہ انہیں اپنی واقعی حالت کی خوبی نہیں ہے۔ بعضاً ہے جمل مرکب اپنے آپ کو بڑا اتفاق خیال کرتے ہیں۔ اب میں ان کی خاص عظیم الشان غلطی اصل مطلب کے متعلق دکھاتا ہوں۔ اسے بغور و انصاف دیکھا جائے۔ قادریانی مؤلف القا کا اصل مدعا یہ ہے کہ جس قسم کی بیوت کا دعویٰ مرزا قادریانی نے کیا ہے وہ جناب رسول اللہ کی ختم نبوت کے منانی نہیں ہے۔ اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیوں منانی نہیں ہے؟ آپ نے ہر یہ قابلیت صرف کر کے انبیاء کی دو قسمیں بیان کیں۔ تشریعی اور غیر تشریعی ہم محض آپ کی خاطر سے آیات قرآنیہ اور تحقیق نمکورہ سے آگئے بند کئے لیتے ہیں اور آپ کے دعوے کو تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء کی دو قسمیں ہیں۔

اب قرآن شریف کے پہلے پارہ سے لے کر ۲۲ تک دیکھا جائے کہ ان دونوں قسم کے

انبیاء کا ذکر ہے جنہیں قادریانی تشریحی اور غیر تشریحی کہتے ہیں۔ ان سب کے بعد سورہ احزاب میں۔ جناب رسول اللہ کی نسبت ارشاد ہے۔ ”ولَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ“ (احزاب ۳۰) یعنی آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی سب نبیوں کے آخر میں آئے والے اب جنہیں اللہ نے عقل و فہم دیا ہے۔ وہ ملاحظہ کریں کہ طرز بیان بتارہا ہے کہ آپ دونوں حرم کے انبیاء کے خاتم ہیں۔ یعنی دونوں حرم کے انبیاء کا ذکر کر کے حضور کا خاص نام لے کر آپ کی یہ صفت بیان کی کہ آپ آخر انبیین ہیں اس سے ہر ایک صاحب عقل سمجھہ سکتا ہے کہ اس بیان سے پہلے جو دونوں حرم کے انبیاء ذکر کئے گئے ہیں سب کے آپ خاتم ہیں اس کے بعد جب عربی الفاظ کے قاعدے پر نظر کی جائے کہ لفظ انبیین جمع ہے اور اس پر الف ولا م آیا ہے جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور نہ تمام انبیاء کے آخر میں آئے خواہ تشریحی ہوں یا غیر تشریحی۔ اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ لفظ خاتم انبیین پر مضاف کیا گیا جس کے معنی محاورہ عرب کے لفاظ سے آخر انبیین کے ہیں کہ سب نبیوں کے آخر میں آنے والے۔ اب اس قرینہ سبق و سیاق اور محاورہ عرب سے جو معنی ثابت ہوتے ہیں وہی معنی جناب رسول اللہ نے اپنی زبان فرمادیے اور اس طرح بیان فرمائے کہ قرآنی الفاظ کی کامل توضیح ہو گئی یعنی صحیح حدیثوں میں حضور کے یہ الفاظ ہیں۔ ”اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَ بَعْدِي“ یعنی میں خاتم انبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یعنی اگرچہ خاتم انبیین سے سمجھا جاتا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر جب خاتم انبیین کے بعد لا اتنی بعدی فرمادیا تو آن قتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ کوئی نبی کسی طرح کا آپ کے بعد نہیں ہے۔ یعنی کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا۔ اہل علم جانتے ہیں کہ یہاں لفظ نبی گرفہ ہے اور اس پر لائے ثقہ لایا گیا اس لئے قاعدے کی رو سے ہر حرم کے نبی کی ثقہ ہو گئی یعنی کسی حرم کا کوئی نبی آپ کے بعد نہ ہو گا۔

الغرض قرآن مجید کا سبق و سیاق اور محاورہ عرب اور حدیث نبوی کی تفسیر سب متفق ہو کر شہادت دے رہے ہیں کہ مرتضیٰ قادریانی کا دعویٰ نبوت بلاشك و شبہ جناب رسول اللہ کی ختم رسالت کے منافق ہے۔ سہی علمی باقی حضرت مؤلف فیصلہ آمانی کے پیش نظر ہیں اس لئے پر نظر خیر خواہی مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ مگر قادریانی مؤلف القا کو ان علمی باقیوں کی خبر نہیں۔ باطل کی ہیروی نے دینی علوم کو ان کے قلب سے محکرہ دیا۔ افسوس کہ باوجود اسکی بے خبری کے قادریانی مردوں ایک علامہ حقانی کی لا جواب کتاب ہدایت مآب کا جواب دینے بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا عالم خیال

کرتے ہیں ذرا ہوش کیجئے اور راہ حق چھوڑ کر اور ایک علامہ ہادی خلق پر بذبانی کر کے اپنے آپ کو خسر الدنیا والآخرہ کا مصدق نہ بنائیں۔

یہ تو آپ کی غلطیاں اور جہاتیں تھیں اب اپنی دیانت بھی ملاحظہ کیجئے کہ کیسا صریح ناداق مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کا خاموشہ اتفاق فیش کر کے مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ آپ کے مرزا قادریانی تو اعلانیہ نہایت زور سے تشریعی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا رسالہ (اربعین نمبر ہم ۶ خزانہ ج ۱ص ۳۳۵-۳۳۶) ملاحظہ ہو۔ ”اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتاء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اذل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے خدا نے افتاء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماوسا اس کے پیشی تو سمجھو کر صاحب شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چدماً و نبی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا میں اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے خلاف طریق ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی اور نبی بھی مثلاً یہ الہام ”قل للّهومنین يَضْعُفُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا أَفْرُوجَهُمْ ذَاكَ ازْ كَى لَهُمْ“ یہ براہین احمد یہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نبی بھی اور اس پر تھیں بر س کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نبی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ امر باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ان هدا الفی الصحف الاولی صحف ابراهیم و موسیٰ۔“ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستغفاء امر اور نبی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستغفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔“ اربعین کا یہ تو متن تحاب اس کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نبی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ لذک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے ”وَاصْنَعْ الْفَلَكَ بِاعْيَتاً وَوَحِيناً انَّ الَّذِينَ يَأْبَيُونَكَ الْمَعْلَمَ يَأْبَيُونَ اللَّهَ يَدَالَّهُ فُوقَ اِيمَّهُمْ“ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تھوڑے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارنجات ٹھہرایا

جس کی آنکھیں ہوں دیکھئے اور جس کے کان ہوں نئے،

(اربعین نمبر ۳ ص ۶ خزان، ج ۷ء اص ۳۲۵ حاشیہ)

کہنے مرتبی صاحب اب تو آپ کے تمام تاریخ پوچھی۔ بجیا آپ کے مرشد نے اوہیزد یعنی دیکھنے کس صفائی سے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اپنی بیعت کو مدارنجات قرار دے رہے ہیں اب بتائیے کہ کس نائب رسول نے ایسا دعویٰ کیا ہے اور کس ظلی اور بروزی نے اپنی بیعت کو مدارنجات تھہرا لیا ہے اب کون ہی نبوت رہ گئی جس کے خاتم جناب رسول اللہ ہیں۔ اب سوائے بغلیں جھانکنے کے آپ کوئی جواب دے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، ناظرین ایہ بھی معلوم کر لیں کہ مرزا قادیانی منقولہ عبارت میں نبوت تشریعی کا دعویٰ کر کے یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔ بجا یہو! ایہ کیسا صریح دل اور عوام کو دھوکہ دینا ہے جب نبوت مستقلہ تشریعی کا دعویٰ کر رہے ہیں، پھر رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ مرزا قادیانی اپنے معتقدین کی بے وقوفی معلوم کر چکے ہیں اس لئے سب کچھ کہہ کر ختم نبوت پر آپنا ایمان ظاہر کر دیتا کہ عوام کے سامنے کہنے کو ہو کہ مرزا قادیانی ختم نبوت کا انکار نہیں کرتے۔

ذرا آنکھیں کھول کر ہوش کو سنجھاں کر ملاحظہ کیجئے۔ اب فرمائیے کہ کون ہی نبوت باقی رہ گئی جس کے خاتم جناب سرور انبیاء ﷺ ہیں۔ آپ کے امام جس طرح پہلے مثلی سچ تھے اور سچ موعود ہونے سے صاف انکار کرتے تھے۔ اسی طرح پہلے ظلی اور بروزی اور غیر تشریعی اور نائب رسول ہونے کا دعویٰ کیا جب انہوں نے دیکھا کہ اسے لوگ مان گئے تو اعلانیہ نبوت مستقلہ شریعہ کا دعویٰ کر دیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں مگر ابھی صاف طور سے اس کہنے کا وقت نہیں آیا تھا اس لئے صاف طور سے زبان قلم سے اسے نہیں نکالا اور جس طرح سچ موعود ہونے سے انکار کر کے پھر اس کا دعویٰ کیا۔ اسی طرح سے یہاں بھی کسی وقت ہوتا، مگر ان کے خیال میں اس کا وقت نہیں آیا تھا اگرچہ دعویٰ تو نہایت صراحت سے کیا، مگر باقی بنانے کی مجنحائش چھوڑ گئے اور اپنے مریدوں کو بھی دھوکہ دے گئے۔

اب فرمائیے کہ حضرت علامہ مؤلف فیصلہ آسمانی بدظنی پھیلاتے ہیں یا آپ اور آپ کے مرشد مرزا قادیانی اعلانیہ مسلمانوں کو دھوکہ دے کر گمراہ کرنا چاہئے ہیں اور آپ کے سچ کی تفاسیف اور ان کے سلسلہ کے رسائل سراسر دل و فریب سے بھرے ہیں اور مقاضی اور جھوٹے دعوؤں کا انبار ہے۔ سامنے آئیے تو ہم آپ کو دکھائیں اور آپ کو شرمائیں قلم کی گھس گھس سے پورا

کام نہیں چلتا اور عوام نہیں سمجھتے۔ اب آپ اچھی طرح دیکھیں ایک دعویٰ آپ کا یہ تھا کہ مرزا قادریانی کو نائب رسول ہونے کا دعویٰ ہے اس کا غلط ہوتا تو ہم آپ کے دوسرے دعوے کی غلطی میں بیان کر آئے ہیں۔ خود مرزا قادریانی کے قول سے اب غیر تشریحی نبوت آپ ثابت کرنا چاہتے تھے اس کا غلط ہوتا ہی آپ کے امام ہی کے قول سے ثابت کر دیا گیا اور دکھادیا گیا کہ مرزا قادریانی ضرور حضرت سرور عالم ﷺ کی فتح رسالت کے ملکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے نہ کہیں لوگوں کو دام میں لانے کے خیال سے۔ اب خوب آنکھیں کھول کر دیکھئے اس دعوے کے بیان میں پائج غلطیاں آپ نے کیں تین غلطیاں تو میں نے شمار کر کے بتا دی ہیں۔

چوتھے یہ ہے کہ آپ آیت "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" کے معنی نہیں سمجھے اور لفظ انبیاء کی جو عام ہے اس کے خاص معنی لیتے ہیں۔ پانچوں، آپ کو خبر نہیں کہ اس محل پر نبوت کی وظیفیں تشریحی اور غیر تشریحی بتا کر مرزا قادریانی کی پرده پوشی کرنا بیکار ہے۔ وہ تو اعلانیہ نبوت تشریحی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ الحاصل یہاں تک آپ کی سات غلطیاں عظیم الشان بیان ہوئی ہیں۔

آٹھواں غلط دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید میں نائب رسول کو بھی رسول کہا ہے، یہ دعویٰ اسی وقت ثابت ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں کسی کو صاف طور سے نائب رسول کہہ کر اسے رسول خدا کا خطاب دیا ہو۔ مگر جن کی نظر قرآن مجید پر ہے وہ یقین کر سکتے ہیں کہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ یعنی قرآن مجید میں کسی کو نائب رسول کہہ کر اسے رسول کا خطاب نہیں دیا اور جب تک یہ دونوں باشیں ہو سکتی اور انطا کیہے اسے رسولوں کو نائب رسول کہنا قادریانی مرتبی کی وسیعی ہی ناواقفی ہے جیسی پہلے ان کے دعوؤں میں بیان کی گئی۔ اس پر ہر یہ یہ ہے کہ جو صحیح حدیث دوسرے دعویٰ کی غلطی میں چیش کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ میں نائب رسول کو نبی نہیں کہتے اور آئندہ ایک حدیث پانچوں کے بیان میں آئے گی جس سے ظاہر ہو گا کہ حدیث و قرآن میں نائب رسول کو رسول یا نبی نہیں کہا۔ اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ صاحب اطاعت کی نائب رسول نہ تھے بلکہ رسول تھے۔

حیرت ہے اس پر نظر نہیں کرتے کہ جب خداوند تعالیٰ عیؑ نے انہیں نہایت صراحت سے مکر سہ کر رسول فرمایا ہے تو دوسرے کو نائب رسول کہنے کا کیا حق ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے وہ نائب رسول ہوں پھر اللہ کا فضل ان پر ہوا اور اس نے انہیں رسالت مستقلہ کا مرتبہ عنامت کیا جس

کسی نے انہیں ناہب رسول کہا وہ پہلی حالت کے خیال سے کہا مگر جنہیں صاف طور سے خداوند تعالیٰ نے مکر رسول فرمایا ہے اور ان کے بھیجنے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور صاف فرمایا ہے۔ ”اذ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ النَّبِيِّنَ“۔ (یعنی اللہ تعالیٰ انہیں انتباہ کیہے کہ رسولوں کی نسبت فرماتا ہے کہ انہیں ہم نے بھیجا) اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہیں رسول خدا نہ کہا جائے بالخصوص جبکہ احادیث صحیح سے ثابت ہے کہ ناہب رسول کو نبی نہیں کہتے، اب اگرچہ اس کی تائید میں کوئی اور روایت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر قادیانی مرتبی کی بے خبری کے علاوہ ان کی ایک دوسری حالت پر بھی روشنی ڈالنا منظور ہے۔ اس لئے لکھتا ہوں کہ امام المغیرین حضرت عبد اللہ بن عباس[ؓ] انتباہ کیہے والے رسولوں کو ناہب رسول نہیں کہتے، بلکہ رسول اللہ کہتے ہیں۔ قادیانی مرتبی نے تفسیر فتح البیان کے اکثر حوالے دیے ہیں یہ مقام بھی انہیوں نے دیکھا ہوگا۔ مگر اس کا ذکر نہیں کرتے جو روایت حدیث و قرآن کے مطابق ہے اسے دباؤ کر اس کے خلاف پرواز و رہے رہے ہیں کیا دیانت ہے اور کیا علم ہے؟ اہل علم کو اگر میرے قول کی تصدیق منظور ہے تو تفسیر فتح البیان میں سورہ طیبین، کی تفسیر ص ۹ ملاحظہ فرمائیں۔

نوال اغلط دعویٰ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسلم کی حدیث میں تین مرتبہ مرزا قادیانی کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے۔ ”مرتبی صاحب تاواققوں کو کس قدر دعو کا دیتے ہیں۔ اس حدیث کا بیان آگئے گا یہاں اس قدر کہتا ہوں کہ اس حدیث میں مرزا قادیانی کو نبی اللہ ہرگز نہیں کہا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچ موعود کا ذکر ہے اور مرزا قادیانی کی سچ موعود ہرگز نہیں ہیں۔ جو علاشیں، اس حدیث میں سچ موعود کی بیان ہوئی ہیں وہ مرزا قادیانی میں ہرگز پائی نہیں گئیں۔ اب کوئی قادیانی مرتبی سے دریافت کرے کہ آپ نے یا آپ کے پیر و مرشد نے کسی بھی دلیل سے یہ ثابت کیا کہ مرزا قادیانی سچ موعود ہیں اور ان کے خلفیت نے اسے مان لیا۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ جب ان سے نہیں ہو سکا تو کس منہ سے ہمارے سامنے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو حضرت سرور انبیاء نے نبی کہا ہے پھر ان علماء کے مقابلہ میں جنہوں نے مرزا قادیانی کا کاذب ہونا دلائل پیدا سے ثابت کر دیا ہے اور انظہر میں القسم ہو گیا ہے کہ مرزا قادیانی سچ موعود ہرگز نہ تھے بلکہ وہ اپنے اقرار سے کاذب تھے۔ البتہ ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مرزا قادیانی کو دجال اور جھوٹا فرمایا ہے۔ سچ مسلم ص ۳۹۷ و ۴۰۲ میں حضور پرتوہ کا ارشاد ہے ”سِكُون فِي امْتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كَلْمَهٗ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَإِنَّا خَلَمْنَا النَّبِيِّنَ“

لانبی بعدی" اس حدیث کو مسلم کے سواترزمی (ج ۲ ص ۳۵) ابو داؤد (ج ۲ ص ۱۲۷) اکتاب الغنون (وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ حبڑتے ہیں کہ میری امت میں جھوٹے پیدا ہوں گے اور ان کے جھوٹے ہونے کی علامت اس حدیث میں یہ بیان ہوئی کہ امتحی ہونے کا دعویٰ کر کے نبی ہونے کے مدعا ہوں گے اور ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس لئے جو کوئی میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ لانبی بعدی میں پورے عموم کے ساتھی کی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی سچانی کسی قسم کا نہیں ہوگا۔ اس حدیث نے پورا فیصلہ کر دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور خاص کروہ جو امتحی ہو کر دعویٰ کرے۔ اب نہ تشریحی اور غیر تشریحی کا فرق کام وہتا ہے اور نہ نبی کے معنی نائب رسول کے ہو سکتے ہیں کیونکہ اس حدیث سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ شریعت محمد یہ میں نائب رسول کو نبی نہیں کہتے ورنہ جناب رسول اللہ ﷺ اس مدعا کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں عام طور سے یہ نہ فرماتے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ کیونکہ آپؐ کے بعد نائب رسول اور وہتہ الانبیاء کا ہوتا تو ضرور تھا اور ہوتے۔ اگر انہیں نبی کہنا صحیح ہوتا تو اس طرح عام طور سے نبی ہونے کا انکار آنحضرتؐ نہ فرماتے۔ خوب خیال رہے کہ مرتبی صاحب کا دوسرا دعویٰ صحیح حدیثوں سے غلط ثابت ہوا، ایک یہ حدیث اور دوسری اسی دعویٰ کے بیان میں مذکور ہوئی۔ یعنی ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شریعت محمد یہ میں نبی کے معنی نائب رسول کے نہیں ہیں۔

دوسری! غلط دعویٰ یہ ہے کہ تیس برس کی متواتر وحی نے نبی اللہ کے خطاب کی تقدیق کی ہے۔ یعنی مرزا قادریانی کی وحی نے۔ اس دعوے کے غلط ہونے کے متعدد وجہو ہو سکتے ہیں۔ پہلی وجہ مرزا قادریانی کی وہ وحی ہے جس کو انہوں نے اپنی صداقت میں چیش کیا تھا جس کے پیسے ہونے پر مرزا قادریانی کو آخروقت تک وظوق رہا۔ یہاں تک کہ کچھری میں حاکم کے سامنے اپنا یقین ظاہر کیا اور اسکی پختہ وحی جس کا بار بار نزول برسرور ہوتا رہا جس میں کسی طرح کی غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا بالآخر وحی غلط ثابت ہوئی (یعنی متنکوح آسمانی وائی وحی) اور غلطی کا ثبوت بھی اس طرح ہوا کہ مرزا قادریانی اپنے پختہ اقرار سے کاذب اور ہر بد سے بدتر ظہرے (اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ اول و حصہ سوم میں ملاحظہ ہو) جب اسکی موثق وحی جس پر برسرور مرزا قادریانی کو

اصرار رہا وہ غلط نگلی تو کوئی صاحب عقل مرزا قادیانی کی وجی کو وحی الہی نہیں سمجھ سکتا بلکہ شیطانی وجی کہے گا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ (۱) اس کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے خدا نے قدوس پر خلاف وعدگی کا الزام آیا (۲) اور اس دراز مدت تک مرزا قادیانی اس غلطی کی وجہ سے مخلوق میں مطعون ہوتے رہے۔ (۳) اور آخرا کار بے انہوں نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان فرار دیا تھا وہ غلط لکھا (۴) اور اللہ تعالیٰ نے اس غلطی پر کسی وقت تنبہ نہ کیا حالانکہ متتبہ کرنا ضرور تھا تا کہ مخلوق بدگمانی سے بچے اور سچے کو جوہنائے بھج لے۔ جس کی وجی کا یہ حال ہواں سے سند پڑتا اور تصدیق میں پیش کرنا کسی فہمیدہ دیندار کا کام نہیں ہو سکتا۔

دوسری! وجہ جب قرآن مجید کے نص قطبی سے اور احادیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت سرور انیماء ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اب جس کسی کو یہ وجی ہو کہ میں نبی اللہ ہوں وہ یقیناً جھوٹا ہے اس وجی کے جھونے ہونے پر قرآن وحدیت دونوں شاہد ہیں۔ ایسے شخص کی وجی کو کوئی مسلمان لاائق توجیہیں خیال کر سکتا چ جائیکہ اسے سند میں پیش کرے۔

تیسرا! وجہ یہ کہ امت محمدی کا اس پر اجماع ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی پر وحی نہ آئے گی جو کوئی اس کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے شفاعة قاضی عیاض ملاحظہ ہو۔

”وَمِنْ أَدْعَى النَّبُوَةَ لِنَفْسٍ أَوْ جُوزَ اكْتَسَابِهَا وَالْبَلُوغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلَى مَرْتَبِهَا وَكَذَالِكَ مِنْ أَدْعَى مِنْهُ أَنَّهُ يَوْحِي إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَدْعِ النَّبُوَةَ فَهُؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ كَمَكْدُوبُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَأَنَّهُ أَخْبَرَهُنَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَأَنَّهُ أَرْسَلَ كَافَّةَ النَّاسِ وَاجْمَعَتِ الْأَمَّةُ عَلَى حَمْلِ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَإِنْ مَفْهُومُ الْمَرَادِ بِهِ دُونَ تَأْوِيلٍ وَلَا تَخْصِيصٍ فَلَا فَكَّ فِي كُفَّارُهُؤُلَاءِ الطَّوَافِنَ كُلُّهُمْ قُطْعًا وَاجْمَاعًا وَسَمِعًا“
(الشفاء فی حقوق المصطفی ص ۲۲۳ ج ۲)

شفاعے قاضی عیاض کی یہ عبارت ہے جس سے نہایت صفائی سے ثابت ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے یا نزول وحی کا مدعا ہو یعنی کہے مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے وہ کافر ہے اور اس کا کفر قطبی ہے۔ قرآن وحدیت سے اور اجماع امت سے اس کا کفر ثابت ہے۔ مربی صاحب کی عقل پرخت افسوس ہے کہ علوم دینیہ کی کتابوں سے بے خبر ہیں اور مسلمانوں کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی وجی کو سند میں پیش کرتے ہیں۔

”لِكَ عَشَرَةَ كَامِلَةً“

یہ پوری دس غلطیاں ہیں جو مربی صاحب نے چند سطروں میں کی ہیں غرضیکہ مرزا قادریانی کی ۲۳ برس کی وفات اور اسے لائق تقدیق کہنا کسی ایماندار کا کام نہیں ہو سکتا۔ اب مربی صاحب کی علیت کو ملاحظہ کیا جائے کہ جو دعویٰ قرآن مجید اور احادیث صحیح کے خلاف ہو جے بالاتفاق امت محمدیہ نے کفر تھہرایا ہواں کی نسبت مربی صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی محدود شرعی نہیں ہے۔ (قادیریانی مربی نے اپنے لئے قابلیت کی وجہ سے اس لفظ کو محدود شرعی دکھاتھا انگر پر انی حقیقت اور دعاورہ سے غلط بتاتا ہے اس لئے میں نے صحیح لفظ دکھا جو موقع کے مناسب ہے۔) جناب مربی فرمائیں کیا مرزا قادریانی پر ایمان لانے سے آپ ایسے ہی عالم ہو گئے ہیں کہ چند سطروں میں دس جھوٹے دھوکے کئے۔ کیا اسی قابلیت پر فیصلہ آسانی کے جواب لکھنے کا دعویٰ ہے اور اس میں غلطیاں دکھانے بیٹھے ہیں۔ میں نے نہایت اختصار کے ساتھ یہ غلطیاں دکھائی ہیں اگر اس کے جواب کی بہت قادریانی مربی کو ہو گی اس وقت ان بیانوں کی تفتریج ابھی طرح کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ مربی صاحب جو غلطیاں میں نے آپ کو دکھائیں ہیں یہ ایسی قطبی اور حقیقی ہیں کہ آپ یا آپ کی جماعت کا کوئی ذی علم (اگر کوئی ہے) ان غلطیوں کا جواب نہیں دے سکتا۔

آپ کو یا آپ کی جماعت کو اگر طلب حق ہے تو چند اہل علم کے مجمع میں یا عام جلد میں بینہ کر فیصلہ کر لجھتے میں ہر وقت حاضر ہوں۔ مگر آپ سے اور آپ کی جماعت سے ہرگز امید نہیں۔ نو مہینے کئی روز ہوتے ہیں کہ جناب استاذی مولانا مفتی محمد عبداللطیف صاحب نے بنظر خیر خواہی کے اعلان دیا تھا کہ مربی صاحب جس طرح چاہیں جلسہ خاص میں یا جلد عام میں امرحت کو سمجھ لیں یا ہمیں سمجھادیں فیصلہ ہو جائے رساۓ اور بلتوں کی ضرورت نہ رہے، مگر مربی صاحب اور ان کی تمام جماعت ایسے خاموش ہوئے کہ گویا شہر خاموشان میں چلے گئے پہلے اعلان کا نہایت مکمل جواب دیا تھا۔ پھر اس کے جواب میں اہل حق کی طرف سے صحیفہ رحمانیہ لکھا اور ان کی بات کو تسلیم کر کے مستعدی ظاہر کی گئی مگر پھر تو قادریانی مربی ایسے دم بخود ہوئے کہ اب تک سانس نہیں لیتے (باتی وارد) (خادم اطیاء محمد یحیوب)

سالانہ رد قادیانیت کورس

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ہر سال ۵ شعبان سے ۲۸ شعبان تک مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع جھنگ میں ”رد قادیانیت و عیسائیت کورس“ ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام و مناظرین یکجھر زدیتے ہیں۔ علماء، خطباء اور تمام طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ تعلیم کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے..... رہائش، خواراک، کتب و دیگر ضروریات کا انتظام مجلس کرتی ہے۔

رابطہ کے لئے

(مولانا) عزیزالرحمٰن جالندھری

ناظم اعلیٰ: عالی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

نمونہ القاء قادریانی

صحیفہ رحمانیہ

(۱۱، ۱۲)

حضرت مولانا حکیم محمد یعقوب موگیرودی

لِئَلَّا يَرَوْنَهُمْ

جس میں مرزا غلام احمد قادریانی کے دعویٰ نبوت کی تشریع اور قادریانی مرتبی عبدالماجد بھاگپوری مرزاٹی کی چند غلطیوں کو خوب روشن کر کے دکھایا ہے جن سے حیرت ہوتی ہے کہ مرتبی صاحب کیا سے کیا ہو گئے ان کی مشہور قابلیت ان کی دیانت کہاں چلی گئی عمارتوں کے نقل کرنے میں کیسی کیسی بد دینیات کی ہیں اس کا مطلب سمجھنے میں کسی شکور کیس کھائی ہیں کر خدا کی پناہ۔

ہوا خواہاں اسلام! اس وقت کے فتنوں میں مرزا غلام احمد قادریانی کا قتنہ بھی براقتند ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ اس موئیکر کے ایک مقدس الہ فضل و کمال کو اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کے فروکرنے کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور ان کے فیضان توجہ سے یہ فتنہ کم ہوا اور زوال پذیر ہو رہا ہے۔ در دمندان اسلام اس پر خور فرمائیں کہ اس نازک وقت میں مرزا قادریانی نے کیسا تفرقہ مسلمانوں میں ڈالا اور مناظرہ اور مبالغہ کرنے کا کس قدر غل مچایا۔ اور تمام علماء اور مشائخین ہند کے نام لکھ کر اپنے رسالوں میں شائع کیے اور سب کو اپنے مقابلے کے لیے بلا یا مگر جب کوئی مقابلے کے لیے کھڑا ہو گیا تو حیلے جوالے کر کے بھاگتے نظر آئے۔ ان کے بعد بھی ان کے حیلے زبانی اور اشتہاروں میں مناظرے کے لیے بلا تے رہے۔ مگر جب سے حضرت ابو حمر رحمانی عقیضہ نے اس طرف ہمت فرمکر پہلے مناظرے کا جلسہ کرایا جس میں مرزا یوں کونہایت فاش نکلت ہوئی۔ اس کے بعد بیش بہافصلہ کن تحریر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت تک آپ کے اور آپ کے خام کے تقریباً تیس بیس رسالے شائع ہو چکے ہیں ان میں بڑا رسالہ فیصلہ آسمانی ہے۔ یعنی اس رسالے میں مرزا قادریانی کے کاذب ہونے کی وہ دلیلیں پیش کی گئی ہیں جن کا فصلہ مجاہب خدا ہوا ہے اس کے تین حصے ہیں ہر ایک حصہ ایک مستقل رسالہ ہے اور علیحدہ علیحدہ چھپا ہے۔

پہلا حصہ سوا پانچ جز میں دوسری مرتبہ امر ترسیں چھپا ہے۔ دوسرا حصہ ہلی مرتبہ چار جز دوسرق مطیع مجیدی کا نپور میں چھپا ہے۔ تیسرا حصہ پونے نو جز میں امر ترسیں چھپا ہے۔ ان میں سب سے اول دوسرا حصہ چھپا۔ جس وقت یہ شائع ہوا تو مرزا یوں میں کھلبی گئی اور خلیفہ اس قادریانی سے جواب لکھنے کی درخواست کی گئی۔ قادریانی خلیفہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کے علم و

فضل سے کسی قدر واقف تھے اس لیے وہ تودم بخود ہو گئے ان کی ہمت تو سامنے آنے کی تھے ہوئی گر مریوں کے پھنسارہنے کے لیے قادیانی مربی عبدالماجد بھاگل پوری کو جواب کے لیے آمادہ کیا تاکہ جواب میں جو کچھ ذلت ہو وہ انہیں کی ہو، تم بد نام نہ ہو۔ قادیانی مربی نے خلیفہ صاحب کے حکم کی تعلیل کی خاص وجہ سے کی مگر اس جواب نے قادیانی مربی کا بھرم کھول دیا اور جس قدر ان کی تاوہی اور کم علمی اور بد دیناتی اس رسائل سے ظاہر ہوئی اس کا وہم و گمان بھی اس سے پہلے نہ تھا۔ اس رسالہ کی اصل باتوں کا جواب تو حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی (مولانا محمد علی موئیری) کے رسالوں میں موجود ہے۔ جسے حق کی طلب ہو وہ رسالہ تفسیر بانی، معیار صداقت اور فیصلہ آسمانی حصہ ۳ غور سے ملاحظہ کرے اس پر آفتاب نمبروز کی طرح روشن ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد اپنے پختہ اقرار سے کاذب ہیں اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ مرزا یوں نے جو کچھ اس کے جواب میں ہرزہ سرائی کی تھی اس کا قلع و قع پورے طور سے تین رسالوں میں ہے اور چوتھا رسالہ عبرت خیز ہے جس سے مرزا قادیانی کی کامیابی وائی دلیل محض غلط ہو جاتی ہے جسے وہ عظیم الشان دلیل خیال کرتے ہیں اس محققانہ تحریر میں فیصلہ آسمانی حصہ ۲ کے آخر مضمون کی شرح ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی کامیابی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ ان چاروں رسالوں سے عبدالماجد قادیانی کے القا کا کامل جواب ہو جاتا ہے۔ مگر حضرت مؤلف نے انہیں لائق خطاب نہیں سمجھا اس لیے انہیں مخاطب نہیں بنایا۔ اپنے رسالہ فیصلہ آسمانی کے اصل دعا کو نہایت خوبی سے ثابت کر دیا ہے۔ اب رہیں ان کی غلطیاں اور بد دیناتیاں ان کے اظہار کرنے کے لیے بھی متعدد رسائل لکھنے گئے ہیں۔ میرے علم میں رسائل ذیل میں ان کا اظہار کیا گیا ہے۔

۱..... انوار ایمانی عرصہ ہوا یہ رسالہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ محکمات رباعیہ رسالہ سات جز کا مطبع اپنچ بائکے پور میں چھپا ہے۔ اس کے شائع ہونے سے بھاگل پور کے مرزا یوں میں عجب بے چینی اور کھلبلی بھی ہے۔ ۲..... نمونہ القائی قادیانی جو میفر حسانیہ کے تین نمبروں میں یعنی نمبر ۰ اور ۱۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں۔ ۳..... القاء کی ایک غلطی میں تیس غلطیاں۔ یہ چار رسائلے اس وقت تک ہوئے ہیں اور مستقل کامل رسالہ کے جواب کا جماعت مرزا سیہ انتظار کرے۔ چونکہ اس جماعت کو خدا سے واسطہ نہیں ہے اس لیے جواب سے عاجز ہو کر مجش کلامی اور بیہودہ گوئی کر کے حضرت مخدوم بھاری (مولانا محمد علی موئیری) اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ وغیرہ بزرگوں کو در پردہ اور حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کو اعلانیہ گالیاں دینا اور عوام کو بہکانا

شروع کیا ہے اور ایک رسالہ چھاپ کر شائع کر چکے ہیں اور سناجاتا ہے کہ کچھ اور لکھ رہے ہے جس کے مکمل نہیں کر اگر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی ناخوش نہ ہوئے تو ان کے خدام اس قسم کے رسالوں کا جواب بھی ترکی بہتر کی ایسا دیس کے کہ مرزا قادریانی کی ہڈیاں بھی قبر میں سلک اٹھیں گی اور بزبان حال اپنے چیلوں کو اندر و دل سے کوئی گی۔ الحمد للہ اسی وقت اس کے نمونے کا ظہور ہوا رہا ہے۔ اب جو قادریانی جماعت میں تہذیب و شانگی کے مدی ہیں وہ اپنے گروہ اہل علموں کی شانگی کو دیکھیں اور فرمائیں کہ مرزا قادریانی کی حقانیت کا سیکھ نہونہ ہے کہ جو ایسے عاجز ہو کر ایسی ہی ہدود گوئی کریں اور بزرگوں سے ایسی بے ادبی سے پیش آئیں۔ مرزا ہمیں میں یہ بھی نبوت کا معیار ہو گا جس طرح چیزیں گوئیں کاغذ ہوتاں کے خیال میں معیار نبوت ہے۔ اے عزیز و اہوش کرو اپنی عاقبت بر بادنہ کرو اپنی قبر میں آگ نسلکاؤ۔ میں نہایت خیر خواہی سے کہتا ہوں۔

خاکسار محمد یحیوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِقِيَةِ عَبْدِ الْمَاجِدِ قَادِيَانِيِّ كَيْ فَاشِ غُلْطِيَانِ

مؤلف القاء نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں عجب طرح سے دام تزویر پھیلایا ہے اور اس پر زور لگایا ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت بھی قائم رہے اور عوام کی نظرؤں میں حضرت مرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین بھی رہیں۔ مگر باوجود کئی ورق سیاہ کردینے کے صاف طریقے سے یہ نہیں بیان کر سکے کہ مرزا قادیانی کو کس قسم کا دعویٰ نبوت تھا اور قرآن مجید میں جو حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں خاتم النبیین آیا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ باوجود یہ کہ اس کے معنی کی تشریع حدیث کے صریح الفاظ سے کروی گئی ہے (فیصلہ آسمانی کا حصہ ۳۴ و میغیر رحمانیہ نمبر ۶ دیکھا جائے) مگر مؤلف القاء پونکہ صریح امر حق اور علمائے حقائقی کے مقابل ہو گئے ہیں اس لیے کچھ بدحواس سے معلوم ہوتے ہیں کوئی بات مٹکانے کی نہیں کہتے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طولانی تقریر کے اور متعدد کتابوں کے حوالے دے کر عوام پر اپنی قابلیت ثابت کریں اور دکھائیں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت حضرت مرور انبیاء کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں تھا۔ اور اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کریمؑ مولف فیصلہ آسمانی کی نسبت بیرون گوئی کر کے مسلمانوں کو بدگمان کرنا چاہا ہے مگر خوب یاد رکھیں کہ پہلے گراہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مقدس بزرگوں کو تکلیفیں پہنچائی ہیں مگر بمحضہ ارشاد خداوندی (وَاللَّهُ مَتَمَ نُورَهُ الْخُ) کے ان بزرگوں کی شان میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور ان کے تقدیس کی روشنی کو چھپانے والے ہی خائب و خاسر ہوئے۔ چنانچہ ان لا جواب رسالوں کا لکھنا اور مؤلف القاء اور ان کی جماعت کا دم بخود رہتا ان کے خائب و

خاسر ہونے کی کیسی مبنی دلیل ہے۔ میں نے اس مضمون کے پہلے حصہ میں مؤلف القاء کی قرآن دانی پر روشنی ڈالی ہے اور یہ دکھایا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم رسالت کے متنی ہے اور چند سطروں میں وس غلطیاں عبدالماجد قادیانی کی دکھائی ہیں۔ اس حصہ میں ان الرايات کا جواب دیا جائے گا جو مؤلف القاء حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر لگانا چاہتے ہیں اور اس مضمون میں ان کی تصور دانی کی حالت بھی دکھائی جائے گی۔ نیزان کے ان دلائل کا تقلیع و قع کیا جائے گا جو احوال بزرگان کے پردے میں ظاہر کیے ہیں اور ان کے ساتھ جس حدیث شریف کو مرزا قادیانی کی نبوت میں پیش کیا ہے اسی حدیث سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا جائے گا۔

غرضکہ پہلے حصہ میں عبدالماجد قادیانی کی وس غلطیاں دکھائی گئی تھیں اور اس حصہ کے شروع میں اٹھارہ غلطیاں مختلف عنوان سے دکھائی ہیں اور ۲۸ غلطیاں اس حدیث کے بھتے میں کی ہیں جس سے وہ مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرتے ہیں اس کے سوا بھی غلطیاں ہیں غرض کہ اس مختصر تحریر میں پچاس غلطیوں سے کم نہ ہوں گی جو میں نے دکھائی ہیں اس غرض سے کہ انہیں انہیں اپنی حالت پر تنقیب ہو اور ناواقف حضرات بھی واقف ہوں۔

مؤلف القاء پہنچنے والے صفحہ ۱۸ میں گستاخانہ طور سے حضرت مولانا ابو الحمر رحمانی مولکیریؒ کو ناواقف اور غافل تھہر اکارپی قابلیت خاہر کرنا چاہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

”ابو الحمر صاحب کے مریدین ذرا سوچیں کہ مجھ موعود کی خالقت میں ابو الحمر صاحب کہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ باوجود شیخ بن بیٹھنے اور تقویٰ کے دعویٰ کے اپنے بزرگان سلسلہ کی تحقیقات سے بھی کس قدر غافل ہیں یا عملاً مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔“ حق پنڈ حضرات ملاحظ کریں کہ یہاں مؤلف القاء چھوڑ دیے کرتے ہیں۔ بعض اشارۃ اور بعض صراحت۔

اول: حضرت قبلہ کے مریدین کو یہ دکھاتے ہیں کہ حضرت مولانا ابو الحمر صاحب عم فیض ہم صح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خالف ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے صرف عوام کے وہ کو دینے کو ایسا لکھا گیا ہے۔ ہمارے حضرت عیسیٰ علیہ وعلیٰ میرنا الصلوٰۃ والسلام کے ہر گز خالق نہیں ہیں بلکہ جھوٹے مدحی مرزا قادیانی کے خلاف ہیں جس نے محض غلط اور جھوٹا دعویٰ صح موعود ہونے کا کیا ہے اور اس کا جھوٹا ہونا نہایت قوی دلائل سے ثابت کر کے تمام مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا۔ آپ کے رسائل محققانہ شہادت آسمانی اور ہیئت احکام اور فیصلہ آسمانی وغیرہ ملاحظہ کئے جائیں ان

میں سے صرف ایک ہی رسالہ یعنی حصہ ۳ فیصلہ آسمانی ملاحظہ کیا جائے کس محققانہ طور سے مرزا قادریانی کا کاذب ہونا قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اور صحیح حدیثوں سے اور خود مرزا قادریانی کے اقوال سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ اب جائے دم زدن نہیں رہی۔ حضرات مرزا کی جو جوابات دیا کرتے تھے ان کی دھیان اڑا دی ہیں۔ وعدہ الہی اور عیید کی بحث اسکی نصیں اور محققانہ اس رسالہ میں کی گئی ہے کہ اس وقت تک اس روشن طریقے سے حقد میں اور متاخرین کی کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی اہل علم ضرور ملاحظہ کریں۔ ان کے جواب سے تمام قادریانی مشن عاجز ہے مگر آنکھ بند کیے مرزا قادریانی کو کسی موعود مان رہے ہیں یہ بھروسہ پرستی یا مرزا پرستی کے سوا اور کیا ہے کہ بلا دلیل ایک جھوٹے مدعی کو کسی موعود مان رکھا ہے اور علماء کاملین کو حکوم کے سامنے کسی موعود کا مقابلہ بنایا کر انہیں بدظن کرنا چاہتے ہیں مگر ہم نہایت خیر خواہانہ اور کامل یقین سے کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مولانا ابو الحمد صاحب عم فیضہم اسی کے مقابلہ ہیں جن کی مقابلہ ہر مسلمان پر فرض ہے حضرت مولانا وہی کام کر رہے ہیں جو علمائے کاملین اور ہادیان امت کو کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مؤلف القاء کو ہدایت کرتے ہیں کہ پہلے نکورہ رسالوں کا جواب دیں اور مرزا قادریانی کا کسی موعود ہونا ثابت کریں (جو از قبیل حالات ہے) اس کے بعد مسلمانوں کے روپ و انہیں کسی موعود کہیں۔

دو و سوم: حضرت اقدس مولانا کی نسبت گستاخانہ یہ کہتے ہیں کہ شیخ بن پیشے اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ وہ اس قابل تونہ تھے مگر ایسا دعویٰ کیا اس میں دو دعویٰ ہیں۔ پہلے یہ کہ حضرت شیخ بنے کے لائق نہ تھے مگر بن پیشے۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے ایسا دعویٰ کیا۔ مگر یہ دونوں دعویٰ غلط ہیں۔ اگر حضرت کے خاندان کو دیکھا جائے تو آپ علاوه سید آل رسول حنفی حسینی ہونے کے حضرت ہیران پیر کی اولاد میں سے ہیں جن کے شیخ اور مقتدی ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے جن کے زیر قدم رہنا تمام اولیاء اللہ انہا فخر گنجائیتے ہیں پھر یہ کہ آپ کا سلسلہ آبائی صوری و معنوی دونوں حیثیت سے آپ سے لیکر حضرت غوث پاک بلکہ حضور پرلور سید کوئین حضرت رسول اللہ ﷺ آفتاب کی طرح روشن و ہادی شریعت و طریقت رہا ہے آپ کے سلسلہ نسب کا ہر رکن تاج ہدایت کا درخشاں ہیرا رہا ہے آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب شیخ مراد آبادی قدس سرہ ہیں جن کی بزرگی کا شہرو چاروں گنگ عالم میں ہے جس کے لیے نہ اشتہار بازی ہوئی نہ رسالے شائع ہوئے۔ صرف کمال روحانیت سے مقبول و منظوم عالم ہو گئے اور ہزاروں کو ولی اللہ بنا دیا۔ انہیں برگزیدہ خدا و مقبول امام نے حضرت اقدس مولانا ابو الحمد صاحب کو شیخ

طریقت بنا دیا ہے اور انہی زبان مبارک سے آپ کے جدا مجدد حضرت غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمایا کرتے تھے جو کانپور فواح کانپور میں ایک مشہور مقنڈی و بزرگ تھے۔

غرض کہ آپ کا سلسلہ آبائی اور جیسا ان طریقت دلوں اس بات کی پوری شہادت دیتے ہیں کہ آپ شیخ ہونے کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ اس مرتبہ پر عینچند کی شہادت مؤلف القاء کے اول مرشد حضرت اقدس مولا نافض الرحمن علیہ الرحمۃ دے چکے ہیں ان خوبیوں کے ساتھ جب آپ کی ذات امیرہ کی طرف نظر کی جائے تو آپ کے مقدس بزرگ ہونے پر اور بھی کامل شہادت ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے جیسا آپ کو اعلیٰ علمی فضل و کمال سے مالا مال بنایا ہے دیساں تقویٰ شعارات بھی بنایا ہے آپ کے تقویٰ کی یہ حالت ہے کہ باوجود اس ضعف و نقصہت کے ایک سنت و مستحب چھوٹے نہیں پاتا ہے چلنے کی طاقت نہیں ہے لیکن نماز تراویح عمرہ قاری کے یکچھے اور تجد و تمام اور اسنونہ ترک نہیں ہوتے آپ کی سعادت بھی اللہ اللہ بے شل ہے میں نے خود بارہا دیکھا ہے کہ جو کچھ تجویں میں رہا کوڑی کوڑی غرباً و ساکین و چندوں میں دے دیا ہے حالانکہ نہ کوئی ذاتی آمدی ہے نہ مریدین سے آمدی کا دسوں حصہ وصول کیا جاتا ہے نہ بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے نہ منارے کے نام سے وصول کیا جاتا ہے اور باوجود اس علم و فضل دادہش ذاتی و صفاتی تقدیس کے کسی قسم کا دعویٰ نہیں ہے اور نہ اشتہار ہے لیکن خلق اللہ ہر چہار طرف سے جوچ در جوچ چلی آتی ہے اور شرف بیعت حاصل کرتی ہے اس کو بن بیٹھنا نہیں کہتے ہیں۔ البتہ بن بیٹھنا یہ ہے کہ نہ سید آل رسول ہیں نہ شیخ صدیقی نہ فاروقی ہیں بلکہ مرزا کھلاتے ہیں اور محض انہی زبان درازی سے اور قلم فرسائی کی بدولت سید آل رسول نبی فاطمہ، امام مهدی کی گدی پر بیٹھنے کے مدی ہو گئے اور اس کا غل دنیا میں مجاہدیا۔ بن بیٹھنا اسے کہتے ہیں۔

پیشتر افغان بودم بعد ازاں مرزا شدم

غلہ چوں ارزان شود امسال سیدی شوم

چہارم: اس کا دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت اقدس تقویٰ کے مدی ہیں مگر تمام وہ حضرات جو برابر حضوری کا شرف رکھتے ہیں یا کبھی کبھی حاضر خدمت ہوتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ قول محض غلط ہے۔ اور حضرت اقدس نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا ہے بلکہ ہمیشہ اکماری ہی کے الفاظ فرمایا کرتے ہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہدایت کی غرض سے جھوٹوں اور مخالفین اسلام کے مقابل میں ان کے غلط دعویٰ کے اظہار میں بعض ایسے جملے لکھے گئے ہوں جنہیں

جمنوں کے بیرون ناجائز دعویٰ خیال کرتے ہوں مگر درحقیقت وہ ناجائز دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ مناسب طریقے سے غافل اسلام کو عاجز کرنا ہے۔

پنجم و ششم: مؤلف القاء کا یہ دعویٰ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تحقیقات سے حضرت اقدس غافل ہیں اور ہم اس سے واقف ہیں یہاں درحقیقت دو دعوے ہیں ایک یہ کہ حضرات نقشبندیہ کی تحقیقات سے حضرت مولانا ناواراقف ہیں دوسرا یہ کہ ہم واقف ہیں مگر یہ دلوں دعوے بھی سرتاپا غلط ہیں ان دونوں دعووں کے ثبوت میں مشتوی مولانا روم کے دو شعر اور مولانا اسماعیل دہلوی کا قول منصب امامت سے اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دو قول سند میں لائے ہیں۔ میں نہایت سچائی سے کہتا ہوں کہ عبدالماجد قدیماً کو ان بزرگوں کی اصطلاحات سمجھنے سے کیا واسطہ ہے جو بزرگوں کی محبت میں نہ رہا ہ تو قویٰ شعاراتی سے وہ بالکل یقیناً ہوا اور کچھری کی مقدمہ بازی کا سے شوق ہو جو منظر عام پر حاکم کے رو برو جا ہوں کیسی بے سر و پا بلکہ شخص جھوٹ باتیں کہے وہ صوفیائے کرام کی غامض باتوں اور ان کی اصطلاحات کو کیا سمجھ سکتا ہے۔ اب اپنی ناواقفی مؤلف القاء ملاحظہ کریں میں بالاختصار کہتا ہوں کہ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں جواب لیاء کرام اپنے اپنے وقت میں عالی مرتبہ ہوتے ہیں انہیں یہ حضرات نبی وقت اور خیر وقت کہتے ہیں۔ نبوت و رسالت شرعی اور چیز ہے شرعی نبی کا تمام خلق کو جس کے لیے وہ بھیجا گیا ہے اس کا مانا اور اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ اور جو اس سے انکار کرے کافر ہے اور حضرات صوفیائے کرام کے اصطلاحی نبی (ولی) کا نام یہ دعویٰ ہوتا ہے اور نہ ان کا مانا ہر ایک پر فرض ہے نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوتا ہے آج تک کسی بزرگ صاحب ولایت نے ہوش و حواس کی حالت میں ایسا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ مولانا روم جنہیں نبی وقت کہہ رہے ہیں انہیں ایسا نبی نہیں کہتے ہیں جس پر ایمان لانا فرض ہو یا جس کا مکمل کافر ہو بلکہ وہ اصطلاحی نبی (ولی) وقت ہیں اور مرزاز قادریانی تو اعلانیہ اپنے آپ کو شرعی نبی کہتے ہیں۔ سارے خلق پر اپنا مانا فرض بتاتے ہیں اور اپنے نہ مانتے والے کو کافر کہتے ہیں۔ آگئے کھول کر رسالہ دعویٰ نبوت مرزاد یکھو۔ اس لیے اصطلاحی نبی کے ہونے سے حضور پروردخاتم النبیین ﷺ کی ختم رسالت سے انکار لازم نہیں آتا ہے تمام صوفیائے کرام کے نزدیک آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو گا جس کو قرآن و حدیث نے نبی کہا ہو بلکہ جو نبوت کا دعویٰ کرے گا کذاب و دجال ہے۔ مشتوی کے حوالے کی حالت تو معلوم ہو گئی۔ اب

مکتوبات امام ربانی کا حال بھی معلوم کیجئے جس کو قادیانی مردی نے بڑی تلاش و مفت سے نکالا ہوگا
الزام دینے کی غرض سے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر
فاروقؓ کے پارے میں لکھتے ہیں۔ ایس ہردو بزرگوار از بزرگی و کلائی در انہیاء محدود و اندو یہ فضائل
انبیاء محفوظ تا آخر (مکتوبات امام ربانی، مکتبہ نمبر ۲۵۴ ص ۲۵-۲۶ دفتر اول حصہ چہارم ترکی)

جو عبارت عبد الماجد قادریانی نے یہاں نقل کی ہے اس سے حضرت مولا نا مؤلف فیصلہ
کو تو غالباً بتاتے ہیں اور اپنے آپ کو اتفاق وہ شیار جانتے ہیں اس لیے ہم ان کی واقعیت اور
ہوشیاری کی قسمی کھولتے ہیں اور ان کی غفلت کو دکھاتے ہیں۔

پہلی غفلت: وہ یہ تو بتائیں کہ آپ نے حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ کو مجدد الف ثانی تحریر
فرمایا ہے۔ آپ کا یہ لکھتا صداقت کے طور سے ہے؟ اور آپ کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے تو مرتضیٰ
قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانا تغلط ہے کیونکہ جب حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو الف ثانی یعنی
دوسرے ہزار کا مجدد مان لکھے ہیں تو ضرور ہے کہ اس دوسرے ہزار میں دوسرا مجدد نہ ہو گا اور نہ انہیں
مجدد الف ثانی کہنا تغلط ہوگا۔ اور اگر ہر صدی میں مجدد ہونے اور چودھویں صدی میں مرتضیٰ قادریانی
آئے تو حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ کو مجدد الف ثانی کہنا صحیح نہ ہوا بلکہ مجدد مائیہ احدی عشر کہنا چاہیے۔
اس قول میں مؤلف القاء کی یہ پہلی غلطی یا غفلت ہوئی۔

دوسری غفلت: حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد ہے کہ ایس ہردو بزرگوار در
بزرگی و کلائی در انہیاء محدود و اندو۔ اس کے کیا معنی ہیں آیا جس طرح مرتضیٰ قادریانی نبی ہیں یہ دونوں
بزرگوار بھی نبی تھے تو اس قول سے آپ کے مرشد ہی جھوٹے تھرتے ہیں کیونکہ ہم اس رسالتے
کے پہلے حصہ میں مرتضیٰ قادریانی کا قول نقل کر آئے ہیں جسمیں مرتضیٰ قادریانی نے نہایت صراحت
سے دعویٰ کیا ہے کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کوئی نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں ہے میں ہی
ہوں۔

اور قول مذکور سے اور اس کے بعد کے قول سے تمی نبی اور بھی کل کل آئے ہیں یعنی
حضرات شیخین اور حضرت مجدد الف ثانی۔ اس لیے مرتضیٰ قادریانی کا یہ کہنا کہ اس تیرہ سو برس کے
عرضہ میں میں وہی نبی کے نام کا مستحق ہوں محض غلط ثابت ہوا۔ مؤلف القاء قادریانی یہ کیسی غفلت
آپ کے مرشد کے قول سے ثابت ہوئی۔

تیسرا غفلت: حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے کلام کے یہ مخفی سمجھنا کہ وہ حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو شرعی نبی کہتے ہیں جیسا مرزا قادریانی اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ تو آپ کی صریح بدیانتی ہے جس صفحہ کی عبارت آپ نے نقل کی ہے اس صفحہ کی پانچویں سطر میں یہ عبارت ہے کہ لالات حضرات شیخین شیعہ کمالات انبیاء است علیہم الصلوات والعلیمات۔ اس عبارت میں صاف طور سے ان دونوں کے نبی ہونے سے انکار ہے بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ ان کے کمالات انبیاء کے مشابہ ہیں مثلاً انبیاء میں صفت ہدایت اور حلقہ پر مہربانی کامل درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کے مشابہ حضرات شیخین میں یہ صفت اور یہ کمال ہے اس کو نبوت سے کیا واسطہ۔ مگر قادریانی عبدالماجد صاحب کی دیانت ہے کہ اس عبارت کو ظاہر نہیں کیا۔ عوام کے فریب دینے کو ایک جملہ لکھ دیتا کہ تادافت سمجھ لیں کہ جس طرح حضرات شیخین گو حضرت مجدد صاحب نبی کہتے ہیں اسی طرح مرزا قادریانی کو نبوت کا دعویٰ ہے۔

دوسری بدیانتی اور ملاحظہ ہو۔ جو جملہ قادریانی عبدالماجد نے لکھا ہے اس کے بعد اسی سے مل ہوا یہ جملہ ہے۔ ”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر“، (مکملۃ مسیح ۵۵ باب مناقب عرکتویات امام ربانی فرقہ اول حصہ چہارم ص ۲۵)

یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ حضرت عمر نبی نہیں تھے۔ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے اس جملہ کو غالباً اس لیے زیادہ کیا کہ کم علم حضرات جملہ در انبیاء محدود و اندر۔ سے یہ سمجھ لیں کہ یہ حضرات مرتبہ نبوت کو فتح گئے اور نبی ہو گئے۔ مگر بدیانتی کا کیا علاج ہے حضرت مجدد رحمہ اللہ کے خیال میں یہ ہرگز نہ ہو گا کہ ذی علم بھی ایسے بدیانت ہوتے ہیں اب اس کی تشریع دوسرے مکتوب سے دیکھئے۔ مکتوبات کی جلد ۳ حصہ ہشم مکتوب ص ۳۲۷ میں فرماتے ہیں۔

”ورشان حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمودہ است علیہ و علی اللہ الصلوٰۃ والسلام لو کان بعدی نبی لکان عمر۔ یعنی لوازم و کمالاتیکہ در نبوت در کاراست ہے راجع دار دامچوں منصب نبوت نجا تم الرسل ختم شده است (علیہ و علی آل اصلوٰۃ والسلام) بدولت منصب نبوت مشرف گشت۔“

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اس قول سے کئی باقیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ حضرت عمرؑ

نہیں ہوتا اور مقام نبوت پر نہ پہنچتا حدیث نبوی سے ثابت ہے دوسرے یہ کہ کمالات نبوت اور چیز ہیں اور منصب نبوت اور مقام نبوت اور چیز ہے۔ مؤلف القاء ان دلوں باقوں سے غافل ہیں۔ اس کلام سے یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ عبارت درانیما محدود و انکے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضرات شیخین نبی ہیں کیونکہ حضرت مددح صاف طور سے لکھتے ہیں کہ منصب نبوت نجات الرسل فتح شدہ است اور حدیث میں تو اس سے بھی زیادہ صراحت ہے۔ اس غفلت میں وہ بدیانیاں بھی مؤلف القاء کی ثابت ہوئیں۔ مذکورہ مکتوب میں حضرت محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

”مقرر است کہ یعنی ولی امتی بر جہہ صحابی آں است زشد فکیف به نبی ان امت“

(مکتوبات امام ربانی مکتب بست و چارم و فتر دوم حصہ ۳۲۷ ص)

اب اگر مؤلف القاء حضرت محمد علیہ الرحمہ کے کلام کو صحیح اعتقاد کرتے ہیں اور انہیں مجدد الف هانی سمجھتے ہیں تو ضرور ہے کہ اپنے مرشد قادریانی کو اپنے دعویٰ میں کاذب سمجھیں کیونکہ مرزا قادریانی کو باوجود امتی ہونے کے یہ دعویٰ ہے کہ میں تمام صحابہ سے بلکہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوں اور اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی امتی کیساںی مرتبہ عالی رکھتا ہو گر کسی نبی کے مرتبہ کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے مرزا قادریانی کا یہ دعویٰ کہ میں حضرت سعیؑ سے ہرشان میں بڑھ کر ہوں عقائد اہل سنت کے بالکل خلاف ہے کسی ظلی اور بروزی نبی کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ مرزا قادریانی کا بعض انبیاء سے افضلیت کا دعویٰ تو صاف لکھنوں میں ہے اور اگر غور سے ان کے کلام کو دیکھا جائے تو انہیں افضل الانبیا ہونے کا دعویٰ ہے اور حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہیں ان کا الہام ”لولاک لمالاخت للافلاک“ (تذکرہ ص ۶۱۲ طبع سوم) اس کا شاہد ہے اس کی تفصیل دعویٰ نبوت مرزا میں دیکھئے۔ مؤلف القاء کی یہ کسی بھاری غفلت ہے کہ اپنے سلسلہ کے بزرگوں کی بلکہ اپنے مرشد کے کلام کی بھی خبر نہیں ہے مؤلف القاء کی یہ چوچی غفلت ہے۔ حضرت محمد مکتوبات کی پہلی جلد کے ۱۸ مکتب ص ۳۲۷ میں لکھتے ہیں۔

”فوق مقام شہادت مقام صدقیقت است..... و فوق آں مقامے نیست الا النبوة“

علی اهلہ الصلوٰۃ والسلیمانات۔“

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مرتبہ نبوت اور مقام نبی صدقیقت کے مقام سے بلند ہے اور صدیق رضی اللہ عنہ مقام صدقیقت میں تھے اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق نبی نہیں تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درانیما محدود و انکے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضرات شیخین نبی ہیں اور

مرزا قادریانی تو صاف طور سے نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں انہیا یہ کہ بعض الالعزم انبیاء سے اپنے آپ کو ہرشان میں افضل مانتے ہیں اپنے تین شخصیتی نبی کہتے ہیں۔ پھر وہ کوئا مرتبہ نبوت ہے جو حضرت سروانیاہ قم نبوت کے منانی نہیں ہے۔

یہ پانچویں غلطت ہے جس سے ظاہر ہے کہ مؤلف القاء حضرت مجدد علی الرحمہ کے کلام کوئیں سمجھتے اور اپنے جمل مرکب سے ایک علامہ نتشیندی مجددی کو غالباً سمجھتے ہیں غرض کہ اس حتم کی غلطیاں اور غلطیں مؤلف القاء کی بہت ہیں۔ اب ناظرین کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ مؤلف القاء نے صفحہ ۱۵۹ میں حضرت مجدد کے چند جملوں کا ترجمہ کیا ہے اس سے ان کی قابلیت اور اردو نویسی کی حالت کو ملاحظہ فرمائیں اسی اردو نویسی اور قابلیت پر فصل آسانی کا جواب لکھنے بیٹھے ہیں۔ طوالت اور سعی خراشی کا خوف نہ ہوتا تو اس کی تفصیل کر دیتا۔ مگر واقف کار حضرات صفحہ نمبر کو دیکھ کر میرے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ نہ کہ اقوال کے سوا بھی مؤلف القاء نے اپنی کوشش کو دکھایا ہے اور چند علماء کے اقوال نقل کیے ہیں اور مامور سن اللہ کی خلافت میں بڑی سرگزی ظاہر کی ہے سب کو قتل کر کے جواب دینے میں طوالت کا خوف ہے اس لیے سب کا اجمالی جواب دیتا ہوں اور وہ جواب بھی ایسا ہے کہ مؤلف القاء کا پسندیدہ ہے اس لیے میں انہیں کی کتاب سے نقل کرتا ہوں القاء کے صفحہ میں لکھتے ہیں۔

ابو احمد صاحب حضرت مجدد صاحب کی اس عبارت کو بخوبی لکھئے۔

”قال آل خناس شیخ کبیر یمنی باشدیا شیخ اکبر شاہی کلام محمد عربی در کاراست نہ کلام بھی الدین عربی و نہ صدر الدین قونوی۔“

اب میں کہتا ہوں کہ حضرت علامہ ابو احمد صاحب تو اس کلام کوئیں بخوبی لے اس مقام پر آپ کا یہ الزام آپ کی خوش فہمی پر پوری روشنی ڈالتا ہے جس مقام پر آپ نے یہ الزام نقل کیا ہے وہاں اس الزام کا موقعہ ہرگز نہیں ہے۔ البتہ اس الزام کا یہ موقعہ ہے کہ آپ نے متعدد علماء کے اقوال کو اپنے مطالب کے لیے سند پکڑ کے الزام دینا چاہا ہے اور کوئی حدیث نہیں جیش کی اس لیے ہم کہتے ہیں کہ برائے سند کلام محمد عربی متعلقہ در کاراست نہ کلام دلہوی و لکھنؤی و ناولتوی وغیرہ۔ اس لیے بہت سی عبارتیں نقل کرنا ضروری بلکہ نہایت تاکمی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ فصل آسانی میں جو اعتراض کیا گیا ہے اس کا جواب کسی سچی حدیث یا قرآن کی آیت سے دیں بہت سی عبارتیں نقل کر کے عوام کو دھوکا نہ دیں۔ الخرض اپنے مسلسلہ اور منقولہ قاعدے کی پابندی سے غالباً نہ

ہو جائیے۔ مگر یہاں آپ غافل ہوئے اور بڑی غفلت کی۔ یہ آپ کی چھٹی غفلت ہے اور اگر آپ کو ان حضرات کے اقوال پر ایسا اعتقاد ہے کہ قرآن وحدیت کی طرف توجہ دشوار ہے تو ہم اس کے لیے بھی حاضر ہیں اور نہایت احکام سے کہتے ہیں کہ آپ کے مرشد کی عیسویت اور مہدویت کی بنیاد انہیں کے اقوال سے اکھیز کر پھینک دیں گے۔ ان سب اقوال میں زیادہ مستد اور لائق اعتبار حضرت مجدد رحمہ اللہ کا قول ہوتا چاہیے کیونکہ انہیں آپؐ مجدد الف ثانی لکھے ہیں اور کچھری میں آپؐ نے انہیں نبی مانا ہے اور آپؐ اور آپؐ کے خلیفہ اسحاق اپنے آپؐ کو اس خاندان میں مسلک بتاتے ہیں اس لیے میں ان کا قول پیش کرتا ہوں۔

مؤلف القاء کی عظیم الشان غفلت

مکاتیب کی جلد ۲۷ مکتب ۱۳۲۶ صفحہ ۶۷ میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”جماعۃ از قاوانی گمان کنند شخصے را کہ دعویٰ مہدویت نمودہ بود۔“

عبارت مکتب

از اہل ہند مہدی موعود بودہ است پس بزعم ایہاں مہدی گذشتہ است و فوت شدہ و نشان مید ہند کہ قبرش در فرهہ است۔ در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر متفقی رسیدہ انہ مکنذیب ایں طائفہ است چہ آس سرو علیہ دعیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی راعلامات فرمودہ است در احادیث کہ در حق آں شخص کہ معتقد ایشان است آں علامات مخفوق اند۔ در احادیث تبوی آمدہ است۔ علیہ دعیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام۔

..... کہ مہدی موعود بیرون آیہ و برسوے پارہ ابر کہ بودوراں ابر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ایں شخص مہدی است اور امتا بعثت کیلئے۔

۲..... فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ تمام زمین راما لکھ شدن چار کس دو کس از مومنان و دو کس از کافران ذوالقریبین و سلیمان از مومنان و تم و دو بخت نصر از کافران و مالک خوابیدہ آں زمین را شخص پنج از اہل بیت من یعنی مہدی۔

۳..... فرمودہ علیہ دعیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام دنیا زرودتا آنکہ بعثت کند خدا تعالیٰ مردے را از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق پدر من باشد پس پر ساز دزمین را بابد او وعدل چنانچہ پرشدہ بود بجور و ظلم۔

- ۳..... و در حدیث آمده است که اصحاب کهف اعوان حضرت مهدی خواهند بود۔
- ۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام در زمان وے نزول خواهد کرد و او موافق خواهد کرد با حضرت عیسیٰ علیہ السلام در قال دجال۔
- ۵..... و در زمان ظهور سلطنت اور چهاردهم شهر رمضان کسوف شمس خواهش شد و در اول آن ماه خسوف قدر برخلاف عادت زمان و برخلاف حساب مجحان۔“

(مکتوبات امام رہانی کتبہ نمبر ۱۷۱ فنز دوم ص ۱۹۰۔ ۱۹۱ طبع ترکی)

مطلوب ہندوستان میں ایک شخص نے مهدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا بعض اہل ہند نے اس کے دعویٰ کو مانا تھا ان کے گمان میں مهدی موعود گزر گئے (جس طرح اب مرزا کی کہتی ہیں) اور اس کی قبر مقام فرہ میں ہے (حضرت محمد رسول اللہ فرماتے ہیں) کسیح اور مشہور حدیثیں جو قوات معنوی کی حد کو پہنچ گئیں اس جماعت کو جو بنا بتائی ہیں۔ کیونکہ ان حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے مهدی کی علامتیں بیان فرمائی ہیں اور وہ علامتیں اس شخص میں نہ تھیں جس کے یہ لوگ معتقد ہیں۔ (اب وہ علامتیں شمار کے ساتھ لکھی جاتی ہیں انہیں غور کے ساتھ ملاحظہ رکھئے۔)

پہلی علامت مهدی موعود جب ظاہر ہوں گے تو ان کے سر پر ابر کا گلزار ہو گا اور اس میں فرشتہ ہو گا وہاں واژ بلند کہتا ہو گا کہ یہ مهدی ہے اس کی پیروی کرو (اس سے معلوم ہوا کہ مهدی موعود کو اپنی زبان سے دعویٰ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی)

دوسری علامت جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ چار شخص تمام دنیا کے باڈشاہ ہو چکے ہیں و مسلمان اور دو کافر۔ مسلمانوں میں ذوالقدر میں اور حضرت سلیمان اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر اور پانچواں شخص جو تمام روئے زمین کا مالک ہو گا وہ میرے اہل بیت سے ہو گا یعنی مهدی (مرزا غلام احمد قادریانی تو ایک شہر کے بھی مالک نہیں ہوئے)

تیسرا علامت یہ فرمایا کہ دنیا کا خاتمہ نہ ہو گا جب تک کہ میرے خاندان سے ایک ایسا شخص پیدا نہ ہو کہ اس کا نام میرے نام پر ہو اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو اس کے ظہور کے وقت دنیا جو روز و ظلم سے بھری ہو گی یہ شخص دادوہش اور عدل و انصاف سے دنیا کو بھر دے گا۔

چوتھی علامت یہ فرمایا کہ حضرت مہدی کے مدگار اصحاب کہف ہوں گے۔
 پانچویں علامت یہ کہ امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کریں
 گے اور امام مہدی آپ کے ہمراہ ہو کر دجال سے لڑیں گے۔

چھٹی علامت یہ فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت میں رمضان کی چودہ تاریخ کو
 سورج گہن اور چہل تاریخ کو چاند گہن ہو گا۔ یعنی زمانے کی عادت اور منجموں کے حساب کے خلاف
 یہ دونوں گہن ہوں گے۔

اب مؤلف القام سچل کر بیٹھیں اور بتائیں کہ مکتوبات میں حضرت مجدد الرحمن نے
 (جنہیں آپ بھی مجدد الف ثانی کہتے ہیں اور ان کے کلام کو سند میں پیش کر رہے ہیں) یہ چھ
 علامتیں امام مہدی کی بیان فرمائیں ان میں سے ایک بھی مرزا قادیانی میں پائی گئی؟ یہ تو دنیا دیکھ
 رہی ہے کہ ان میں سے ایک علامت بھی ان میں نہ پائی گئی پھر اب حضرت مجدد الف ثانی کے
 خلاف انہیں مہدی مان کر اپنا ایمان کیوں تباہ کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی ساتوں غفلت ہے اور بہت
 ہی بڑی غفلت ہے۔ اب تو آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ان
 کے جھوٹے ہونے کی چھ علامتیں یا چھ دلیلیں بیان فرمائیں اس پر بھی آپ نے غور نہیں کیا کہ
 حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے وقت میں ایسا ہی مددی مہدوہت گذرا ہے جیسا آپ کے وقت میں مرزا
 قادریانی۔ حضرت ممدوح اسی کے رد میں یہ دلیلیں بیان فرمائے ہیں۔ اس کے بعد اس کے ماتے
 والے سے کہتے ہیں کہ:

عبارت مکتوب بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات دراں شخص میت بودہ است یا نہ و
 علامات دیگر بسیار است کہ تخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلی آل الصلوٰۃ والسلام شیخ ابن حجر رحالہ نوشتہ
 است در علامات مہدی منتظر کر بدیویست ۲۰۰ علامتی کشف۔ نہایت جمل است کہ با وجود وضوح
 امر مہدی موعود جمی در ضلالت مانند هدایم اللہ سبحانہ سواء الصراط (صفحہ ۱۳۲ جلد ۲)

(مکتوبات امام برلنی ففتر دوم نمبر ۲۷۔ ص ۱۹۱۔ مطبع ترکی)

النصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ یہ علامتیں اس مردہ مہدی میں تھیں یا نہ تھیں۔ ان
 علامتوں کے سوا اور بھی بہت سی علامتیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجر نے مہدی
 منتظر کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے اور ان علامتوں کو دوسو تک پہنچایا ہے۔ نہایت جہالت ہے

کہ باوجود مہدی موعود کی حالت واضح ہونے کی ایک جماعت گمراہی میں پڑ گئی اللہ تعالیٰ انہیں
ہدایت دے۔“

یہاں یہ بات بھی لائق دیکھنے کے ہے کہ حضرت محمد در حمد اللہ کے بیان سے ظاہر ہے
کہ مہدی موعود کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ
مہدی اور رجح دو ہیں ایک نہیں ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس وقت میں
معمول کے خلاف نہایت عجیب طور سے سورج گہن اور چاند گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہو
گا۔ یعنی پہلی تاریخ میں چاند گہن اور چوڑھویں تاریخ میں سورج گہن ہو گا۔ یہ تن باتیں وہ ہیں جن
کے انکار میں مرتضیٰ قادریانی نے رسالے لکھے ہیں اور اپنے نزدِ یک حضرت محمد در حمد اللہ کو جھوٹا ثابت
کر دیا ہے (استغفار اللہ) اب عبد الماجد قادریانی فرمائیں کہ وہ کیسے جھوٹا کبھیں گے۔ ایک کو مدد
الف ثانی اور نبی مان پکھے ہیں اور دوسرا کو سچ موعود تسلیم کر پکھے ہیں۔ ذرا ہوش سنبھال کر جواب
دیں۔ مگر عبد الماجد قادریانی کیا جواب دیں گے کاذب کی ہیروی اور اہل حق کے مقابلے نے عقل و فہم
اور علم سب سب کر دیا ہے۔

افسوں یہ ہے کہ قادریانی مربی کے تو ظاہری علم کا بھی اس مقابلہ میں پتہ نہیں ہے۔
دعویٰ تصوف دانی کا بھی ہو رہا ہے اور حضرات صوفیہ کے کلام ہوش ہو رہے ہیں۔

ع بایں خواری امید ملک داری

یقین ہے جہل مرکب بری بلا ہے اس کا علاج نہایت دشوار ہے خاتم النبیین کے مقنی
حدیث میں اور لغت عرب میں نہایت وضاحت سے مصرح ہیں مگر قادریانی مربی کو خبر نہیں اپنے
جہل مرکب کی بنیاد پر لکھتے ہیں۔ ”مولانا و اوستازنا ابوالحنفات عبد الجبیر صاحب حدیث لکھنؤی کی
کتاب دفعۃ الوساں یا تو دیکھی نہیں اخ ۱۶۱۔“

قادریانی عبد الماجد کو اس کی خبر نہیں کہ حضرت القدس مولانا ابوالحمد ظلیم سے اور مولانا
عبد الجبیر صاحب سے کیا تعلق تھا حضرت القدس کو علمی سائل کی تحقیق کا شوق تھا اور خاص اسی غرض
سے لکھنؤی تحریف لے جاتے تھے اور اپنے قیریجی مولوی یحییٰ صاحب کے پاس قیام فرماتے
تھے اور فرگی محل میں آ کر کتابیں ملاحظہ کیا کرتے تھے۔ مولانا عبد الجبیر صاحب مرحوم سے دوستی
تھی۔ اکثر سائل میں محسجانہ گفتگو ہوتی تھی۔ آپ مولانا مرحوم کی یاد اور کتب بینی کی بہت
تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، کہ جب کسی مسئلہ میں گفتگو شروع ہوتی تو کتابوں کے حوالے

وینا شروع کرتے کہ فلاں نے یہ لکھا ہے اور اس نے یہ لکھا ہے مگر جب حضرت نے یہ کہا کہ ہاں لکھا تو ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے اس کا کیا جواب ہے اس کے بعد مولانا خاموش ہو جاتے تھے۔ اور عمر میں بھی برس دو برس چھوٹے تھے اسی لیے اپنی تصانیف و تالیفات برابر حضرت مولانا کی خدمت اقدس میں پیش کیا کرتے تھے اور عنوان تحریر ہمیشہ ویسا ہی ہوا کرتا تھا جیسا چھوٹا بڑے کے ساتھ یا کم سے کم برابر والوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جیسے لفظ خدمت کہ یہ اپنے سے چھوٹے کو ہرگز نہیں لکھ سکتے ہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کے ہاتھ کا میں نے خود درسالوں (الکلام المبرور اور دافع الوسایس) پر لکھا ہوا دیکھا ہے جو حضرت مولانا کی خدمت میں مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے بھیجے تھے۔ پھر حضرت کے رو برو دافع الوسایس کو پیش کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے علاوہ معلوم ہوتا ہے کہ عبدالماجد قادری نے مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کے نہ کلام کو سمجھا اور نہ ان کی اور تصانیف کو دیکھا ہے نہیں تو اس قسم کی نادانی کی یا نہ نہیں۔ جب قرآن مجید اس پر ناطق ہے اور تمام امت کا اجماع ہے کہ حضور پور رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی بوت نہیں مل سکتی ہے۔ اس اجماعی سند کی کسی فرد امت نے نادیں بھی نہیں کی تو مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کیے جرأت کر سکتے ہیں کہ اس کے خلاف کہیں۔ افسوس ہے کہ عبدالماجد قادری کو خلاف عقل و نقل عقیدہ کو اپنے استاد کی طرف منسوب کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم تو صاف صاف زیر الناس میں لکھ رہے ہیں۔

عبارت لکن ختم نبینا ﷺ کی جمیع الانبیاء جمیع الطبقات بمعنى انه لم يعط النبوة لاحد في طبقة.

لأشبهة فی بطلان الاختصار الثاني و هو ان يكون وجود الخواتم في ملک الطبقات بعده بما ورد ادناه لا نبی بعده و ثبت في مقره انه خاتم الانبیاء على الاطلاق والاستغراق.

یہاں مولانا کے لفظ علی الاطلاق والاستغراق پر اہل علم خوب غور کریں اس سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا کہ عبدالماجد قادری اپنے استاد کے کلام کو نہیں سمجھے دلوظنوں کے بڑھانے کا بھی مقصد ہے جو میں نے بیان کیا تاظرین یہاں پر مؤلف قادری ان القاء کی دو بھاری غلطیاں ہیں اول تو دافع الوسایس کی سند کو پیش کرنا محض بے موقود ہے دوسرا یہ کہ اس کے مطلب کو نہیں سمجھے۔

مطلوب: کل طبقات کے اعتبار سے آنحضرت ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا حقیقی ہے اس اعتبار سے

کہ آپ کے بعد کسی کو کسی طبقہ میں نبوت نہیں دی گئی۔

اس احتال کے باطل ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دیگر طبقات میں آنحضرت

علیہ السلام کے بعد خواتم کا وجود ہواں لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور یہ بات اپنی جگہ پر ثابت ہو چکی ہے کہ آپ ختم الانبیاء ہیں مطلقاً یعنی جس کو نبی کہا جائے سکے چاہے ظلی ہو یا بروزی یا کسی قسم کا نبی ہو سب کے آپ خاتم ہیں۔ مگر اس ختم نبوت کے معنی نہیں ہیں کہ آپ کا فیض روحی بند ہو گیا آپ کے فیض ہی کی وجہ سے تو ابدال اقطاب اولیاء ہو اور قیامت تک ہوتے رہیں گے البتہ مرتبہ نبوت کسی کو نہیں مل سکتا ہے جس کی نہایت معقول وجہ فیصل آسمانی حصہ سوم میں لکھی گئی ہے۔

قادیانی عبدالماجد نے مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کی جو آڑ پکڑی تھی ناظرین پر اس کا حال ظاہر ہو گیا۔ اب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کے قول سے اپنے سچ کی نبوت کو جو ثابت کرنا چاہا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔ قادیانی عبدالماجد نے تخدیر کے حوالے سے اپنی کتاب القاء کے صفحہ ۱۶۴ سے سطر اسکے عبارت لقل کی ہے جس سے آپ نے اپنی فہم کامل کے زور سے یہ نتیجہ اخذ کی ہے کہ بعد حضور ﷺ کے نبی آنکھ تھیں آنحضرت کے منافی نہیں ہے۔

قادیانیو! تم ہمیشہ شور چاپیا کرتے ہو کہ مرزا قادیانی کو کیوں لوگ دجال۔ مفتری۔ کذاب وغیرہ وغیرہ سخت الفاظ سے یاد کیا کرتے ہیں۔ تو گوش ہوش سے سن لو کہ ان سب الفاظ کے ذمہ دار تمہارے مرزا قادیانی اور خود تم ہو۔ خود اپنے قول و فعل سے اس کو ثابت کر رہے ہو تو دوسروں کو اس کے کہنے میں کیا تأمل ہو سکتا ہے۔ مرزا قادیانی کے اقوال و پیشین گوئیوں میں کچھ کذب بیانی و افتراء لوگوں نے ظاہر کیا اس کو تو تم کہہ دیا کرتے ہو کہ یہی منہاج نبوت ہے اور یہی سنت اللہ ہے لیکن عبدالماجد قادیانی کو نے منہاج نبوت پر ہیں۔ جو مولانا۔ مولوی۔ مقتدا وغیرہ وغیرہ حظیم و فیم القابوں کے باوجود مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں جمل کرنے سے ذرا بھی نہیں شرماۓ بلکہ ڈھنائی سے اس کو پیش کر دیا۔

مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کے کلام میں عبدالماجد قادیانی کافر یہ

مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنے رسالہ تخدیر الناس میں یہ ثابت کیا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ حضور پر نور (روحی فداہ) سب سے آخر میں آنے والے نبی ہیں یعنی صرف خاتم زمانی

ہی نہیں ہیں بلکہ آپ مجھے خاتم زمانی ہیں خاتم ذاتی بھی ہیں یعنی آپ پر تمام کمالات نبوت بالذات ختم ہیں۔ اس مضمون کو ثابت کرنے کے لیے مولانا مرحوم نے ایک طولانی علمی تحریر کی ہے جس میں عبدالماجد قادریانی نے جو مرزا قادریانی کے خاص بیرون کاروں میں سے ہیں یہ دل کیا ہے کہ چند بچکوں سے کلمات تراش کر ایک عبارت بنائی ہے اور پیلک کے سامنے پیش کر کے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت سے مولانا مرحوم کا انکار ثابت کرنا چاہا ہے اور لطف یہ کہ مولانا مرحوم نے انہیں صفات پر جس صراحةً سے خاتمیت زمانی کا اقرار بلکہ اس کے مکمل کو فر کھا ہے اس کو ایک دم ہضم کر گئے۔ قادریاندو! نوحہ کرو بلکہ دعا ہیں مار مار کر رو۔ چلاو کہ تمہارا مقصد بھاگ پوری قادریانہوں کا امام اس قدر دل صریح سے کام لیتا ہے جس کو لوگ ضرور مرزا قادریانی کے بیرون کار ہونے کا اثر سمجھیں گے۔ جس کو سمجھتے تھے سیواہ ہلاکو لکلا۔ اور صحبت اور پیروی کے اثر میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

ناظرین عبدالماجد قادریانی نے اپنی کتاب القاء ربانی میں جو عبارت پیش کی ہے۔ وہ تمذیر الناس کے صفحہ ۳۲ و ۲۸ سے تراش خراش کر کے پیش کی ہے میں یہاں نقل کرتا ہوں۔

عبدالماجد قادریانی نے جو عبارت بنائی ہے وہ یہ ہے (۱) عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایس منی ہے کہ آپ کا زمانہ انہیاً نے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام درج میں ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (۲) غرض اعتدال اگر بایس منی تجویز کیا جائے۔ جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انہیاً نے گذشت کی نسبت خاص نہ ہو گا کہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باتی رہتا ہے (۳) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

اس کے نمبروار میں نے تین لکڑے کر دیے ہیں جو علتف تین صفات صفحہ ۳۲ و صفحہ ۲۸ اور صفحہ ۲۸ سے لیے گئے ہیں۔ آپ ان کی کتاب اٹھا کر دیکھیں کس چالاکی سے اس کو ایک مضمون بنایا گیا ہے اور کہیں پر اس کا نشان بھی نہیں ہے۔ کہ یہ تین بچکوں سے لیا گیا ہے تاکہ ناظرین کو اس کا وہم و مگان بھی نہ ہو کہ یہ دراصل تین عبارتیں ہیں جن کو ایک بنادیا گیا ہے یہ کیوں؟ صرف اس واسطے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم پر انکار خاتمیت کا الزام لگا کر مرزا قادریانی کا

بوجھ بکا کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ عبدالماجد قادریانی کا یہ فریب تحذیر کے دیکھ لینے سے نہ چل سکا اور مرزا قادیانی کا بوجھ بکا ہونے کے بجائے ان کی قبر پر اور لاکھ میں پڑ گئی فالمحمد للہ۔

اس قدر بیان سے عبدالماجد قادریانی کا فریب تو ظاہر و روشن ہو گیا لیکن اب دیکھنا چاہیے کہ یہ فریب عبدالماجد قادریانی کے لیے غیر مطلب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ یعنی بالفرض اگر یہ تین عبارتیں ایک ہی عبارت مان لی جائیں تو کیا اس سے مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کا یہ عقیدہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نبی ہو سکتے ہیں؟ میں نہایت زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔ ایک عالی شخص بھی عبدالماجد قادریانی کی پیش کردہ عبارت سے ایک منٹ کے لیے بھی مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کسی دوسرے نبی کا قائل و مجوز نہیں مان سکتا۔ عبدالماجد قادریانی کو توزی علم ہونے کا دعویٰ ہے۔ معلوم نہیں یہ کیسے نتیجہ نکالا؟ عبدالماجد قادریانی نے مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کی جو عبارت پیش کی ہے اس میں تو صاف صاف اگر ”بالفرض“ کا لفظ لکھا ہوا ہے جس کے توبہ معنی ہوتے ہیں کہ اسی بات نہیں ہو سکتی مگر ہم فرضی مان رہے ہیں جیسا کہ ہم نے ابھی چار سطر اور پنکھا ہے کہ اگر بالفرض یہ عبارتیں ایک مان لی جائیں تو کیا اس سے کوئی سمجھ سکتا ہے کہ ہم نے واقعی مان بھی لیا۔ اس کے علاوہ عام طور سے لوگ۔ فرضی نام، فرضی بیع، فرضی بہد، فرضی قبلہ وغیرہ بولتے ہیں جس کے ہمیشہ معنی غیر واقع ہوتے ہیں۔ اول تو اس پھلاں کو ملاحظہ فرماؤں کہ صفحہ ۳ کے بعد صفحہ ۱۲ پر جاییشے اور وہاں سے کو دے تو چودہ دوپنی ۲۸ پر۔

ماشاء اللہ واه رے رست خیز۔ کیوں قادریانو! کیا کسی عبارت کے پیش کرنے کا بھی طریقہ ہے؟ اگر بھی تحریف ہے تو تحذیر الناس کی کیا ضرورت تھی قرآن مجید سے جو مطلب چاہتے ثابت کر دیتے۔ قرآن مجید میں غلام اور احمد۔ اور رسول اللہ۔ وخاتم النبیین سب کچھ الفاظ آئے ہیں ان سب کو طاکر کہہ دیتے کہ قرآن میں غلام احمد رسول اللہ و خاتم النبیین آیا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ مرزا قادیانی کی رسالت بلکہ خدائی بھی ثابت ہو جاتی۔

مرزا نبوی تم سے حق کہتا ہوں ماتم کرو ماتم، کیونکہ اس کے ساتھ دوسرا دھل بھی ہے۔ جس صفحہ ۳ کی عبارت عبدالماجد قادریانی نے اپنی موافقت میں نقل کی ہے اسی صفحہ پر یہ عبارت بھی ہے۔ بلکہ بناء خاتمیت اور بات ہے جس سے تا خرز مانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آ جاتا ہے اور فضیلت نبوی دو بالا ہو جاتی ہے۔ تحذیر صفحہ ۳۔

اس عبارت سے حضرت مولانا مرحوم اس بات کی صراحت کیسے روشن طریقے سے فرماتے ہیں کہ بناء خاتمیت ایسی بات پر ہے جس سے آپ کافی آخرا زمان ہونا خود بخوبی لازم آ جاتا ہے اور فضیلت نبوی دو بالا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۸ میں تو آنحضرت ﷺ کو نبی آخرا زمان نہ مانے والے اور آپ کے بعد دوسرے نبی پیدا ہونے کے قائل کو فقر ارادتیتے ہیں قادر یانی جماعت آنکھوں سے پرده اٹھا کر غور سے دیکھے لیکن حیا کا پرده نہ انھوں جائے۔ مولانا فرماتے ہیں۔ ”سو اگر اطلاق علوم ہے تب تو ثبوت خاتمیت ظاہر ہے ورنہ تسلیم زوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل ”انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی او كمافقال“ جو ظاہر بطرز نہ کورا ای لفظ خاتم المرسلین سے ماخذ ہے کافی، کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ نہ کور بسہ متواتر مقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا۔ جیسا تواتر اعداد رکعت فرائض وغیرہ دو و تر وغیرہ با وجود یہ کہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا مکمل کافر ہے ایسا ہی اس کا مکمل بھی کافر ہے تخدیر الناس صفحہ ۱۸ ان دو اقتباسوں کے متعلق ہر شخص کہ سکتا ہے کہ عبدالمajid قادر یانی نے ان عبارتوں کو دیکھا اور ضرور دیکھا لیکن اپنی کتاب کے ناظرین کو فریب دینا مقصود تھا اس لیے تصدیق انداز کر دیا۔ یہ دو اقتباس تو خاص تخدیر کے تھے ان کے علاوہ مولانا مرحوم کے اور اقوال بھی نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ دروغ گو بخانہ باید رسانید صحیح ہو جائے۔ اور کسی قادر یانی اور غیر قادر یانی کو آئندہ لب کشانی کا موقعہ نہ ملے۔ (۱) مولانا! حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اُذل الخلوقات ہیں (مناظر عجیب صفحہ ۲) پھر ملاحظہ ہو صفحہ ۲۷ (۲) مولانا! خاتمیت زمانی کی میں نے توجیہ اور تائید کی ہے تعلیط نہیں کی مگر ہاں گوشہ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ اتحمی ایضاً صفحہ ۳۹ (۳) مولانا! خاتمیت زمانی اپنادین و ایمان ہے حق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے۔ ایضاً صفحہ ۱۰۳ (۴) مولانا! امتع بالغیر میں کے کلام ہے اپنادین و ایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کے کسی اور نبی کے ہونے کا اختصار جو اس میں تأمل کرے اس کو فریکھتا ہوں۔

اس قدر حوالجات کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ عبدالمajid قادر یانی موافق قول حضرت مولانا مرحوم کے وہ بھی بعد رسول اللہ ﷺ کے مجوز نبی کو کافر بھیں گے اور آئندہ سے ہمیشہ کے

لیے اپنے منہ پر مہر کر لیں گے۔ اتنے بیان کے بعد عبدالمadjد قادریانی اپنے قول کو دیکھیں جو اسی مفہوم میں ہے اگر دیکھی ہے تو دیدہ و دانستہ مریدین کے خوش کرنے اور مسلمانوں کو دعوکا دینے کے خیال سے خاتم الانبیاء ﷺ کی بحث میں اس قدر غلط بیانات کرتے ہیں جس سے اہل علم کو تужب ہوتا ہے۔ قادریانی مرلبی ایمان سے فرمائی ہے آپ راستی اور پے دل سے کہہ رہے ہیں یا خلیفۃ الرحمٰن اور چند نو گرفتواروں کے خوش کرنے کو کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ پہلے معتقدین کی نظرؤں میں تو ذلیل و خوار ہو گئے اب قادریانی خلیفہ اور ان کی قلیل ہی جماعت میں کچھ اور اسیہ کر کے اپنی سرخ روئی دکھا کر کچھ فائدہ اٹھا میں یہ الزام آپ پر خوب چسپاں ہے اور حضرت اقدس مؤلف فیصلہ آسمانی تو پہلے سکوت ہی میں زیادہ آرام میں تھے سب آپ سے خوش تھے۔ یہاں تک کہ خلیفہ صاحب بھی راضی تھے اور آپ بھی۔ اب جس وقت سے مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کو فتنہ عظیم سے بچانے کے لیے دروسی مولی ہے اس وقت سے گمراہ جماعت گویا ڈھن ہو گئی ہے۔

مؤلف القاء اپنی بحث کو خیال کریں اور ان ناشائستہ کلمات کو دیکھیں جو انہوں نے اپنے مہمل رسائل القاء شیطانی میں لکھے ہیں جو جہالتوں اور جھوٹی باتوں کا ابصار ہے جس کے چند صفات کا نمونہ میں نہ دکھایا ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ وہ اہل علم کون ہیں جنمیں واقعی اور پچی بات پر تجب ہوتا ہے خدا کے لیے کسی کا نام تو لجھے جھوٹی ترجمہ نہ ہائیکے آپ کی جماعت میں کوئی اہل علم ہے؟ جسے تجب ہے۔

خاتم الانبیاء کے معنی پہلے تو اجمالی طور سے بیان کئے گئے تھے اس کے بعد فیصلہ آسمانی کے حصہ ۲ میں اور رسالہ دعویٰ نبوت مرزا میں تو ایسے عمدہ مضامین لکھے ہیں کہ ہر ایک ذی علم اور ذہنی فہم دیکھ کر سبحان اللہ کہتا ہے عبدالمadjd قادریانی تو کیا ان کے گرو مرزا قادریانی کا ذہن بھی ایسے مضامین حق سے خالی ہو گا۔ قرآن و حدیث کے الفاظ سے عرب کے محاورہ سے نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد امتی۔ غیر امتی۔ تشریعی۔ کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور امت محمدیہ کی فضیلت اس میں دکھائی ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے۔ نہایت ہی عمدہ تقریر ہے۔ اور مرزا قادریانی کے اقوال سے یہ دکھایا ہے کہ انہوں نے ہر قسم کا نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونے کے مدعی ہیں، صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ و ۷ کو دیکھئے اور خوف خدا بھی دل میں رکھئے۔ آپ نے دعویٰ کیا تھا کہ قرآن مجید کی اصطلاح میں تین قسم کے حضرات کو

رسول کہا ہے اس کا غلط ہونا اس مضمون کے پہلے حصہ میں ثابت کر چکا ہوں اور یہ جو آپ نے بزرگوں کے کلام سے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کا ہوتا ثابت کرنا چاہا ہے یہ آپ کی بے خبری ہے صوفیاء کرام کے کلام کا مطلب سمجھنا آپ حضرات کا کام نہیں ہے جنہوں نے بر سوں بزرگوں کی خدمت کی ہے دنیا کے سب کام چھوڑ کر یادِ الٰہی میں مشغول رہ کر ایک خاص حالت پیدا کی ہے وہی ان کی باتوں کا پورے طور سے مطلب سمجھ سکتا ہے اگر یہ بات اسے نصیب نہیں ہوئی تو ان بزرگوں کے رسائل دیکھنے کے بعد بھی ایران کی تواریخ سمجھے گا اور بے تحفی باتیں بولے گا جیسے آپ بول رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں اگر آپ کو خوف خدا اور حق طلبی ہے تو رسالہ فتح نبوت دیکھنے اس میں مختصر طور سے بزرگوں کے کلام کے معنی بیان کر دیے ہیں اور کچھ میں نے بھی پہلے حصہ میں لکھا ہے۔ میں مختصر بات کہتا ہوں کہ کوئی بزرگ اس کا قائل نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ ملے گا۔ اور کوئی ایسا نبی ہوگا جس پر تمام حقوق کو ایمان لانا فرض ہو اور ان پر ایمان لانا تجھات کا مدار ہو ایسا کوئی نبی کسی صوفی کے نزد یک بھی اس تیرہ موبقیں بر س کے عرصہ میں نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ مرتضیٰ قادری ایسے ہی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے (اربعین نمبر ۲۶ خزانہ ۷۴۵ ص ۲۳۶) کو آنکھیں کھوں کر دیکھا جائے جو بالظین حضرت سرور انیما علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتح رسالت کے منافی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے یہاں کمی غلطیاں کیں۔

پہلی غلطی: نبوت شرعی اور اصطلاحی میں آپ نے فرق نہیں کیا یعنی صوفیاء کرام کے اصطلاح میں نبی کے کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ میں کے کہتے ہیں۔ میں اس فرق کا حاصل بیان کرتا ہوں۔ صوفیاء کے اصطلاح میں ولایت کے ایک مرتبہ خاص کا نام ہے گر اس کا مانا اور اس پر ایمان لانا کسی پر ضروری نہیں اور نہ اس کے انکار سے کوئی کفر و جہنمی ہو سکتا ہے اسی وجہ سے کسی عالی مرتبہ صاحب ولایت نے اپنے منکر کو کافر نہیں کہا باوجود یہ حقوق نے ان میں سے بعض کو کافر کہا۔

دوسری غلطی: نبی حکمی اور نبی حقیقی میں فرق نہیں کیا۔ جو صلاح و تقویٰ کے ساتھ ہدایت خلق اور رفاه خلق کرے اس نے وہ کام کیا جو نبی کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں حکمی نبی کہہ دیتے ہیں اس کو منصب نبوت سے کیا واسطہ؟ عبدالمajid قادری کو اتنا بھی نہیں معلوم اور ایک حقانی علامہ کا مقابلہ کرنے چلے ہیں۔

تیسرا غلطی: کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو چھوڑ کر علماء کے اقوال پیش کئے گرائے انہیں معلوم

کہ اس مقابلہ میں علماء کے اقوال لائق توجہ ہو سکتے ہیں؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام پر اپنی قابلیت اور و بعثت نظر جتنا منظور ہے تا کہ عوام بھیں کہ عبدالماجد قادریانی نے اتنی کتابیں دیکھیں ہیں اتنا انہیں علم کہاں کہ یہ کتاب کس کی تالیف ہے وہ کس پایہ کے عالم تھے۔

چوتھی غلطی: یہ نہیں صحیح کہ کمالات نبوت پر پہنچنا اور بات ہے اور منصب نبوت پر فائز ہوتا اور بات ہے کمالات نبوت میں ایک کمال یہ ہے کہ مثلاً حقوق خدا پر شفقت اور ہدایت خلق کا شون ہوتا۔ اب اس شفقت اور شوق کے مراتب ہیں جو ان دونوں صفتیوں کے مرتبہ عالیٰ کو پہنچا دے بعض کمالات نبوت پر پہنچا اس پایہ کے علمائے امت ہوئے اور ورثۃ الانمیاء کہلائے۔ یہی نہیں کہلائے منصب نبوت اس سے بہت عالیٰ ہے۔ مرزا قادریانی کو تو یہاں تک پہنچنا بھی نصیب نہ ہوا۔ وہ ہمیشہ خلق کے لیے بدعا کرتے رہے اور ان کے لیے طاعون اور زلزلوں اور سخت آنفوں کو بلاتے رہے اور خلق کی مصیبتوں پر خوش ہوتے رہے اور علمائے امت کے ساتھ نہایت سختی اور بذبادی سے پیش آتے رہے۔

شان شفقت اور شوق ہدایت اسے کہتے ہیں کہ مگرین رسول اللہ ﷺ آپ کے خون کے بیان سے تھے اور آپ کے شہید کردینے میں کوئی دیقت اخلاقیں رکھا۔ مگر اس خاص جنگ کی حالت میں اس رحمۃ للخلیلین کی شان رحمت نے یہ جلوہ دکھایا کہ کوئی سخت لفظ زبان مبارک پر نہیں آیا بلکہ یہی ارشاد ہوا کہ ”اللهم اهد فومن لا يعلمون“ (در منشور ۲۹۸ ص ۲۹۸)

یعنی اے خدامیری قوم کو تو ہدایت کریے واقف نہیں ہیں نادان ہیں۔ شوق ہدایت اور شفقت خلق کی یہ شان ہے۔ پھر ایسے شفیق امت اور رحمت خلق کے عمل ہونے کا دعویٰ اور یہ سختیاں پھر یہ دعویٰ جھوٹا نہیں تو اور کیا ہے؟

پانچویں غلطی: مؤلف القاء اپنے مرزا کا وہ قول یاد کریں جو میں نے اس تحریر کے پہلے حصہ میں ان کے دعویٰ کی غلطی میں پیش کیا ہے وہ قول تو ان بزرگوں کے قول کو غلط تمارہ ہا ہے۔ وہ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں میرے سوا کوئی جی نہیں ہوا۔ اور کسی کو مرتبہ نبوت نہیں ملا اور قادریانی مربی کے خیال کے بھوجب ذکر کردہ عبارتیں یہ بتاتی ہیں کہ اور بھی انمیاء ہوئے اس لیے قادریانی مربی کو چاہیے کہ پہلے مرزا قادریانی کے دعویٰ کو غلط مان لیں اس کے بعد صوفیائے کرام کی وہ عبارتیں پیش کریں ورنہ ان کا پیش کرنا مخفی بیکار ہے۔ میں ایک اور بھی بات کہنا چاہتا

ہوں۔ قادیانی مربی معاف فرمائیں وہ اس قائل نہیں ہیں کہ بزرگوں کے اقوال کو سند میں پیش کریں۔ کیونکہ ان حضرات کی اصطلاحات اور اقوال بحث کے لیے دععت نظر کے علاوہ نہایت قابلیت اور روحانیت کی ضرورت ہے۔ جس سے قادیانی جماعت محروم ہے کیونکہ روحانیت بغیر تقویٰ اور یاد خدا کے اور کسی بزرگ کی محبت کے نہیں ہو سکتی اور اظہر من القسم ہو رہا ہے کہ قادیانی جماعت اس سے کسوں دور ہے۔ انہیں تو سوائے وظیفہ مرزا کے اور کچھ نہیں ہے جس طرح پادری کفارہ پر ایمان لانا نجات کے لیے کافی بحثتے ہیں اسی طرح قادیانی جماعت مرزا قادیانی پر ایمان لانے کو کافی خیال کرتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ صوفیانے کرام جناب رسول اللہ ﷺ کو خاتم المرسلین اور آخرينہم بحثتے ہیں اور صراحت کے ساتھ بحثتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی تشریعی غیر تشریعی کسی حرم کا نہیں ہو گا۔

اس کے علاوہ قادیانی مربی و دیگر قادیانی حضرات صرف اسی بات پر غور کر لیں کہ مذکورہ بالاعبارتوں سے جن بزرگوں کی نبوت کو قادیانی مربی بحثتے ہیں (جیسے حضرت محمد و صاحب وغیرہ) ان میں سے کسی کے نبی ہونے کا کوئی فرقہ اہل اسلام کا قائل نہیں ہے اور ان کے مذکروں کا فرجهنی یہودی کا خطاب دیتے ہیں۔ بخلاف مرزا قادیانی کے کہ وہ اپنے مذکروں جنہی یہودی قائل متواعدہ سب کچھ خطابات دیتے ہیں۔

(دیکھو حقیقت الوجی وغیرہ) میں مرزا قادیانی کیا فرماتے ہیں۔

معزز ناظرین! ہماری اس قدر تحریر نے ضرور ثابت کر دیا کہ قادیانی مربی نے قرآن مجید و قول بزرگان کی جو آڑ پکوئی تھی وہ محض دھوکہ تھا قادیانی مربی کی نظر نہ قرآن آن مجید پر ہے اور نہ بزرگوں کے کلام کو وہ سمجھ سکتے ہیں میں نے ولائے سے پہلے حصہ میں اور اس حصہ میں دکھا دیا کہ قرآن مجید میں نبوت کی تمنی قسمیں ہرگز نہیں ہیں اس کو قادیانی مربی کبھی نہیں ثابت کر سکتے ہیں اور نہ اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں نائب رسول کو رسول کہا ہے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ مرزا قادیانی فقط نائب رسول ہونے کی وجہ سے اپنے کو رسول نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ان کا دعویٰ نبوت مستقلہ کا ہے جو آیت ختم رسالت کے صریح خلاف ہے قادیانی مربی باقی مذاکرات کو چھپا چاہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اگر چاہئے آپ کو خادم آنحضرت اور آپ تھیں کی نبوت کا فیض یافت لکھا ہے۔ لیکن اگر ان کے تمام اقوال پر نظر کی جائے تو ان کی تصدیقیں با واز دل پکاری ہیں کہ

صرف یہی نہیں کہ مرزا قادیانی مستقلہ نبوت کے دعویدار ہیں بلکہ ہر قسم کے کمال نبوت کے مرجع ہیں افضل الانبیاء ہیں تمام مکالات نبوت انہیں کی وجہ سے انہیا کو پہنچے ہیں۔ (معاذ اللہ)

رسالہ دعویٰ نبوت مرزا ملاحظہ کیا جائے۔ باس ہمہ کہیں پر اپنے کو ظلی و بروزی نبی کہتے ہیں۔ یہ متعارض اقوال ان کی طرف سے بدگمان کرتے ہیں اور اس بھاری اختلاف کی کوئی وجہ بحث میں نہیں آ سکتی بجز اس کے کہ مسلمانوں کے متوجہ کرنے کو خادم اور فیض یافتہ ہونے کا دعویٰ ہے اور ان کا غلط اپنے آپ کو کہتے ہیں۔ لیکن جب موقعہ تھا آتا ہے تو اپنا مقصود اصلی بھی صاف صاف آواز کے ساتھ ظاہر کر دیتے ہیں دیکھیے آپ حضرات تو جانتے ہی ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے کو ظلی نبی۔ تینی غیر صاحب شریعت نبی کہا کرتے ہیں اور عبدالماجد قادیانی نے بھی ابھی اسی کا اقرار کیا ہے لیکن خود مرزا قادیانی (اربعین نمبر ۲۴۶ خراںج ۷۴ ص ۲۲۵) میں لکھتے ہیں۔

”اور اگر کوئی صاحب شریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اذل تو دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی اس کے مساوا یہ بھی تو سمجھو کہ صاحب شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر دنی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ اپنے اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں۔ اور نبی بھی۔ مثلاً یہ الہام ”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ

يَغْضُونَ مِنِ اِصْرَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فِرْوَاهِمْ ذَلِكَ اَزْكَنِ لَهُمْ“

یہ بر ایمن احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نبی بھی اس پر تحسیں بر س کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نبی بھی۔ یہ تو متن ہے۔

اب اس کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

”چونکہ میری تعییم میں امر بھی ہے اور نبی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی اس لیے خدا نے میری وحی، تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسم کیا ہے جیسا کہ ایک الہام کی یہ عبارت ہے۔ ”وَاصْنَعْ الْفَلَكَ بِاعْيَنَا وَوَحِبِّنَا انَّ الَّذِينَ يَسَايِعُونَكَ اَنَّمَا يَسَايِعُونَ اللَّهَ يَدَالَّهِ فَوْقَ اِيْدِيهِمْ“ یعنی اس تعلیم و تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بناؤ لوگ تجھ سے بیت کرتے ہیں وہ خدا سے بیت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے مارنجات نہبہ رایا جس کی

آنکھیں ہوں دیکھئے اور جس کے کان ہوں سنے۔” (حاشیہ ابوین نمبر ۴۳۶ خزانہ انج ۷ ص ۵۵۳)

اب یہاں عبدالماجد قادریانی کیا تاویل کریں گے؟ مرزا قادریانی کی اس تحریر نے اپنی قادریانی مربی کا صاحب شریعت وغیرہ کی فتنمیں نکالنے کی منی پلید کر دی جب خود بدولت ہی اپنی شریعت منوار ہے جیس تو حاشیہ نہیں کاراز پہاں بتانا فریب نہیں تو اور کیا ہے؟ کسی نائب رسول اور ظلی نبی نے کہا ہے کہ میری بیعت کو خدا نے مارنجات ظہرا یا ہے؟ یعنی جس نے مجھ سے بیعت نہ کی اس نے نجات نہیں پائی وہ کافر جہنمی ہے۔ اس قول کے بعد بھی قادریانی مربی یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادریانی کو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں ہے؟ وہ اپنے مکر کو کافرنہیں سمجھتے ذرا خوف خداول میں کر کے اس کا جواب دیں۔ میں جانتا ہوں کہ میرے اس قدر بیان سے قادریانی مربی کا نبوت کی تمن فتنمیں نکال کر مرزا قادریانی کو نائب رسول کے زمرہ میں شامل کر کے نبی کا خطاب دینا باطل ہو گیا اور مرزا قادریانی کا نبی صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اور یہی میرا مقصود تھا جو حاصل ہو گیا لیکن تابخانہ باید رسانید کے مصدق سے میں صرف یہی نہیں دکھلاوں گا کہ مرزا قادریانی مستقلہ نبوت کے دعویدار ہیں بلکہ ان کی تصنیفیں اس سے بھی بھری پڑی ہیں کہ وہ اپنے کو تمام انبیاء سے افضل اور حضور انورؑ سے برتر سمجھتے ہیں۔ وحودہ۔

انبیاء پر فضیلت

”صرف میں یہی جواب نہیں دوں گا کہ مجرمات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اور کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر مجرمات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر مجرمات دکھائے ہوں۔“

(حقیقتہ الوجی ص ۱۳۶ اور خزانہ انج ۲۲ مص ۵۷۲)

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“

(دلفی البلاء ص ۴۰ خزانہ انج ۱۸ مص ۲۳۰)

”پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخزمانہ کے سچ کو اس کے کارنا موں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر شیطانی و سوسرے ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم سچ ابن مریم سے اپنے تین افضل قرار دیتے ہو۔“ (حقیقتہ الوجی ص ۱۵۹ خزانہ انج ۲۲ مص ۱۵۹)

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادریانی کے نزدیک بہت کم ایسے نبی ہیں جن

سے مرزا قادیانی کے مجزات زیادہ نہ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ مجزہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے پچھے نبی کی صداقت کے اظہار میں اور جس قدر اس نبی کا مرتبہ زیادہ ہے اسی قدر اس کی صداقت کے اظہار میں مجزات کا ظہور زیادہ ہو گا۔ غرض کہ اس قول کا حاصل یہ ہوا کہ میں اکثر انبیاء سے افضل ہوں۔ قادیانی مریبی یہ تو میں نے پوشیدہ راز آپ کے رو برو پیش کیا مگر مرزا قادیانی نے تو صاف طور سے ایک نبی اولو المعلم حضرت عصیٰ پر اپنی فضیلت کا دعویٰ کیا اور جوش میں آکے اس کی تقدیق خدا اور رسول اور تمام انبیاء کے ذمہ لگادی اب ان کے مستقل نبی ہونے میں قادیانی مریبی کو کیا عذر ہو سکتا ہے؟ کوئی نائب رسول کسی اوفی نبی کے درج کو نہیں ہٹھنے سکتا چہ جائیکہ اس کے ایک اولو المعلم رسول سے افضل ہو جائے اب تو مرزا قادیانی کی نبوت مستقلہ اور بعض انبیاء بلکہ اکثر انبیاء سے ان کا افضل ہونا ان کے کلام سے ایسا ظاہر ہو گیا کہ قادیانی مریبی کو کہنا چاہیے کہ اگر کے شک آرد کافر گرد، مگر قادیانی مریبی کا صاف طور سے یہ نہ کہنا اور نائب رسول کی رث لگانا صرف عوام کو دھوکا دینے کی غرض سے ہے۔ قادیانی مریبی دیانتا فرمادیں کہ کیا کوئی نائب رسول انبیاء سے افضل ہو سکتا ہے؟ قادیانی مریبی یہ فرمائیں کہ آخزمانے کے سچ کو خدا اور رسول نے اور تمام انبیاء نے افضل کہاں فرمایا ہے کیا روئے زمین پر کوئی کتاب ہے جس میں خدا اور رسول کا یہ قول لکھا ہے؟ قرآن و حدیث میں تو یہ مقولہ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کی غلامی کا بظاہر ہر دم بھرتے ہیں اگر انکے مریدوں کی عقل صحیح وسلم ہے تو وہ دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے حضور پیغمبر سے بھی مسادات کا دعویٰ کیا ہے اور خوب زوروں سے کیا ہے لیکن ان کے وام افدادوں کی آنکھوں پر ایسی پنی باندھی گئی ہے جو اس قسم کی باتوں پر ان کی نظر نہیں پڑتی۔ قادیانی مریبی نے قصد اگر وہ کوئی نہیں دیا ہے تو مرزا قادیانی کی محبت میں ایسے کوتاہ نظر ہو گئے ہیں کہ اس قسم کی باتیں ان کی آنکھوں سے نہیں معلوم ہوتی ہیں لیجئے میں بتاتا ہوں آنحضرت احمد مجتبیؒؓ مصطفیٰ ﷺ کی خاص فضیلت ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف لائے ہیں یہ کسی نبی کو نہیں فرمایا گیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کو بھی یہ عینہ بلطفہ یہی الہام ہوا کہ ”وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ“ (تذکرہ مص ۱۸ طبع سوم)

نمبر ۲۔ مقام محدود صرف آنحضرت کے لیے خاص ہے لیکن مرزا قادیانی کو بھی الہام ہوا۔

”اَرَادَ اللَّهُ اَنْ يَعْلَمَكَ مَقَاماً مُحَمَّداً“ (تذکرہ مص ۱۰۹ طبع سوم)

اور حضرت حضور ﷺ مآب کی فضیلت میں نازل ہوا۔ ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ“

باليهدي و دين الحق ليظهره على الدين كله

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ کی وہ ذات ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینوں پر اسے غالب کرے۔ جب کہ اس آیت کا نزول مرزا قادیانی اپنے لیے بیان کرتے ہیں (تذکرہ ص ۲۵ طبع سوم) تو اب اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ انہیں صاحب شریعت بننے کا دعویٰ ہے؟

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ خاص میری شان میں ہے ان کے اس الہام سے صاف ظاہر ہو۔ ہا ہے کہ وہ صاحب شریعت ہونے کے مدعاً تھے جیسے آنحضرت صاحب شریعت تھے۔ معزز ناظرین آپ نے دیکھ لیا کہ ایک غلام نے اپنے آقا سے مساوات کا کس الفاظ میں ادعا کیا ہے؟ لیکن غلام باؤفا کے لیے اس سے بھی زیادہ سخت تجھب و تکلیف میں ڈالنے والی یہ بات ہے کہ اس غلام نے آقا کی صرف مساوات ہی کا دعویٰ نہیں کیا ہے بلکہ جا بجا افضلیت کا دعویٰ کر کے بھی اپنی تہذیب و وفاداری کا ثبوت دیا ہے؟

فضیلت آنحضرت ﷺ

..... قرآن مجید اور احادیث نبوی میں کہیں اشارتاً و کنایت بھی اس کا ذکر نہیں ہے کہ حضور سرورِ کوئین کو خدائی صفت یا اس کا ایک حصہ بھی ملا ہو۔ بلکہ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے کہ ”إِنَّكَ لَا تَهْدِي مِنْ أَخْبَيْتُ“ (القصص ۵۲) ”ہر اس شخص کو جس سے تم کو محبت ہو تو ہم ہدایت نہیں دے سکتے ہو۔“

پھر دوسرا جگہ ہے کہ مشرکین کے لیے تم اگر ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو خدا نہیں بخشن گا۔ اللہ اللہ حضور تو اپنی تمام خواہشوں میں روکے جاتے ہیں لیکن ایک غلام دعویٰ کرے کہ انا ماما امرک اذا اردت شيئاً ان تقول له کن فیکون۔ (تذکرہ ص ۱۷۵) جس کے معنی یہ ہوئے بس تیرا (مرزا) مرتبہ یہ ہے کہ جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا اور فرمادے کہ ہو جا پس ہو جائیں گے۔ یہ خاص خداوندی صفت ہے جو رسول اللہ کو نہ ملے اور مرزا قادیانی ہوتا ہے اور فتوح الغیب کا حوالہ بھی دے دیا ہے افسوس ہے کہ جو پہلے نیک تھے مگر مرزا قادیانی نے انہیں بھی ایسا کر دیا کہ صاف طور سے جھوٹ بولنے لگے اور پھر یہ بھی شرم نہیں کہ یہ ایسا جھوٹ ہے کہ

پوشیدہ نہیں رہ سکتا یعنی یہ کہنا کہ یہ الہام حضرت شیخ عبدالقدار پر ہوا تھا مخفی غلط ہے فتوح الغیب موجود ہے اس میں ہرگز نہیں ہے جس کو دعویٰ ہو وہ دکھائے کہاں ہے؟

۲..... رسول اللہ ﷺ کو تو ”لولاک لمالاختلت الا فلاک“ نہیں ارشاد ہوا لیکن مرزا قادریانی اپنے خود ساختہ قرآن میں اپنے بارہ میں فرماتے ہیں جس کے معنی یہ ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

۳..... رسول اکرم کو خداوند تعالیٰ نے سوائے رسول وغیرہ الفاظ کے بیٹھا نہیں کہا لیکن مرزا قادریانی کو ”انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی انت منی بمنزلة ولدی“ کا الہام (تذکرہ ص ۵۲۶ طبع سوم) ہوا۔

جس کے معنی یہ ہوئے کہ ”اے مرزا تو ہمارے نزدیک بمنزلہ ہماری توحید کے ہے اور تو بجائے بیٹھا کے ہے۔“ اب مرزا قادریانی کو یہ مرتبہ ہو گیا کہ خدا کا بیٹھا کہے جانے لگے۔ اور جن کی غلامی کا ہمیشہ بظاہر دم بھرتے ہیں یعنی آقائے دوجہاں آنحضرت ﷺ ہمیشہ اپنے کو خدا کا غلام ہی طاہر کرتے رہے ایک مرتبہ بھی بیٹھا کے لفظ سے نہ پکارے گئے۔ مرزا قادریانی جا بجا پہنچو حضور کا غلام کہہ دیا کرتے ہیں اور قادریانی مت ہیں کہ دیکھو وہ تو غلام کہتے ہیں دعویٰ ہسری نہیں کرتے ہیں لیکن یہ چال نہیں تو اور کیا ہے؟ کیونکہ مرزا قادریانی باو ف غلام اسی وقت تصور کیے جاسکتے جب آقا کے اعزازی و تمیزی خطابات میں اپنے کو برابر کا شریک نہ ثابت کرتے اور ان سے فوکیت کا خیال نہ کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے خطابات دعویٰ نبوت و رسالت کا انہیں زور دار الفاظ میں اظہار کیا ہے جو آنحضرت کو دربار احادیث سے پروانہ تقریب میں طے ہیں یعنی ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ يُظَهِّرُهُ عَلَى الَّذِينَ كُلِّهُ“ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے دو معتمدوں کو ایک ہی قسم کے الفاظ میں پروانہ تقریب دے کر اپنے ممالک محدود کیے پا دیگرے والی بنا کر بیسیج ہو ان دونوں کا مرجب ایک ہی خیال کیا جائے گا ایک دوسرے کا نائب و غلام نہیں ہو سکتا جیسے ہندوستان کے جتنے گورنر جنرل آئے یا آتے رہیں گے سب کا مرتبہ پہ اعتبار عہدے کے ایک ہی ہے ان میں سے اگر کوئی اپنے کو پیش کرنا غلام کہے تو کسی پالیسی یا اکسار پر محمول ہو گا۔ اسی طور سے مرزا قادریانی کا باوجود حضور کے پروانہ تقریب میں برابر کا شریک ہونے کے امتی امتی کی رشتگان کسی نہ موم پالیسی پر محمول ہو گا۔ جو ان کو ایک مرد باغدا بھی ثابت نہیں ہونے دیتی ہے، نبوت تو ایک بڑی چیز ہے۔

ناظرین! قادریانی مربی کی تمام دلیلوں کی بفضلہ قلمی محل گئی اور ان کا بطلان اظہر ہے افسوس ہو گیا۔ البتہ ایک بات رو گئی جس کے متعلق میں نے ابھی تک کچھ نہیں لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ قادریانی مربی نے تحریر فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے بھی مسلم شریف کی حدیث میں سچ موعود کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے ملخصاً۔ اب قطع نظر اس کے کہ انہیں یہ دعویٰ کرتا اس وقت زیبا ہو سکتا تھا کہ پہلے کسی ایسی دلیل سے مرزا قادریانی کو سچ موعود ثابت کرتے کہ خالقین بھی مان لیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں مگر اس سے ہم قطع نظر کر کے اسی حدیث سے ان کے دعویٰ کی غلطی ثابت کرتے ہیں۔

اب حضرات اس دلیل کا بھی رنگ لاحظہ کر لیں۔ یہ بحول اللہ آپ کو دھکلاتا ہوں کہ

قادیریانی مربی نے بھی سخت دھوکا دیا ہے۔

..... میں قادریانی مربی سے دریافت کرتا ہوں کہ کیوں مربی صاحب آنحضرت نے حضرت عیینی کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے وہ حقیقی نبی کا یا مجازی کا؟ اگر حقیقی نبوت مراد ہے تو ہیر پھیر کرو ہی بات آگئی کہ مرزا قادریانی نے حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور امتی امتی کی رث دھوکہ کی چال ہے دوسرے خود مرزا قادریانی نے جہاں پر حضرت عیینی ناصری علیہ السلام کے دوبارہ دینا پر تشریف لانے کو رد کیا ہے ہرے زردوں میں حقیقی نبوت کو بعد خاتم النبیین کے ناجائز قرار دیا ہے بلکہ کتاب البریہ (ص ۱۹۹-۲۰۰) خزانہ نج ۱۳ ص ۲۱۷-۲۱۸) میں مرزا قادریانی آیت خاتم النبیین کے معنی اس قدر سخت مانتے ہیں کہ آنحضرت کے قبل کے انیا علمیم السلام کا بھی بعد آپ کے دوبارہ آنہ سخت ناجائز ہے بلکہ مرزا قادریانی کی عبارت محو لہ بالا نے آسانی سے اس کا بھی فیصلہ کر دیا ہے کہ بعد حضور کے امتی و ظلی نبی کا آنا بھی ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ صاحب شریعت نبی کا، کیونکہ حضرت عیینی علیہ وسلم نے اسلام کو مرزا قادریانی اور ان کی جماعت امتی نبی ہی کہتے ہیں اور باوجود امتی نبی کے ان کا آنا آیت خاتم النبیین کے خلاف و سخت خلاف کہتے ہیں تو اب دوسرے امتی نبی کا آنا کیوں کر جائز ہو گیا؟ یہ مرزا قادریانی کی عین ہوشیاری ہے کہ ایک جگہ یعنی حضرت عیینی کے دوبارہ آنے کو اس وجہ سے ناجائز قرار دیا کہ بعد آنحضرت کے نبی اللہ کا آنا آیت قرآنی کے خلاف ہے اور جہاں پر اپنی نبوت دھکلائی ہے وہاں پر یہ کہہ دیا کہ بعد آپ کے نبی اللہ کے آنے میں کوئی محدود شرعی نہیں ہے (یہ نقطہ اس مقام پر غلط ہے مگر عبد الماجد قادریانی کے باوجود دعویٰ قابلیت کے اپنے رسالہ میں اسی طرح لکھا ہے اس لیے میں نے ان کی قابلیت کے اظہار کے لیے اسی طرح

رہنے دیا تاکہ اہل علم دیکھیں کہ اس قابلیت پر فیصلہ آسمانی کا جواب دینے بیشے ہیں کسی نے خوب کہا ہے بایس خواری امید ملک داری۔ اور نہ کسی آیت کے خلاف ہے۔ یہ تو مرزا قادریانی کا فعل ہے اس کے جواب دہ قادریانی مولوی نہیں ہو سکتے ہیں لیکن ان کی چالاکی یہاں پر یہ ہوئی ہے کہ دلیل پیش کی حقیقی نبوت کی اور تمغد یا مستقلہ رسالت کا، لیکن جب آیت فتح رسالت کا تذکرہ کیا گیا تو فوراً فرمائے گئے کہ نائب رسول ہونے کے سب سے مرزا قادریانی کو رسول کہتے ہیں اور اس کو ایک قلم بھلا دیتے ہیں کہ مرزا قادریانی نے حقیقی نبوت سے کہیں بڑھ چکر دعویٰ کیا ہے اور اپنے کو صاحب شریعت انبیاء سے بھی بلند تر کہا ہے۔

کیا اب بھی کسی قادریانی کا منہ ہو سکتا ہے کہ مرزا قادریانی نے حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے؟ اور ان کی نبوت مجازی ہے کیا مجازی نبوت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ تمام حقیقی انبیاء سے بھی بالاتر ہو۔ غرض کہ اس حدیث میں اگر بنی اللہ کا خطاب مرزا قادریانی کوں رہا ہے تو دونوں صورت میں مرزا قادریانی ملزم ہوتے ہیں اگر حقیقی نبوت مراد ہے تو خود بدولت ہی اس کو بعد آنحضرت کے ہونے کو روک چکے ہیں اور مجازی نبوت یہیں گے تو ہی اعتراض ہو گا کہ اس سے بڑھ چکر دعویٰ مرزا قادریانی نے کیا ہے۔

۲..... اور پر کی چالاکی تو خیر ایک معمولی چالاکی تھی ہاں اصل یہ دوسرا چالاکی ہے۔ جس کو تم فریب وخت فریب کہیں تو بالغ نہیں ہو گا۔

قادیانی مربی نے جب مسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے تو ان کو چاہئے تھا کہ حدیث محدث ترجیح نقل کر دینے تاکہ ہر شخص کو خور کرنے کا موقعہ ملتا لیکن افسوس قادریانی مربی نے ایسا نہیں کیا بلکہ صرف اس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس کاراز یہ ہے کہ حدیث شریف اول سے آخر تک مرزا قادریانی کے دعویٰ نبوت "مہدویت" مسیحیت کی خاتم خلاف ہے اور صرف لفظ بنی اللہ کا ان کے حسب خواہ ہے اب حدیث نقل کرنے میں تو یہ خوف ہوا کہ چلے ہیں مرزا قادریانی کی رسالت ثابت کرنے کہیں ان کی مہدویت و رسالت ہی کے نہ لالے پڑ جائیں اور واقعہ بھی یہی ہے لیکن صرف اشارہ کرنے میں پوری حدیث پر پردہ پڑا رہا اور لوگ سمجھے کہ ماشاء اللہ مرزا قادریانی کی نبوت کا استدلال حدیث شریف سے کیا گیا ہے بس پھر کیا چوپڑی اور داؤ دو۔

افسوس ہے قادریانی مربی یہ عذر بھی نہیں پیش کر سکتے ہیں کہ طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس سے بڑی بڑی عبارت اپنی کتاب میں نقل کی ہے اس کے علاوہ زیادہ نہیں تو

صرف ترجمہ ہی نقل کردیتے۔

۳..... قادیانی مربی نے حدیث کو نقل نہ کرنے کے علاوہ ایک چالاکی یہ بھی کی ہے کہ اس کا پتہ مطلق نہیں دیا ہے کہ کس جلد اور کس صفحہ میں ہے۔ سمجھتے ہیں کہ کس کو غرض پڑی ہے جو اتنی بڑی کتاب کی دو جلدیوں میں تلاش کرنے کی تکلیف اٹھائے گا۔ اور ہمارے استدلال کے جانچنے کی فکر کرے گا لیکن اسے کوئی معلوم تھا کہ تاثر نے والے غصب کے ہوتے ہیں وہ گہری پرده داری تک کو جان جائیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ میں نے حدیث کو تلاش ہی کر لیا ہے اور باہ از بلند کہتا ہوں کہ

ہمارا اور قادریانی مربی عبدالماجد کا فیصلہ

صرف اسی حدیث پر ہو جائے۔ جتنی باتوں کو یہ حدیث بتاتی ہے، ہم اور قادریانی مربی بلا چون وچر اسلام کر لیں۔ اب زیادہ تقصی و قضاۓ کی ضرورت نہیں ہے اور نہ زیادہ کاغذ سیاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک روز ہم اور وہ مع دس میں آدمیوں کے موکریں میں یا جہاں گپور میں بیٹھ جائیں اور سامنے حدیث رکھ دی جائے اور میں یا خود قادریانی مربی ترجمہ کر کے سنائیں میراں کا فیصلہ ہے۔ ترجمہ لغت اور حکاوہ عرب کے مطابق ہو گا اور مطلب وہی جو حدیث کے الفاظ سے سمجھا جاتا ہے اس بات کو قادریانی مربی سرسری نہ خیال فرمائیں بلکہ جو کچھ میں کہد رہا ہوں مربی قادریانی عبدالماجد کو چلچل ہے۔

قادیانی مربی نے ثانی چکروغیرہ میں علماء اسلام کو جو غیرت و حیا وغیرہ کے الفاظ لکھے تھے یا لکھوائے تھے انہیں سامنے رکھ کر ہمت کریں۔ اب میں قادریانی عبدالماجد کی غیرت کو جنتش دیتا ہوں اگر وہ مرزا قادریانی کو واقعی نبی اللہ مانتے ہیں تو ضرور سامنے آ کر اس حدیث سے ثابت کر کے فیصلہ کر لیں گے۔

عبدالماجد قادریانی سے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر وہ ذر کر سامنے نہ آنا چاہیں اور علمی تکبر کا حلیہ کر لیں تو ہمارے دوست فضیلت مآب قادریانی حکیم خلیل احمدی کو ہمارے سامنے کر دیں ہم دونوں سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں لیکن غیرت کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے کہ خود عبدالماجد قادریانی سامنے آ جائیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قادریانی حکیم کو اس قدر قابلیت نہیں ہے کہ حدیث میں گنتگو کر سکیں۔

میں عبدالماجد قادریانی کی خاطراتی آسانی اور دیتا ہوں کہ اگر حدیث شریف کو اپنے

خلاف سمجھ کر فیصلہ کے لیے نہ آتا چاہیں اور کوئی بہانہ کرتا چاہیں تو مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی سے بھی قادریانی مرتبی اپنے موافق دلیل لائے ہیں جس مکتوبات حضرت مجدد دہی پر فیصلہ ہو جائے۔

معزز ناظرین! اس قدر خطاب تو میاں عبدالماجد قادریانی سے تھا اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ عبدالماجد قادریانی کا حکیم خلیل احمد قادریانی کا صحیح مسلم کی حدیث سے فیصلہ کرنے کے لیے آتا معلوم۔ ان کا اگر حدیث کے مطابق ایمان ہوتا تو جیسے دوسری کتابوں سے لمبی لمبی عبارتیں نقل کی ہیں ضرور اس کو بھی نقل کرتے یا کم سے کم نشان و حوالہ ہی بتاتے پورے طور سے۔ غرض کر حدیث شریف کا مضمون و ترجمہ آپ کے کافیں تک پہنچا بہت مشکل تھا۔ اس واسطے میں آپ کے دیکھنے کے خیال سے اور ان بھولے بھالے قادریانیوں کی خیر خواہی کے واسطے جو قادریانی عبدالماجد کو علم کا آفتاب خیال کر کے ان کی پیروی میں دل و جان سے لگے ہوئے ہیں۔

نیز قادریانی عبدالماجد کے واسطے اگر آختر کا خیال فرمائیں اس حدیث شریف سے جتنی باتیں نکلتی ہیں نقل کرتا ہوں جس میں ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فیصلہ کر لے حدیث شریف یا اس کے لفظی ترجمہ کو اس وقت میں اس وجہ سے نہیں نقل کرتا ہوں کہ قادریانی عبدالماجد کی یہت و مردگی کو آزادوں اگر انہوں نے مردگی کے ساتھ اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور ان کو اس حدیث سے کچھ خوف نہیں ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ میرے اس قدر غیرت دلانے والے الفاظ کو دیکھ کر ضرور اپنے کسی آئندہ رسالہ میں حدیث شریف مع ترجمہ کے نقل کر کے داد مردگی لیں گے۔ اس وقت میں قادریانی حضرات و دیگر ناظرین کے لیے صرف اس حدیث شریف کے مضامین کو نمبر وار پیش کرتا ہوں اور اس کے مقابل میں نفس مضمون حدیث کے متعلق مرزا قادریانی و عبدالماجد قادریانی کا خیال اعتقاد لکھتا ہوں۔

آپ حضرات خود دیکھ لیں کہ قادریانی مرتبی اس حدیث کے مضامین کو کہاں تک اور کس حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں اور کس منہ سے اس حدیث کو مرزا قادریانی کی نبوت کی دلیل میں لائے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون حدیث	مرزا قادریانی کا خیال
۱۔	دجال ایک شخص واحد ہوگا	دجال پادریوں کی ایک جماعت ہے
۲۔	دجال جوان ہوگا	دجال زیادہ تر بڑھے ہوں گے (کیونکہ پادری کا خطاب زیادہ تر بڑھا پے میں ملتا ہے)

		اس کے بال بہت گھونکروالے نہیں ہوں گے۔	۳۔
	(پادریوں کو لاحظہ کر لیں۔)	اپنے ایک آنکھ مل انکور کے ابھری ہوگی ایسا نہیں ہوگا (پادریوں کو لاحظہ کر لیجئے)	۴۔
	(کیونکہ پادری وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا۔ زیادہ وہیں سے آتے ہیں)	وہ یورپ سے تھیں گے (کیونکہ پادری	۵۔
	(کیونکہ اگر یہ بہت امن پسند ہوتے ہیں) خود رزا قادریانی نے بھی اگر یہ دوں کی سلطنت کی بڑی تعریف کی ہے۔	وہ بہت فساد برپا کرے گا۔	۶۔
	وہ زمین پر سیکھ دوں برس رہیں گے۔	وہ زمین پر چالیس دن رہے گا۔	۷۔
	دجال کے وقت ایک دن ایک سال کے یہ کیوں ممکن ہے نظام قانون کے خلاف برابر ہوگا اور ایک دن ایک میٹنے کے برابر ہے۔ اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام مثل معمولی دنوں کے ہوں گے۔	دجال کے وقت ایک دن ایک سال کے یہ کیوں ممکن ہے نظام قانون کے خلاف برابر ہوگا اور ایک دن ایک میٹنے کے برابر ہے۔ اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام مثل معمولی دنوں کے ہوں گے۔	۸۔
	ان کی چال معمولی ہوگی (اور ریل گاڑی کے ذریعہ سے تیر چلیں گے تو دجال۔ عیسیٰ۔ کافر۔ مسلمان۔ سب کے سب چلتے ہیں دجال کی خصوصیت نہیں ہے)۔	وہ زمین پر بادل کی طرح تیز چلتے گا۔	۹۔
	یہ غلط ہے مرکر کسی کا زندہ ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ (دہریہ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔)	وہ ایک جوان شخص کوتوار سے دوکھرے کر کے دوبارہ زندہ کرے گا۔	۱۰۔
	نزول عیسیٰ کے وقت میں اسکی ایسی دوراز عقل باشی نہ ہوگی۔	ایسے ہی زمانہ میں حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے۔	۱۱۔

حضرت عیسیٰ مشق کے منارہ شرقی سے قادیانی میں نازل ہوں گے۔ اور منارہ ادھورا بنا کر چھوڑ جائیں گے۔	نزوں فرمائیں گے۔	۱۲۔
جسم کا اعلیٰ و اسفل حصہ پیاری کی وجہ سے زرد ہو گا۔ زرد چادر نہیں ہو گی۔	دوسرے دچادر اوڑھے ہوں گے۔	۱۳۔
دو فرشتوں کے بازو پر ہاتھ رکھ کر ہوئے دو آدمیوں کے کانڈھوں پر ہاتھ رکھنا کافی ہے۔	اتریں گے۔	۱۴۔
سر سے صاف قطرے پانی کے نہیں گے۔ اس کی ضرورت نہیں۔	۱۵۔	
ان کی سانس سے کافر مریں گے۔ نہیں بدعا سے۔	۱۶۔	
ان کی سانس ان کے متعھائے نظر سک قانون قدرت کے خلاف ہے۔	جانے گی۔	۱۷۔
حضرت عیسیٰ دجال کو حلش کرتے ہوئے قتل کا مضمون غلط ہے بلکہ دجال کے باب لد پر کچڑیں گے اور وہیں قتل کر سامنے حضرت عیسیٰ ہی تشریف لے ڈالیں گے (باب لد بیت المقدس کے جائیں گے ہاں لدھیانہ میں مناظرہ ہو گا۔ اور متعدد مناظروں سے مرزا قادری فرار کریں گے۔	۱۸۔	
اللہ پاک حضرت عیسیٰ کے پاس وہی بھیجے گا مرزا ای جماعت کو تو ہندوستان کا ایک کہ ہم نے تمہارے واسطے ایک ایسی رسمیں چاہے تو تباہ کر دے چنانچہ امیر کامل جماعت تیار کر کر ہی جس کو دنیا کی کوئی نے ایک مرزا ای کو تربیت کی غرض سے طاقت فنا نہیں کر سکتی۔ ذلت سے مارا اور کسی مرزا ای سے کچھ نہ ہو سکا۔	۱۹۔	
حضرت عیسیٰ کے وقت یا جو ج ماجو ج یا جو ج بھی یورپ کے معمولی نکلیں گے اور بیکرہ طبریہ کا پانی ان کا ایک انسان ہوں گے۔	گروہ پی جائے گا۔	۲۰۔

حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محسور ہو مرزا قادیانی بھی محسور نہیں ہوئے	۲۱۔ جائیں گے۔
اس وقت میں گائے کا سرا اثر فیوں سے برآئین احمد یہ کی قیمت ہی پیاری ہوگی۔	۲۲۔ زیادہ پیارا ہوگا۔
یا جوچ ماجوچ پر خدا کیڑا برسائے گا اور ساتھیوں پر کم اور حضرت عیسیٰ کے ایک ہی رات میں سب کے سب مرسلانوں پر (طاعونی) کیڑے زیادہ گریں گے اور ایک رات میں مرنے کی ضرورت نہیں۔	۲۳۔ یا جوچ ماجوچ پر خدا کیڑا برسائے گا اور ساتھیوں پر اور ہندوؤں اور مذکور مذکور مسلمانوں پر (طاعونی) کیڑے زیادہ گریں گے اور ایک رات میں مرنے کی ضرورت نہیں۔
ایک باشت زمین بھی لاشوں کی بدبو سے یہ کہاں؟ مبانہ بلکہ غلط ہے۔	۲۴۔ خالی نہ ہوگی۔
اس کے بعد ایک ایسی عام بارش ہوگی کہ ایسا نہیں ہوگا۔	۲۵۔ زمین کو دھو کر صاف کر دے لے گی۔
حضرت عیسیٰ کے وقت ہر چیز بڑھ جائے گرائی زیادہ ہو جائے گی لوگ دنوں کو ایک انار کے چلکے سے چھتری تیار تر میں گے دودھ گراں ہو جائے گا۔ ہو سکے گی اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہوگا۔	۲۶۔
اس کے بعد ایک ایسی خوبصوردار ہوا چلے گی سب غلط ہے (یہ ستائیں غلط خیالات مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے ہیں جن کو کہ سب مسلمان ایک ہی مرتبہ مر جائیں عبدالماجد قادیانی بھی مان رہے ہیں اور پھر جہل مرکب یہ ہے کہ اس حدیث سے مرزا قادیانی کی ثبوت ثابت کرنا چاہتے ہیں جو ۷۲ یا توں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ کو غلط تباری ہے)	۲۷۔

حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہوں گے۔ (مکر یہ بھی ضرور کہنا ہو گا کہ مرزا قادریانی وہ نہیں ہیں) حدیث میں بیان کی گئیں)	۲۸
--	----

حدیث میں یہ سنتاً میں علامتیں صحیح موعود کی بیان ہوئیں۔ اخھائی مسویں بات یہ ہے کہ وہ عیسیٰ جو نزول کریں گے وہ نبی ہوں گے۔ افسوس ان کی عقل پر ہے کہ اس سے مرزا قادریانی کی نبوت ثابت کرتے ہیں یہ کیسی عظیم الشان غلطی ہے کہ جس حدیث کی ۲۷ علامتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ مرزا قادریانی صحیح موعود نہیں ہیں۔ اس حدیث سے مرزا قادریانی کا نبی اللہ ہوتا ثابت کیا جاتا ہے۔ الحال اس حدیث کے بیان سے ۲۸ غلطیاں قادریانی عبدالمadjد کی معلوم ہوئیں۔

اس موقع پر قادریانی مرتبی کی ایک ہوشیاری مجھ کو یاد آئی کہ شروع باب میں تو نائب رسول مرزا قادریانی کو کہا اور نبوت سے انکار تھا لیکن حدیث سے دلیل دی تو نیونک کی دی؛ جس میں لوگ ان کی شروع تحریر دیکھ کر خیال کریں کہ نبوت نبوت لوگ غلط الزام دیتے ہیں لیکن حدیث کے مضمون پر پہنچ کر ان کی نبوت سے کچھ انوس ہو جائیں گے اور آہستہ آہستہ قائل بھی ہو جائیں گے لیکن افسوس ہے کہ ہماری اس تحریر سے مرزا قادریانی نہ نائب رسول رہے اور نہ رسول بلکہ حدیث شریف کے مندرجہ بالامضامیں کو اور مرزا قادریانی کے خیال کو دیکھ کر ہر شخص آسانی سے سمجھ لے گا کہ حدیث میں جو لفظ نبی اللہ ہے وہ مرزا قادریانی کی شان میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف ہے قادریانی مرتبی کی یا انہیں یا حدیث سے بے علمی ہے جو اس کو اپنے موافق خیال کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں نبی اللہ کا لفظ ہے اور قادریانی مرتبی نے مرزا قادریانی کے نائب رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میں اپر حدیث سے ثابت کر چکا ہوں کہ شریعت غراء میں نائب رسول کو نبی اللہ کہنا کسی صورت سے جائز نہیں ہو سکتا۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حدیث کا خطاب مرزا قادریانی کو (جو برعکم خود نائب نبی اللہ ہیں) نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ اس حدیث کے لفظ نبی اللہ کا خطاب اسی شخص کوں سکتا ہے جس کے وقت میں حدیث کی باقی ۲۷ علامتیں پائی جائیں اور ظاہر ہے کہ یہی شخص صحیح موعود بھی ہو گا۔ اب دیکھ لو کہ مرزا قادریانی میں ۲۷ میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی ہے تو صرف نبی اللہ کے خوبصورت لفظ کا اختیار کر لینا کیا قرین دیانت ہو سکتا ہے؟ اور اگر یہ کہو کہ نبی اللہ کے علاوہ جو ۲۷ علامتیں ہیں ان کی تاویل کی گئی ہے جیسا کہ قادریانی کہہ دیا کرتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ پھر صحیح موعود کیا جبوت ہے؟ اگر اس قسم کی نصوص قطعیہ کی تاویل ہو جایا

کرے تو نہ خدا باتی رہتا ہے نہ رسول نہ کتاب اللہ اور جس بے تکا پن سے ان ۷۰ علامتوں کی تاویل کی گئی ہے دوسرا شخص بھی نبی اللہ کے حقیقی عدو اللہ بیان کر دے گا اور ثابت کر دے گا۔ پھر نہ صحیح موعود کا شہوت ہے اور نہ مهدی کا۔

دیکھو ہیئتِ اُسح میں صحیح کے آنے کی اچھی تاویل کی گئی ہے جو نہ لغت کے خلاف ہے اور نہ عقل کے مرزا قادیانی کے لفظ نبی اللہ کو جنم لینے سے اس واقعہ کے مشابہ ہو جاتا ہے کہ ایک آریہ کے گھر گروہ مہاراج آئے اور عورتوں سے کہا کہ آج کوئی لیلا (ڈرام) ہوتا چاہیے عورتوں نے کہا بہت اچھا مہاراج آپ ہی مقرر بھی کر دیجئے کہ کون سا ذرا مہم ہو۔ پنڈت جی نے وہ ڈرامہ کی شکل اختیار کی جس میں مہاراج کرشن عورتوں کے نہاتے وقت سازِ حیاں اٹھا کر درخت پر لے بجا گا اور اس شرط پر واپس کیں کہ سب پانی سے نکل کر نگلی میرے پاس ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوں۔ غرض کہ مردوں کو باہر نکال دیا گیا کہ عورتیں پوچھا کریں گی اور رات یہ ڈرامہ ہوا۔ آریہ کے دل میں کھلا ہوا تو اس نے چھپ کر سب ماجرا دیکھا بہت غصہ ہوا اور صحیح کو اپنے کو بنا کر کہا کہ مہاراج آج رات کو وہ ڈرامہ بخجئے جس میں مہاراج کرشن جی نے ایک انگلی پر پہاڑ کو اٹھایا تھا۔ گروہی بولے تم عجیب یہ وقوف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ سوائے مہاراج کے کس میں یہ طاقت ہے؟ اتنا کہنے پر آریہ لاٹھی لیکر اٹھا کر تم کو کرنا ہوگا۔ مزے والا ڈرامہ تو تم کرو پھر زور و طاقت والا ڈرامہ کون کرے؟ لوگ کہتے ہیں بعینہ یہی حالت مرزا قادیانی کی ہے جن باتوں میں کام کرنا پڑتا تھا مثلاً نکل دجال وغیرہ اس کو توقیل کیا نہیں تاویل کر دی اور خطاب کے لیے دعویٰ ہے ضد ہے شور ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی نبوت کے خواہشند حضرات یاد رکھیں کہ اس حدیث سے مرزا قادیانی کی نبوت کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی ہے بلکہ انہیں اچھے لوگوں کے شمول میں بھی نہیں رہنے دیتی ہے۔ نبی اللہ کا خطاب ملنا تو بڑی بات ہے جس کو یہ خطاب ملنا تحامل چکا۔ یعنی کلمۃ اللہ روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ وسلم میں اسلام کی شان میں یہ لفظ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اللہ ہوتا آہت ختم رسالت کے منافی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ پہلے سے نبی اللہ ہیں بخلاف اس کے مرزا قادیانی جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا یہ دعویٰ ضرور ختم رسالت کے منافی ہو گا۔ اور وہی دوبارہ دنیا پر شرقی بیت المقدس سے نزول فرمائیں گے۔ اور وہی دجال کو حقیقت میں قتل فرمائیں گے۔ اور مرزا قادیانی کی طرح صرف مناظرہ و گالی گلوچ کا نام قتل نہ رکھیں گے۔ انہیں کے وقت میں مفسد اور کانا دجال پیدا ہو گا اس لیے یہ حدیث بھی کافی طریقے سے ثابت کر

رہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور ہرگز ہرگز نہیں مرے۔

حضرت مسیح کی حیات و ممات کا تذکرہ

قادیانی مربی کا یہ کہنا غلط ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مرنا قادیانیوں نے قرآن مجید سے ثابت کیا ہے اور علمائے اسلام نے اس کا جواب نہیں دیا ہے۔ مربی کہا کہ اسی غلط بات کہتے ہیں جس کے صریح جھوٹ ہونے میں کسی منصف کو تامل نہیں ہو سکتا اس مسئلہ کے متعلق جو ہمارے علماء کے رسائل ہیں اور میں نے دیکھے ہیں ان کا تذکرہ کرتا ہوں۔

۱..... مشیح الہدایہ ۱۳۲۲ھ میں مطبع مصطفوی لاحور میں چھپا ہے اس کے مؤلف مولانا محمد میر علی شاہ صاحب ہیں۔

۲..... سیف چشتیائی۔ اس کا جواب مرتضیٰ قادیانی سے نہیں ہو۔ کاس رسالہ کے مؤلف بھی ویر صاحب ہیں۔

۳..... لفظ الربانی: یہ رسالہ اصل عربی زبان میں ہے اور اس کا ترجمہ اردو میں ۱۳۱۱ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہے۔

۴..... الحق الصریح فی حیات المسیح ۱۳۰۹ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہے یہ وہ رسالہ ہے جس کے دلائل کے جواب بالمقابل مرتضیٰ قادیانی نہ دے سکے اور دہلی چھوڑ کر قادیانی بھاگ گئے تھے اس کے مؤلف مولانا محمد بشیر صاحب سوانی ہیں۔

۵..... البيان الصحيح فی حیات المسیح یہ رسالہ عمدة المطاعن لکھنؤ میں چھپا ہے۔
۶..... حصر الشارد فی ردهفوات المولوی عبد الواحد الملقب تشنید المبانی لرد القادیانی: اس کے مؤلف جناب مولانا حافظ ابو محمد عبد اللہ صاحب چھر اوی مقیم لکھتے ہیں آپ سے اور عبد الواحد مرتضیٰ سے تحریری مناظرہ ہوا ہے اور مرتضیٰ بالکل ساکت ہو گئے اور مولانا نے خوب تفصیل سے جناب مسیح کی حیات کو ثابت کیا ہے بسیط رسالہ ہے گر اس وقت تک طبع نہیں ہوا۔

۷..... شہادة القرآن اس کے دو باب ہیں اور علیحدہ علیحدہ چھپے ہیں۔ پہلے باب میں آیات قرآنیہ سے حضرت مسیح کی حیات ثابت کی ہیں۔ اور دوسرا باب میں مرتضیٰ قادیانی کی دلیلوں کا جواب دیا ہے۔ یہ رسالہ دوبارہ لاحور میں ۱۳۳۰ھ میں چھپا

ہے۔ اس کے مؤلف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہیں۔ مولوی صاحب نے قادریانیوں کے تمام دلائل کو رد کر کے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل قاطعہ اور برائیں ساطعہ کا خزانہ اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ اب تک نہ مرزا قادریانی سے اور نہ کسی قادریانی سے اس کا جواب ہو سکا۔ اس کے علاوہ مولوی ابراہیم صاحب مناظرہ موگیر میں آئے تو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل کو شیروں کی طرح لکار لکار کر بیان فرمایا۔ قادریانیوں کو اصرار کر کے نکتہ چمنی کے لیے بلا یا اور تو اور خود عبدالماجد قادریانی باد جو شہرت قبلیت کے سامنے نہ آ سکے۔ اسی طور سے تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ بھاگل پور میں جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے حیات سعیج پر خوب خوب بیان فرمایا اور عبدالماجد قادریانی کو ان کی جماعت نے خاص طور سے اس موقع کی مدد کے لیے بلا یا اور بہت کچھ ہمت بندھانا چاہا۔ مگر سامنے نہ آئے۔

۸..... رسالہ نما اہب الاسلام مطبوعہ ۱۹۰۳ء آخر میں حیات سعیج پر عمدہ تقریر کی ہے اس کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔

۹..... صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ میں جناب مولوی انور سین صاحب نے لفظ تو فی پر خوب اجمی بحث لکھی ہے جس سے ممات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے والوں کی کمرٹوٹ گئی۔

۱۰..... کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ غلام سرور شاہ قادریانی مفتی صادق قادریانی لکھنؤ آئے تھے۔ علمائے اسلام نے مرزا قادریانی کی مہدویت و سیاحت کے دلائل طلب کیے ان دونوں نے انکار کیا اور حیات و ممات کے مسئلہ پر بحث کرنے پر راضی ہوئے اور مدعاً بھی علماء اسلام ہی کو بنا یا علمائے کرام نے دلائل لکھ کر قادریان بھیجے لیکن جواب نہ آردا۔ اس پر تقاضے کئے گئے لیکن صدائے برلن خاست۔ مولوی عبداللکھور صاحب نے اس تحریر کو شائع بھی کر دیا۔

(دیکھو انجم لکھنؤ جلدہ انبر ۱۳)

یہ رسولے اور تحریریں اثبات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر میں نے دیکھی ہیں جو موگیر میں موجود ہیں۔ اب کوئی قادریانی بتائے کہ ان کے جواب میں کسی قادریانی نے لب کشائی یا قلم فرسائی کی ہے؟ پھر کس منہ سے ممات سعیج کا دعویٰ ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے حضرت مولانا ابو الحسن صاحب مذہب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی اور فضول سمجھا۔

اس کے علاوہ اگر بالغرض مان لیا جائے کہ حضرت سعیج مر گئے اور دوسرے سعیج آئیں گے مگر اس کا ثبوت کہ وہ دوسرے سعیج مرزا قادریانی ہیں نہ خود مرزا قادریانی دے سکے اور نہ ان کا

کوئی جیلہ اس پر قلم اخھاس کا اور نہ کوئی اسے ثابت کر سکتا ہے۔ پھر کچھ کی حیات و ممات پر گفتگو فضول ہے اس لیے حضرت مولانا بلکہ اکثر دوسرے الٰہی کمال اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ الحمد للہ کوہاڑی مختصر تقریر سے ثابت واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نہ پر رسول چیز اور نہ نائب رسول چیز مگر انہیں رسالت و نبوت کا دعویٰ ہے جو بالیقین ختم رسالت کے منافی ہے اس لیے وہ ضرور یقین طور سے حدیث ”سیکون ہی امتنی دجالون کذا بون“ کے مصدق ہیں جس کو ابو داؤد مسلم وغیرہ کی روایت سے نقل کر چکا ہوں۔ قادیانی عبدالماجد اس پر غور کریں اور راہ باطل کو چھوڑیں۔ واللہ الموفق والمعین۔

مسلمانوں کا خیر خواہ

مکتبہ مسیح

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

پہنچا دیا ہے۔ بر طائقہ قادریوں کی ماں ہے جس نے ان کو جنم دیا۔

.....☆..... تمام انبیاء کرام علیهم السلام کے کمالات کا خلاصہ اور

عطر حضرت محمد ﷺ ہیں۔

☆..... امام الانبیاء کا کہا مطلب ہے۔ سمجھے نہیں ہو اس

رہنما اور اشارہ کو؟ امام جب تک امام سے مقتدی اس کے اشارے پر حلے گا۔



علمی مجلہ سے حکایت حتم نبوۃ

مسلم اسلامی کی بڑی اقومی تنظیم ہے

عزم شیخ احمد شاہ بخاری نے قائم فرمائی۔ مجماہ تفتخرت ہے کہ اس سلسلہ میں اسلام حضرت مولانا محمد یوسف بخاری شاہ نے اپنے پیارے بھاندرا کی اولاد بخش المشائخ حضرت مولانا خان محمد واسطہ بکالہمکی قیارت ہیں تاریخیں

فہرست کتب میرزا جعفر

نامہ کی تحریر میں بھی
اکاذب و مفاسد
مکاری دوست و نیشن، تامیل ختم بورت کی پاپیانی، قاریانی فراؤن کی سرویں
کا عالم اور مقدس سس قصہ ہے، قادر یا یوسین کے بارے میں کہ اور زیلا برخوبی
بازیز کی ذرداریوں میں کی ان اضافو ہو گرا کرنے کے لیے اربون کھوں کے خصوصیتیں
سماں میں فراؤن سے مدد برآؤنے کیسے وقف ہیں، مجلس کا لاملا نہیں رکھتا کہ اس کے
تمدنی انتشار سے اذیت میں کیا بات ہے، جامیں سجدہ رجہ، جامیں سجدہ رجہ اور حیثیت و مہم
یہ، اندرون دمروں میں ملک قادر یا نیشن کیلئے جو گزندن اور درود سے ملا کیا ہے، جیسا کہ
کیا ہے، ختم بورت کی خدمت اور مال اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جعل اور شفعت میں انتہی کرکے
شامت کا ذریعہ ہے، آنکاب سے تو قریکتے ہیں کہ آپ ہم کا خبریں ضرور شکی ہے،
واجرک مرعل اللہ، والسلام علیکم و رحمة الله

فتنہ حسن احمد امیر کریم، عالی مجلس تحقیق شہر، خصوصی انجو وڈمان
پاکستان، فون ۹۲۱-۳۰۹

اللهم انت التثنين لا ينفع عزتك

حیفہ رحمانیہ

(۱۳)

خواجہ غلام الشقلین
ایڈیٹ عصر جدید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اُخْبَارُ عَصْرِ جَدِیدٍ ۱۹۰۷)

جس میں قابل مضمون نویس نے نہایت عمدگی سے یہ دکھایا ہے کہ
نبوت و تقدس کی جو شان ہے، اس کے مطابق مرزا قادیانی کی باتیں
ہرگز نہیں تھیں اور مسلمانوں کو ان کی ذات سے سوائے نقصان کے
کوئی فائدہ نہیں پہنچا، اس لئے وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔

مُؤْتَكِيرٌ اور بُجَاهِ پُلْوَرٍ کے مرزا آئی، علمائے حقانی کے تو دشمن ہو گئے ہیں اور جواب سے عاجز
آ کر گالیاں دیتی شروع کر دی ہیں مگر چونکہ ہمارے مذهب مقدس اسلام میں دوسروں کی خیر خواہی
ایک بہت بڑا اسلامی فرض ہے۔ اس لئے ہمیں کسی وقت اس کو چھوڑنا نہ چاہئے اور جس وقت جو
طریقہ مناسب ہوا ہی طریقہ سے خیر خواہی کرنی چاہئے۔ اس وقت ایک نہایت عمدگی سے مضمون جو
نبوت تہذیب سے لکھا گیا ہے اور سچ قادیانی کی حالت کو عمدگی سے ظاہر کیا ہے اور اس کے لکھنے
والے مشہور علماء سے نہیں ہیں بلکہ ایک اخبار کے ایڈٹر میٹر اور قوم کے سچے خیر خواہ ہیں اور چونکہ مرزا
قادیانی کو نبوت کا دعویٰ ہے اس لئے وہ در دیندی سے سمجھانے کے لئے لکھتے ہیں۔
ہم کوئے انبیاء سے کوئی بعض نہیں

مرزا قادیانی اور ان کے حواری اور واعظ اور اخبار نویس اس بات کو درست نہیں تھتھے
کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی اور مرسل یزدانی
کی ضرورت ہے۔ اس دعویٰ کے پہلے حصہ سے ہم کو پورا اتفاق ہے اور جس شخص نے ہمارے گروہ
کے رساںے اور پیغمبر اور کتابیں ملاحظہ کی ہوں گی اس کو قبول کرنا ہو گا کہ اس قومی اصلاح کی
ضرورت کوحسوی کرنے میں ہم ایک قدم پیچھے نہیں رہتا چاہتے اور اگر صاف صاف دلائل اور منہج

اور برق تعلیم ہم کو ملے تو ہم بتا مل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ خواہ وہ ہادی مستقل رسول ہو یا کسی رسول کا اوتار یا بروز خواہ اپنے الہامات سے اصلاح عالم کرے یا باہیوں اور دوسرے فرقوں کے اختیارات کو اپنی طرف سے شائع کرے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی رسول مل جائے تو ہم اس کے سامنے اپنی پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہیں، ہم غیربراسلام ﷺ کی اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے نے یا اس کی تاویل پر آمادہ ہو جائیں گے جہاں آپ نے غزوہ توبک میں جاتے وقت علیٰ اُنابی طالب سے فرمایا تھا ”قال علیه السلام لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لانبی بعدی“

(مشکوٰہ ص ۵۶۲ باب مناقب علی بن ابی طالب)

اے علیؑ! تو میرے ساتھ میں ایسا ہے جیسا ہارونؑ نبی موسیٰ کے ساتھ تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس سے بھی زیادہ ہم قرآن شریف کی اس آبہت کے معنی وہی لے لیں گے جو مرزا قادریانی لیتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ پہلے انہیاء کی تصدیق کرتے ہیں۔ نبیوں کے مہر کے بھی معنی کہی اور یہ بھی کہی کہ مہر آخوند نہیں ہوتی بلکہ مہر کے بعد عمارت ہوتی ہے مگر قرآن و حدیث کے ان معنوں سے جو تیرہ سورس سے مسلم ہیں اور اجماع امت محمدی کے چھوڑتے وقت کم از کم ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ہم کو دن و دنیا کے فائدہ کی کوئی ایسی چیز ضرور دو، جس کی وجہ سے ہم اپنا یقین و اعتقاد قربان کرڈیں۔

ہدایت ہر جگہ سے لینے پر آمادہ ہیں

ہاں ہم بیمار ہیں، کمزور ہیں، ہم کوششاہ چاہئے اور ہم کو طاقت کی حاجت ہے۔ ہم نے کوئی عہد نہیں کیا کہ اگر یہی طب یا یوں نافی طب یا وید کی ہی ہم کو اچھا کرے تو اچھے ہوں گے۔ اگر تیکم صاحب یہ ثابت کر دیں کہ ان کی گولیاں طاعون اور زلزلہ اور قحط کو دفع کر دیں گی تو ہم آج طب اور ڈاکٹری اور طبقات الارض اور پولنیکل اکانوی کی تمام کتابوں کو دریا میں ڈیکھ کر تیکم صاحب کی اور علماء اور اطباء پر خدا کی مارپکار نے پر آمادہ ہیں کیونکہ ہم نے اول ہی یہ بیان کیا ہے کہ ہم تعصب کے راستے سے حق نکل کر پہنچنے کو محال بنتے ہیں۔

دلائل نبوت

وفات مسیح..... اول ہم مرتضی قادریانی کی نبوت کے دلائل پر غور کرتے ہیں پہلی ویل اور نہایت

زبردست شہادت ان کی یہ ہے کہ سچ این مریم وفات پا گئے اس نے میں غلام احمد سعیج موسیٰ محمد ہو سکتا ہوں۔ ہم ان دونوں دعووں کو بہت آسانی سے قول کر لیتے ہیں۔ آپ پھیک سچ موعود ہو سکتے ہیں جیسے آپ کروڑ پی یا مجری پاریٹ یا شہنشاہ جمن ہو سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ آپ ایسے ہیں بھی؟ جو چیز محال نہیں وہ ممکن ہے فرض کیجئے کہ ایک انتی مسلم کا سچ ہونا ممکن ہے مگر اس کی صفات اور آیات دیکھنی چاہئیں۔ سرید احمد خان پھیک پولیں بونا پارت ہو سکتے تھے۔ کونکہ پولیں مر پکا تھا اور مسلمانوں کو ایک زبردست جرنیل کی ضرورت تھی مگر کیا سید احمد خان پولیں تھے؟ ہرگز نہیں میں جب تک اپنی کوئی خصوصیت ظاہر نہ ہو مرزا قادریانی کا سچ ہونا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کسی اور مؤلف یا مصنف کا۔

مججزات..... ہر نہ ہب کے ہر د عام طور پر حقانیت ہادی کی دلیل مججزات اور آیات کو سمجھتے ہیں۔ مججزات کی نسبت مرزا قادریانی کا عقیدہ سرید کے عقیدے کے موافق ہے اور ناجائز ایڈیٹر غیر جدید کے زدویک تحفظ غلط ہے۔ ہر مججزے یا خرق عادت کو مخالف ہوتا، اول درجہ کی تاواقیت حقائق الہیات سے ثابت کرتا ہے۔ میں اگر چاہوں تو ایک کام ایسا کر سکتا ہوں جو میں نے برس دن سے نہیں کیا تھا۔ میرا قلم اگر چاہے تو وہ مجھ سے ایسا کام نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ اگر چاہے تو وہ بوجب اپنی مصلحت یا بوجب قوانین کے جو خاص اس کے علم میں ہیں ایسے حالات پیدا کر سکتا ہے، جو ظاہر میں لوگوں کو حیرت میں ڈال دیں مگر انسان خدا کو مجبور کر کے اس سے مججز نہیں دیکھ سکتا۔ سیکھ معنی اس آیت کے ہیں ”فَلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ“ (انعام ۱۰۹) کہہ دے کہ نشانیاں خدا کے پاس ہیں۔ یعنی ان کا انہمار خدا کی رائے کے مطابق ہوتا ہے نہ کہ بندہ کی خواہش کے موافق، نبی کا کام دنیا کو نیک راہ بتاتا ہے اور بس۔ البتہ خدا تعالیٰ خود اس کی تائید مناسب موقع پر مججزات سے کرتا ہے دوسرے ہمارا علم قوانین قدرت کا اس قدر محدود ہے جیسے ایک مجرح کا علم بمقابل افلاطون کے قلیل ہے۔ جس طرح مجرح کو حق نہیں کہ افلاطون کی باتوں کا انکار اپنے علم کے گھمنڈ پر کرے اس طرح ہم کو انکار مججزات کا حق نہیں ”وَلَا يُخِيطُونَ يَسْعَى مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ“ (البرہ ۲۵۵) ”بندے اس کے علم میں سے ذرا سی چیز کا احاطہ بھی نہیں کئے ہوئے ہیں مگر جتنا اس نے بتا دیا ہے۔“

یہ بات نہایت کھلی ہوئی ہے اور اس نے سرید اور مرزا قادریانی سے تجرب معلوم ہوتا

ہے مگر بھی سید قل انیماء کے مجرمات کی تاویل کرتے تھے مرزا قادریانی، سعی علیہ السلام کے احیاء مسوی کو شعبدہ اور بیماروں کے اچھا کرنے کو سریز میں کہتے ہیں۔

(از الادب احمد ص ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۱ حاشیہ، خزانہ ج ۳ ص ۲۵۶)

حضرت ابراہیم کے اس قصہ کو جس کا ذکر پرندوں کے زندہ کرنے کا قرآن میں ہے کہتے ہیں کہ وہ پرندے زندہ نہیں ہوئے تھے صرف پرندوں کو پرچایا گیا تھا۔

(از الادب احمد ص ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵ ج ۳ ص ۵۰۶)

مگر اپنے لئے یہے یہے مجرمات کے قاتل ہیں۔ چنانچہ اپنے ایک پور مردہ کو زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ان کے اخبار نے بیہادت ان کی زوجہ کے شائع کیا ہے اگر مرزا قادریانی ایسے مجرمات دکھائیں تو دوسرا نے انیماء کے لئے کیوں مسکر ہوتے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں قوت مجرمہ نہیں ہے اور انہوں نے یا ان کے تنخواہ یا ب قصیدہ خوانوں نے۔ لومردہ زندہ ہو گیا کا دعویٰ غلط طور پر گھڑا ہے۔

پیشین گوئیاں..... پیشین گوئیاں بھی جب کہ صاف اور بلا شرائط کے ہوں اور ان مہمل اور جمل الفاظ سے برمی ہوں جن سے کہانت کا شبہ ہو ایک قسم کا مجرمہ ہوتا ہے۔ مرزا قادریانی کا دعویٰ ہے کہ میری کئی ہزار پیشین گوئیاں بھی ہیں۔ اس میں مجک نہیں کہ جو شخص صحیح سے شام تک دس حکم سوچ کر بلا علم غیب کے لگادے گا۔ ان میں سے چار ضرور صحیح ہو جائیں گے مگر یہ امر حیرت انگیز ہے کہ جس قدر معرکہ کی پیشینگوئیاں بطور تحدی کے مرزا قادریانی نے کی ہیں سب کی سب (سوائے ایک پیشین گوئی کے جس کے حالات تک سے خالی نہیں اور جو انسان کے ہاتھ سے پوری ہوئی) اس قدر صریح غلط تکمیل کرنا تاویل ان کو معنی پہنچاتے پہنچاتے شرمنے لگی، یہاں تک کہ مرزا قادریانی کو وہ وظیرہ اختیار کرنا پڑا جو حدود رجہ خطرناک ہے اور جس کی وجہ سے ہم کو خاص طور پر ان کے اوپر شبہ کرنا پڑا۔ اس شبہ کا اظہار اس قدر وضاحت کے ساتھ ہم نے اس غرض سے نہیں کیا کہ مرزا قادریانی یا ان کے حواریوں اور داعیوں کی وہ جماعت جو مشاہرویاب ہے متنبہ ہوں گے ان لوگوں سے ہم کو نہ کچھ امید ہے اور نہ ہمدردی ہے۔ البتہ مسلمانوں کا وہ خاصابر اگر وہ جو جال میں پھنس گیا ہے اور جس کو تینخواہ یا ب یا جاہ طلب گردید یہ کہہ کر لوٹا ہے کہ زندہ اسلام کا نمونہ دیکھا ہو تو قادریان میں چلو، ان سے ہم کو ہمدردی ہے اس وجہ سے ہم یہ مضمون لکھتے ہیں۔ اگر ہم ایک منٹ کے لئے بھی سمجھتے کہ مرزا قادریانی کی تحریک مذہبی ہے تو کبھی اس بحث میں نہ پڑتے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ

کارخانہ محض دنیاداری کا ہے اس لئے بغرض اصلاح محاش مسلمین متذکر رہا ضرور ہوانہ ہی معاملہ میں ہم کو خل دینے کی کوئی وجہ نہیں معتقدات کا فیصلہ قادر مطلق اپنی بارگاہ میں کرے گا۔

منہماج نبوت مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ وہ اپنی صداقت اور محیرات اور پیشین گویوں کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معاراج تک نہیں چڑھ سکتے تو انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے گھینٹے میں کوئی دیقتہ باقی نہیں چھوڑا۔ حضرت عیسیٰ کے ساتھ گستاخیاں کیں اور ان کی درشید شاگردیاں لکھنی کی بے ادبیاں اس نبی مصوص کی نسبت اب تک جاری ہیں۔ شاد دلایت علیؒ ابن الی طالب کی ہجوم، ان کے ایک منہ پھٹ اور بے تمیز حواری نے شائع کی، حسینؑ اور علیؒ کی شہادت اور منزلت کو اپنے سے بہت کمتر بتایا اس سے بڑھ کر یہ کہ ایک کھدا (عبد اللہ آئھم) کی بابت حتیٰ اور مؤقت موت کی پیشین گوئی کے غلط ہو جانے پر سید انبیاء محمد المصطفی علیہ السلام کو بھی مثل اپنے خاطلی، اور غلط فہم ظاہر کیا، جس سے خود آنحضرت کی نبوت پر تک واقع ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

سب مسلمان قرآن مجید کو کلام الہی کہتے ہیں۔ قرآن میں جس خواب کو تفسیر علیہ السلام نے دیکھا اس کی صریح تصدیق آئی ہے۔ "لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولُهُ الرُّؤْيَا" (الحق ۲۷) مرزا قادیانی اور ان کے حواری حکیم نور الدین قادیانی نے اپنی تاویل سے تصدیق الہی کو غلط قرار دیا یا قرآن شریف کو انسانی گھرست قرار دیا ایسا انہوں نے نبی کو جس کی اطاعت مثل اطاعت خدا ہے۔ کچھ فہم قرار دیا کہ وہ وہی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے تھے۔ غرض انہوں نے آنحضرت کی خبر فتح مکہ کو جو بالکل راست تھی مرزا قادیانی کی موت آئھم کے برابر کرو یا جو صراحتاً غلط تھی۔ (معاذ اللہ)

پس اپنی بچت کے لئے مرزا قادیانی نے عظمت انبیاء اور بنیاد دین میں ایسی سرگز کھائی ہے اور بعض انبیاء و اولیاء کی نسبت ایسی بدزبانی کی ہے جس کی وجہ سے وہ جرأت کے ساتھ اعمال ناشائست کرنے لگے اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو اس طرح پر چانے لگے کہ یہ سب منہماج نبوت ہے۔ جیسے وہ تھے ویسے ہی ہم ہیں یا ہم کو بھی مانویاں کو بھی مکار کہو!!! (معاذ اللہ)

ایک بڑا نہی خطرہ

مرزا قادیانی نے جو عوامی اکثر انبیاء کے اوتار ہونے کا کیا ہے یا مستعار طور پر ابن اللہ وغیرہ کا بلکہ ابواللہ کا بھی کیا ہے اس کو میں مذہبی خطرہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ پندرہ برس میں بعد ان کی وفات کے یہ باتیں سب مفقود ہو جائیں گی، سب سے بڑا صدمہ مرزا قادیانی کے مشن اور

زیادہ تر ان کے مریدوں سے یہ پہنچا ہے کہ موجودہ نسل کے لامہ ہب اور بلخد گروہ کی انہوں نے
تامعلوم طور پر سرپرستی کی ہے۔ جب یہ لوگ ایک شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ افعال۔ (۱) خلاف
عدالت (۲) خلاف اجتماع قوی (۳) خلاف کفایت شعاراتی (۴) خلاف سعی و مخت لعنتی برخلاف
ہر چہار اصول اصلاح اور اصول دین کے کرتا ہے۔ مگر اپنے افعال کو نمونہ دوسرے انبیاء کا قرار دیتا
ہے اور سوائے ایک کے کل انسانوں سے اپنے آپ کو واپس بتاتا ہے مگر جب اس پر اعتراض ہوتا
ہے تو اس ایک ہادی گو بھی مثل اپنے خاطری و غلط فہم ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ لوگ ایسا دیکھتے ہیں اور
پھر ہزاروں آدمیوں کا اعتقاد اس کی طرف دیکھتے ہیں اور اخبارات و کتب و رسائل اس کی مدح
سے مملو پاتے ہیں۔ تب یہ لوگ بغیر جانچ کے یہ سمجھتے لگتے ہیں۔ اجی پہلے زمانہ میں بھی ایسے ہی
ڈھونٹنے اور کرایہ کے حواری اور تعریف کرنے والے ہوں گے۔ جب اس تعلیم و تہذیب کے زمان
میں ایک معمولی شخص نبی بن گیا تو اس وقت نبی بن جانا کیا مشکل تھا؟ (نحوہ بالشہ) میں جوچے دل
سے سلسلہ انبیاء علیہم السلام کو جس کا ذکر قرآن میں چاہا اور منزل من اللہ مانتا ہوں۔ میرے نزدیک
یہ غلط نمونہ نبی اور مرسل کا یہ تعلیم جس کی غرض ذاتی تعلیم اور جلب مفتحت کے سوا کچھ نہیں ہے۔
ایک درد انگیز صدمہ دینداروں کے لئے ہے۔ یہ شکر ہے کہ متواتر پیشین گوئیوں کے غلط ہو جانے
سے اس دعوت جدید کی وقعت نہیں ہونے پائی۔ ورنہ جہلاء جو نہیں جانتے کہ کامل انسان میں اور
فضل ترین نمونہ انسانی میں کیا صفات ہوئی چاہئیں۔ دین کو بھی اشتہاروں کے ذریعہ سے خرید
لیتے۔ جس طرح وہ مہلک امراض کی دواؤں کو اشتہاری طبیبوں سے لیتے ہیں۔ دراصل ان انازوی
طبیبوں اور اشتہاری نبیوں میں امور مشابہ فیہ بہت ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ محنت وزر کو لیتے ہیں اور
یہ ایمان و ذر کو۔

صیغہ اصلاح کے اصول کے لحاظ سے مرزا قادریانی پر نظر

میں نے پھر اصول اصلاح میں قوی ترقی کے لئے چار اصول قرآن شریف سے اخذ
کیے تھے۔ اگر مرزا قادریانی کی زندگی میں ان کا ظہور دیکھا جاتا تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ جہاں ہم
نے ان پر اعتراض کئے ہیں وہاں عملی اخلاق کے لحاظ سے ان کی تعریف بھی کرتے، مگر نہایت
افسوں کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ لقدس کے لمبے چوڑے و عظیلوں اور دعاوی کے ساتھ قوی ترقی
کے اصل معاملات سے مرزا قادریانی اور ان کے حواری بالکل بے پرواہ ہیں۔

..... عدالت یا انصاف ایک لازی شرط انسانی ترقی کی ہے اس کا یہ حال ہے کہ مرزا قادریانی نے

ایک بالغہ عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے (جس میں ان کو ناکامیابی ہوئی) اذل تو خود اس لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی بھی کوشش نہیں کی جو لازمی چیز ہر معاہدہ میں ہے۔ دوسرے جس لڑکے سے اس کا عقد ہوا اس کی موت کی دھمکی دی جو باوجود گزرنے مقررہ معیاد پوری نہیں ہوئی۔ تیرے اپنی بیوی کو طلاق کی دھمکی دی اور اپنے ایک بیٹے کی زوجہ پر شدید کیا کہ اس نکاح میں کوشش کرے اور اگر بیٹا زوجہ خود کو طلاق نہ دے تو بیٹے کو عاق کرنے کی دھمکی دی۔ ان کے ان پرائیوریت خطوط کی نقول بلا تردید کے مولوی شاہ اللہ صاحب ”رسالہ الہمماں مرزا“ میں چھاپ چکے ہیں۔

۲.....اتفاق قومی میں نبوت کے دعوئی سے جو اختلاف پڑا اس سے میں قطع نظر کرتا ہوں مگر مرزا قادریانی نے علاوہ اس کے قوم کی بخواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اول انہوں نے خود جہاد بالسیف سے انکار کیا اپنی اور مولویوں کی مخالفت کی یہ وجہ بتائی کہ علماء جہاد کے اور خونی مہدی کے قاتل ہیں۔ گویا ایک غیر مہدیب اور غیر قوم گورنمنٹ کی نگاہ میں اپنے تین خیر خواہ اور عام مسلمانوں کو ایک خونی مذہب کا قائل اور بخواہ سر کار کا ظاہر کریا۔ صرف یہ کوشش ظاہر کرتی ہے کہ مرزا قادریانی کوئی تینک نیت خیر خواہ مسلمانوں کے نہیں ہیں۔ دوسرے امام مہدی علیہ الرضوان کو خونی قرار دینا در پرده جہاد بیوی کی ہٹک اور تذمیل ہے۔ ان کا مقابلہ سر سید کی خیر خواہی سے کیا جائے جس نے دہائیوں کو بچانے کے لئے اعلان کیا کہ میں خود دہائی ہوں تب فرق معلوم ہو گا۔ دوسری دلیل اس بات کی کہ مرزا قادریانی اپنے ذرا سے آرام کو قوم اور انسانوں کی بہبود و اتفاق پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ قلبی تکلیف کی پرواہ نہ کی کیونکہ بقول خود خدا کی طرف سے مامور ہو چکے تھے۔ مگر ایک مجھ سے ہے کہ وہ خاص مسلمانوں کی موت اور ہلاکت کی برابری میں گویاں کرتے رہے اور اس میں کسی درجہ اول کے دھمکانے اور چلکلنے پر صاف وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی نبی الہمماں کی اشاعت ایک ادنیٰ مجھ سے ہٹکنے سے کیسے بند کر سکتا ہے؟ عوام انساں دھمکانے کھائیں کہ نبی یا ولی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ سچ نے تن تباہ مصلوب ہوتا اور حسینؑ نے تین دن کی بھوک و پیاس میں ہزاروں رخنوں سے شہید ہوتا قبول کیا اور کلہ حق کو نہ چھوڑا۔ اگر اسی مثالیں نہ ہوں تو لوگ مذہب اور خدا سے مخفف ہو جائیں اور اگر ایسے لوگ نہ ہوں جو مرزا قادریانی کو سچ اور حسینؑ سے افضل سمجھتے ہیں، تو دنیا میں دین اور عقل کو کارگزاری اور ہدایت کی گنجائش نہ ملے۔ نبی اور مصلح کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ اکثر لوگ کم عقل ہوتے ہیں اور مکاروں کے

جال میں پڑ جاتے ہیں۔

۳.....کنایت شعرا، ہمارا نہ ہب یہ ہے کہ جو کچھ دولت یا قوت بندوں کو ملی ہے وہ خدا کی طرف سے امانت ہے۔ اس کو نہایت احتیاط سے صرف کرنا چاہئے۔ برخلاف اس کے اپنی دولت نہیں بلکہ چندہ کے روپیے سے جو مسلمانوں کی گاڑی مکانی سے آتا ہے مرزا قادریانی اعلانیہ اسراف کرتے ہیں۔

ایک ظاہر ثبوت وہ عرضی ہے جو بعض نیک فرش غریب مریدوں نے مرزا قادریانی کے نام صحیح کر لکھا تھا کہ چندہ بے دردی سے خرچ ہوتا ہے۔ لٹکر خانہ جو مسافروں کے لئے ہے اس میں آپ کے ذاتی ملازم (خانگی باغ کے) کھانا کھاتے ہیں۔ اس کا جواب الحکم میں مرزا قادریانی نے شائع کیا ہے کہ میں کوئی بنیان نہیں کر حساب رکھوں، جس طرح میں چاہوں گا خرچ کروں گا۔ العجب! ہر شخص امانت کے روپے کیلئے بنیا ہوتا ہے منہاج نبوت پر مرزا قادریانی اس قدر زور دیا کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے وہ قصہ نہیں پڑھا کہ عقیل نے حضرت علیؑ کی دعوت کی تھی۔ تین دن کی خوراک میں سے بچا کر چدر و ٹیاں تیار کیں تاکہ انہی مفلسی کو ظاہر کریں۔ حضرت علیؑ نے اسی نسبت سے ان کے روزینہ میں کمی کر دی۔ کیا ان کو ظلیفہ دوم کی چادر کا قصہ نہیں معلوم؟ پھر ایک شخص کس جرأت سے کہتا ہے کہ میں بنیان نہیں۔ سہی فقرہ سمجھداروں کے لئے کافی ہے۔ ہم کوخت افسوس اور حیرت ہے حکیم نور الدین قادریانی پر جو اپنے زعم میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم نے ایک ایسا رسول اور ایک ایسا منہاج بننا کہ اسلام پر یا مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ بڑے سے بڑا دشمن اسلام کو اس سے زیادہ سبک کیا کر سکتا ہے کا یہے شخص کو میں خاتم النبیین محمد بن عبد اللہ کا بروز بتائے؟

۴.....سمی و محنت، ہمارا صیغہ گدا گری اور سستی کا خفت مختلف ہے اور یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ محنت اور سمی سے گزر کریں۔ سہی تعلیم اسلامی ہے۔ گدا گری اس لئے منع ہے کہ وہ انسان کو دوسرے پر پار کرتی ہے، کہنے کو گدا گر کہتا ہے کہ مجھ کو دو تو دنیا اور دین میں آرام پاؤ گے مگر چونکہ وہ اپنے نفس کے لئے مانگتا ہے اس لئے برآ کرتا ہے۔ ربوکی حرمت کی اصل وجہ نہیں ہے کہ اس سے توکل جاتا رہتا ہے کہ نکلوں کل تو جائیداد سکنی ورزی کافی ہواں وقت بھی نہیں رہے گا، بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہر وقت محنت اور سمی جو انسانی ترقی کا لازم ہے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جائیداد و تجارت کے باقی رکھنے کے لئے بہت توجہ درکار ہے اس لئے سمی فرض ہے۔

مرزا قادریانی نے سب مولویوں اور پیروں اور فقیروں سے زیادہ دوسرے کی محنت سے

گزر کرنے اور اپنی جائیداد بڑھانے کی مثال قائم کی ہے۔ ہم نے قرآن و حدیث و تورات و انجیل میں خلاش کیا۔ مگر کہیں پتہ نہ ملا کہ کسی نبی یا امام برحق نے اپنی تعلیم کی وجہ سے اپنی مالی حالت درست کی ہو۔ برخلاف اس کے ہم مرزا قادریانی کا اشتہار کشی نوح میں صفحہ ۶ پر دیکھتے ہیں۔ جس کے پڑھنے سے ہم پر اس قدر حقائق ان کی تعلیم کے ظاہر ہوتے ہیں جن کے بیان کرنے کے لئے ایک بڑا مضمون درکار ہے۔ وہ اشتہار یہاں پرقل کیا جاتا ہے۔

”چونکہ آئندہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں بھیل میں جائے اور ہمارے گھر میں جس کے بعض حصوں میں مرد مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں، بخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہوں گے ہفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا۔ جس میں ہمارا حصہ ہے اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں۔ میری دانست میں یہ حوصلی جو ہمارے مکان کا جزو ہو سکتی ہے۔ دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور سُکتی کے ہو گا۔ نہ معلوم کس کو اس بھارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق و رازق ہے اور اعمال صالح کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے بھی دیکھا کہ ہمارا گھر بطور سُکتی کے تو ہے مگر آئندہ اس سُکتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی اس لئے توسعی کی ضرورت پڑی، ”والسلام على من اتبع الهدى“، ”اشتہر مرزا غلام احمد قادریانی“۔

اس کے مفصلہ ذیل امور معلوم ہوئے۔

۱.....مرزا قادریانی کا گھر سُکتی نوح ہے اور طاعون سے محفوظ رہے گا۔

۲.....مرزا قادریانی کے جس قدر گھر قریب ہیں وہ بھی شامل ہو جائیں تو سُکتی نوح بن جائیں گے۔

۳.....مرزا قادریانی کو مریدوں کی طرف سے کثیر ہائے زریل جائیں تو وہ اس قاعدہ کے رو سے اپنے مکان کو توسعی کرتے کرتے ایک دنیا کو طاعون سے بچاسکتے۔ گویا طاعون اس لئے بھیجا گیا ہے کہ لوگ مرزا قادریانی کا مکان وسیع کر کے اس طاعون سے بچ جائیں اور چونکہ طاعون بقول ان کے ایک عذاب الہی ہے جو اس وجہ سے آیا ہے کہ لوگ ان کی نبوت اور سیاحت سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی نبوت اس وجہ سے ہوئی ہے کہ ان کے مکان اور جانکاری میں وسعت ہو کیونکہ

(۱) سیاحت علت طاعون (۲) طاعون علت توسعہ مکان (۳) توسعہ مکان علت چندہ۔ پس سیاحت کا مقصد تحصیل زر ہوا، ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس سے زیادہ صرف گداگری کیا ہوگی؟ شاید یہ شبہ غلط ہواں لئے میں صاف صاف طور پر بذریعہ اس مضمون کے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یوم دعویٰ الہام سے اب تک مرزا قادریانی نے اپنی یا لواحقین کی جاندار بڑھائی یا نہیں اور جو جائیداد خریدی ہے وہ وقف ہے یا ذلتی۔ وقف نامہ رجسٹری شدہ ہے یا نہیں۔ اس کی نقل شائع کی جائے اس معیار پر اگر مرزا قادریانی صحیح اترے (بشرطیکہ بے لاگ فحصل تحقیق کریں) تو ہم پر معدۃت اس چوتھے اعتراض کو واپس لیں گے ورنہ سب مسلمانوں سے کہیں گے کہ اصلاح تمدن چاہتے ہو تو ایسے مدعاوں سے بھاگو۔

خلاصہ..... الغرض اس تمام غل و شور سے جو جدید سیاحت کا پھیلا ہے نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بغیر کسی تدبی فائدے کے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ انبیاء کی ہٹک ہوئی۔ مذاہب الہامی پر اعتراض کرنے کا ملک دین کو بہت اچھا بہانہ ہاتھ آیا۔ بہت سے لوگوں نے دین کے نام سے اچھی اچھی تشویشیں وصول کرنا اور روپیہ پیدا کرنے کا شیوه کر لیا۔ ایک شخص کی تعریف میں خدا اور رسول کی تعریف کو گرد کر دیا۔ کیونکہ خدا اور انبیاء اولو العزرم کی تعریف بھی ایسی نہ ہوئی ہوگی۔ بد نما تاویلات اور بد نام کن مقدمہ بازیاں ہوئیں۔ اگر یہ سب باتیں کسی تدبی مفید نتیجے تک پہنچنے کے واسطے ہوتیں تب بھی ایک تسلی تھی۔ مگر یہ سب اس لئے ہوا کہ چند آدمیوں کو ایک مشغلہ ناموری اور حیله، رزق در کار تھا، مگر کیا یہ تحریک محض پیکار ہے ہرگز نہیں؟ اس سے کم از کم لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں میں زود اعتمادی بہت ہے اور اس کی اصلاح جب ہی ہو سکتی ہے جب دین کے پہنچنے اصول پر وہ قائم ہوں۔ اس سے سمجھداروں کو اطمینان ہو گیا کہ استقلال کے ساتھ ہر کام میں خاصی کامیابی ہو سکتی ہے کیونکہ ذاتی اور شخصی تحریک میں جب یہ رونق ہے تو قوی تحریک میں کیوں نہ ہوگی؟ بعض لوگ جو اس مذہبی تحریک کو (اپنی بدگمانی یا گھبری فراست سے) زرکشی اور نہ ہب کی نہیں اڑانے کا ایک ایسا جال سمجھتے ہیں جو چند مخصوصوں نے جن کے دل میں نہ خوف خدا ہے نہ یقین قیامت کھڑا کیا ہے۔ ان کو بھی اطمینان ہے کہ الہی قوت ضرور موجود ہے جس نے اس تحریک میں کوئی بڑی کامیابی نہ ہونے دی۔ ہر سمجھدار آدمی کے تین چار الگل کی باتوں میں ایک آدھہ صحیح ہو جاتی ہے۔ اس تحریک کے بانی یہ بھی نہ کر سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی لائھی بغیر آواز اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ آخر میں اس بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ جمارے مرزاںی دوست اور

عتقداً مضمون کو پڑھ کر رافروختہ نہ ہوں کیونکہ یہ ان کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے۔ اگر ان کو تکلیف پہنچتے معاف کریں جس طرح وہ جراح کو معاف کرتے ہیں۔ جو زخم آلاش دو کرتا ہے، وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ آیا ایسا انسان افضل ترین عباد خدا، بعد رسول عرب کے ہو سکتا ہے؟ وہ غور کریں کہ ہم نے کوئی غلط بات اس مضمون میں لکھی ہے اور پھر بھی اگر ان کو کوئی فائدہ اس مضمون سے نہ ہوتا بھی وہ اس کو نیک نتی پر محول کریں۔

فقط

غلام اعلقین

مضمون دیگر عصر جدید

سال گذشتہ میں قادیانی تحریک کے عنوان سے ہم نے ایک مضمون ہند کے ایک جدید سعی کے متعلق لکھا تھا۔ جس کا اثر جماعت کے بعض ارکان پر اچھا پڑا۔ چند مضمومین جواب کے نام سے سچ قادیانی کے بعض ہیروؤں نے اس زمانہ میں شائع کئے تھے۔ جن میں سے دو مضمومین کا ذکر اکتوبر ۱۹۰۵ء کے عصر جدید میں کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے ایک تو قابل جواب ہی نہ تھا اور دوسرا یعنی خوبیہ کمال الدین مرزا کی مضمون تحریکی میں از ہا اور با وجود وعدہ آگے نہ بڑھا سکے۔ اس جماعت کے "لیڈر قوم" اور "مخدوم الملحق" یعنی عبدالکریم سیاکلوئی آنجہانی جیسا کہ ان کے زمانہ پہاری کے ملفوظات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے مضمون کا جواب نہ دے سکنے کا واغ حسرت اپنے ساتھ لے گئے۔

"اے بساخانہ دشمن ک تو ویران کر دوی"

مگر اسی زمانہ میں ریویو آف ریلیجنس کے قابل ایڈیٹر مسٹر محمد علی لاہوری ایم۔ اے نے ایک مضمون اپنے رسالہ میں بعنوان ایک نیا معرض، شائع کیا تھا، مگر برسالہ ہمارے پاس نہیں بیجا گیا۔ چند ماہ ہوئے ہم نے اس ریویو کے پرانے پچھے مغلکوئے تو یہ مضمون نظر پڑا اور اب اس کے متعلق مختصر رائے دینا اسلئے ضروری ہے کہ صاحب مضمون نے کمی جگہ ہم سے یہ سوال کیا

ہے کہ ہم سچے اور جھوٹے مدعی کا نشان بتائیں۔ اس کے متعلق ایڈیٹر موصوف نے خود ایک نشان پیش کیا ہے۔ جو تھیسٹ ہندی میں اس طرح بیان ہو سکتا ہے کہ ”صلتی کا نام گاڑی“ اور اس کا ثبوت صاحب موصوف نے اس آیت مبارکہ سے اخذ کیا ہے ”إِنَّا لَنَصْرُ رَسُولَنَا وَالَّذِينَ آتَيْنَا لَهُ الْحَمْدَ وَالدُّلَّا.“ (المؤمنون ۱۵) یعنی ”ہم بے شک مدد کرتے ہیں اس دنیاوی زندگی میں اپنے رسولوں کی اور ان آدمیوں کی جو ایمان لاتے ہیں“ اور اس آیت سے یہ نتیجہ نکلا گیا ہے کہ چونکہ مرزا قادیانی کا کام روپ ترقی ہے اور ہر یہ بڑھتے جاتے ہیں اس لئے وہ یقیناً سچے ہے ہیں۔

آیت مذکورہ بالا کے علاوہ اسی مضمون کی اور بھی آیات قرآن شریف میں موجود ہیں اور اگر ان آیتوں کا وہی مطلب ہے جو مسیح موعده علی لاہوری اور دیگر مرزا یوں نے سمجھا ہے اور امداد الٰہی کے سبھی معنی ہیں کہ کسی مدعی کی دولت یا سریدوں کی تعداد میں زیادتی ہو تو ہم ایک لمحہ کے لئے مرزا قادیانی کے ابتدائی دعویٰ سے لے کر انتہائی الہام تک بلا دلیل و محبت مانتے پر آمادہ ہیں۔ بشرطیکہ وہ ان دو باتوں کو جو بطور امور تنقیح طلب کے ہم نے اوپر لکھے ہیں۔ قرآن یا عقل یا ہر دو سے ثابت کر دیں۔

ہم کو یہ معلوم ہے کہ عبد الکریم سیا لکوٹی مرزا ہی نے سلطان کا پھوڑا نکلنے سے قبل جو آخری مضمون ”الحكم“ میں شائع کیا تھا وہ زیادہ تر اسی آیت مذکورہ کے غلط معنی پر پتی تھا اور اسی غلط تفسیر کی وجہ سے متوفی نے آئندہ اہل بیت ﷺ کی نسبت نہایت گستاخانہ الفاظ لکھے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو ”بُتْ نَانْجَار“ کہنے میں اس شخص کی دریدہ وتنی نے تماں نہیں، کیا تھا اور وجہ اس کی سبھی ظاہر کی تھی کہ خدا نے ان کو ہمیشہ ”ناکامیاب“ اور ”خاسر“ اور ”مغضوب علیہم“ رکھا اور ان کے مخالفوں کی مدد کی۔ اس زمانہ میں میرے ایک لاائق دوست نے بذریعہ تحریر نہایت ہمدردی کے ساتھ فرقہ قادیانی کے اس رکن کریم کو ایک طویل تحریر لکھی تھی جس میں ظاہر کیا تھا کہ اگر اس شخص کا یہی عقیدہ رہا تو بوجب کلام مجید اس کا انجام انتہا درج کا کفر و گمراہی میں ہو گا۔ جو بے شمار آیات اس تحریر میں درج کی گئی تھیں۔ ان کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ مگر چند متواتر اور نہایت کثرت سے بیان کئے ہوئے قرآنی یا متواتر تھوڑی کی طرف ہم ایڈیٹر ”ریویو آف ریلیجن“ کو متوجہ کرنا چاہئے ہیں اور ہم اصرار کے ساتھ ان مطالب کا جواب چاہئے ہیں۔

خدانے بیان کیا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف عبادت و اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی ہے کہ وہ سب کو گمراہ کر دے گا ”إِنَّا عَذَّكَ مِنْهُمْ“

الْمُخْلَصِينَ“ (ابر٢٠) مگر صرف تیرے خاص بندوں کو، خدا نے دوسرا جگہ کہا ہے ”وَأَقْدَدْ صَدْقَ عَنْهُمْ أَئْتَيْشُ ظُلْمًا“ (سما٢٠) شیطان نے اپنے اس خیال کو سچا کر دکھایا۔ اب قادریانی فرقہ بتائیں کہ کون قابل اطاعت اور لاائق پرستش ہے؟ خدا، یا امیں؟ اور اس دنیا میں کس کی اطاعت کرنے والے زیادہ ہیں؟

۲ بنی اسرائیل کی عورتوں کو چھوڑ کر فرعون اور قوم فرعون ان کے بچوں کو قتل کر دیتی تھی اور اس نسبت قرآن مجید میں کہا گیا ہے ”وَفِي ذَالِكَ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ“ (آل عمران ۱۳۱) پس حکماء سلسلہ قادریانیہ جواب دیں کہ طریقہ فرعون حق پر تھا یاملت ابراہیمی، اور قتل ہونے والوں کی اس زندگی میں خدا نے کیا مدودی؟

۳ بقول مرزا قادریانی، سچ مصلوب ہوئے اور یہود نے حق حاصل کی ان دونوں میں کون حق پر تھا اور کس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے؟

۴ خلفاء اربعہ اور سبطین میں سے تمبلہ چھ کے پانچ قنس و شنوں کے ساتھ سے ہلاک ہوئے۔ اس صورت میں حیات دنیا میں ان کی کیا مدود خدا نے کی؟ جبکہ اس نے وعدہ کیا ہے ”کانْ خَفَا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ“ (الردم ۷۷) ان چند مشاٹوں سے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر مرزا یحیوں کی تفسیر صحیح ہے تو دنیا میں اکثر ظالم، فاجر، بدکار، فاسق، جھوٹے، قابل اطاعت اور خدا کے سچے رسول مامور اور مومن ہیں اور سب کو انہیں کی مدد و دی کرنی چاہئے۔ اگر یہ معنے صحیح ہیں (اور جاہلوں کو بہکانے کے واسطے کوئی اخبار یا رسالت یا کتاب قادریانی جماعت کی انہی نہیں لکھتی جس میں نشان کا میاہی پر زور نہیں دیا جاتا) تو قرآن شریف کی باقی تعلیم اخلاق و صبر و تحمل و تقوی و غیرہ کی نضول اور بیکار ہے۔

اگر دنیاوی کامیابی معيار حق و باطل کا ہے تو نشان جس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے ایک خوفناک گمراہی اور ایک ہولناک غار ہے۔ پس آیت قرآنی کے ہر گز وہ معنی نہیں ہیں جو جناب مرزا قادریانی یا حکیم نور الدین قادریانی لیتے ہیں۔

شاید یہ کہا جائے کہ نشان بالا صرف مامور من اللہ کے ساتھ خاص یعنی جو شخص خدا کی طرف سے مرسل ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کو کامیابی ہوتا وہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور ہم بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ آیت ”لَوْ تَقُولُ عَلَيْنَا بِمُضْطَرِ الْأَقْوَانِ“ (المائدہ ۲۲۳) سے مدد لے کر یہی متنے پہنانے جائیں گے۔ اس آہت کے معنی یہ ہیں کہ اے محمد! اگر تو ہماری طرف غلط باقیں

منسوب کرے تو ہم تیری گرفت کر لیں گے اور گردن تیری منقطع کر دیں گے۔ اس آیت کے معنی بیان کرنے میں بھی یا تو حد درج کا دھوکا دیا جاتا ہے یا انتہا درج کی سادہ لوگی برقراری جاتی ہے۔ دعویٰ صرف اس قدر ہے کہ اگرچا شفیر (بفرض حال) جھوٹے الہام بنانے لگے تو اس کوخت مرزا ملے گی۔ اس سے اگر یہ لازم بھی آئے کہ اس دنیا میں سراط میگی تو یہ کہاں سے لازم آیا کہ جھوٹے شفیر کے ساتھ بھی سلوک ہوگا۔ یا جس کے ساتھ ایسا سلوک ہو وہ جھوٹا شفیر ہے؟ ”يَقُلُونَ الْأَنْبِيَاءُ بَغَيْرِ الْحَقِّ“ (البقرہ ۲۱) (نبیوں کو بلا وجہ کرتے ہیں) اس آیت کی تاویل سادہ لوحون کے سمجھانے کے لئے ممکن ہے۔ مگر تاریخی تو اتو نہ ہی شہادت اور تمام دنیا کے اجماع کو باطل کرنا کہ حضرت زکریا، یا حضرت سیدنا شہید نہیں ہوئے۔ ایک ایسا جرأت کا کام ہے۔ جس کے سامنے دہلی کے ایک مرزا کا دعویٰ بھی کہ حضرت امام حسینؑ شہید نہیں ہوئے۔ پہکا اور ہلکا معلوم ہوتا ہے۔

ہنس آیت مذکورہ سے یہ تجویز نکانا کہ جو خصوص جھوٹا دعویٰ کرے وہ جلد ہلاک ہو جاتا ہے کسی صحیح عقل اور متعارف منطق کے رو سے نہیں چل سکتا اور اس سے یہ بھی تجویز نکلے گا کہ دنیا میں نہ کوئی جھوٹا نہ ہب چلا ہے اور نہ چل سکتا ہے۔

حالانکہ جھوٹے سلسلے ہمیشہ موجود ہے ہیں اور اب بھی ہر نہ ہب میں موجود ہیں اور مدت تک ان کے بانی رفق کے ساتھ رہے اور عزت کے ساتھ رہے۔
ہم نے اس مختصر مضمون میں ابھی تک مسٹر محمد علی لاہوری بلکہ کل فرقہ مرزا یہ کی عمدہ ترین دلیل کو جس پر انہیں بہت ناز ہے تخریز اور منع تمام خرایبوں اور فسادات کا ثابت کیا ہے بلکہ دو باتیں بتائی اور باتی ہیں۔

..... اول یہ کہ آیت مذکورہ کے اصل معنی کیا ہیں۔

..... ۲ یہ کہ سچ اور جھوٹے میں امتیازی نشان کیا ہے۔

مگر ان ہر دو مباحث کو ہم اس وقت اس لئے ملتوی کرتے ہیں کہ اوقل ایمیٹر ”ریو یو آف دبلیون“ اپنے اس امتیازی نشان کو واپس لیں اور آیت مذکورہ کے معنے سمجھنے میں استفادہ کے خواہش مند ہوں۔ اگر وہ کسی تعلیم یافتہ اور بے لارگ جیوری کو ہے وہ خود غیر مرزا نہیں میں سے منتخب کریں یہ یقین دلائیں کہ جو امتیازی نشان انہوں نے مقرر کیا ہے وہ قابل قبول ہے یا ان کے بتائے ہوئے معنے قرآن کی آیات کو ملانے سے نکلتے ہیں کہ جو نہ ہب چل جائے وہ ضرور سچا ہے۔

تب ہم کو دوسرے تیجات پر بحث کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن اگر وہ اپنے دعویٰ سے عاجز ہوں تو ہم کسی آئندہ تحریر میں اس بحث کے باقی حصے کو ہدیہ ناظرین کریں گے۔ اگرچہ اس نمبر میں ہم اس مضمون پر مفصل بحث نہیں کریں گے مگر بطور مشورہ حکیم نور الدین قادریانی اور محمد علی قادریانی سے عرض کریں گے کہ حیات دنیا کی امداد کے وعدے کی تفسیر اور توضیح کرنے سے پہلے وہ اس آیت کو بھی اپنے سامنے رکھیں۔

كُلُّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهُوَى الْفُرْيَادُ إِسْتَكْبَرُتُمْ فَفَرِيقًا تَقْتَلُونَ (البقرہ ۸۷) جس وقت کوئی رسول ان کی نفسانی خواہش کے خلاف آیا تو ایک گروہ کو انہوں نے جھٹالا یا اور ایک گروہ کو قتل کیا۔

دوسرے ان آیات پر غور کریں جہاں کافروں اور بدکاروں کو اس دنیا میں مہلت دینے کا ذکر ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ لوگ دھوکے میں نہ پڑ جاتے تو کفار کے مکانوں کی چیزوں، ہم سونے چاندی کی کردیتے۔

ادرود اس پر بھی غور کریں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بے ادبی بمقابل مرتضیٰ قادریانی کے اس وجہ سے الحکم اور متوفی سیاکلوئی نے بارہا کی ہے کہ ان کے مدگار کم تھے۔ اس سے قادریانی جماعت کی قوت ایمانی اور خوف خدا کا پتہ کہاں تک چلتا ہے اور کیوں ہم ان کے سلسلہ کو محض اس وجہ سے سمجھ سلسلہ سے بہتر سمجھ لیں؟ کہ گورنمنٹ انگریزی بہ نسبت رویوں کے زیادہ فاض طبع اور عادل ہے اور مدعاں نہ ہب کوخت سزا نہیں دیتی۔ (علام القلین)

صیمیہ... خواجه غلام فہلیں صاحب کا یہ مضمون چونکہ نہایت ممتاز اور تہذیب اور انصاف سے لکھا گیا ہے اس لئے عصر جدید سے اس مضمون کو علیحدہ کر کے طبع کرایا گیا۔ خواجه صاحب کے اس مضمون کی زیادہ تحقیق اور تفصیل رسالہ عربت خیز اور فیصلہ آسمانی حصہ میں صفحہ ۳۱ سے تک ۸۰ میں سے دیکھیں۔ ان دونوں رسالوں میں تاریخی تواتر اور آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے۔ ناظرین اسے دیکھیں۔ ان دونوں رسالوں میں تاریخی تواتر اور آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے کہ دنیا میں نبی ایسے بھی ہوئے ہیں جو قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت مصیبت میں مختار ہے۔ ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائیں۔ اس کے خلاف بہت جھوٹے مدعاں نبوت اور کافر۔ فاسق، عمر بر راحت اور جنین کی زندگی بس رکرتے رہے اور کرتے ہیں اور ایمانداروں سے زیادہ عیش و آرام میں چیزیں۔ بلکہ ان میں سے ایسے بھی ہوئے جنہیں تمام عمر بھی سر میں درد بھی نہ ہوا۔ ان دونوں باقوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا کی راحت اور عیش و آرام پھوٹ کی فلاخ اور کامیابی کا معیار ہرگز نہیں۔

ہو سکا۔ ”وَمَا مَنَعَ الْحَيَّةَ الدُّنْيَا إِلَّا غُرُورًا“ اس پر وہی فخر کر سکتا ہے جس کا مقصد اعلیٰ صرف دنیا ہو۔ ان دونوں رسالوں کو دیکھنے کے بعد قادریانی جماعت کی ایک اعلیٰ قابل ناز و فردیل بیکار ہو جاتی ہے اور رسالہ معاشر اسکے دیکھنے سے مرزا غلام احمد قادریانی کی کامیابی کی حقیقت بھی علتی ہے۔ فقط



حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆.....☆ قادیانیوں کا حکم مرتد کا ہے۔ مرتد مردیا عورت سے نکاح نہیں ہوتا۔ اس لئے قادیانی لاکی سے جو اولاد ہوگی وہ ولد المحرام ہوگی۔

قادیانیوں کی وکالت کی قیامت کے دن مرزاعلام احمد قادریانی کے
غمبز میں ہوں گے۔

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆.....مرزا قادیانی سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے وہریہ
ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

☆.....قادیانی کا ذبیحہ کسی حال میں بھی حلال نہیں بلکہ
مردار ہے۔

☆.....مرزا نیو میرے اس سوال کا جواب دو کہ 52 سال
جھوٹ بننے والا سمجھ موعد کیسے من گیا؟۔



حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆.....کسی مرزا لی کو دامد نہا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، مسکھ،
چوڑھے کو دامد نہا لیا جائے۔

☆.....جس شخص نے کہا کہ قادیانی مسلمانوں سے اچھے
ہیں وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہو گیا۔

☆.....مرزا نیوں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ مغارب
کافروں کی ہے اور مغارب نے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔



لَا يَنْهَاكُنَّ لَّا يَنْهَاكُنَّ

صَحِيفَةِ رَحْمَانِيَّةٍ

(۱۲)

حضرت مولانا عبد الغفار خان

حضرت مولانا عبد الشكور لکھنؤی

اسلامی چیلنج

چیلنج اس بات پر دیا گیا ہے کہ ہمارے علمائے کالمین نے کامل طور سے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مجید اور احادیث صحیح نبوی کی رو سے مرزا غلام احمد قادریانی جھوٹے تھے۔ اب حضرت مسیح کی حیات و ممات کے ذکر کو خواہ خواہ چھیڑنا صرف مرزا قادریانی کے کذب پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ہے اور اصل مذہ عاًسے گریز کا ایک طریقہ نکلا ہے۔ اب مرزا نبوں کا فرض ہے کہ اس بحث کے پیش کرنے کی وجہ بیان کریں۔ مگر اس چیلنج کو اچھی طرح دیکھ کر۔ اسے خوب سمجھ لیں کہ جس کا جھونا ہونا ہر طرح ثابت ہو گیا ہو۔ اس کے ماننے والے اس کی صداقت ثابت کرنے سے عاجز ہوں، وہ مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسے جھوٹے کی صداقت قرآن شریف سے ثابت سمجھنا، اللہ و رسول کو سخت الزام دینا ہے۔ اگر کچھ عقل ہے تو اسے سمجھو؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَنَصْلٰى عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مرزاً حضرات مرزاً غلام احمد قادریانی کو خدا کا رسول اور اس کا برگزیدہ سمجھتے ہیں اور صرف مانتے ہی نہیں ہیں بلکہ دوسروں سے مٹانے کے لئے بڑے کوشش ہیں۔ اعلانیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزاً قادریانی خدا کے برگزیدہ تھے۔ انہیں مانو، اہل حق نے ان کے سمجھانے کے لئے بہت کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ وہ توجہ ہی نہیں کرتے۔ ہمارے رسالوں کو تحقیقیت اور انصاف کی نظر سے دیکھتے ہی نہیں۔ جوان کے مرشد نے کہہ دیا ہے اسی پر ان کا عمل ہے۔ اگرچہ وہ عقولاً اور فقلاً کیسا ہی غلط ہو۔ میں نے اسلامی اعلان میں چالیس سے زیادہ ان رسالوں کے نام بتائے ہیں جن میں مرزاً قادریانی کا جھونا ہونا قرآن سے صحیح حدیثوں سے، عقل سے، مرزاً قادریانی کے پختہ اقراروں سے، ان کے جھوٹے دعویٰ سے، یقینی طور سے ثابت کر دیا ہے۔ میں نے اسلامی اعلان میں بہ نظر خیر خواہی اس کا نمونہ دیکھایا ہے اور اسے کثرت سے شائع کیا ہے۔ اب مرزاً یوں کا فرض تھا کہ ان رسالوں کو منکرو کر دیکھتے اور ہمارے الزامات کا جواب دیتے اور اپنے جھوٹے نبی کی صداقت ثابت کرتے، یہ تو کسی سے نہ ہو سکا، مگر ایک سیاًکلوٹی مرزاً ای نے ہمارے اعلان کے جواب میں اپنا پتھر ہمارے پاس بھیجا۔ جس میں انہوں نے اپنے جاہلانہ خیال کے موافق حضرت سعیؑ کی موت ثابت کی ہے اور مسلمانوں کے اس خیال کو غلط تباہیا ہے کہ حضرت سعیؑ زندہ ہیں اور ہم سے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ اس سے ان کی کمال ناداً فہی اور تیرہ دونی ثابت ہوتی ہے دو وجہ سے۔

ایک یہ کہ ہر فہیدہ اس کو سمجھتا ہے کہ جو اعلان میں نے بھیجا تھا اگر وہ ان کے خیال کے بھو جب غلط تھا تو اس کا جواب دیتے اور اس جواب کے ساتھ اپنا پتھر بھیجتے، مگر نہیں کیا۔

دوسرے یہ کہ حیات سعیؑ کے ثبوت میں بہت رسالے لکھے گئے ہیں۔ رسالہ "خواست ایمان" میں پندرہ رسالوں کے نام بتائے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے رسالے ہیں۔ عبدالکریم سیاًکلوٹی مرزاً ای کے رسالے کی تو کیا حقیقت ہے۔ ان کے مرشد نے جواز الداہم میں حضرت سعیؑ

کی مہات ثابت کرنے پر زور لگایا ہے اس کی اسکی وجہاں اڑائی ہیں کہ باید و شاید اور کسی نے ان کا جواب نہیں دیا۔ پھر کس منہ سے اس بحث کا چیلنج دیا جاتا ہے۔ سیالکوٹی صاحب! میرے اسلامی اعلان کے جواب میں اپنا چیلنج بھیجنا ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے مشہور مثال میں کہا جاتا ہے کہ ”مارے گھنٹا لٹکڑائے۔“

میاں! جب ہم نے نہایت پختہ اور لقتنی دلیلوں سے آپ کے مرشد کا جھوٹا ہونا ثابت کر کے اظہر منطق کر دیا تو حضرت مسیح کا مردہ ہوتا یہے جھوٹے کوچا کیسے کر سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی صاحب عقل اس کو باور نہیں کر سکتا کہ اگر مسیح مر گئے تو ان کی جگہ ایسا جھوٹا شخص جسے قرآن و حدیث نے جھوٹا ثابت کر دیا ہو وہ کسی موجود ہو جائے؟ سیالکوٹی صاحب! اذرا ہوش کر کے اس کا جواب دو؟ مگر ہم کہتے ہیں نہیں دے سکتے۔ اگر دعویٰ ہے تو ہمارے الزاموں کا شافی جواب دیجئے۔ اس کے طے ہونے کے بعد دوسری بات پیش کیجئے گا۔ اگر ہوش باقی رہے۔ بھلا اور رسالوں کا جواب تو کیا دیں گے میں نے اعلان کے ابتداء میں ان کے عقیدے لکھے ہیں جن سے ان کا جھوٹا ہونا ہر طرح ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے یہ عقیدہ مرزا کا دکھایا ہے کہ ”خدا جھوٹ بولتا ہے (نحوہ بالش) دوسرے یہ کہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔“ اب میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ میرا کہنا صحیح ہے یا نہیں۔ اگر ان کے خیال میں صحیح نہیں تھا تو مجھے لکھنے کہ تمہارا یہ الزام غلط ہے، اس کا ثبوت دو۔ مگر یہ نہیں کیا اس سے کامل طور سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی میرا لکھنا صحیح ہے۔ یعنی مرزا قادری کے نزدیک خدا جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب میرا قول صحیح ہے تو اب فرمائیے کہ کون ٹھکنند۔ ایسے خدا کو اور اس کے رسول کو مان سکتا ہے؟ اور جو کوئی مانے تو اس وقت کے دہریہ کس قدر اس کا مصلحت کریں گے اور اگر میں نے غلط لکھا ہے تو آپ کوچاہئے تھا کہ مجھے اس غلطی کا الزام دیتے اور مجھے سے دریافت کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا، بلکہ بے جوڑ ایک چیلنج بھیج دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اس الزام کے جواب سے عاجز ہیں۔ مگر بات کوٹا ناچاہتے ہیں اور دوسری بحث چھیڑ کر اپنے مرشد کے کذب پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

مرزا ای صاحب یہ چیلنج آپ کا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ہمارے اسلامی اعلان کے مقابلہ میں یہ چیلنج دے کہ تم جو آسمان کی گردش مانتے ہو یہ غلط ہے۔ بلکہ زمین چکر کھاتی ہے۔ تم آسمان کی گردش کو ثابت کرو، اس کا جواب ہم ہی دیں گے کہ ہم نے تو ہب نظر خیر خواہی آپ کو اس امر پر متبرہ کیا کہ آپ بہک گئے ہیں۔ آپ کی عاقبت خراب ہو گی۔ ہمارے اعلان کو دیکھ کر اپنے ایمان کو

درست سمجھئے۔ آسان کی گردوں کے غلط ہونے سے آپ کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ اور زمین کی گردوں سمجھ ہونے سے آپ کے مرشد پچھے نہیں ہو سکتے۔ اس طرح حضرت سعیٰ کے سرجانے سے مرزا غلام احمد قادریانی مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ فقط ہا جھوٹے کذاب ہیں۔ اسلئے آپ کو ان سے علیحدہ ہوتا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”مَنْ يَكْفُرْ بِالظَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْمُرْوَةِ الْوُنْقَى“ (البقرہ ۲۵۶)۔
ترجمہ (یعنی جس نے طاغوت سے انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس نے مصبر طرسی کو کپڑا) یہاں اللہ تعالیٰ نے طاغوت سے انکار کرنے کو ایمان باللہ سے پہلے بیان فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ جھوٹے سے علیحدہ ہوتا اور اسے برآ سمجھنا ایمان کا پہلا جز ہے اور اللہ پر ایمان لا اما اس کا دوسرا جز ہے۔ اس لئے آپ اپنے طاغوت یعنی مرزا قادریانی سے پہلے انکار کیجئے پھر آپ کا ایمان درست ہو گا۔ ورنہ آپ کا ایمان باللہ بے کار ہے۔

اب اگر کسی کو میرے قول میں تردید ہو اور کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسالت و نبوت کا دعویٰ کر کے خدا پر ایسا الزام لگائے۔ تو میں کہتا ہوں کہ مرزا قادریانی کی یہی حالت ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا اور رسول کو درحقیقت نہیں مانتے۔ مسلمانوں کو فریب دینے کو ظل اور برداز اور محبت رسول کا دعویٰ تھا۔

اب اس کا شہود ملاحظہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سعیٰ کی نسبت فرماتا ہے۔

”وَالَّتَّى عِنْتَى إِنَّ مَرْيَمَ الْبَيْتَاتِ“ (البقرہ ۸۷) ہم نے اسے مجرمات دیے۔ دوسرا جگہ ان مجرمات کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ ”إِنَّى قَذَ جِنْتَنَمْ بِإِيمَانِهِ مِنْ رَبِّكُمْ“ (آل عمران ۳۹) یہاں فہمہ صاف طور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجرمات اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ مرزا قادریانی (ضیروں انجام آنکھ م ۲۶ حاشیہ خواہ م ۲۹۰ ج ۱۱) میں اس سے صاف انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ”حق یہ ہے کہ آپ (یعنی حضرت عیسیٰ) سے کوئی مجرم نہیں ہوا۔“ کہیے یہ صرائع قول خداوند کی تکذیب ہوئی یا نہیں۔ اور اس تقدیس لیل کو حضرت سعیٰ کے مجرمات کے بیان میں مرزا قادریانی نے جھوٹا شہرایا یا نہیں؟ یہ نہ کہہ دینا کہ ازاں اکھا ہے۔ کیونکہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ ان سے کوئی مجرم نہیں ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادریانی کے نزدیک جو امر واقع اور حق ہے اسے بیان کرتے ہیں۔ صرف الزام نہیں دیتے۔

دوسرا شاہد ملاحظہ کیجئے۔ وہی معلومہ آسمانی والی پیشیں کوئی دیکھئے۔ (جس نے مرزا

قادیانی کو بہت بدنام و رسوایا) اس کے نکاح میں آنے کی نسبت کیسے پختہ وعدے خداوندی مرزا قادیانی نے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵) میں الہام الہی کے الفاظ انہوں نے اس طرح لکھے ہیں ”نجام کار تھارے نکاح میں آئے گی..... خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تھاری طرف لائے گا اور ہر ایک روک کو درمیان سے اخواوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔“ اس بیان پر غور کیا جائے کہ کیسا حقیقتی وعدہ ہے اور کس قدر تاکیدوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اور یہ رسول وعدہ ہوتا رہا مگر آخراً پورا نہ ہوا۔

اب یہاں مرزا قادیانی کے قول کے بوجب خدا تعالیٰ کی کیسی کذب بیانی اور وعدہ خلافی ثابت ہوئی۔ بلکہ فریب ثابت ہوا۔ یا یہ کہئے کہ وہ عالم الغیب نہ تھا۔ قادر مطلق نہ تھا۔ ورنہ یہ وعدہ ضرور پورا ہوتا۔ جب یہ وعدہ پورا نہ ہوا تو بالضرور خدا کا جھوٹا ہوتا اور اس کے رسول یعنی مرزا قادیانی کا جھوٹا ہوتا لازم آیا۔ کیونکہ انہوں نے بڑے زور سے اس پیشین گوئی کو اپنے لئے صداقت کا نہایت عظیم الشان مجعہ کہا تھا۔ جب اس مجعہ کا ظہور نہ ہوا تو اس دعویٰ میں وہ جھوٹے شہرے اور قرآن مجید کے نص قطعی اور تورات کے صریح بیان سے جھوٹے قرار پائے۔

اب سیاکلوٹی عبدالکریم مرزا ای فرمائیں کہ حضرت مسیح کی موت کا ثبوت مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کا جواب ہو سکتا ہے؟ کیا ان کا مہمل جعلیخ اس اعلانیہ کذب کے دھبے کو دھوکتا ہے؟ کیا اس وعدہ کے پورا نہ ہونے سے مرزا قادیانی قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے بوجب کذاب و مفتری نہیں ہوئے؟ ضرور ہوئے۔ حضرت مسیح کی ممات کا ثبوت ان نصوص قطعیہ کو مناکر مرزا قادیانی کا سچا ہوتا ثابت نہیں کر سکتا؟ یہ آپ کا جعلیخ محض بے کار ہے۔ ہمیں جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کے مرشد کا جھوٹا ہوتا ثابت نہ کیا ہوتا تو ہم اس طرف توجہ کرتے۔ کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ موکیر سے ایک مضمون قادیانی بھیجا گیا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی کا جھوٹا ہوتا ہے کہ موکیر سے ایک حدیث سے ثابت کیا گیا ہے، وہ بھی ایک جعلیخ تھا۔ مگر اس وقت تک تو آپ کے خلیفہ کی قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے، وہ بھی ایک جعلیخ تھا۔ اب میں اسے نقل کر کے جرأت نہ ہوئی کہ کچھ جواب دیتے۔ پھر آپ کس منہ سے جعلیخ دیتے ہیں اب میں شنبہ نہیں کہ مرزا آپ کو دیکھاتا ہوں، آپ قادیانی سے اس کا جواب منگو کر ہمیں بھیجیں۔ اس میں شنبہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی ایک پختہ دلیل یہ بھی ہے کہ انہیں ثبوت کا دعویٰ ہے اور وہ اپنے آپ کو مستقل نبی صاحب شریعت سمجھتے ہیں اور نہایت صفائی سے بعض عظیم المرتبت انبیاء سے اپنے آپ کو بہت افضل سمجھتے ہیں۔ اور اپنے نہ مانتے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس وقت یہ بیان کیا جاتا

ہے کہ قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے میں کسی مسلمان کو ملک نہیں ہو سکتا۔ ان کے اس دعویٰ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرتضیٰ قادریانی کو آئت قرآنی "ولَكُنْ رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" (حزاب: ۳۰) سے دلی انکار ہے۔ مگر چونکہ جانتے ہیں کہ ہمارے دعویٰ کو صرف مسلمانوں ہی نے مانا ہے۔ کوئی ہندو، کوئی آریہ، کوئی عیسائی، ان پر ایمان نہیں لایا اس لئے صاف انکار تو نہیں کرتے۔ بلکہ صاف طور سے نبوت تشریعی کا دعویٰ کر کے کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر اس میں شہر نہیں کہ عوام کے دھوکا دینے کی غرض سے اسکی باقی مبناتے ہیں جن کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے۔ آئت مذکورہ سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ شریعت محمدی علی صاحب الصلوٰۃ کی رو سے جسے نبی کہا جائے اور قرآن و حدیث میں جس کو رسول یا نبی کہا ہے ان سب کے آپ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی سب کے آخر میں آنے والے کیونکہ خاتم النبیین کے معنی اللغوت میں اور حکایہ عرب میں آخراً نبیین کے ہیں۔ یعنی تمام انبیاء اور ہر قوم کے نبیوں کے بعد آنے والے۔ پھر آپ کے بعد کوئی نبی کسی حرم کا آنے والا نہیں۔ اور قرآن مجید کے بیان کا قریبہ بھی اسی کا شاہد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن مجید سے اکیس پارہ تک بہت سے انبیاء تشریعی وغیر تشریعی اتنی وغیر اتنی کا ذکر کر کے پائیں ہیں پارہ میں یہ آئت نازل کی اور جناب رسول اللہ ﷺ کی ایک خاص صفت خاتم النبیین ہونے کی بیان فرمائی۔ اس میں النبیین جمع ہے اور اس پر الف اور لام استغراق کا ہے، جس سے اشارہ ان تمام انبیاء کی طرف ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہو لیا ہے اور خاتم کا لفظ جب النبیین کی طرف مضاد کیا گیا تو حکایہ عرب کے لحاظ سے اس کے معنی آخراً نبیین کے ہوئے۔ اب خاتم کے معنی مہر کے لینا یا کہنا کہ آپ تشریعی انبیاء کے خاتم ہیں صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ لغوت سے اور بیان مذکورہ سے نہایت ظاہر ہے کہ جتنے انبیاء تشریعی اور غیر تشریعی کا ذکر اس آیت سے پہلے ہو لیا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ اور ہارون اور ان کے بعد والے سب کے آخر میں آپ آنے والے ہیں۔ جس طرح سورج تمام تاروں کے بعد سب کے آخر میں صحیح کو لکھتا ہے اور بے شمار تاروں کی روشنی چھپ جاتی ہے اور ایک سورج کی روشنی ان بے شمار تاروں کی روشنی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت سرور عالم کا آفتاب نبوت اس لئے آخر میں چکا، تاکہ معلوم کرنے والے خوب جان لیں کہ آپ کا وہ مرتبہ عالیٰ ہے کہ آپ کے فیوضات اور انوار نبوت کے بعد کسی کا چرا غنیمہ جل سکتا۔ تمام انبیاء مثل تاروں کے ہیں اور آپ

بیان کرتے ہیں چنانچہ قاموس اور اس کی شرح تاج العروس میں ہے۔
 ”الْخَاتَمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ عَالِبٌهُ وَالْخَاتَمُ أَخْرُّ الْقَوْمِ كَالْخَاتَمِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى
 وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ إِنْ أَخْرَى“

ترجمہ (یعنی ہر شے کے انجام کو خاتم کرتے ہیں۔ اسی طرح خاتم القوم آخرون کو کہتے ہیں اور
 قرآن مجید میں جو خاتم النبین ہے اس کے معنی آخرالنینین کے ہیں اور یہی بات مختار الصحاح سے
 ظاہر ہے۔) اب قادریان مردی ان کتابوں کی صراحت کو بھیں کہ کس صفائی سے خاتم النبین کے
 معنی آخرالنینین کے بیان کئے ہیں اور خاص قرآن مجید کے الفاظ نقل کر کے وہی معنی بیان کر دیئے
 جو ہم بیان کرتے ہیں۔

جب قطعی طور سے معلوم ہوا کہ خاتم النبین کے معنی محاورہ عرب میں آخرالنینین کے
 ہیں تو بالیغین ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جناب رسول اللہ ﷺ کو آخرالنینین فرمایا
 ہے یعنی حضور انور تمام انبیاء کے آخر میں آئے ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔ جس کے انکار
 سے کوئی مسلمان کافر ہو جائے کیونکہ قرآن مجید لغت عرب میں تازل ہوا ہے۔ اس لئے اس کے
 وہی معنی لئے جائیں گے جو محاورہ عرب میں آئے ہیں اور بیان نہ کورے ثابت ہوا کہ خاتم النبین
 کے معنی آخرالنینین کے ہیں۔ اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح قرآن مجید کے نص
 قطعی سے ثابت ہو گیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی
 طرح صحیح حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ حضور انور ﷺ کے بعد کوئی صحابی نبی نہیں آئے گا۔ جوئے
 مدنی نبوت ہوں گے۔

آپؐ کے آخرالانبیاء ہونے کا مقصد یہ ہے کہ جس قدر انہیاء بیجے گئے وہ سب بہزولہ
 مقدمة اخش کے تھے اور آخر حضرت ﷺ سلطان الانبیاء مسرور عالم ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی جدید
 نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ یہ آپؐ کی شان رحمت کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ تحریر اس کا شاهد
 ہے کہ جب نبی آئے تو بعض پہلے نبی کے ماننے والوں نے بھی انکار کیا اور وہ مسلمان نہ رہے۔
 جہنم کے سخت ہوئے۔ اب اگر حضور انورؐ کے بعد بھی نبی مسیح ہوتے تو حسب عادت بعض آپؐ
 کے امتی بھی ان سے انکار کرتے اور جہنم کے سخت ہوتے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جناب رسول اللہ
 کے بعض ماننے والے بھی جہنم میں جائیں۔ مگر کسی پچ مسلمان کے دماغ میں یہ خیال کسی طرح
 نہیں آ سکتا کہ جس نبی کریمؐ کی صفت رحمت ہو۔ جس کی شان کو اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے۔ جس سے

خاص خطاب کر کے فرمائے ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ“ (الأنبياء، ۱۰۷) یعنی ہم نے تمہے سارے جہان کی رحمت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ اس کی شان کی وقت اسی ہو سکتی ہے کہ اس کا ماننے والا جہنمی ہو جائے اور وہ الٰہی عام رحمت سے محروم ہے۔ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ یہ مرزا غلام احمد علی کی دریہہ وہی ہے کہ دنیا کے کچھ کم چالیس کروڑ اس حبیب کبریارحمۃ للعالمین کے ماننے والوں کو جہنمی کہتا ہے اور حضور انور کی شان میں سخت وصہ لگاتا ہے۔ حضورؐ کے بعد نبی کی اس لئے بھی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امت کے علماء کو وہ شرف دیا ہے کہ انہیاً نے بنی اسرائیل جو کام کرتے تھے وہی علمائے امت کریں گے۔ اب وہ حدیثیں بھی ملاحظہ کیجئے جن سے آیت مذکور کی تفسیر اور سرزا قادیانی کا کاذب ہوتا تھا طور سے ثابت ہوتا ہے۔ یہ ہیں۔

۱۔ حدیث..... ”ابن ماجہ (ص ۲۹۷) باب فتنہ الدجال و خروج سیمی بن مریم (میں ابوالامتہ الباهیؑ سے دجال کے بیان میں ایک طویل حدیث مردی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔ انا اخِرُ الْأَنْبِيَاءُ وَأَنْتُمُ اخْرَى الْأَمْمَٰنَ اس پر خوب غور کیا جائے کہ اس حدیث میں صاف لفظ آخر الانبیاء ہے خاتم الانبیاء نہیں ہے جس سے ثابت ہوا کہ خاتم الانبیاء کے معنی آخر الانبیاء کے میں۔

مطلب..... یعنی رسول اللہ ﷺ اپنی امت سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔ میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسرا امت ہے۔ اے عزیز دیکھو جس طرح لفت اور محاوارہ عرب سے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں اسی طرح حدیث رسول اللہ ﷺ سے بھی نہایت صراحت سے ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہیں اور حضور آخر النبیین ہیں۔

۲۔ حدیث..... ”سیکون فی امّتی کلابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی“

ترجمہ..... یعنی میری امت میں تیس جو نے ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو اللہ کا نبی کہجھے کا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ یعنی میرے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔

اس مضمون کو امام بخاری (ج اص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام اور مسلم ج ۳۹ ص ۷ فصل فی قوله ان بین يدی الساعة کلابون اور ابو دانود

ج ۲ ص ۱۲۷ باب ذکر القتن و دلائلها اور ترمذی ج ۲ ص ۳۵ باب ماجاء لا
نقوم الساعة حتی یخرج کلابون) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں تأمل
کرنے سے کوئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول! یہ کہ حضور انور ﷺ پیشین گوئی فرماتے ہیں کہ میرے بعد میری امت میں
مجموعے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے۔

دوم! یہ کہ ان کے جھوٹے ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی کہ امت محمدی ہونے کا
دعویٰ کریں گے اور اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کے مدحی ہوں گے۔ یہ علامت مرزا قادیانی میں
پورے طور سے پائی گئی اس لئے وہ مجموعے مدعیوں میں ہوئے۔

سوم! ان کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل فرمائی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
یعنی وہ مجموعے نبوت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی تین نبیں
ہے۔ میرا خاتم النبیین ہونا ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ اس سے خاص طور سے اس مدحی کا
مجموعاً ہونا ثابت ہوا جو اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کا دعویٰ کرے اور اپنے آپ کو امتی نبی کہے۔
اور مرزا قادیانی نے ایسا ہی کیا۔ اس لئے بوجب ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ کے مرزا قادیانی
مجموعے نبھرے اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔

چہارام! نہایت صراحت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ خاتم النبیین کے معنے فقط
آخرالنبیین کے ہیں۔ جس طرح محاورہ عرب اور لغت سے پہلے ثابت کیا گی کہ خاتم النبیین کے
معنی آخرالنبیین کے ہیں۔ اسی طرح اس حدیث سے بھی نہایت صفائی سے یہ ثابت ہوا، اور یہ حق
نہیں ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ انبیاء کی مہر ہیں۔ یا زینت ہیں اس کی دو دو نبیں ہیں۔ ایک یہ
کہ یہ جملہ ان مدعیوں کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں بیان ہوا ہے۔ اگر مہر کے معنے لئے
جائیں تو ان مدعیوں کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل نہیں ہو سکتی۔ یعنی پہلے یہ ارشاد ہوا کہ میری
امت میں جھوٹے مدحی پیدا ہوں گے۔ پھر ان کی یہ حالت بیان فرمائی کہ ان میں ہر ایک نبوت کا
دعویٰ کرے گا۔ اس ارشاد کے بعد آپ فرماتے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی
نیٰ نبی ہے۔ اس کا نہایت صاف مطلب یہی ہے کہ خدا نے مجھے خاتم النبیین بنایا ہے۔ میرے
بعد کوئی نیٰ نبی ہے اس لئے ان کا دعویٰ نبوت کرنا ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ اب اگر
خاتم النبیین کے معنی مہر کے لئے جائیں تو کوئی مرزا ای بتائے کہ حدیث کے کیا معنے ہوں گے؟ مگر

یقینی بات ہے کہ اگر یہاں خاتم کے معنے میر کے لئے جائیں تو یہ جملہ مغلظ ہو جائے گا بلکہ حدیث کے مطلب کو بغاڑ دے گا۔ دوسرے یہ کہ خاتم النبیین کے بعد جملہ لا نبی بعدی کا اضافہ کیا گیا۔ جس سے نہایت واضح ہو گیا کہ انا خاتم النبیین کے بھی معنی چیز کہ میں آخر النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، یہ بیان دو طریقوں سے ثابت کرتا ہے کہ یہاں خاتم کے معنی میر کے نہیں ہیں بلکہ آخر کے ہیں۔

پہلا طریقہ: یہ کہ جملہ اَنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ مدعاً نبوت کے جھونے ہونے کی دلیل ہے۔ یعنی وہ مدعی اس لئے جھونے ہوں گے کہ میں آخر النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس لئے اس کا یہ دعویٰ اس کے جھونے ہونے کی دلیل ہے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ اس کے بعد لا نبی بعدی کہہ کر اس کی شرح کر دی اور فرمادی کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہیں ہے۔ کیونکہ عربی دان واقف ہیں کہ یہاں لا نبی جس کا ہے اور لفظ نبی نہ کہہ ہے۔ اس لئے ہر قسم کے نبی کی نفع ہو گئی۔

چشم! اس حدیث کے الفاظ اور معنی پر نظر کرنے کے بعد جب واقعات پر نظر کی جاتی ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ آخر حضرتؐ کے بعد بعض نبوت تحریکی کے مدی ہوئے۔ جیسے صالح بن طریف حدید میں میں اور بہاء اللہ البالی متاخرین میں اور بعض غیر تحریکی نبوت کے جیسے ابویشی وغیرہ ان سب کے جھولے ہونے کی آپؐ نے بھی ولیل بیان فرمائی کہ میں آخر النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے اس لئے وہ جھونے ہیں۔ اس سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ آپؐ کے بعد تحریکی غیر تحریکی۔ امتی، غیر امتی، ظلی، بروزی، کی قسم کا نبی نہیں ہو گا۔ کیونکہ خاتم کی اضافت نے اور لا نبی بعدی کے لائے نبی جس نے ہر قسم کے نبی کی نفع کر دی۔ اس کو اہل علم خوب جان سکتے ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ جو رسول خدا کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھونا ہو گا۔ خصوصاً جو امتی نبی ہونے کامی ہو اس کا جھونا ہونا تو آقا قاب شیروزی کی طرح اس حدیث سے روشن ہو گیا۔

عشم! اس حدیث سے آیت قرآنیہ وَلَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ کی تفسیر بھی پورے طور سے ہو گئی اور وہی خداوندی کی تفسیر صاحب وحی نے کر دی اور وہ تفسیر بھی الہام خداوندی سے کی جس کا ذکر اور کیا گیا اور یہ تفسیر بالکل معاورہ عرب کے مطابق ہے۔ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ مذکورہ حدیث میں جو تمیں جھونٹے مدعاوں کے آنے کی خبر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں

ہے کہ قیامت تک تمیں ہی جھوٹے آئیں گے اور ان کے سوا اگر اور مدعی ہوں گے تو پچھے ہوں گے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ غرضِ سماں ہے کہ یہ مرے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرنے گا وہ جھوٹا ہے۔ اس کا اثبات بالشافعی کیا جائے گا اور آپ اور حاضرین جلسہ دیکھ لیں گے کہ الفاظ حدیث سے کس خوبی سے ثابت کر دیا گیا کہ جناب رسول اللہؐ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرنے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ اگرچہ تمیں ہزار مدعی ہوں۔

الغرض اس حدیث میں جو علامت جھوٹے مدعاً نبوت کی بیان ہوئی وہ مرزا قادریانی میں تینی طور سے پائی جاتی ہے اور حدیث کا آخری جملہ بھی انہیں کاذب ثابت کرتا ہے۔ اس حدیث کے سوا اور بھی حدیثیں اس مضمون کی اس قدر چیز کے متواتر ہونے میں کوئی تردود نہیں ہو سکتا۔ بعض روایتیں اور بیان کی جاتی ہیں۔

۳۔ حدیث ”انا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبی“

صحیح بخاری (ج ۱۰ ص ۵۰ باب ما جاء في اسم رسول) اور مسلم (ج ۲۶ باب فی الاسم) مطلب! رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ جس طرح پہلی حدیث سے ثابت ہوا تھا کہ حضور انور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اسی طرح اس حدیث سے بھی ثابت ہوا۔

ابوموسی اشتری کہتے ہیں

۴۔ حدیث ”کان رسول الله ﷺ یسمی لنَا نفْسَهُ اسْمَاءً فَقَالَ انا مُحَمَّدٌ وَاحْمَدُ وَالْمَقْفُی“ (صحیح مسلم۔ ج ۲۶ باب فی الاسم)

مطلب! رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد نام بیان فرمائے ہیں اور فرمایا ہے کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مُقْفُی ہوں اور مُقْفُی کے معنی محدثین نے وہی بیان کئے ہیں جو عاقب کے ہیں۔ یعنی آخر الائمه اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے (نووی شرح مسلم وغیرہ ویکھو)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہؐ کا نام احمد بھی ہے۔ یہ نام مبارک ہے جو قرآن شریف میں نہایت صریحت سے آیا ہے اور کلامِ الہی تاریخ ہے کہ یہ نام تفصیل کر دی۔ اب کسی کاذب کو جائے دم زدن نہیں ہے۔ اب بعض قادریانوں کا یہ کہنا کہ یہ نام حضور انورؐ کا نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد کا ہے۔ بعض غلط ہے، غلام ہو کر مولیٰ بننا چاہتے ہیں۔

۵۔ حدیث..... ”کانت بنو اسرائیل تو سو مہم الا انبیاء کلمہ هلک نبی خلفہ نبی و انه لا نبی بعدی وسيكون خلفاء فيکثرون قالوا ماتا مونا قال فوابيعة الاول فالاول اعطوهם حقهم وان الله سائلهم عما استر عالهم۔“

جیج بخاری (ج ۱ ص ۴۹) باب ما ذكر من نبی اسرائیل

مطلوب! ”نبی اسرائیل پر انبیاء حکومت کرتے تھے جب کوئی نبی انتقال کرتا تو ان کی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ہوں گے (جو مسلمانوں کے تمام امور کا لفڑ کریں گے) اور ان کی کثرت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ ہم کو کیا ارشاد فرماتے ہیں، یعنی جب بہت سے ہوں گے تو اگر ایک وقت میں کئی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے۔

”حکم ہوا جس سے پہلے بیعت کر لو اس کو پورا کرو اور ان کے حقوق کو پورا کر تے رہو۔

اللہ تعالیٰ خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال کرے گا کہ کس طرح انہوں نے رعیت سے برداشت کیا۔“

اس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر ہو گیا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہو گا۔ اس میں لفظ ختم یا خاتم نہیں ہے۔ جس کے معنی میں گنتگوئی مجنواش ہو سکے بلکہ صاف طور سے یہ ارشاد فرمایا۔

لا نبی بعدی ”جس کے معنی قطعی طور سے یہی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہیں ہے۔

اس کے معنے سو اس کے اور پچھلیں ہو سکتے۔ یہ حدیث اس کتاب کی ہے کہ جس کی صحت کا مرتبہ بعد قرآن مجید کے مسلمات سے ہے اور اس کا مضمون وہ ہے جس کی تائید قرآن مجید سے صاف طور سے ہوتی ہے۔ ”سورہ نور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

”وَعَدَ اللَّهُ الدِّينَ أَمْنُوْمَنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصِّلْحَتْ لَيُسْتَخْلِفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ (النور ۵۵)

مطلوب! (جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ بلا شک و شبہ تمہیں ملک میں خلیفہ اور حاکم بنا میں گے جیسا کہ تم سے پہلے نبی اسرائیل میں بنائے تھے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر اپنا انعام ظاہر فرماتا ہے اور نہایت صاف طور سے صرف خلافت کا وعدہ دیتا ہے۔ چنانچہ اول ظہور اس کا خلفاء راشدین سے ہوا۔ سب سے اول

حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ، ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ، ان کے بعد حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ ہوئے۔ یہ زمانہ خلافت راشدہ کا ہوا۔ اس کے بعد اور خلفاء ہوتے رہے

اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔ مگر اس آیت میں یا کسی اور آیت میں یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے کہ تم میں ہم نی پیدا کریں گے۔ حالانکہ اس آیت میں اس کے ذکر کا موقع تھا۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا احسان ان پر جتار ہا ہے۔ اگر کوئی نبی آنے والا ہوتا تو آیت میں ضرور اس کا بھی وعدہ ہوتا۔ حدیث مذکورہ نے اس آیت کی کامل تفسیر کر دی کہ امت محمدیہ میں خلافت ہو گئی بوت نہ ہو گی۔ آیت سے ضمناً اور طبعاً سمجھا جاتا تھا۔ حدیث نے اس کی تفسیر کر دی اور اس آیت و حدیث سے خاتم النبیین کے معنی کی شرح بھی ہو گئی۔ یعنی رسول اللہ ﷺ خدا نبیم ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

”رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔“

۶۔ حدیث..... ”لَمْ يَقِنْ مِنَ النَّبِيَّ إِلَّا مُبَشِّرَاتٍ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّوْبَا الصَّاحِةُ“
(بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ باب بشرات)

مطلوب! اب بہوت باقی نہیں رہی البتہ اچھے خواب باقی ہیں۔ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد مرض ہوت میں تھا۔

اس وقت میں یہ ارشاد فرمانا تھا میت صاف دلیل ہے اس بات کو کہ آپ اپنی امت کو متبرہ کرتے ہیں کہ دیکھو بہوت ختم ہو گئی ہے۔ میری بہوت کے بعد جو بہوت کا دعویٰ کرے اسے سچا نہ سمجھتا۔ یہ عمومی حدیث نہیں ہے۔ یہ صحیحین کی حدیث ہے اس کی صحت پر امت محمدیہ کا اتفاق ہے۔ اس کی تائید میں بہت کی حدیثیں ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کا مضمون متواتر ہے بطور نمونہ یہاں چند حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔

۷۔ حدیث..... ”كَالَّا يَا بَنِي النَّاسِ إِنَّهُ لَمْ يَقِنْ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ النَّبِيُّ إِلَّا الرُّؤْبَا الصَّالِحةُ“
(ابوداؤد ج ۱ ص ۸۹ باب الدُّعَاء فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ اور نسانی ج ۱ ص ۱۱۱ باب الامر بالاجتهاد فِي الدُّعَاء فِي السُّجُودِ)

مطلوب! (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بہوت کی بشارتوں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ مگر اچھے خواب، یہ حدیث بھی مرض ہوت میں حضور انور ﷺ نے پیان فرمائی ہے) امام احمد کنز العمال ج ۱۵ ص ۷۷ حدیث نمبر ۳۲۶۰ ج ۲ نمبر ۱۳۳۸۱ اور ابن ماجہ مسلم ج ۱ ص ۱۹۱ باب الحسی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع و السجود، اور طبرانی ج ۳ ص ۱۷۹ حدیث نمبر ۱۴۵ روایت کرتے ہیں۔

٨۔ حدیث "ذهب النبوة وبقیت المبشرات"

(ابن الجیم ۲۷۸ باب الرؤیا الصالحة) ارجع

مطلوب! نبوت فتحم ہو جک اور بشرات باقی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت باقی نہیں رہی آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا البتہ خواب باقی ہیں۔

جتاب رسول اللہ ﷺ کے بعد نائب رسول اللہ ﷺ اور کاظمین امت کوچے خواب ہوتے رہیں گے۔ جس سے امت کو آئندہ کی خبریں معلوم ہوتی رہیں گی۔ جن سے انہیں بشارت ہوتی رہے گی۔ اس حدیث کو طبرانی اور ابن خزیم نے صحیح کہا ہے یہ دونوں بڑے محدثوں میں ہیں۔
محمد بن ابی عطیٰ روایت کرتے ہیں

٩۔ حدیث "ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا نبی ولا رسول بعده"

(واللتفاظ فالراسل بعدی ولا نبی، متدرک حاکم ح ۵۵۶ محدث نبر ۸۲۳۹)

مطلوب! (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ میرے بعد اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول ہوگا۔)

یہاں تک قرآن مجید کی دو آیتوں اور تنویحیوں سے ثابت کر دیا گیا کہ جتاب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور کبھی حدیث میں تو نہایت صاف طور سے رسول اللہ ﷺ کے اپنے آپ کو آخراں نہیں فرمائے ہیں اور چھوٹوں میں لفظ فتحم یا خاتم نہیں ہے۔ جس کے معنے میں جانے دم زدن ہو۔ دوسرا حدیث میں لفظ خاتم النبیین کا آیا مگر اس کے بعد "لا نبی" بعیدی نے اس کی پوری شرح کر دی کہ خاتم کے معنی آخر کے ہیں مہر کے نہیں ہیں۔ اب ان نصوص صریحہ کے بعد امت محمدیہ میں نبوت کو باقی رکھنا صریح خدا اور رسولؐ کے فیصلے سے انکار کرنا ہے مگر صراحت نہیں۔ باقیں بنا کر، اس میں شبہ نہیں کہ مرزان غلام احمد کو چھامان کریے کہنا کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں ایسا ہی ہے جیسا یہود کو سالہ پرستی کرنے کے ساتھ یہ کہتے تھے کہ ہم تو ریت کو مانتے ہیں۔

غرضیکہ اس میں کسی طرح کا فک و شبہ نہیں ہو سکتا کہ جتاب رسول اللہ ﷺ کے بعد منصب نبوت باقی نہیں رہا۔ اس لئے اب جو دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے میں کسی طرح کا فک و شبہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے نص قطبی سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ آخراں نہیں ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت نہ ملے گا۔ اسی طرح احادیث صحیح

متواتر سے بھی نہایت صراحت سے بالقین ثابت ہو گیا کہ آپ کے بعد مرتبہ نبوت کی کونٹے گا۔ اس کی وجہ بھی نہایت معمول ہیان کر دی گئی۔ اب بعض جالل قادرین گوں کا بعض آہت قرآنیکو پیش کر کے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نبوت کو ثابت کرنا شخص ان کی جہالت اور بے خبری کی دلیل ہے۔ میاں قاسم علی نے اس بات میں رسالہ کھاتا۔ اس کے دو جواب لکھے گئے ہیں۔ ایک مشی پیر شخص لاہوری نے لکھا، دوسرا صوبہ بہار کے ایک عالم نے لکھا ہے اور وہ مشہور ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد قاسم علی مرزا ان کے ٹھیکنے و مددگار سب دم بخود ہیں۔

اب سیالکوٹی کلرک آنکھیں کھول کر اپنے مرشد کے کذب کے دلائل کو دیکھیں کہ کس مقامی سے قرآن مجید سے۔ صحیح حدیثوں سے مرزا قادریانی جھوٹے ثابت ہوئے۔ اب وہ یہ تائیں کہ ان کا صحیح انہیں چاہات کر سکتا ہے؟ انہوں نے میرے اعلان کے جواب میں بھیجا ہے۔ کیا حضرت سعیج کی موت کے ثبوت سے یہ آیات و احادیث دنیا سے نیست و تابود ہو جائیں گی اور مرزا قادریانی کا دعویٰ نبوت لاائق توجہ ہو سکے گا؟ کیا ان کی ٹھیکنے گویندوں کے جھوٹا ہونے اور ان حصوں قطعہ اور احادیث صحیح سے قطعاً اور یقیناً کاذب نہیں ہوئے؟ ضرور ہوئے۔ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

مولانا عبداللطیف صاحب کے صحیح کو ایک سال سے زیادہ ہوا مگر کسی قادریانی مرتبی کی جرأت نہ ہوئی کہ جواب دے۔ سی مضمون فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں لکھا گیا ہے اور مرزا قادریانی کو جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔ اس کو چھپے ہوئے چوتھا بر سر ہے۔ اب عبدالکریم مرزا ان سیالکوٹی لکھائیں کہ کس نے اس کا جواب دیا۔ پھر کس منہ سے وہ ایک بیکار چیختی ہمارے پاس بھیجتے ہیں اور اپنے مریزوں کو اور غلیظہ کو شرم نہیں دلاتے کہ جب تک ان رسالوں کا جواب نہ دیا جائے تو کس منہ سے مرزا کے دعویٰ نبوت کا اعلان دیا جاتا ہے اور اس جھوٹے دعوے پر پردہ ڈالنے کے لئے خواہ مخواہ حضرت سعیج کی حیات و ممات کی فضول بحث کو چڑرا جاتا ہے۔ اگر حضرت سعیج مرگئے اور دوسرا کوئی شخص سعیج موعود ہے تو وہ ایک مقدس پا کھاڑا شخص ہو گا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ آنے والا مرزا قادریانی کی طرح جھوٹا ہو؟ جس کا جھوٹا ہونا قرآن و حدیث سے، اس کے اقوال سے، عقل سلیم سے، ہر طرح ثابت ہو گیا ہو، اور آنے والے سعیج کی جو علاقوں میں حدیث میں بیان ہوئی ہیں وہ بھی نہیں پائی جائیں۔ حلیۃ السعیج اور بدیہی علما نے کے درمیں حصہ میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

غرضیکہ جب ہم نے مرزا قادریانی کا کاذب ہونا کامل طور سے ثابت کر دیا ہے تو اب

ہمیں حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر سایا لکھوئی مرزا ای یا کوئی مرزا ای ضرورت ثابت کرے تو سامنے آئے اور ثابت کر کے دکھائے، مگر ہرگز ثابت نہیں کر سکا۔ آخر میں راقم یہ بھی کہتا ہے کہ حیات مسیح کے ثبوت میں متعدد رسائل لکھے گئے ہیں اور مرزا قادریانی نے جو کچھ حضرت مسیح کی ممات کے ثبوت میں اپنی جدت دیکھائی ہے اس کی انکی دلجمیں اڑاں گئی ہیں کہ باید و شاید اور بڑے بڑے رسائل لکھے گئے ہیں۔ میں چند نام مع منصر کیفیت کے لکھتا ہوں۔

لمسح علیہ السلام کے ثبوت میں رسائل

- ۱- الحق الصریح فی حیات المسیح..... مولانا محمد بشیر مرحوم سے مرزا قادریانی کا ولی میں اسی مسئلہ پر مناظرہ ہوا مگر مرزا قادریانی اسے تمام چھوڑ کر قادریان بھاگے اور مولا نانے یہ رسالہ پورا کر کے ۱۳۰۹ھ میں مطیع انصاری ولی میں چھپوایا۔
- ۲-اللهم الصَّحِيحُ فِي حَيَاتِ الْمَسِيحِ..... یہ رسالہ ۱۳۱۱ھ میں مولانا غلام رسول صاحب نے عربی زبان میں نہایت قابلیت سے لکھ کر چھپوایا ہے اور تازہ نگی کہتے رہے کہ اگر مرزا قادریانی نے یا حکیم نور الدین قادریانی نے اس کے جواب میں قلم اٹھایا تو پھر ایسا جواب دیا جائے گا کہ ہوش جاتی رہے گی مگر دونوں صاحبوں نے دم نہیں مارا اور دنیا سے تغیریف لے گئے۔
- ۳-شهادة القرآن..... اس میں دو باب ہیں، پہلے باب میں آیات قرآنیہ سے حضرت مسیح کی حیات ثابت کی ہے اور دوسرا بے باب میں مرزا قادریانی کے، الائی ممات کو غلط ثابت کیا ہے یہ باب دوم ۱۳۲۳ھ میں اور پہلا باب اس سے دو برس پہلے چھپا ہے۔ یہ دونوں باب ۳۰۶ صفحوں پر چھپے ہیں۔

۴-السیف الاعظیم..... مقام لکھ میں بعض مرزا نجیب نے مناظرہ کا غل کیا تھا۔ وہاں کے ایک ہمدرد اسلام سید کرم علی صاحب ریس اعظم نے مولوی غلام مصطفیٰ صاحب سہواتی کو مناظرہ کے لئے بنا لایا۔ مگر قادریانی صاحب کسی طرح سامنے نہ آئے۔ انہوں نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ ممات

مُسْتَحْلِّ پر مولانا نے اسی کے جواب میں ۱۳۲۸ھ میں یہ رسالہ لکھا اور ۱۹۱۰ھ میں مطبع فخر المطابع لکھو
میں پچھوایا ہے۔ مگر اس کے جواب سے بھی قادریانی عاجز رہے۔

یہ چار رسائل قدمت سے چھپے ہوئے مشتمل ہیں۔ پہلا رسالہ ۲۶ بریس سے اور دوسرا
۲۷ بریس سے مشتمل ہے۔ مگر کیا یہ یہ ٹکڑے کیا لکھی ہے ان رسالوں کو نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہے
تو ان پاتوں کا جواب نہیں پایا ہے جو انہوں نے اپنے مختلط میں لکھی ہیں۔ ان رسالوں کو مردیکھیں
اور پھر ہمیں لکھیں کہ ہماری فلاں بات کا جواب نہیں دیا گیا حالانکہ اس کا جواب دینا ضرور تھا۔ پھر
ہم انہیں سمجھاویں گے اور ان کی نادانی اور نادائی کو دکھاویں گے۔ ایک جدید رسالہ جو خانقاہ
رجھائیے مونگیر میں حیات مُسْتَحْلِّ پر لکھا گیا ہے وہ عجیب رسالہ ہے۔ اس میں قرآن مجید سے اور احادیث
سے اور اجماع امت سے اور مرتضیٰ قادریانی کے مسلمات سے حضرت مُسْتَحْلِّ کی حیات کو ثابت کیا ہے
اور مرتضیٰ کے دعوے قرآن دانی کی وہ دھیان اڑائی ہیں کہ خدا کی پناہ۔ مگر یہ رسالہ اب تک چھا
نہیں ہے۔ حیات مُسْتَحْلِّ اس کا نام ہے۔

آخر میں پھر کہوں گا کہ ہم نے مرتضیٰ قادریانی کو نہایت قطبی ولیوں سے جھوٹا ثابت کر دیا
ہے۔ اب ہمیں حضرت مُسْتَحْلِ علیہ السلام کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
مرزا ای پہلے ہمارے الزامات کو اٹھائیں اور ان کا استیاز اور نیک ہونا ثابت کریں پھر اس کے بعد
حیات و ممات پر بحث کریں۔

سرکاری حکمہ میں جگہ خالی ہونے سے اسی کو جگہل سکتی ہے جو پاس حاصل کر چکا ہوا اور
جس نے کوئی پاس نہیں کیا اور اس کا چال و چلن بھی اچھا نہیں ہے وہ اس جگہ کا مستحق نہیں ہو سکتا۔
مرزا قادریانی نے تو اسلامی سرکار میں راستہ بازی کا پاس بھی حاصل نہیں کیا، پھر وہ حضرت مُسْتَحْلِ کے
عہدہ جلیلہ پر کیون فائز ہو سکتے ہیں؟ حضرت مُسْتَحْلِ کے انتقال کر جانے سے مرتضیٰ قادریانی سے وہ
الزامات نہیں اٹھ سکتے جن سے وہ قطبی کاذب ثابت ہو چکے ہیں۔ خیال کیجئے کہ جو آیت و
احادیث میں اور پرائق کر آیا ہوں۔ جن سے مرتضیٰ قادریانی بیرونی طور سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔
انہیں قرآن و حدیث سے مرتضیٰ کا کمال کر صفویتی سے مٹا دیں گے؟ کیا ہمارے علماء کے سامنے
ان کے معنی میں تحریف کر کے اپنے مدعای مخالف کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس کے خلاف دعویٰ
ہو تو اپنے کسی بڑے مربی کو سیا لکھی سامنے لائیں۔ مگر ہم یہ بھی بیشین گوئی کرتے ہیں کہ کوئی
مرزا ای سامنے نہ آئے گا۔ ”وَاللَّهُ مُتْمِثُ نُورٍ وَلَوْ كَرِهُ الْكَافِرُونَ۔“

اس میں شبہ نہیں کہ حضرت مسیح کی حیات و ممات کے مسئلہ کو سب سے اول پیش کرنا خاص اس غرض سے ہے کہ مرزا قادیانی کے کذب پر پردہ ڈالا جائے۔ چونکہ ان کے بڑے خوب جان پکھے ہیں کہ ہم مرزا کی صداقت ثابت نہیں کر سکتے اس لئے اس بحث کو اپنی سپر بار کھا ہے۔ جانتے ہیں کہ اس میں علمی بحث پیش آئے گی اور عوام اسے نہیں سمجھیں گے اور بحث بھی طویل ہے اس لئے اس میں اس قدر دری ہو گی کہ مرزا کی پردہ دری کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ یہ طریقہ مرزا قادیانی نے ہی تعلیم کیا ہے کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح کی ذات میں جو خوبیاں ہیں وہ مجھ میں نہیں ہیں۔ ان کے آنے کی جو عملاً تین سمجھی حدیشوں میں آئی ہیں وہ اس وقت ہر گز نہیں پائی گئیں۔ مگر چونکہ انہیں نہ ہب سے کچھ دو اسٹرنیٹ نہیں ہے اس لئے جھوٹی باتیں بنا کر بہت مسلمانوں کو گمراہ گیا اور جانشین اسلام کو اعتراض کا موقع دیا۔ انہیں کے ہمراہ سیا لکونی ہیں۔ چند ورق کا جیلخ لکھ کر اپنی جہالت سے یہ خیال کر لیا کہ ہماری تحریر لا جواب ہے۔ انہیں چاہئے کہ ذرا ہمت کر کے ہماری تحریر کا جواب دیں اس کے بعد دوسری بات کریں۔

مرزا بیکوں کا فریب

جن کو خوف خدا اور حق طلبی ہے انہوں نے دیکھ لیا کہ قادیانی مرزا کا جھوٹا ہونا قرآن شریف اور احادیث اور خود ان کے اقراروں سے ثابت کر دیا گیا اور اس باب میں تیس چالیس رسالوں سے زیادہ لکھ کر شائع کر دیئے گئے اور تمام مرزا کی ان کے جواب سے عاجز ہیں۔ مگر جس طرح قدیم عیسائی پادری باوجود لالا جواب ہو جائیں گے اپنے نہ ہب کی اشاعت میں کوشش ہیں۔ اسی طرح مرزا کی بھی کوشش ہیں اور اب دو طرح سے انہوں نے فریب دینا اختیار کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ جملاء کو قرآن شریف میں تعریف کر کے جا بجا عالم معنی سکھادیئے ہیں وہ اپنی جماعت میں پہنچ کر قرآن شریف کا درس دیتے ہیں اور مرزا قادیانی کی تعریف قرآن شریف سے ثابت کرتے ہیں اور عوام کو فریب دیتے ہیں۔ بھائی مسلمان اس اندر ہمیر کو ملاحظہ کریں کہ جس کا جھوٹا ہونا یقینی طور سے دکھادیا گیا ہواں کی تعریف قرآن شریف میں ہو سکتی ہے؟ اگر ایسا ہوتا قرآن مجید محبوب اللہ نہ رہے (نحوہ بالشد) دوسرا فریب یہ ہے۔ جب کوئی ان سے مناظرے کی درخواست کرتا ہے تو حضرت مسیح کی حیات و ممات کی بحث کو پیش کرتے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ اگر حضرت مسیح مریمی گئے تو ایسا جھوٹا شخص کیونکر مسیح ہو سکتا ہے؟ جس کا جھوٹا ہونا قرآن و حدیث کے علاوہ اسی کے پختہ اقراروں سے ثابت ہو گیا ہو۔ اس لئے مرزا بیکوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ ان کی صداقت ثابت کریں اور ہمارے رسالوں کا جواب دیں۔ فقط

لَا يَنْتَهِي لَذَّةُ بَعْدِ رَحْمَةٍ

صَحِيفَةِ رَحْمَانِيَّةٍ

(۱۵)

حضرت مولانا حکیم محمد یعقوب موگیرودی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

جس میں ختم نبوت پر دلائل اور امت محمدیہ کے فضائل بیان کر کے
مرزا غلام احمد قادریانی کا جھوٹا ہونا قرآن و احادیث سے ثابت کیا
ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی نہ آنے کا ایک عجیب
سیر عظیم دکھایا ہے۔ جس سے حضور سرور انبیاءؐ کی شان رفتت اور
امت محمدیہ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

اظہار واقعہ

مولانا مفتی عبداللطیف صاحب و مولانا محمد عبداللکھور صاحب
لکھنؤی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے بھاگپور و پور بنی تشریف لے گئے تھے دونوں صاحبوں کی وہاں
تقریبیں ہوئیں اور عبدالماجد قادریانی سے جو قادریانیوں کے سرکردہ شمار کیے جاتے ہیں مناظرہ کی
بار بار درخواست کی گئی۔ مگر عبدالماجد قادریانی گریز کرتے رہے۔ ایک دن عبدالماجد قادریانی کو
بھکے ہوئے اشخاص کو پختہ کرنے کے لیے اپنے دولت کندہ پروغظ کا سامان کر رہے تھے کہ اچانک
حضرات علمائے کرام ایک جماعت کے ساتھ عبدالماجد قادریانی کے مکان پر پہنچ گئے اور مولانا
عبداللکھور صاحب نے مرزا قادریانی کے صدق و کذب پر گفتگو کرنی شروع کر دی چنانچہ جب مرزا
قداریانی کا کذب ثابت کر دکھایا گیا تو عبدالماجد قادریانی نے اپنے نبی کی صداقت میں اسکی باتیں
پیش کیں جس کا فقط ہونا قرآن مجید سے اس وقت ثابت کیا گیا اور اس کے بعد عبدالماجد قادریانی پر
اسکی بدحواسی طاری ہوئی کہ قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اسم اللہ تک صحیح نہ پڑھ سکے۔ اور ان کی اس
حالت نے مرزا قادریانی کے کذب و دجل کا گویا معاشر کر دیا۔ اگر مرزا کی حضرات کے قلب میں

حق طلبی اور خوف خدا ہوتا تو اسی وقت مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے پر ایمان لے آتے۔ مگر اس کے خلاف بعض حقانیت کے چھپانے کے لیے مرزاً حضرات نے داشتہار شائع کر دیئے جس میں دروغ بے فروع کا انبار۔ اور علمائے کرام پر سب و شتم کی بوجھاڑ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ جس کا صریح مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو غصہ دلا کر اصل مقصد سے علیحدہ کر کے دوسری باتوں کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔

ای طرح ظریف مرزاً نے اپنے اشتہار میں صرف یہ کہہ کر اپنے مذہب کے پیروؤں کو خوش کر دیا کہ کتاب فیصلہ آسمانی پاگل کی ہے جس کا آج تک بڑے سے بڑے مرزاً سے جواب نہ ہوا کہ۔ اور نہ مشتہر انعام لینے کی ہست کر سکے۔

اس کے علاوہ حق قادیانی کے جھوٹے ہونے کی دلیلوں میں بہت رسا لالکھ کر شائع کیے گئے جس کے جواب سے مرزاً امت اب تک عاجز ہے جن میں (۱) قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے (۲) صحیح حدیثوں سے (۳) خود ان کی پیشینگوئیوں کے جھوٹے ہو جانے سے (۴) جھوٹے حوالوں اور اعلانیہ دروغ گوئیوں سے (۵) اپنے پختہ افرازوں سے جھوٹے اور کاذب تمام دنیاۓ اسلام کے نزدیک ثابت ہوئے اور ان کا کذب و جل آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر کر دیا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ان کے اصحاب اور خواص کی روشنی، ان کی تہذیب و شائقی، ان کی بذیبانی مرزا قادیانی کے حالات اور اثرات کا آئینہ بن کر مسلمانوں کے سامنے موجود ہے جس سے مرزا قادیانی کا تیک انسان ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا بزرگی اور نبوت تو بڑی بات ہے۔

محمد یوسوب مونگیری



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اس خدائے برتر و تو ان کا صد ہزار احسان اور شکر ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو اپنے ایسے نبی مرسل کی امت میں پیدا کیا جس کی شان رفتت کا اندازہ ہماری محدود عقل صحیح طریقہ پر کرنے سے محدود ہے اور جو دنیا میں رحمۃ للعلائیم اور رحائم النبیین بن کر اسلام جیسا حکم اور چادریں لایا۔ اور جس نے نور کو ظلت سے جدا کر کے اللہ کے تھائے ہوئے راہ کی رہنمائی فرمائی۔ جو عقل و فہم کے عین مطابق ہے۔

صوب ہنگامہ کے ایک قصبہ میں جو قادیانی کے نام سے موسم ہے وہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ جو کبھی بروزی ظلی کے رنگ میں کبھی تشریعی اور کبھی غیر تشریعی کے رنگ میں اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور شیطانی الہاموں پیشیگوئیوں وہی کی بارشوں میں اس قدر بد حواس ہو گیا کہ کبھی ابن اللہ اور کبھی خود خدا ہونے کا بھی دعویٰ کر بیٹھا۔ اور اس غلط روی کے باوجود ایک جماعت نے اسے اپنا امام۔ مجدد۔ مرسل۔ نبی مان لیا جسے عام مسلمان اپنی تادا قیمت اور جمالت سے اسلام کا سچا خیر خواہ تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جماعت اپنے اصول کے لحاظ سے اسلام سے کوسوں دور ہے اور ایک عظیم گمراہی میں جلا ہے۔ چنانچہ حضور رسول ﷺ پر نبوت کا ختم ہوتا قرآن مجید و احادیث صحیح سے مسلم ہے مگر یہ جماعت اس امر کے ثبوت کے باوجود مدعاً ثبوت قادریانی کو اپنایا پیشوا اور نبی مانتی ہے اور اس کو اس پر اصرار ہے۔ ہر وہ انسان جسے امت محمدیہ میں ہونے کا فخر حاصل ہے اور اس امر کا وہ کامل یقین رکھتا ہے کہ انسان کو حیات ابدی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ وہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا پورا پیرو اور تمام یاتوں کو مانتے والا ہو۔ بتخاضاً قُسْ "نَوْ مِنْ بَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ" اس کی حالت نہ ہو تو اپنے رسول برحق جناب نبی کریم ﷺ کی پیشیگوئیوں پر پورا اعتقاد رکھے گا۔ اور اس کا ایک ایک حرف پر کمال ایمان ہو گا۔ رسول برحق ﷺ کی پیشیگوئی ملاحظہ ہو۔ (۱) "سَيْكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ فَلَا تُؤْمِنُ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَآنِي بَعْدِي لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أَمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضْرِبُهُمْ مِنْ خَالِفَهُمْ حَتَّى يَاتِي أَمْرُ اللَّهِ"

(ابوداؤ رج ۲۴ ص ۱۷۱ اباب ذکر الفتن و دلالتہ)

میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہونے والے ہیں ان میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہو گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اس لیے ان کا یہ دعویٰ کرنا ہی ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے) میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہے گا اور غالب رہے گا اس کے خلاف اسے ضرر نہیں پہنچا سکتیں گے یہاں تک کہ خدا کا حکم و قیامت آجائے اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ میرے بعد میری امت میں نبوت کا جھوٹ دعویٰ کرنے والے پیدا ہوں گے اور ان کے جھوٹے ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یعنی میرے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں مل سکتا ہے اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے خصوصاً وہ جو اپنے آپ کو امت محمدی میں قرار دے کر نبوت کا مدعا ہو اس کا جھوٹا ہوتا نہایت ظاہر ہے۔

اس حدیث سے اس کا بھی فیصلہ ہو گیا کہ خاتم النبین کے معنی آخر النبین کے ہیں یعنی کلام خدا اور رسول میں جن کو نبی کہا گیا ہے ان سب کے بعد آنے والے جناب رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبین مان کر یہ کہنا کہ آپ تشریعی انبیاء کے خاتم ہیں یا تمام انبیاء کے لیے زینت یا مہر ہیں مخف غلط اور قرآن شریف میں تحریف کرنا ہے۔ ان دونوں تراشیدہ معنوں کی غلطی اس حدیث نے ظاہر کر دی۔ اگر خاتم النبین کے معنی میں کوئی تخصیص کی جائے یا اس کے درستے معنی لیے جائیں تو جملہ ”وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَ بَعْدِي“ ان کاذبوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ نہیں ہو سکتی واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہے کہ جن جھوٹے دعیان نبوت نے جناب رسول اللہ ﷺ کو مان کر دعویٰ کیا ہے ان میں سے کل یا اکثر ایسے ہی ہیں جنہوں نے نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ کیا ہے اس لیے ان کے کذب کے لیے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہ ہو گا۔ (نحوذ بالله)

الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کے مطابق اور آیت ”ولَكِن رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ احزاب ۳۰ کے بعض مضمون کی تفسیر ہے اس حدیث نے اول تو خاتم النبین کے معنی بیان کر دیے یعنی تمام انبیاء کرام بجزلہ مقدمۃ انجیش کے تھے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سلطان الانبیاء ہیں آپ آخر میں آئے اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا بلکہ آپ ہی کی ہدایت کا آفتاب قیامت تک پختکا رہے گا اور آپ کی شریعت حق کاملہ کی روشنی عمل کرنے والوں کے دلوں کو منور کرتی رہے گی اور کسی جدید شریعت کی اپنی حاجت نہ ہو گی، ہاں علمائے امت اور مجددین ہوں گے جو آپ کے دین مستقیم کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے اور مسلمانوں کی خراب

حالت کی درستگی ان کا کام ہو گا۔ اور یہ بھی بشارت حضور انور نے دیدی کریے گردہ حقانی، مجموعوں اور گمراہوں پر غالب رہے گا۔ اس لیے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔ اس مضمون کی شہادت میں بہت حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں، مونہ کے طور پر چند حدیثوں کے بعض الفاظ آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تاکہ میرے دعویٰ کی صحت میں آپ کو تائیں نہ رہے۔
 ”لو كان بعدى نبى لكان عمر ابن الخطاب“ (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب عمر)
 ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا اس سے نہایت صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپؐ کی امت میں کوئی نبی نہ ہو گا اب جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ حضور انورؐ کو جو مٹا
 نہیں ہوتا ہے“

۲۔ ”لأنه بعده إلا المشرات“

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۵۳ کنز العمال ج ۱۵ ص ۳۷۰ حدیث نمبر ۳۱۳۲۲)

”میرے بعد نبوت نہیں ہے مگر بشرات ہیں“

۳۔ ”ان الرسالة والبُوْة قد القطعت فلارسول بعده ولاني“

(ترمذی ج ۲ ص ۱۵ باب ذہت النبوة ویقیت المبشرات)

” بلاشبہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی ہے“

..... عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مکان سے تشریف لائے اور تم مرتبہ فرمایا۔ ”انا محمد النبی الامی ولا نبی بعدي“ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۴)
 ”میں نبی ای ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہ حدیثیں امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں۔“

۴۔ ”ختم الائمه و ختم بهي النبیون“

(صحیح بخاری و مسلم ج ۱۹۹ باب المساجد و مواضع اصلوٰۃ)

”یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ائمۂ کاظمینؑ مجھ پر کیا گیا“

اس مضمون کی روایتوں سے حدیث کی کتابیں بھری ہیں میں صحابی اس مضمون کی روایت کرنے والے اس وقت میرے پیش نظر ہیں اور کامل علاش سے کس قدر ہوں اسے میں نہیں کہہ سکتا؟ الغرض عام طور سے غم نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث سے کامل طور سے ہے، مگر نبوت تحریکی اور غیر تحریکی کا فرق کر کے کسی ضعیف روایت میں بھی پیش نہیں چلنا کہ نبوت غیر تحریکی غم

نہیں ہوئی؛ جن صحابے نے فتح نبوت کی حدیثیں روایت کی ہیں ان میں نے بعض کے نام یہ ہیں جابر بن عبد اللہ، ابو سعید خدری، ابو طفیل، ابو ہریرہ، انس بن مالک، عفان بن مسلم، ابی معاویہ، جیبر بن مطعم، عبد اللہ بن عمر، ابی بن کعب، حذیفہ، ثوبان، قادہ، عبادۃ، بن الصامت، عبد اللہ ابن مسعود، جابر، عبد اللہ ابن عمر، عائشہ، عبد اللہ ابن عباس، عطہ رابن یسار، رضی اللہ عنہم۔

مگر یہاں حدیث مذکور کے علاوہ صرف تین حدیثیں لقل کی جاتی ہیں (۲) ”ابن بح

ص ۲۹۷ باب فتنہ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم“ میں دجال کے بیان میں ایک بڑی حدیث روایت کی گئی ہے اس میں یہ ارشاد ہے۔ ”اَنَا اَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنْتُمْ أَخْرُ الْأَمْمِ“ یعنی جناب رسول اللہ ﷺ اپنی است سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہوئیں ہوئی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی دوسرا امت نہیں، ”امت محمدی پر دنیا کا خاتم ہے اب جن گمراہوں کا یہ خیال ہے کہ آخری امت احمدی ہے مگر یہ نہیں ہے یعنی غلط ہے جس کی غلطی رسول اللہ ﷺ نے نہایت صاف طور سے بیان فرمادی اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر انبیاء کے ہیں (امام بخاری ح ۱۵۰ باب ماجاء فی اہمیت) رسول اللہ اور مسلم ح ۲۶۱ باب فی اہمیت دونوں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اس طرح روایت کرتے ہیں (۳) انا العاقب و العاقب الذی لیس بعده نبی میں عاقب ہوں (یچھے آنے والا) اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے نام بہت ہیں ان میں ایک نام عاقب بھی ہے اس کے معنی یچھے آنے والا اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس نام کی شرح فرمادی، جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیاء کے یچھے آنے والا اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تا ظریف ان دونوں حدیثوں کو ذرا غور سے ملاحظہ کریں کہ کس صفائی سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں آخر انبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ان تینوں حدیثوں نے خاتم النبیین کے معنی کی نہایت واضح شرح کر دی، یعنی اپنی حدیث میں تھا ”انا خاتم النبیین لانبی بعدی“ یعنی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہاں توجہ ”لانبی بعدی“ نے خاتم النبیین کے معنی آخر انبیاء متعین کیے تھے دوسرا حدیث میں صاف طور سے ضمروں نے اپنے آپ کو ”انا اخْرُ الْأَنْبِيَاءِ“ فرمایا۔ یعنی میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں تیسرا حدیث میں اس کی جگہ ارشاد ہوا۔ ”انا العاقب العَيْن“ یعنی میں سب نبیوں کے بعد آنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس کے

معنی بعینہ وہی ہیں جو دوسری حدیث کے ہیں ان تینوں حدیشوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں۔ غرض کہ اس الہامی لفظ کے معنی صاحب الہام نے بیان فرمادیئے اور حضور انور علیہ السلام کی زبان مبارک سے مرتaza قادیانی اور مرزا ایسوں کی غلطی ظاہر ہو گئی، اب اس کی تائید کے لیے پتوں کی حدیث طاحنہ ہو۔

(۲) (صحیح بخاری ج ۱۴ ص ۳۹۱ باب ما ذکرعن نبی اسرائیل) میں ہے۔ ”کانت بتو اسرائیل توسیهم الانباء كلما هلك نبی خلفه نبی و انه لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فيكثرون قالوا فتماماً مرتزا يار رسول الله فال فوابيعة الاول فالاول اعطوهem حقهم فان الله مائلهم عما استرعاهم“ (یعنی نبی اسرائیل پر انیماء حکومت کرتے تھے جب کوئی نبی انتقال کرتا تو ان کی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ہوں گے (جو مسلمانوں کے تمام امور کاظم کریں گے اور ان کی کثرت ہو گئی صحابہ نے عرض کیا کہ آپ گھم کو کیا ارشاد فرماتے ہیں) (یعنی جب بہت سے ہوں گے تو آگرایک وقت میں کسی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہیے) حکم ہوا کہ جس سے پہلے بیعت کر لوں کو پورا کرو اور ان کے حقوق کو ادا کرتے رہو اللہ تعالیٰ خلفاء سے ماحت کی نسبت سوال کرے گا کہ کس طرح انہوں نے ریاست سے برداشت کیا تم بری الذمہ ہو اس حدیث سے نہایت متفاہی سے ظاہر ہو گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہو گا یہ مدعیان چاروں حدیشوں سے بحارة الصدیق ثابت ہے اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔
الحاصل ان حدیشوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضور انور علیہ السلام کے بعد کسی کو نبوت کا

مرتب نہیں دیا جائے گا البتہ جھوٹے مدعا نبوت پیدا ہوں گے، جن کا ظہور ہو رہا ہے۔
اب میں مختصر طور سے یہ بیان کرتا ہوں کہ خاتم النبیین کے جو معنی احادیث مذکورہ سے معلوم ہوئے وہی معنی محاورہ عرب سے ثابت ہیں کیونکہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم ہے اس میں حرف تا کو زیر بھی ہے اور زیر بھی ہے اگرچہ روایت کے لحاظ سے زیر پر زیادہ مستند اور معتبر ہے کیونکہ زیر کی روایت کرنے والے صرف دو آدمی ہیں باقی جتنے مابرین قرآن اور قراءہ ہیں وہ سب زیر کے ساتھ روایت کرتے ہیں البتہ ہندوستان میں زیر کے ساتھ مستعمل اور مشہور ہو گیا ہے اس لیے عوام اسی کو اپنی ناؤاقفیت سے علی صحیح بھیتے ہیں۔

کلام عرب میں خاتم کے کئی معنی ہیں انکو شخصی مہر آخراً خلق کوں یعنی جو سب سے آخر میں ہو گریے لفظ جب مضاف ہو جاتا ہے اس وقت کوئی معنی نہیں رہتے بلکہ مضاف الیہ کے اعتبار سے اس

کے معنی خاص ہو جاتے ہیں مثلاً خاتم فضۃ یعنی انگوٹھی چاندی کی یہاں خاتم خاص انگوٹھی کے معنی میں ہے دوسرے معنی نہیں ہیں اسی طرح جس وقت خاتم کو قوم دیگرہ کی طرف مضاف کریں گے مثلاً خاتم القوم کہیں کے تو اس کے معنی صرف آخر قوم کے ہوں گے دوسرے معنی نہیں ہوں گے لسان العرب جو اہل زبان کے نزدیک نہایت مستند نہیں ہے اس میں لکھا ہے ”خاتم القوم و خاتمہم و خاتمہم“ آخراً هم و فی التنزیل العزیز ما کان مُحَمَّدٌ أَهْبَأْ أَهْبَأْ مِنْ وَخَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ إِلَى أَخْرُهُمْ“ (لسان العرب ج ۳ ص ۲۵)

یعنی لفظ خاتم اور خاتم اور خاتم۔ تینوں کو جب مضاف کرتے ہیں اور مثلاً خاتم القوم کہتے ہیں تو اس کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں یعنی ساری قوم کے آخر میں آنے والا اور قرآن مجید میں جو ماکان مُحَمَّدٌ أَخْرَى میں جو لفظ خاتم النَّبِيِّنَ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم انبیاء کے آخر میں ہیں اسی طرح جب خاتم لفظ النَّبِيِّنَ کی طرف مضاف ہوگا اور خاتم النَّبِيِّنَ کہیں کے تو اس کے معنی بھی ہوں گے کہ انبیاء کے آخر میں آنے والا اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر اس کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ دیا جائے تو وہ آخر الانبیاء نہ ہوا یعنی معنی اور ماہرین لغت نے لکھے ہیں چنانچہ قاموں اور اس کی شرح تاج العرب میں ہے۔

”الخاتم من كُلِّ هُنَّةٍ وَالخاتمُ وَالخاتمُ آخرُ الْقَوْمِ كَالخاتمِ وَمَنْ قَوْلُهُ تَعَالَى وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ إِلَى أَخْرُهُمْ“.

یعنی ہر شے کے انجام اور اس کے آخر کو خاتم کہتے ہیں اسی طرح خاتم القوم آخر قوم کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو جاتب رسول اللہ ﷺ کو خاتم النَّبِيِّنَ فرمایا ہے اس کے معنی آخر خاتم النَّبِيِّنَ کے ہیں یعنی سب انبیاء کے آخر میں آنے والا۔

لغت کی ان تین کتابوں میں پہلے خاتم کے معنی حادروہ عرب سے ثابت کر کے خاص قرآن مجید کی وہ آیات والفاظ جن میں لفظ خاتم آیا ہے اور النَّبِيِّنَ کی طرف مضاف ہے اس کے معنی بیان کر دیے اور نہایت وضاحت سے بتا دیا کہ اس کے معنی آخر خاتم النَّبِيِّنَ کے ہیں اگرچہ ان تینوں کتابوں کے بیان سابق سے آیت کے معنی معلوم ہو گئے تھے کہ آخر خاتم النَّبِيِّنَ کے معنی ہیں مگر آخر میں آیت کے الفاظ کو نقل کر کے یہ کہنا کہ یہاں بھی خاتم کے وعی معنی ہیں جو اپر بیان کئے گئے۔ غالباً اسی دوران میں کسی کی غرض سے ہے کہ کسی وقت کوئی جاہل یا مگر اہاتیت میں دوسرے معنی بتا کر مسلمانوں کو گراہنا کرے۔

اب نہایت ظاہر ہے کہ قرآن مجید عرب کی زبان میں اتنا رائی ہے تاکہ دو اسے بکھر

اس کی ہدایتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو سمجھائیں اس لیے تمام دنیا کے لیے ضرور ہے کہ اس کے وہی معنی کرے جو عرب کے محاورہ میں آئے ہیں اس کے خلاف معنی کرنا یقینی تحریف ہے اور بیان سابق سے قطعی طور پر آنکاب کی طرح روشن ہو گیا کہ عرب کے محاورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں یعنی سب کے آخر میں آئے والا اس کے سوا دوسرے معنی نہیں ہو سکتے اس لیے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آیت "ولِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" (ازباب ۲۰)

اس باب میں نص قطعی ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں آپؐ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت نہیں ملے گا آپؐ کے وجود باوجود سے کسی نبی کے آئے کی ضرورت نہیں رہی آپؐ کی نبوت اور آپؐ کی شریعت کا آنکاب قیامت تک چلتا رہے گا اس آیت سے یہ بھی قطعی طور سے ثابت ہو گیا کہ آپؐ کے بعد امتی غیر امتی جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

اہل علم اس کو صحیح ہوں گے کہ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں اس مقام پر لفظ النبیین جمع سالم معروف بالام آیا ہے ایسے لفظ کا صول فقرہ وغیرہ میں الفاظ عام میں شمار کیا جائے اس لیے خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ جس کو نبوت کا مرتبہ دیا گیا اور جس پر نبی کا اطلاق کیا جائے خواہ وہ ظلی اور برداشتی نبی ہوں یا تفریحی اور غیر تفریحی جس قسم کے بھی ہوں سب کے آپؐ خاتم ہیں یہی بات بعض کاملیں امت محمدیہ کے کلام سے بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ کلام بھی روحانیت افزائے حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ایں فقیر از روح پر فتوح آنحضرتؐ سوال کرد کہ حضرت چہی فرمائید در باب شیعہ کہ مدحی محبت الہمیت اند و مصحابہ را بدی کونید آنحضرتؐ بخوبی از کلام روحانی القافر مودود کہ مذہب ایشان باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم یہ شود چوں ازان حالت افاقت دست و دادر لفظ امام تاہل کردم معلوم شد کہ امام با اصطلاح ایشان معلوم مفترض اطاعت منسوب الٹھی است و وہی باطنی "در حق امام تجویزی تمازید و پس در حقیقت ختم نبوت را مکراند کو بربان آنحضرتؐ را خاتم الانبیا گفت باشد۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب کے قول کی شرح میں قاضی صاحب فرماتے ہیں۔ "فقیر محمد شاہ اللہ گوید کہ آنچہ حضرت شیخ رادر بطلان مذہب امامیہ از جناب رسالت پناہ علیہ السلام القا شدہ و واضح گشت کہ عقیدہ ایشان مسئلہ ختم نبوت است بطريق توارد بریں فقیر ہم واضح شدہ کہ فقیرؐ آخروں شیر برہنہ باستیعاب نوشتہ۔"

یہ دو بزرگ ان کاملین علماء اور وصالیین بخدا میں سے ہیں جن کے علم و فضل پر امت

محمد یہ ناز و خمر کرتی ہے یہ دنوں حضرات فرماتے ہیں کہ شیعہ کافر ہب اس وجہ سے باطل ہے کہ آں اطہار اور ائمہ کبار کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں جس سے مختم بوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اس عقیدے میں شاہ صاحبؒ چار باتیں لکھتے ہیں ۔۱..... امام کو مخصوص جانتے ہیں ۔۲..... اس کی طاعت کو فرض سمجھتے ہیں ۔۳..... یہ بھی اعتقاد کرتے ہیں کہ جلوق کے لیے مقرر کیے گئے ہیں ۔۴..... وہی بالطفی ان پر اترتی ہے ان چار باتوں میں آخر کی دو باتیں انہیاء سے مخصوص ہیں اور میں دو باتیں ان کو لازم ہیں آبستہ پنجی بات میں اس قدر کی ہے کہ انہیاں کو ظاہری و بالطفی ہر قسم کی وہی ہوتی ہے۔ اور امام کو صرف بالطفی ہوتی ہے مگر باوجود اس کی کہ ان کے عقیدہ کو انکار مختم بوت لازم ہے اور یہ دنوں حضرات کا طفیل شیعہ کو مکفر مختم بوت فرماتے ہیں۔ ان کے کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں اور وہ نبی تشریعی یا غیر تشریعی جس طرح کا ہو جتاب رسول اللہ ﷺ کے خاتم ہیں کیونکہ شیعہ اماموں کو تشریعی نبی نہیں جانتے۔

مرزاںی حضرات تو مرزا قادیانی کو رسول بلکہ انہیاء اولو العزم سے افضل اعتقاد کرتے ہیں۔ اور کامل وحی الہی کا ان پر اتنا ان کے عقیدہ میں ہے۔ مرزا قادیانی تو نزول وہی کا اس طرح دعویٰ کرتے ہیں کہ کسی نبی نے نہیں کیا چنانچہ (حقیقت الوحی ص ۵۰ اخراں ج ۲۲ ص ۱۵۲) میں لکھتے ہیں۔ ”بعد میں جو خدا کی وہی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“ ملاحظہ کیا جائے کہ بارش کی طرح نزول وہی کا دعویٰ کسی نبی نے نہیں کیا مگر مرزا قادیانی کرتے ہیں اس کے ساتھ صاف طور سے یہ بھی کہتے ہیں کہ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا اس لیے بوجب ارشاد حضرت شاہ ولی اللہ و قادر صی شاہ اللہ علیہ الرحمۃ بھی مرزاںی حضرات مکفر مختم بوت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے گو زبان سے اس کا اٹھا کر میں اور اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں چھاپیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ جب تم مرزا کو نبی مانتے ہو تو پھر جتاب رسول اللہ ﷺ کیسے مختم الانہیاء ہوئے تو عجیب طرح کی باتیں بناتے ہیں اور اُنہیں جواب دینے سے جان چڑاتے ہیں۔ حاصل یہ کہ خلاف قرآن و احادیث صحیح اور حادروہ عرب کے خاتم النبیین کے معنی قرار دے کر خوش ہیں اور کسی وقت ظلیٰ یا بروزی غیر اصلی نبی بھی کہتے ہیں ایسے لوگ یہ بتا میں کہ جب مرزا قادیانی خود اپنے اوپر نزول وہی کا ایسا پر زور بیان کرتے ہیں کہ کسی اولو العزم نبی نے بھی بیان نہیں کیا اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ صریح طور سے مجھے نبی کا خطاب دیا گیا پھر اصلی نبی میں

اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے جو اس سے انکار کیا جاتا ہے، الغرض اس میں شہر نہیں کہ مرزا قادریانی اعلانیہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صاف طور سے فتح نبوت کے مکمل ہیں مگر ان کے مریدین عوام کے دھوکہ دینے کو باقی بنتے ہیں۔

الغرض جس طرح صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کوئی حشم کی نبوت نہیں ملے گی اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت نے اس مطلب کی کامل صراحت کر دی۔ اب طالب حق کے لیے قرآن مجید کے نص قطعی اور مستند اور متعدد احادیث کے صریح الفاظ سے یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتب نہیں مل سکتا اس لیے آپؐ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے البتہ علمائے کالمین آپؐ کے نائب ہوتے رہیں گے اور وہ وہی کام کریں گے جو انہیاً نے اسرائیل کرتے تھے یہ ایک عمدہ وجہ ہے اس امت کو خیر الامم ہونے کی کہ باوجود امت ہونے کے وہ کام کریں گے جو گذشتہ انہیاء نے کیا ہے۔ اس مختصر بیان سے اظہر من الحشم ہو گیا کہ مرزا قادریانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور ان کی جماعت کا انہیں کسی حشم کا نبی بھانا قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیح کے خلاف ہے۔ اب اس کے خلاف فتح نبوت کی حقیقت کرنا محض عوام کو فریب دینا ہے اگر کسی مرزاؑ نے کچھ اس کے خلاف لکھا ہے تو ہمارے سامنے پیش کرے اور پھر انہیں چہالت و فریب کو دیکھے کہ ہم کس طرح اسے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھاتے ہیں اور کوئی رسالہ اللہ کرنا پہنچانے جاتا ہے مگر اہوں میں شائع کرنا اور ہم سے پوشیدہ رکھنا کسی اہل حق کا کام نہیں ہے پوشیدہ رکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں اپنے بیان پر دوقت نہیں ہے، مگر اپنے پیرواؤں کو اپنے فریب میں رکھنا ضروری سمجھتے ہیں اس لیے ان جاہلوں کو تھامنے کے لیے کچھ لکھ دیتے ہیں۔

دعویٰ کیا گیا ہے کہ قادریانی جماعت کے سرگرد و قرآن مجید کا مشکلہ زیادہ رکھتے ہیں مگر حیرت ہے کہ اسی صریح باتوں سے بے خبر ہیں اور سورہ اعراف کی اس آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ کے بعد بھی رسول آئیں گے وہ آیت یہ ہے ”یا ابنتی ادم اہمایا تِینُکُمْ رُسْلٌ مِّنْکُمْ يَقْصُدُونَ عَلَيْكُمْ ایتیٰ فَمِنْ اُنْقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرَجُونَ“ (اعراف ۳۵) اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مصطفیٰ ﷺ کے بعد انہیاء آئیں گے بہت بڑی غلطی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت علوم قرآنیہ سے بالکل ناواقف ہے، قرآن مجید میں انہیاً نے سابقین کے حالات اور واقعات بہت بیان

ہوئے ہیں انہیں واقعات کے بیان میں یا آئت بھی ہے اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے کا قصہ ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد سے یہ خطاب کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اے نبی آدم میرے رسول تمہارے پاس آئیں گے اور میری باتیں تم سے کہیں گے مگر جس نے انہیں مانا اور میری باتوں پر عمل کیا سے کچھ خوف و خطر نہیں ہے اور جس نے نہ مانا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

..... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض ان انبیاء کا ذکر کیا جو اس عام حکم ننانے کے بعد آئے یعنی حضرت نوح۔ حضرت ہود۔ حضرت صالح۔ حضرت لوط۔ حضرت فیصل۔ حضرت موسیٰ علیہم السلام اس سے ظاہر ہے کہ آئت میں اسی وقت کا ذکر ہے ایسے اعلانیہ قرینہ ہونے کے بعد بھی مرزا قرآن مجید کو نہیں سمجھتے۔

۲..... اس کے علاوہ اگر قرآن مجید پر نظر ہے تو سورہ بقرہ کے ذیل کی آیت ملاحظہ کیجئے جس میں یہی مضمون اس طرح ہے کہ میرے بیان کی اس سے پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔
**فَلَّفَقَى أَدْمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ لَقَاتَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ ۝ فَلَمَّا
 أَفْطَلُوا عَنْهَا حَمِيمًا يَا تِينَكُمْ مِنْ هَذَى فَعْنَ تَيَعَ هَذَا فَلَمَّا خَوَقَ عَلَيْهِمْ وَلَا
 هُمْ يَخْزَنُونَ ۝ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
 خَالِدُونَ ۝**” (سورہ بقرہ پارہ ۳۹۶۲۵) (سورہ بقرہ پارہ ۳۹۶۲۵)

”یعنی آدم نے اپنے پروردگار سے (معانی مانگنے کے لیے) چند کلمات سیکھ لیے (جن کی برکت سے) خدا نے ان کی توبہ قبول کی پیش کر دیا اسی مخالف کرنے والا مہربان ہے، ہم نے حکم دیا کہ تم سب کے سب بیہاں سے اتر جاؤ (اور یہ بھی کہہ دیا کہ) جب میری طرف سے تمہیں ہدایت پہنچے (تو اس پر عمل کرنا) کیونکہ جو ہمارے حکم کی پیروی کریں گے اور ہماری ہدایت پر جلیں گے انہیں (آخرت میں) نہ کسی بات کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جو ہماری ہدایت سے انکار کریں گے اور ہماری نشانیوں کی تکذیب کریں گے وہ جتنی ہوں گے اور اس میں وہ ہمیشور ہیں گے۔“
 یہ آئت اور سورہ اعراف کی آئت دونوں مضمون کے اعتبار سے ایک ہیں حاصل منعی میں کچھ فرق نہیں ہے، البتہ کچھ لفظوں کا اختلاف ہے اور جب اس آئت میں صاف ہے کہ یہ خطاب حضرت آدم کو جنت سے جدا ہونے کے وقت کیا گیا تھا اس لیے سورہ اعراف کی آئت کے خطاب کا بھی سبھی وقت ہے کیونکہ یہ دونوں آیتیں ایک مطلب کو بیان کر رہی ہیں۔ غرضیکہ یہ دور و شُن قرینے جو قرآن مجید سے ظاہر ہو رہے ہیں اس بات کی کامل شہادت دیتے ہیں کہ سورہ

اعراف کی آیت مذکورہ میں امت محمدیہ سے خطاب نہیں ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں ان کی اولاد سے خطاب ہے۔

۳.....اب اس کی کامل تائید حدیث سے بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ "اخراج ابن جریب عن ابی بیمار السلمی قال ان الله تبارک و تعالیٰ جعل ادم و ذریته فی کفه لفقال یا بني ادم اما یا تینکم رسول منکم یقصون علیکم ایتی فعن القی الخ" (تفیر در مشورج ص ۸۲)

اس روایت میں خاص اسی آیت کی تفسیر ہے جس کا ذکر ہوا ہے اور نہایت مصالحت سے وہی تفسیر کی ہے جو ہم نے بیان کی ہے، یعنی اس آیت میں امت محمدیہ سے خاص خطاب نہیں ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں یہ خطاب کیا گیا ہے اور اس کی صورت حال اس روایت میں بیان کی گئی ہے چونکہ مرزا قادیانی نے ۳.....اس تفسیر سے بہت حوالے دیئے ہیں اس لیے اس تفسیر سے لکھتا میں نے مناسب سمجھا اس تفسیر کے علاوہ جب خاتم النبیین کے معنی محاورہ عرب اور احادیث صحیح سے معلوم ہوئے کہ آخر النبیین کے ہیں تو آیت "وَلَكُنْ رَمُؤْنَ اللَّهُ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" (ازباب ۲۰) نے قطیٰ فیصلہ کر دیا کہ سورہ اعراف کی آیت میں قیامت تک کے نئی آدم مراد نہیں ہیں بلکہ خاص حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ آخر النبیین ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نہیں ہے۔ یہ چاروں لیلیں قرآن مجید اور حدیث سے بیان کی گئی جن میں نہایت روشن طریقے سے ثابت ہو گیا کہ سورہ اعراف کی آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو مرزا ای بیان کرتے ہیں بلکہ وہ مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا۔

اب ال علم انصاف پسند قادریانی جماعت کے سرگرد ہوں کی قرآن دانی معلوم کر لیں کہ قرآن مجید کے معنی سے کس قدر نہ آشنا ہیں اور نص قطبی کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں اور جو امام کے دھوکا دینے کو حضرت غوث اعظم اور شیخ الحدیث عربی کا قول پیش کرتے ہیں، مگر نص قطبی اور احادیث صحیح کے خلاف ان حضرات کا قول پیش کرتا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ان مقدس حضرات نے صریح قرآن و حدیث کے خلاف ایک بات کہی، مگر یہ بڑی غلطی ہے اُن بزرگوں کی شان نہایت اعلیٰ وارفع ہے ان کا کوئی کلام خلاف قرآن و حدیث کے نہیں ہوا کتا، جو حضرات صوفیہ کی اصطلاحات نہیں جانتے اور ان کے حالات سے واقف نہیں ہیں ان کا یہ منصب نہیں ہے کہ اپنے دعویٰ کی دلیل میں ان کے کلام کو پیش کریں۔

حضور سرور انبیاء کے آخر میں آنے کا راز

اور امت محمدیہ کی فضیلت

یہاں اس کا سمجھیدہ معلوم کرنا چاہیے کہ جب خاتم النبیین کے معنی آخر انہیں کے ہیں، یعنی سب انبیاء کے بعد آنے والا تو اس میں کیا خوبی اور فضیلت ہوئی؟ بظاہر خوبی تو اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی شریعت کے پیروں بہت سے انبیاء آتے، جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد شریعت موسوی کے پیروں بہت انبیاء آتے یہ خیال ظاہر میں کم علم کو ہو سکتا ہے، مگر جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسرار شریعت پر آگاہی بخشی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا وجود باوجود سب کے بعد اس لیے ہوا کہ آپؐ کی ذات مقدس سے اللہ تعالیٰ کو دین کا کمال منثور تھا۔ آپؐ کو شریعت کاملہ دی گئی۔ اور ارشاد ہوا۔ ”آلیومُ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ“ (الجع (ماں دہ: ۳۳) حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے وقت سے لیکر حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک دنیا کے لوگ اس لائق نسبتے کہ انہیں کامل شریعت دی جاتی، پہلے انبیاء جس قدر آئے وہ سب بخوبی مقدمہ انجیش کے تھے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سلطان الانبیاء ہیں تمام انبیاء سابقین نے آہستہ آہستہ نبی آدم کو آراستہ اور اس لائق کیا کہ شریعت کاملہ دی جائے اس لیے سب کے بعد آنے والے کی زیادہ عظمت ہوئی چاہیے کیونکہ اس کے ذریعہ سے شریعت کاملہ تخلوق کو ملی جو اصل مقصود انبیاء کے بھیجنے کا ہے، چونکہ آپؐ صفتِ رحمت کے مظہر کامل ہیں اور رحمۃ اللعالمین آپؐ کا خطاب ہے اس کا مقتضی یہ ہوا کہ آپؐ کے بعد نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ دیا جائے۔ کیونکہ شرعی نبی وہی ہے جس کا مکر کافر ہوئیں وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اب اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حسب عادت قدیمه ضرور بہت لوگ ایسے ہوتے کہ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہوتے اور اس نبی پر ایمان نہ لاتے جو آپؐ کے بعد ہوا اور اس وجہ سے وہ اُنگی عذاب کے مستحق ہوتے یہ آپؐ کی شانِ رحمت کے بالکل خلاف تھا اور ہے کہ آپؐ کو مان کر کسی وجہ سے وہ اُنگی عذاب میں بٹتا رہے اس لیے آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اس سے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال فضیلت حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیاء پر ظاہر ہوتی ہے کہ یہ شانِ رحمت کسی کو عنایت نہیں ہوئی اور کسی کی امت کو یہ شرف نصیب نہ ہوا اور اس کی وجہ سے دوسرا شرف آپؐ کی امت کو یہ ملا کہ اس امت کے علمائے کاملین کی عظمت و شان وہی ہے جو انبیاء کی ہوئی چاہیے، یعنی یہ وہی

کام کریں گے جو انہیاے نبی اسرائیل نے کئے ہیں علامہ سیوطی (خاصیتِ کبریٰ ج ۳ ص ۲۱۹ باب اخلاص بان امته و تیت العلم الاول والعلم الآخر) میں امت محمدیہ کی خصوصیات میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ ”علمائهم کانبیاء بنی اسرائیل“ یعنی امت محمدی کے علماء انہیاے نبی اسرائیل کے مانند ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے علماء کی شان میں فرمایا۔ ”العلماء ورثة الانبیاء“ علماء انہیاء کے وارث ہیں اور یہ بھی فرمایا۔ ”فضل العالم على العابد كفضلي على ادنكم“ (ترمذی ج ۲ ص ۹۲ باب فی فضل الفقه علی العبادة)

یعنی رسول اللہ فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد یعنی عبادت کرنے والے پر اسی ہے جیسی میری فضیلت میرے ادنیٰ امتی پر۔ یہ ظاہر ہے کہ انہیاء کا ترک مال و دولت نہیں ہوتا بلکہ عظمت و بزرگی اور کلام الہی کا علم ان کا ترک ہے اس لیے حدیث کے یہ معنی ہونے کہ انہیاء کی شان اور عظمت اور پدایت و علم شریعت علماء کو ملت ہے جب علماء امت کی شان انہیاء کی شان سے ہوئی تو جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد انہیاء کے ہونے سے حضرت موسیٰ کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں علمائے کاظمین سے آپؐ کی عظمت کا اظہار نہایت کامل طور سے ہوتا ہے البتہ یہ فرق ہے کہ حضرت رحمۃ اللعائین ﷺ کو مان کر پھر کسی بزرگ اور عالم کے نہ مانے سے داعی عذاب کا مستحق نہیں ہو سکتا اور حضرت موسیٰ کو مان کر ان کے بعد کے نبی کو نہ مانے سے عذاب داعی کا مستحق ہے، مثلاً یہود حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں، مگر حضرت میسیح کے نہ مانے سے کافر ہیں اور عیسائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ مانے کی وجہ سے کافر ہیں، اس فرق سے حضرت رحمۃ اللعائین ﷺ کی شان بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ دوسری حدیث سے تو علماء کاظمین کی بہت ہی بڑی عظمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان کی فضیلت کو حضور انور ﷺ اپنی فضیلت کے مشابہ فرماتے ہیں اور منداد امام احمدؓ کی روایت بھی دیکھی جائے۔

امام محمد نے (منڈاحمد ج ۵ ص ۳۲۲) میں جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد لکھا ہے ”الابدال فی هذه الامة ثلاثةون مثلابراهيم خليل الرحمن عزو جل كل مآمات رجل ابدل الله مكانه و جلا“ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس امت میں تیس ابدال ابراہیم خلیل اللہ کے مثل ہوتے رہیں گے ان میں سے جب ایک کا انتقال ہوا کرے گا اس کی جگہ دوسرًا قائم مقام ہو گا، یعنی ایسے بزرگ ذی مرتبہ سے امت محمدی خالی نہیں رہے گی یہاں ان بزرگوں کو حضرت ابراہیم کے مثل کہا ہے اس سے کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ ان کا مرتبہ بعینہ

حضرت ابراہیم کا سا ہوگا اور وہ ظلیٰ اور بروزی نبی حضرت ابراہیم کے مثل ہوں گے اور ان کا مکر کافر ہے (استغفار اللہ) یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ جس طرح مثال دی جاتی ہے زید کا لاسد یعنی زید شیر کے مانند ہے اس مثال سے یہ غرض ہرگز نہیں ہوتی کہ جو حالتیں اور خواص شیر کی ہیں وہ سب یا اکثر زید میں پائی جاتی ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیر کی ایک خاص صفت جو انسان کے مناسب اور اس کے لیے خوبی ہو سکتی ہے وہ ایک حد تک زید میں پائی جاتی ہے اسی طرح ان ابدال میں قرب خداوندی اور دوسری حالت حضرت ابراہیم کے مشابہ ہو گئی مگر جس قسم کے دعویٰ مرزا قادیانی نے کئے یہ ہرگز نہ کریں گے الغرض امت محمدیہ میں ولایت اور نبوت کے مشابہ کمالات ہوں گے جس کی وجہ سے العلماء و رئۃ الانبیاء اور علمائهم کا نبیاء بنی اسرائیل کہا جائے گے مگر نبوت کا وہ خاص درجہ جس کی وجہ سے اس کا مکر کافر ہو جاتا ہے کسی کو نہیں دیا جائے گا کیونکہ ایسا ہونا آپؐ کی شان رحمت کے منانی ہے۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ اس فضیلت کی کیا انہتا ہے اللہ اکبر یہ خیال کر اگر نبوت ختم ہو جائے تو خداۓ تعالیٰ کی صفت کلام معطل ہو جائے گی جاہلانہ خیال ہے ذرا غور کرو کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی ذات پاک ازلی وابدی ہے۔ اس طرح اس کی صفات بھی ازلی وابدی ہیں اور انسان کا وجود اور اس نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے چلا جن کی نبوت کو آٹھو ہزار برس سے زیادہ مورخین نہیں بتاتے اس سے پہلے نبوت کا سلسلہ نہ تھا اس وقت اس کی صفت کلامیہ کا کیا حال تھا، اگر اس نبوت کے ختم ہو جانے سے اس کی صفت کام معطل ہو جانا لازم آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کے وجود سے پہلے جب اس نبوت کا سلسلہ ہی نہ تھا تو اس خیال کے بوجب اس غیر تمنا ہی زمانے میں خداۓ پاک کی یہ صفت معطل مانی ہو گئی حالانکہ اس خیال کی بنیاد مکن نادانی اور نادانی پر ہے خدا کے مقریبین میں فرشتے بھی ہیں جن سے وہ ہمیشہ کلام کرتا رہے اور کرتا رہے گا، مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی فرشتوں کے وجود شرعی سے بھی مکر ہیں اور تو پنج المرام میں بے دینوں کی طرح باقی ہاتھ ہیں اس کے علاوہ خدا کی تخلوق کا احاطہ انسان نہیں کر سکتا کیونکہ ”وَمَا أُوتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا“ (الاسراء: ۸۵)

(اس کا ارشاد ہے پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا کلام کس طرح اور کن کن طریقوں سے ہوتا ہے اور کون کون بندے اس سے ممتاز ہوتے ہیں انسان کا علم اس کو احاطہ نہیں کر سکتا، مگر اس قدر ضرور کہیں گے کہ اس کے مخصوص فرشتے اور خاص خاص اولیاء اللہ اس کے خطاب اور کلام سے ممتاز ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اس کے لیے رسالت اور نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

اس تمام بیان کا نتیجہ بھی معلوم کر لیتا چاہیئے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی نص قطعی اور چار صحیح حدیثوں سے صحیح قادیانی کا جھوٹا ہوتا ثابت ہو گیا اور اس کے جھوٹے ہونے پر میں صحابہ کرام نے شہادت وی بلکہ اس کے سوا جس قدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ختم نبوت کے مضمون کو روایت کیا ہے ان کا یقینی اعتقاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے اس لیے آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ ان مصحابہؓ زبان سے جھوٹا ہے اب جو ایسے یقینی جھوٹے اور مفتری کو سچا کہتا ہے وہ حقیقت میں اللہ و رسول سے سخت گستاخی کرتا ہے اور تمام قرآن مجید اور مذکورہ احادیث صحیح کو نہیں مانتا، اگرچہ ظاہر میں زبان سے انکار نہ کرے اور مسلمانوں کو فریب دے اب الہ داش بکھر لیں وہ کیا شخص ہے اور اس سے کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور اس کے اصحاب کو کیا سمجھنا چاہیئے۔

یہاں تک جو عبارت لفظ کی گئی وہ یعنیہ فیصلہ کے تمہید کی ہے اس میں دس حدیثیں ہیں اور پانچ آیات قرآنی ہیں اور ان کے معنی ہیں، ان کو یہ قادیانی مسخرہ پاگل کی بڑی کہتا ہے اور یہ وہ قادیانی ہے جو شب دروز قادیانی مردیوں کی محبت میں رہتا ہے ان ہی کے مشورہ سے ایسے کام کرتا ہے اس کا یہ حال ہے کہ کلام خدا اور کلام رسول ﷺ کی کسی بے حرمتی کر رہا ہے؟ اب ہمارے بھائی قادیانیوں کی ایمانی حالت کا اندازہ کریں یہ دہ باتیں ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمان ہیں اور قرآن وحدیت کو مانتے ہیں مسلمانوں کو محض فریب دینا ہے یا مرزا قادیانی کی بیعت کا اثر ہے کہ عقل سلب ہو گئی ہے تیرہ درویں نے اوار حقانیت کو پوشیدہ کر دیا ہے اس لیے کلام خدا اور رسول بھی ان کے نزد یک پاگل کی بڑی ہے (نعوذ باللہ)۔ اب دیکھیں کون قادیانی مردی اس مدلل اور حکم تحریر کا جواب دیتا ہے، ہم مختصر ہیں، اگر دو ماہ کے اندر اس کا جواب نہ دیا تو کامل طور سے سمجھا جائے گا کہ تمام قادیانی کسی خاص وجہ سے ایک یقینی جھوٹ کے پیرو ہیں اور کسی طرح اس کی صداقت ثابت نہیں کر سکتے۔

آخر میں دو باتیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک تو قادیانیوں کی جہالت کا نمونہ دکھاتا ہوں ملاحظہ کیا جائے، جن حدیثوں میں جانب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ”انا خاتم النبیین لانبی بعدی“ یعنی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس کے معنی میں اپنی قابلیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ لانبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی کامل نبی میرے بعد نہیں، ناقص نبی آئیں گے اس کا نتیجہ یہ تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی ناقص نبی ہیں۔

..... اس کے علاوہ یہ فرمائیں کہ جب لانبی بعدی کے بعد یہ معنی ہوئے کہ کوئی کامل نبی

میرے بعد نہیں ہے، تاصل نہیں ہوں گے تو ان کے نزدیک "لا اله الا الله" کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی بڑا معبود کامل نہیں ہے، جھوٹے جھوٹے معبود ہیں یعنی مشرکین عرب وغیرہ کا جو خیال تھا اور ہندو دکا ہے وہ صحیح ہے اسلام نے انہیں مشرک نہیں شہرہ ایسا قادیانی مرتبی کیجیے یہی عقیدہ آپ کا ہے؟ اگر نہیں ہے تو دونوں جملوں میں فرق بیان کیجئے۔

۲..... تمہید کی چوتھی حدیث دیکھئے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اسرائیل میں انبیاء سیاست کرتے تھے۔ جب ایک نبی انتقال کرتا تھا اس کی جگہ دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہوتا تھا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اب اگر اس کے یہ معنی ہوں کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہے تو حدیث سے یہ ثابت ہو گا کہ حضرت موسیٰ کے بعد جتنے میں اسرائیل میں ہوئے وہ سب کامل نبی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے مثل امت محمدیہ میں ویسے نبی نہ ہوں گے، اس کا تجھے یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ افضل الانبیاء من تھے بلکہ انہیاً نبی اسرائیل کے مثل تھا اور مرزا قادیانی کا مرتبہ ان سے بہت کم ہے، قادیانی ذرا ہوش کر کے باشیں کیجئے تمہارے اس دعویٰ کے غلط ہونے کے اور بھی وجہ ہیں جو اہل علم الفاظ حدیث سے بخوبی سمجھتے ہیں وقت ضرورت ہم بھی بیان کر دیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک اہل حق کی طرف سے بہت سے رسائل مرزا قادیانی کے کذاب و مفتری ہونے کے شہوت میں مشتہر ہو چکے ہیں اور قرآن و حدیث کے علاوہ خود مرزا قادیانی کو ان کا جھوٹا ہوتا "مردود ہوتا" ملعون ہوتا ہر بد سے بذرت ہوتا ثابت کر دیا گیا ہے، ان کا اعلانیہ جھوٹ دکھاویا گیا ہے مگر ختح تحریت ہے کہ مرزا تیگروہ کی عقل کس طرح سے سلب ہو گئی کہ کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے اعلانیہ جھوٹ کو خدا کا رسول مان رہے ہیں اور افسوس یہ ہے کہ اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں یہ بھی انہیں خیال نہیں ہوتا کہ کئی برس سے رسائل مشتہر ہو رہے ہیں اور یہاں سے قادیانی تک کسی مرزا تیگروہ کی بجائی ہوئی کہ ان کا جواب دے پھر ان کے جھوٹے ہونے میں کیا لیکر رہا؟

بھائیو! جان بوجہ کر اپنی عاقبت تباہ نہ کرو اور ان رسالوں کو غور سے دیکھو جہاں تمہیں شبہ پیش آئے اسے دریافت کر جواب دینے کے لیے میں حاضر ہوں، جو تمہیں ان رسالوں کے دیکھنے سے منع کریں انہیں اپناؤں سن بھوادر یقین کرو کہ تمہیں راہ حق دیکھنے سے روکتے ہیں اور انہا بنا کر جہنم میں گرانا چاہتے ہیں، ہم تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہیں۔

خادم الحکما محمد یعقوب



لَا يَنْهَا بِمَا نَهَا
لَا يُعَذِّبُ بِمَا عَذَّبَ

مرزاٰ نبوت کا خاتمه

صحیفہ رحمانیہ

(۱۶)

پروفیسر مولا نا سید محمد انور حسین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

جس میں ختم نبوت کے قطعی دلائل بیان کئے گئے ہیں اور یقینی طور سے ثابت کر دیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ بوجب ارشاد نبوی جھوٹا دجال ہو گا، ختم نبوت کی بحث میں یہ ساتواں مضمون ہے اس سے پہلے تمہارے فیصلہ آسامی حصہ فیصلہ آسامی حصہ ۳ میں پھر مرحوم احمد کی تشریف آوری والے مضمون میں دعویٰ نبوت سرزما اور صیف الرحمنی نمبر ۱۷ اور نمبر ۱۵ میں یہ مضمون بغواں مختلف لکھا گیا ہے اور اس وقت تک کسی نے جواب نہیں دیا مگر باس اس ہمہ سرزما جھوٹی نبوت کا دعویٰ ہو رہا ہے۔

تاریخ۔ ۵ اگست ۱۹۱۶ء کو مجمع حمایت اسلام موکریکے مکان میں قادیانی فرقہ کے عقائد بالطلہ کے رو میں ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں فاضل مولانا نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ اما بعد! ”لقد قال اللہ تبارک و تعالیٰ، مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيهِمَا۔“ (پ ۱۲۲ ج ۱۲)

مسلمانوں افسوس ہے کہ یہ ایک ایسا پرآشوب زمانہ آیا ہے۔ کہ مقدس نہ ہب اسلام کے ان مسائل و عقائد پر جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہیں۔ اور جن پر تمام الٰی اسلام کا اتفاق اور اجماع ہو چکا ہے۔ ایک ایسا شخص نکتہ جیدیاں کرنے کو کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ جونہ تو آیات قرآنی کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ احادیث نبویہ سے خبر رکھتا ہے ایک جھوٹے مدعی نبوت کے اردو رسالوں کو دیکھ کر اسلام کے منصوص اور اجتماعی مسئللوں اور عقیدوں کو غلط ثابت کرنے کا مدعا ہوتا ہے اور غلط غلط شبهات چیز کر کے مسلمانوں میں بیہودہ خیالات پھیلانے کی کوشش کرتا ہے دیکھو تمام مسلمانوں کا عجموئا اور الٰی سنت والجماعت کا خصوصا اجتماعی عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں، یعنی نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ ہوگا، آج کل اس کے خلاف یہ آواز اٹھائی گئی ہے۔ کہ نبوت و رسالت ہنوز ختم نہیں ہوئی ہے آپ کے بعد بھی نبی ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ مرزا اخلاق احمد آنجمنی

قادیانی نبی اور رسول ہیں اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مسئلہ فتح نبوت پر مفصل اور مدل تقریر کی جائے اور مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھا دیا جائے۔ کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آپؐ کے بعد کسی کا نبی نہ ہونا، قرآن مجید کی قطعی الدلالت آیت سے اور صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور اہل اسلام کا عموماً اور اہل سنت و اجماع اس کے تینوں فرقے (۱) فقہ (۲) محمدین (۳) صوفیہ کا خصوصاً اسی پر اجماع ہے جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اہل سنت و اجماع اسکے بکار اہل اسلام سے خارج ہے اور جو شخص آپؐ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔

مذکورہ بالا آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ حضرت زینؑ صحابی آنحضرت ﷺ کے پرستی (لے پاک) تھے حضرت زیدؑ شادی حضرت زینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی تھی میاں یوں میں سخت ناقلوں کا کرتی تھی آخ حضرت زینؑ نے حضرت زینؑ کو طلاق دیتی طلاق کے بعد عدت گذرنے پر خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت زینؑ آنحضرت کے عقد نکاح میں آئیں اور ازوں ج مطہرات میں داخل ہو گئیں اس پر مخالفین اسلام نے طعن اور طفری کی راہ سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد ﷺ نے اپنے بیٹے کی یہوی (یہوہ) سے نکاح کر لیا ہے حالانکہ بیٹے کی یہوی (یہوہ) قرآن مجید کے رو سے حرام ہے اسی یہوہ دعا اعزازی کا جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”ما کانَ مُحَمَّدٌ أَهْدِيَ مِنْ زَجَالَكُمْ“ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے (حقیقی اور نسبی) باپ نہیں ہیں اور زیدؑ تمہارے مردوں میں ہیں تو زیدؑ کے بھی حقیقی باپ نہیں ہیں اس زیدؑ کے حقیقی اور نسبی نہیں ہوئے اور زیدؑ یہوی آپؐ پر حرام نہیں ہوئیں اس مذکورہ بالا اعزازی لغو ہے اور ناگھی پرستی ہے یہاں پر دو شبہ پیدا ہوتے ہے۔

پہلا شبہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تین بیٹے تھے (۱) ابراہیم (۲) قاسم (۳) طاہرؒ جب آپؐ کے تین بیٹے موجود تھے تو پھر یہ کہنا کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ رجالِ جعل کی جمیع ہے اور جعل عربی میں بالغ مرد کو کہتے ہیں مگر آئت کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں چونکہ آنحضرت ﷺ کے تینوں صاحبوزادے بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اس لیے یہ کہنا بہت صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اس شبہ کا جواب لفظِ جعل کے معنی پر غور کرنے ہی سے ہو جاتا ہے اس لیے اس شبہ کے جواب

میں کوئی دوسری عبارت نہیں لائی گئی اور من رَجَالُكُمْ ہی کواس کے جواب میں کافی سمجھا گیا۔
یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرزا قادریانی (اخبار البدر ۱۹۰۷ء مطبوعات
نچے صفحے ۲۲۷) میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔ حالانکہ یہ
محض غلط بات ہے نہ کسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور نہ تاریخ کی کتابوں میں کہیں لکھا ہے کہ
آپؐ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے یہ مرزا قادریانی کا جاہلش جھوٹ ہے اگر کسی مرزا کی کوچھ بھی
غیرت ہے تو اس روایت کا ثبوت چیل کرے ورنہ اس بات کا اقرار کرے۔ کہ مرزا قادریانی محض
بیباک جھونٹے تھے۔

دوسرا شبہ یہ ہے کہ جب آپؐ سے ابوہ کی نعمتی کی گئی یعنی یہ کہا گیا کہ آپؐ تمہارے
مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں۔ تو اس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ آپؐ میں حقیقی باپ جیسی
شفقت بھی نہ ہوگی اس شبہ کے دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”ولِكُنْ رَسُولَ
اللَّهِ“ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں اور رسول کی شفقت امت پر اس شفقت سے کہیں زیادہ
ہوتی ہے جو شفقت حقیقی باپ کو اپنی اولاد پر ہوتی ہے انہیاے کرام کے واقعات زندگی پر غور کرو
کہ انہوں نے امت کی بھی خواہی کے لیے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلی ہیں حق تو یوں ہے کہ انہا باپ
بھی اپنی اولاد کے لیے اتنی تکلیفیں نہیں برداشت کر سکتا ہے۔ یعنی تکلیفیں انہیاے کرام علیہم السلام
نے اپنی امت کے لیے برداشت کی ہیں بس اس کہنے سے کہ محمد خدا کے رسول ہیں وہ شبہ تو جاتا رہا
کہ آپؐ میں حقیقی باپ جیسی شفقت نہیں ہوگی اگر یہ بات ثابت نہیں ہوتی تھی کہ آپؐ کی شفقت
تمام انہیاے کرام کی شفقت سے بڑھی ہوئی ہے اس لیے فرمایا۔

”وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ آپؐ تمام نبیوں کے فتح کرنے والے اور آخر الانبیاء ہیں اور
جب آپؐ آخر الانبیاء ہیں تو آپؐ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور چونکہ آپؐ ﷺ کے بعد
کوئی نبی نہ ہو گا اس لیے ضرور ہے کہ آپؐ ﷺ میں وہ نبیوی شفقت اعلیٰ و اتم و اکمل درجہ پر ہو
چنانچہ آپؐ ﷺ کی اعلیٰ تعلیمات وہدیات سے اس کی کافی شہادت ملتی ہے جیسا کہ آپؐ کی
تعریف میں کہا گیا ہے۔

”مَا تَرَكَ خَيْرًا هَدَاهُ إِلَيْهِ وَمَا تَرَكَ شَرًا لَا حَذَرَ كُمْ وَبَالَّهِ الْوَحْيُمُ“
آپؐ نے ہر ایک بھلی بات کی ہدایت فرمادی اور ہر ایک بھی بات کے ناقابل
برداشت عذاب سے ڈرایا۔

اس آیت میں لفظ خاتم النبیین کی قراءات میں اختلاف ہے سات قاریوں میں سے چھ قاریوں کے نزدیک خاتم النبیین بکسر تاء ہے اور سیکی مشہور قراءات ہے اور ایک قاری عامم کے نزدیک خاتم النبیین شیخ تاء ہے گویہ قراءات مشہور نہیں ہے، مگر ہندوستان میں اسی قراءات کا رواج ہو گیا ہے چنانچہ یہاں کے قرآن مجید میں خاتم النبیین شیخ تاء ہے بہر کہ اگر خاتم کو بکسر تاء پڑھئے تو یہ صیخ اسم فاعل کا ہے۔ ختم یا ختم باب ضرب یا ضرب سے اور اس کے معنی ختم کرنے والا یا مہر کرنے والا ہو گا خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے کہ نبیوں کا ختم کرنے والا یا نبیوں پر مہر کرنے والا چونکہ مہر کرنا خدا کی صفت ہے اس لیے اس معنی کے رو سے خاتم النبیین آپ علیہ السلام کی صفت نہیں ہو سکتی، بلکہ یہاں پر سوائے ختم کرنے والے کے اور دوسرے معنی صحیح نہیں ہو سکتے ہیں، اس صورت میں نبوت کا ختم ہو جاتا روز و شان کی طرح ثابت ہوتا ہے، تمہُری سمجھ کا آدمی بھی اس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔

اور اگر خاتم بہ شیخ تاء پڑھئے تو خاتم کے تین معنی ہیں۔ (۱) انگوٹھی جیسے خاتم فضہ، چاندی کی انگوٹھی (۲) مہر جیسے خاتم الكتاب، خط کی مہر (۳) آخر جیسے خاتم القوم، قوم کا آخری شخص، عربی لغات اور عربی محاورات پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم، خاتم بالکسر و خاتم بالفتح یا الفاظ جب کسی وسعت والی چیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو جہاں پر وسعت ختم ہوتی ہے اسی جگہ کو خاتم، خاتم بالکسر، خاتم بالفتح کہتے ہیں، خاتم الوادی اسی جگہ کو کہتے ہیں، جہاں پر میدان ختم ہو جائے، اسی طرح یا الفاظ جب کسی اسکی چیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جس کے بہت سے افراد ہوں، تو خاتم، خاتم بالکسر خاتم بالفتح ہر ایک کے معنی آخر کے ہوتے ہیں، جیسے خاتم القوم، قوم کا آخری شخص، مجمع البحار جو احادیث کی ایک مستر لافت ہے، اور قاموس اور اس کی شرح تاج العروس اور لسان العرب وغیرہ عربی کی مشہور لغتوں میں صاف لکھا ہے۔

”خاتم الوادی اقصاہ خاتم القوم و خاتمہم و خاتمہم، آخرهم“

(لسان العرب ج ۲۵ ص ۲۵)

کہ خاتم الوادی کے معنی انتہائی وادی ہے اور خاتم القوم کے معنی آخر قوم ہیں اور اس کے ساتھ ان کتابیوں میں اس کی تصریح موجود ہے کہ خاتم النبیین یا خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں، پس خاتم النبیین پڑھو یا خاتم النبیین، ہر حالت میں یہی مطلب ہو گا، کہ آنحضرتؐ آخر النبیین ہیں، یعنی تمام انبیاء کرام کے آخر ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا، یہاں

پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس آیت میں لفظ رسول اللہ کے بعد خاتم النبیین کا لفظ صرف اس بات کے ثابت کرنے کے لیے لا یا گیا ہے، کہ وہ شفقت جو انہیاً نے کرام کی اپنی اپنی امت پر رہا کرتی ہے آپ سب سے زیادہ تھی اور آپ اس شفقت میں نہایت ہی اعلیٰ و اتم و اکمل درجہ پر ہیں اور یہ مطلب اس آیت سے اسی وقت ثابت ہو سکتا ہے جب کہ خاتم یا خاتم کے معنی آخر خاتم کرنے والا لیا جائے اور اگر خاتم بلع^{لُغَّةَ} کو بعضی مہربھی لیا جائے جب بھی ہمارے مطلب کے منافی نہیں۔ اس لیے کہ کسی چیز پر مہر لگ جانے کا مطلب بھی سیکھی ہوتا ہے کہ وہ چیز بند کروئی گئی، پس اس جملہ کا مطلب کہ آپ نبیوں پر مہر ہیں، یہی ہو گا کہ آپ کے وجود باوجود سے نبیوں کا آنا بند ہو گیا آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ وہو المطلوب۔

حضرات ناظرین! یہاں تک میں نے بعض عربی لغتوں کے رو سے خاتم النبیین کے معنی بیان کیے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی، کہ یہ آیت مسئلہ ختم نبوت پر قطعی الدلالۃ نفس ہے۔ اس میں کسی طرح دوسرے معنی کی مخفائق نہیں اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس مقدس ذات پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اس نے اس آیت کا کیا مطلب سمجھا اور سمجھایا ہے اور اپنی امت مرحومہ کو مسئلہ ختم نبوت میں کیا تعلیم دی ہے۔

اپنی حدیث! (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنہ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم) میں دجال کے بارہ میں ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

ا ”الا آخر الانبياء و انتم آخر الامم“

”کہ میں سب نبیوں کا آخری شخص ہوں اور تم سب امتوں میں آخری امت ہو۔“

یعنی نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت جب خود حضور پر نور ﷺ نے اپنے کو آخر الانبیاء فرمادیا تو اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر انہیں ہیں جیسا کہ اہل لغت لکھتے ہیں اب کسی مسلمان کی مجال نہیں ہے کہ آخر کے سوا خاتم کے کوئی دوسرے معنی لے اس لیے کہ مسلمان کی شان یہ ہے۔

۔۔۔ ہر کجا قول رسول آمدہ لنگر گیرند

بلکہ مرزا نبیوں کی بھی مجال نہیں ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر انہیں ہونے میں چون وچ اکر سکیں، اس لیے کہ مرزا قادریانی اور ان کے خلیفہ اول نور الدین قادریانی کا نہ ہب یہ ہے

کہ وحی والہام کے محتی جو صاحب وحی والہام بیان کرے وہی صحیح ہے اور اس کے سواب غلط نہیں پر جب خود صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انا آخر الانبیاء فرمادیا "توب آخرك سوا خاتم کے دوسرا ہے محتی لینا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ وہو المراد۔ دوسری حدیث اجیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنائے ہے کہ آپ فرماتے ہیں۔

۲ عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبي ﷺ يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحوا الله بي الكفر وانا الحاشر الذي بحشر الناس على قدسي وانا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبی.

(بخاری ح اص ۱۵۰ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ مسلم ح ۲۶۱ باب فی اسمائه ﷺ)
میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں اللہ میرے ذریعہ سے کفر مٹائے گا میں حاشر ہوں میرے بعد لوگ قبروں سے اٹھیں گے میں عاقب ہوں اور عاقب اسی کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو عاقب کی تفسیر میں "ليس بعده نبی" فرمایا۔
اس میں نبی کا لفظ غدرہ ہے اور نبی کے تحت میں واقع ہے اور جب نکرہ تحت نبی میں واقع ہوتا ہے تو عام ہوتا ہے لیکن اس نکرہ کے ہر رکوشاں ہوتا ہے میں "ليس بعده نبی" کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہے تشریحی ہو یا غیر تشریحی ظلی ہو یا بروزی علاوہ اس کے عاقب کے لغوی معنی بھی پیچھے آنے والا ہے اور پیچھے آنے والا اسی کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو پس لغوی محتی کے رو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ وہو المقصود یہ بھی واضح رہے کہ قرآن مجید سے یا کسی حدیث صحیح سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی اور رسول دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) تشریحی (۲) غیر تشریحی یا (۱) اصلی (۲) ظلی و بروزی بلکہ قرآن مجید کی ایک صریح آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نبی صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے دیکھو سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم، احتیم، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، یحییٰ، الیاس، اسماعیل، اسیم، یوسف، الوطّ علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے فرمایا۔

"أَوْلَئِكَ الَّذِينَ أَتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ" (پ ۱۶ نعام ۸۹)

یہ جماعت ہے جن سب کو میں نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی ہے۔

پس کسی نبی کو تشریعی یعنی صاحب کتاب و صاحب شریعت قرار دینا اور کسی نبی کو غیر تشریعی یعنی غیر صاحب کتاب و غیر صاحب شریعت قرار دینا اس آئت کے صریح خلاف ہے۔ اسی طرح آیہ کریمہ لائفرق ہیں آخید من رَسُولِهِ (البقرہ ۲۸۵) سے بھی سہی بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوت و رسالت میں سب رسول برادر ہیں کسی میں کچھ فرق نہیں ہے اب تشریعی و غیر تشریعی کافر قاتل اور کسی نبی کو تشریعی کہنا اور کسی کو غیر تشریعی یا کسی کو اصلی کہنا اور کسی کو بروزی کہنا باطل ہے ہاں باعتبار درجہ کے بعض نبی کو بعض نبی پر فضیلت ہے جیسا کہ ”بلکَ الرُّسُلُ فَضَّلَنَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ“ (البقرہ ۲۵۳) سے ثابت ہوتا ہے مگر فضیلت کی وجہ نہیں ہے کہ بعض نبی تشریعی ہیں اور بعض غیر تشریعی بلکہ وجوہ فضیلت دوسری باتیں ہیں۔

تیسرا حدیث! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

..... عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطيت جو اعم الكلم و نصرت بالرعب و احتلت لی المفانی و جلعت لی الارض مسجد و ظهورا ارسلت لی العقل کافلا و ختم بھی النبیون۔ (رواہ مسلم ج ۱۹۹ باب المساجد و مواضع الصلوة)

کہ میں دوسرے نبیوں پر بچھتا تو میں فضیلت دیا گیا ہوں (۱) مجھ کو جامن لکھ دیے گئے (۲) میں اپنے رعب کی وجہ سے قریب ہوں (۳) مال غیمت میرے لیے حلال کیا گیا (۴) ساری زمین میرے لیے نماز اور نعمت کے لائق بنائی گئی (۵) میں سارے لوگوں کے لیے رسول ہوں (۶) نبیوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔

اس حدیث سے ہمارت انص ثابت ہوا کہ رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہے اب آپ کے بعد کوئی رسول ہونیں سکتا۔

مسلمانو! مرزاںی جماعت کی گستاخی اور بے ادبی و سکھو کہ رسول اللہ نے تو ختم رسالت کو اپنے وجہ فضیلت میں بیان فرمایا ہے اور یہ جماعت کہتی ہے کہ نبی اسرائیل میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد زمانہ دراز تک نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری رہا اور بدستی سے مسلمانوں کے وقت میں نبوت و رسالت ختم کر دی گئی جس بات کو رسول اللہ نے اپنی فضیلت میں شمار کیا ہے یہ بے ادب جماعت اس بات کو بدستی قرار دیتی ہے یہ ہے مرزاںوں کا اسلام اور ایمان۔

میں کہتا ہوں کہ مرزا نبیوں کا یہ خیال کہ جس طرح نبی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی اور رسول آتے رہے اسی طرح امت محمدیہ میں بھی آنحضرتؐ کے بعد قیامت تک نبی اور رسول آتے رہیں گے، ملکط او رخن غلط ہے۔

چونچی حدیث! بخاری شریف میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

۲ کانت بنو اسرائیل تو سو هم الانبیاء کلمما هلک نبی خلفه نبی وانہ لانبی بعدی وسيكون خلفاء۔ (بخاری ج اص ۲۹۶ باب ما ذكر من نبی اسرائیل) کہ نبی اسرائیل پر انبياء (علیہم السلام) حکومت کرتے رہے جب کوئی نبی وفات پاتے تو دوسرے نبی ان کے جانشین ہوتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء، ہوں گے۔ اس حدیث سے صاف طور سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح نبی اسرائیل میں ایک نبی کے جانشین دوسرے نبی ہوتے تھے اس طرح سے آنحضرتؐ کوئی جانشین نبی نہ ہو گا، اس لیے کہ بوت آپؐ پر ختم ہو چکی ہے، آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو گا، اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آپؐ کے جانشینوں کا القب خلفاء ہے انبياء نہیں ہے اسی وجہ سے بعض خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے کہ ان میں نبی ہونے کی صلاحیت تھی، مگر چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس وجہ سے وہ نبی نہ ہو سکے۔

پانچویں حدیث! (ترمذی ج ۲۰۹ باب مناقب عمرؓ) میں عقب بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

۵ قال رسول الله ﷺ لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب. ”کہہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔“

چھٹی حدیث! صحیح میں سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے غزوہ توبک میں جاتے وقت حضرت علیؓ سے فرمایا۔

۶ قال رسول الله ﷺ انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى۔

(بخاری ج اص ۵۲۶ باب مناقب علیؓ ابن ابی طالب مسلم ج ۲۷۸ باب فضائل علیؓ ابن ابی طالب)

”کہ آپ ہمارے غیب میں اسی طرح ہمارے جانشین ہیں؛ جس طرح موئی کے جانشین ہارون تھے، مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں۔“
یعنی ہارون نبی تھے اور چونکہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، اس لیے آپ نبی نہیں ہو سکتے۔

اس روایت سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کے بعد حضرت ہارون جیسی نبوت بھی کسی کو نہیں مل سکتی ہے اور مرزاقائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت ہارون کی نبوت غیر تشریعی تھی تو ثابت ہوا کہ غیر تشریعی نبوت بھی کسی کو نہیں مل سکتی۔
کیا کوئی مسلمان اس بات کو مان سکتا ہے کہ مرزا قادیانی توفیقی الرسول کے درجہ پر پہنچ کر غیر تشریعی اور ظلی و بروزی نبی بن جائیں اور حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو یہ درجہ نہ ملے اور غیر تشریعی ظلی و بروزی نبوت سے بھی محروم رہ جائیں، ہرگز نہیں ہرگز نہیں، (اتفاق کا حضرات جانتے ہیں، اور جان سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ سے اور بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو کس قدر نفع پہنچا اور اسلامی حکومت کو ترقی ہوئی، اور مرزا قادیانی کے وجود سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کس قدر نقصان ہر طرح کا پہنچا، با اس ہمہ مرزا قادیانی کو اپنی فضیلت کا دعویٰ ہے۔ افسوس۔

۔ بایں خواری امید ملک داری

مسلمانو! اس وقت تک جتنی حدیثیں میں نے بیان کیں ان سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہو گا۔
اب ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں جس سے علاوہ اس مضمون کے کہ آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہو گا، یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد جو شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ محض کذب و دجال ہے۔

ساتویں حدیث! (ابوداؤ رج ۲۷۱ باب ذکر الفتنه و دلالتها اور ترمذی
رج ۲۵ باب ماجاء لاتقوم الساعة حتى يخرج الكلابون) میں حضرت ٹوبانؓ سے مروی ہے۔

..... قال رسول الله ﷺ اذا وضع السيف في امتى لم ترفع عنها الى يوم القيمة ولا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتى الا وثان وانه سيكون في امتى كلابون ثلاثون كلهم يزعم انهنبي الله

واما خاتم النبیین لانبی بعدی ولا تزال طائفه من امتی على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى يأتي امر الله وفى رواية البخارى دجالون كذابون.

کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ ہماری امت میں جب لا ائی شروع ہو جائے گی تو قیامت تک موقف نہ ہو گی اور قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ہماری امت کے چند قبیلے مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے اور یہاں تک کہ چند قبیلے ہماری امت کے بت پرستی کرنے لگیں اور میک ہماری امت میں تیس کے قریب کذاب ہوں گے (بخاری شریف میں اس طرح ہے دجال و کذاب ہوں گے) ہر ایک ان کا دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں میں آخری شخص ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور ہماری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو ان کی خلافت کرے گا ان کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

اس حدیث میں دولفظ قابل غور ہیں (۱) کذاب (۲) دجال۔ کذاب کے لغوی معنی

ہیں کثرت سے جھوٹ بولنے والا دجال کے لغوی معنی ہیں کثرت سے فریب دینے والا یہ ظاہر ہے کہ ایک معمولی انسان جب جھوٹ بولتا ہے یا کسی کو فریب دھاتا ہے تو یہ بڑے عقل اس کے جھوٹ کو سمجھ لیتے ہیں اور اس کے فریب میں آ جاتے ہیں بھلا جو شخص کہدی نبوت ہو گا اس کا کذب و فریب کیسا ہو گا؟ خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ کثرت سے جھوٹ بولے اور کثرت سے فریب دے یقیناً معمولی انسان کے کذب و فریب سے کہیں زیادہ ہو گا جو لوگ اہل علم ہیں وہ تو قرآن و حدیث کی رو سے اس کذاب و دجال کو پہچان سکتے ہیں اور ان کے فریب سے نجات کرنے کے لئے مگر جو لوگ قرآن و حدیث سے واقف نہیں ہیں ان کا پہچانا بہت دشوار ہے اس لیے حضور ﷺ نے ان کذاب و دجال کی نشانی ایسے عام فہم لفظوں میں فرمادی ہے کہ جس کو تھوڑی عقل والا آدمی بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے وہ نشان یہ ہے ”کلہم یز عزم انه نبی الله“ یعنی ہر ایک ان کا یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی اللہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہی کذاب و دجال ہے یعنی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا ہی کذاب و دجال ہونے کی نشانی ہے۔ اس لیے کہ ہر قسم کی نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”انا خاتم النبیین لانبی بعدی“ اگر آپ کے بعد کسی قسم کے نبی کا ہوتا جائز ہوتا تو آپ کذاب و دجال کی یہ نشانی نہیں بتاتے اور ہرگز عام لفظوں میں نہ فرماتے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا یہاں پر لانبی بعدی میں لائفی جس

ہے، جو استغراق کے لیے ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے، کہ آپ کے بعد کوئی شخص کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ جملہ کہ ”انا خاتم النبیین“ آپ کے بعد مدعايان نبوت کے کاذب ہونے کی دلیل ہے اور یہ جملہ کہ ”لانبی بعدی، انا خاتم النبیین“ کی تفسیر ہے، یعنی انا خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس حدیث سے صاف طاہر ہوتا ہے، کہ جن جھوٹے مدعايان نبوت کے ظہور کی حضور ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے، ان میں تین صفتیں پائی جائیں گی (۱) باوجود دعویٰ نبوت کے اپنے کو انتی کہیں گے، (۲) کثرت سے جھوٹ بولیں گے، (۳) بڑے فرمی ہوں گے۔

اس حدیث کی رو سے جب مرزا قادیانی کی حالت پر غور کرتا ہوں، تو یہ تینوں صفتیں مرزا قادیانی میں نہایت صفائی کے ساتھ پاتا ہوں، مرزا قادیانی کی تالیفات کو اٹھا کر دیکھو، قریب قریب ہر تالیف میں ان کا یہ اقرار موجود ہے، کہ میں امتحنی بھی ہوں اور نبی بھی مرزا قادیانی میں اس پہلی صفت کا پایا جانا ان کا اقرار ہے، کوئی مرزا ای اس سے انکار نہیں کر سکتا، دوسرا صفت یعنی کثرت سے جھوٹ بولنا بھی مرزا قادیانی میں روز روشن کی طرح پائی جاتی ہے، دیکھو میخہ محمد یہ نمبر ۸، ۱۳ اورغیرہ۔ مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں ایسے دلیر ہیں، کہ بے شمار جھوٹ باقی قرآن و حدیث کی طرف منسوب کردینے میں کچھ بھی باک نہیں کرتے، اور مادشا کی طرف جھوٹ بات کا منسوب کر دینا تو ان کا شعار ہے، دیکھو (اربعین نمبر ۳۴ ص ۷۶ اخراج ۷۶ اص ۲۰۲) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں، جس میں لکھا تھا، کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا، تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھا تھا کہ اس کو کافر قرار دیں گے، اور اس کے قتل کے لیے فتویٰ دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی، اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“ حالانکہ یہ شخص جھوٹ ہے کہیں قرآن مجید اور احادیث میں ان مضامین کا پتہ نہیں ہے، کوئی غیرت مند مرزا ای ہے، جو قرآن و احادیث میں ان مضامین کو دکھائے، اگر نہیں دکھلائے (اور ہرگز نہیں دکھلا سکتا ہے)، تو اس کو مرزا قادیانی کے کاذب تسلیم کرنے میں کیا عندر ہے؟ مرزا قادیانی کا ایک اور صریح جھوٹ دیکھو (اربعین نمبر ۳۴ ص ۷۶ اخراج ۷۶ اص ۲۰۲) میں لکھتے ہیں کہ ”مولوی غلام دیکھیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسٹیلی علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا“ کہ وہ اگر کاذب ہے تو

ہم سے پہلے مرے گا، اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا، کیونکہ وہ کاذب ہے، مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کرچے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پران کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ ”حالانکہ یہ بھی محض جھوٹ ہے، نہ مولوی غلام دیگر صاحب نے ایسا لکھا اور نہ مولوی اسماعیل صاحب سے عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ دونوں صاحبوں کی کتابوں میں دکھلاو، مگر کوئی مرزاںی اس کا جواب نہیں دیتا ہے۔ دعاء مرزاںی جو عین جلسہ مناظرہ مونگیر میں شائع کی گئی تھی، جس کو یہ ساقتوں سال ہے مبلغ پانورو پے کا حقیق دیا ہوا ہے، کہ جو مرزاںی مذکورہ بالا مضمون دونوں مولوی صاحبوں کی کتابوں میں دکھلا دے وہ مبلغ پانچ سورو پیچے مجھ سے انعام لے جلسہ مناظرہ میں مرزاںی جماعت کے بڑے بڑے مربی موجود تھے، مگر صدائے برخاست یہ ہے مرزا قادیانی کے کذاب ہونے کا قطعی ثبوت، اب رہی تیری صفت یعنی دجال بڑا فرمی ہوتا، اس صفت میں بھی مرزا قادیانی اپنی نظر آپ ہے، اگر مرزا قادیانی کی دھوکا بازیوں اور فریبیوں کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب ہو جائے، میں اس وقت ان کا ایک فریب دکھلاتا ہوں سنو!

مرزا قادیانی نے جس طرح مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اسی طرح خاتم الخلفاء ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے، یعنی وہ کہتے ہیں، کہ میں آنحضرت ﷺ کا آخری خلیفہ ہوں، کسی نے ان پر اعتراض کیا، کہ از روئے حدیث شریف کے خلافت تو تیس برس بعد ختم ہو چکی، اب آپ خاتم الخلفاء کیونکر ہو سکتے ہیں، اس کے جواب میں مرزا قادیانی (شہادة القرآن ص ۱۳۲، خزانہ حج ۲۶ ص ۷۳۴) میں لکھتے ہیں۔

”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے، جو صحت اور دوثق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑی ہوئی ہے مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیث ہے، جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کروہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے، کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی، کہ ”هذا خلیفۃ اللہ المهدی“ اب سوچ کر یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے، جو ایسی کتاب میں درج ہے، جو اسکے بعد کتاب اللہ ہے، مگر وہ حدیث جو مفترض نے پیش کی ہے علماء کو اس میں کتنی طرح کا جرج ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے۔“

اس جواب میں مرزا قادیانی کا فریب یہ ہے، کہ مرزا قادیانی نے اس حدیث کو جس میں یہ ذکر ہے، کہ بعض خلیفہ کے لیے آسمان سے آواز آئے گی کہ ”هذا خلیفۃ اللہ

المهدی“ بخاری شریف کی طرف منسوب کر دیا ہے پھر اہل سنت و محدثت کے ان مشہور قول کو کہ قرآن مجید کے بعد تمام کتابوں سے صحیح اکابر کتاب بخاری شریف ہی ہے ذکر کر کے اس پر زور دے دیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ صحت بہت صحیح ہے اور جو حدیث مختص نہیں کہی ہے بمقابلہ اس حدیث کے صحیفہ ہے غالباً کہی بات ہے بخاری شریف میں اس حدیث کا کہیں پنج نیں ہے نہ قوانین کے ساتھ یہ حدیث بخاری میں ہے اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث بخاری ہے ہیں عرصہ موکم میں نے اس کا ہاگویر کے حلقہ میں بھی بیان کیا تھا اور صحیفہ روحانیہ نمبر ۲۷ میں بھی طبع کراکر شائع کر دیا ہے کہ اس کا مکمل مزراں میں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آج بھر مرد ایکوں کو جعلی خواہ ہوں کہ اس حدیث کو اس کے مضمون کو بخاری شریف میں دکھائیں یا مرتضیٰ قادریانی کے جھوٹے اور فرمی ہوئے کا اقرار کروں نہیں پر یہ بات بھی قائل ذکر ہے کہ ایک مختص کے جواب میں تو مرتضیٰ قادریانی نے اس حدیث کو بخاری شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس وجہ سے اس کی صحت پر بڑا دردے رہے ہیں اور اس سے پشتہ اپنی نازد کتاب (ازالہ اوہام حدر و مس ۵۶ خواہیں ج ۳ ص ۳۲۸) میں لکھا ہے کہ ”اگر مہدی کا آہ سچ اب نہیں کے زمانہ کے یہے ایک لازم فیروزگ ہوتا اور سچ کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے سعی حضرت محمد اعظم صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام سلم صاحب صحیح مسلم اپنے سیخ سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے، لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ صحیح کر کھدیا اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بنا دیا کہ فلاں فلاں اسر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا تو نام نہیں لیا اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کے روشنے ان طریقوں لوگیں بھاگوں ہے اتنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم فیروزگ شہراری ہیں۔“

اب کوئی مرتضیٰ بھی نہ لایے کہ جب امام بخاری نے امام محمد مہدی کا نام نہیں لیا تو پھر یہ حدیث کہ ”هذا خلیفۃ اللہ المهدی“ صحیح بخاری میں کیونکر پائی جاسکتی ہے؟ یہ سے مرتضیٰ قادریانی کا دوسرا فریب کہ جہاں ان کو یہ بات کرنا تھا کہ حضرت میسیح طیب الاسلام کے ساتھ مہدی نہیں ہوں گے وہاں یہ لکھ دیا کہ امام بخاری نے اپنی کتاب میں امام مہدی کا نام نہیں لیا ہے اور جب ایک مختص نے ان کے تمام احکامات پر مختص نیا اس کے جواب میں لکھ دیا کہ ”هذا خلیفۃ اللہ المهدی“ بخاری شریف میں ہے یا وہ کہیے کہ مرتضیٰ قادریانی کو مختص کے

جو اب لکھتے وقت اپنے حافظہ کے قصور کی وجہ سے اپنی سلسلہ تحریر یا دلخیں رہی تو اس صورت میں بھی مرزا قادریانی مشہور ملک کے مطابق کہ دروغ گورا حافظہ بنا شد دروغ گو ثابت ہوتے ہیں۔

الغرض مرزا قادریانی جس طرح قرآن و حدیث کی رو سے کاذب ثابت ہوتے ہیں اسی طرح ایک مشہور ملک کی رو سے بھی دروغ گو ثابت ہوتے ہیں ”فاعتبر و ایا اولی الابصار“

مسلمانو! آپ حضرات نے ہمارے مذکورہ بالایمان سے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوا گا، کہ ہم لوگوں کا یہ عقیدہ کہ سید المرسلین شفیع المذاہبین حضرت محمد مصطفیٰ پر نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے آپ کے بعد کسی کو کسی حرم کی نبوت و رسالت نہیں مل سکتی۔ نہایت ہی پختہ عقیدہ ہے اور قرآن مجید کی آیت قطبی الدلالات اور صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور مذکورہ بالا آیت اور احادیث کے وہی معانی ہیں جو اچھی بیان کیے گئے ان کے سواد و سرے معانی نہیں ہو سکتے؛ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے اور آنحضرت کے بعد کسی کے نبی و رسول ہونے کا قائل ہو وہ شخص اہل سنت و جماعت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے جیسا کہ قاضی عیاض اپنی مشہور کتاب (شفاء جز ۲ ص ۲۲۷) میں لکھتے ہیں۔

”وَمَنْ أَدْعَى النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهِ أَوْ حُوْزَ اكْتِسَابِهَا وَالْبَلُوغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلَى
مَرْتَبِهَا كَالْفَلَاسِفَةِ وَغَلَةِ الْمُتَصْوِضَةِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَدْعَى مِنْهُمْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ
وَإِنْ لَمْ يَدْعُ النُّبُوَّةَ وَإِنْ يَصْعُدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَاكِلُ مِنْ ثَمَارِهَا
وَيَعْنَقُ حُورَ الْعَيْنِ فَهُؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ مُكَذِّبُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَا نَهُ أَخْبَرُ ﷺ أَنَّهُ
خَالِمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ وَأَخْبَرُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ خَالِمُ النَّبِيِّنَ وَأَنَّهُ أَرْسَلَ كَافَّةَ
لِلنَّاسِ وَاجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى حَمْلِ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَإِنَّ مَفْهُومَهُ الْمَرَادُ بِهِ
دُونَ تَاوِيلٍ وَتَخْصِيصٍ فَلَا شَكٌ لِّي كَفَرُهُؤُلَاءِ الطَّوَافُ كُلُّهُمْ قَطْعًا وَاجْمَاعًا
وَمَسْعًا.“

”جو شخص خود نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا یہ دعویٰ کرے کہ محنت سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے یا یہ دعویٰ کرے کہ صفائی قلب سے نبوت کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے جیسا کہ فلاسفہ اور غالی صوفیاء قائل ہیں یا یہ دعویٰ کرے کہ اس پر دعویٰ آتی ہے کہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے یا یہ دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کا میوه کھاتا ہے حوروں کو گلے کاتا ہے پس یہ سب کے سب کافر ہیں رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں اس لیے کہ آپ نے یہ خبر دی

ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ نے یہ بھی خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کہا ہے اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ختم نبوت کے بارہ میں جو آیت یا حدیث آئی ہے اس کے وہی معنی ہیں جو اسکے الفاظ سے سمجھے جاتے ہیں اور وہی مراد ہیں اور اس میں کسی طرح تاویل یا تخصیص جائز نہیں ہے، پس اس بات میں کوئی تک نہیں ہے کہ یہ سب گروہ یعنی کافر ہیں ان کے کفر پر اجماع ہو گیا ہے اور ان کا کفر قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔“ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص اسلام سے خارج ہے نہ تو اس کے جنازے کی نماز درست ہے نہ اس کے یچھے نماز پڑھنا جائز ہے اب میں اپنا بیان اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔

”ربنا لاذغ قلو بنا بعد اذہدتنا و هب لنا من لدنك رحمة الک انت الوهاب، ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصر اکما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين“

اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولانا محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، جو شخص آخر خضرت ﷺ کے بعد کسی کے نبی ہونے کا قائل ہو وہ مسلمان نہیں ہے جس طرح اس کے جنازہ کی نماز اور اس کے یچھے نماز جائز نہیں ہے اسی طرح اس سے شادی یا بیوی بھی ناجائز ہے نہ اپنی لڑکی اس کو دو اور نہ اس کی لڑکی لو۔

ناظرین! مذکورہ بالاقریر بر جلسہ حقائی میں بتاریخ ۵۔ اگست ۱۹۱۷ء ہوئی تھی۔ اس کے بعد تاریخ ۱۰۔ اگست مذکور کو مرزا بیویوں کی طرف سے ایک اشتہار اس عنوان سے شائع کیا گیا۔ حکیم خلیل احمد (مرزا ای) کا بوت پر تیراں پچھر اس تاریخ میں مسلمانوں کی طرف سے چند حضرات مرزا بیویوں کے جلسہ میں بیجیے گئے اور غازی مولوی سعید الحسن صاحب مقام نے حکیم خلیل احمد (مرزا ای) سے مناظرہ کیا جس کی مختصر کیفیت صحیفہ محمد پر ۱۹۱۲ء میں شائع کی جا چکی ہے۔

اس جلسہ میں حکیم خلیل نے مناظرہ کے قبل اپنی تقریر میں یہ بیان کیا تھا کہ ہمارے مخالفین ختم نبوت کی دلیل میں آیت خاتم النبیین پیش کرتے ہیں حالانکہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی ہے بلکہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں، یعنی جس طرح مہر اس چیز کی تصدیق

کرتی ہے جس پر مہر ہے، اسی طرح آپ سارے نبیوں کی تقدیق کرتے ہیں اس رو سے خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کا تقدیق کرنے والا ہیں اس آیت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اسی طرح انہی بعدی کامی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعد ہمارے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سے کم درجہ کا نبی ہو سکتا ہے، جس طرح "اذ اهلك کسری فلا کسری بعدہ و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده" کا یہ مطلب ہے کہ جب کسری ہلاک ہو گا تو اس جیسا دوسرا کسری نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو گا تو اس جیسا دوسرا قیصر نہ ہوگا۔"

(صلح ۲۲ ص ۲۹۶) مصلحتی ہلک قیصر و کسری

ہر چند اس جواب کا جواب مذکورہ بالتفیری میں موجود ہے لیکن اس وجہ سے کہ مرزا ای مقرر نے اس جواب میں بعض دھوکا دیا ہے اور صریح فریب سے کام لیا ہے پھر یہ کہ وجود جواب دینا ہوں سنوا!

اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لیں کہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنی مہر کے ہیں اور خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ سب نبیوں کے مہر ہیں تو بھی اس آیت سے نبوت کا ختم ہو جاتا ہی نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ اس معنی کے رو سے مطلب یہ ہو گا کہ آخر خاتمۃ کو مہر کے ساتھ اس بات میں تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح مہر آخر میں لگائی جاتی ہے اسی طرح آپ سب نبیوں کے آخر ہیں دیکھو حاشیہ بیضادی میں لکھا ہے "لشیہ النبی ﷺ بالخاتم لکونہ فی خاتمہم" یا یوں کہیے کہ جس طرح کسی چیز کو بیوں وغیرہ میں بند کر کے مہر کر دیتے ہیں تاکہ دوسری چیز اس میں داخل نہ ہو سکے اسی طرح سلسلہ نبوت کو بند کر کے آپ کو مہر بنا یا تاکہ اب کوئی دوسرا سلسلہ نبوت میں داخل نہ ہو سکے۔

یہاں یہ کہنا کہ جس طرح مہر تقدیق کرنے والی چیز ہے اسی طرح آپ انہیاء کی تقدیق کرنے والے ہیں دو دھوکوں سے غلط ہے۔

وجہ اول ای ہے کہ اگر ہم تسلیم کر لیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ سب نبیوں کے تقدیق کرنے والے ہیں تو یہ صفت سب نبیوں میں پائی جاتی ہے اس لیے کہ ہر نبی کل انہیاء کی تقدیق کرنے والے ہیں کسی نبی کی تکذیب نہیں کی ہے، مگر یہ صفت آپ کے ساتھ خاص نہیں نہ ہوتی، حالانکہ حضور ﷺ نے ختم نبوت کو ان چھ چیزوں میں شمار کیا ہے جو آپ

کے سوا کسی نبی کو نہیں دی گئی، نہ کورہ بالا تقریر میں تیسری حدیث کو بنورد بھجو۔
 وجہ دوم! یہ ہے کہ خاتم کو بعینی مہر لے کر پھر اس کو قصدِ حق کرنے والے کے معنی میں
 لیتا عربی لغات اور عربی محاورات کے مخففِ خلاف ہے، کہیں عربی محاورہ میں خاتمِ صدقہ کرنے
 والے کے معنی میں مستعمل نہیں ہے، تو قرآن و حدیث میں اور نہ دیگر کلامِ عرب میں، اگر کسی مرزاںی
 کو کچھ بھی علیت کا دعویٰ ہے تو اس بات کو کلامِ عرب سے ثابت کرے کہ خاتم کے معنی صدقہ کے
 ہیں، اگر نہیں ثابت کر سکتا اور ہرگز نہیں ثابت کر سکتا، تو اس کو یقین کرنا چاہیے کہ وہ اس طرح کی تفسیر
 میں اس حدیث شریف کا مصدقہ ہے جو (ترمذی ج ۲ ص ۱۹۱۹) ابوبکر تفسیر القرآن (میں ابن عباس
 سے مروی ہے کہ

۸..... عن النبي ﷺ من قال في القرآن بغير علم فليتبذر مقعده من النار.
 كَهُضُورَنَّے فرمایا کہ جو شخص تفسیر مخفف اپنی رائے سے کر سوے اپنا شکانا جہنم میں بنائے۔
 ۹..... اس آیت میں مشہور قرأت کی رو سے خاتم بالکسر ہے جس کے معنی ہیں ختم کرنے والا
 مرزا غلام احمد قادری نے اسی قرأت کو لیا ہے اور یہی معنی کیا ہے چنانچہ وہ اپنی مشہور کتاب ازادۃ
 الاوہام کے (حدود ص ۳۲۱ خزانہ ج ۳ ص ۲۳۱) میں لکھتے ہیں وہ ایکسوس آیت یہ ہے۔
 مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ.
 ”یعنی محمد ﷺ میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے
 والانبیوں کا۔“

اب مرزاںی پسپور بتائے کہ جب اس کے پیرو مرشد خاتم النبیین کے معنی نبیوں کا ختم
 کرنے والا اللہ چکے ہیں تو اب وہ اس معنی کو چھوڑ کر کس منہ سے دوسرے معنی بیان کرتا ہے، اس کو
 اپنے پیرو مرشد کے خلاف مخفی بیان کرنے میں شرم نہیں آتی ہے، شرم!! شرم!!
 ۱..... تمام الی لفت اور تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین میں خاتم کو بالکسر
 پڑھوایا بالفتح دونوں حالت میں اس کے معنی آخر النبیین ہیں اور متعدد صحیح صحیح حدیثوں سے یہ ثابت
 ہوتا ہے کہ حضور پر نور نے اپنے کو ”انا آخر الانبیاء، ана العاقب انا اللہ“

عن ابی هریرہ قال قال رسول الله ﷺ مثلی و مثل الانبیاء کمثل
 قصر احسن بیانہ ترک منه موضع لبنة لطاف به النظر متعجبون من حسن
 بیانہ الاموضع تلك اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بیان و

ختم بھی الرسل و فی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔ (مکہوہ ص ۱۵۰ باب فضائل سید المرسلین؛ بخاری ح اص ۱۵۰ باب خاتم النبیین؛ مسلم ح ۲۲۸ باب ذکر کونہ خاتم النبیین) صحیین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "میری اور دوسرے نبیوں کی مثل ایک مکان کی ہے کہ کسی نے نہایت عمدہ مکان بنایا لوگ اس کو پھر پھر کر دیکھتے ہیں اور اس کے حسن تعمیر پر توجہ کرتے ہیں مگر اس مکان میں ایک ایشٹ کی جگہ باقی ہے میں میں نے آ کر اس ایشٹ کی جگہ کو بھر دیا اور وہ تمام مکان مجھ سے پورا ہو گیا اور رسولوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم ہو گیا پس میں اس آخری ایشٹ کے ماتحت ہوں یعنی میں خاتم النبیین ہوں۔"

اس روایت میں آپؐ نے دین کو ایک مکان کے ساتھ تشبیہ دی اور تمام انبیاء کو ایشٹ کے ساتھ تشبیہ دی اور اپنے کو آخری ایشٹ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ آپؐ آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا ایسی صحیح توجہ اور صاف صاف حدیثوں کے ہوتے ہوئے ختم نبوت کا انکار کرنا یا اس کی تاویل کرنی کسی مسلمان کا کام نہیں ہے۔

اور چند موقع پر لانبی بعدی فرمائنا کہ تلا دیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخری ایشٹ ہیں اب کون ایماندار ہے کہ ان تصریحات کو چھوڑ کر خاتم النبیین کے دوسرے معنی کرے باوجود ان تصریحات کے مرزاں جہات اگر ختم نبوت کی قائل نہیں ہوتی ہے تو صاف سمجھی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہم کو قرآن و حدیث کے ماننے میں کلام ہے اگر ایسا کہہ دیں تو ہم آئندہ اس کے مقابلہ میں قرآن و حدیث پیش نہیں کریں گے بلکہ دوسرے طریقہ سے ان کے خلاف دعویے کو باظل کر دھائیں گے؛ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرزاں پیغمبر کا یہ کہنا کہ لانبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ آپؐ کے بعد آپ جیسا کوئی نبی نہ ہو گا آپؐ سے کم درجہ کا نبی ہو سکتا ہے، بعض فریب دہی ہے اس لیے کہ اگر مرزاں پیغمبر کا یہ بیان صحیح ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے یہ معنی ہوں کہ خدا جیسا کوئی معبود نہیں ہے خدا سے کم درجہ کا معبود ہو سکتا ہے۔ (نحوذ بالله منه) اسی طرح یہ بھی لازم آتا ہے کہ لا مہدیٰ إِلَّا عِيسَى کا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ جیسا کوئی مہدی نہ ہو گا، حضرت عیسیٰ سے کم درجہ کا مہدی ہو سکتا ہے حالانکہ مرزا غلام احمد لا مہدی الا عیسیٰ کا یہ مطلب لکھتے ہیں کہ اس وقت بجز عیسیٰ کے کوئی مہدی نہیں ہو گا۔

اب مرزاں پیغمبر اہلائے کہ کلمہ طیبہ کے صحیح معنی کیا ہیں اور مرزا قادریانی نے جو مصنی

لامہدی الا عمسی کے لکھا ہے سچ ہے یا غلط؟ اس موقع پر میں ایک اور صحیح حدیث پیش کرتا ہوں جو (ترمذی ج ۲ ص ۱۵) باب ذہبت النبوة و بقیت المبشرات مسند امام احمد بن حنبل (ج ۳ ص ۲۶۷) میں انس بن مالک سے مردی ہے۔

۱۰ قال رسول الله ﷺ ان الرسالة والنبوة قد القطعت فلا رسول بعدى ولا نبى العلیٰ الحديث.

کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہیں۔

مرزاں پھر اپنے بڑے بڑے مربویوں سے پوچھتے کہ اس حدیث کے پہلے جملہ ان الرسالة والنبوة قد انقطع کا کیا مطلب ہے؟ اور پھر اس جملہ کے بعد فاء ترقیع کے ساتھ لا رسول بعدی ولا نبی لانے سے کیا تنبیہ لکھا ہے اگر مرزاں جماعت میں کسی کو گھی کچھ علیت کا دعویٰ ہے تو باقاعدہ اس حدیث کا جواب دے درنے مسئلہ ثابت میں چون وچار کرنے سے باز آئے۔

اصل بات یہ ہے کہ مرزاں پھر انہیں جانتا کر لائے نفی جس سے کس جگہ فی ذات مراد ہوتی ہے اور کس جگہ فی صفت ہے۔

وہ لوگ کتنے موزوں کی قدر کیا جائیں
جو مبتدا و خبر کی خبر نہیں رکھتے

مرزاں پھر اکا اذا هلک کسری فلا کسری بعده و اذا هلک قیصر فلا
قیصر بعده پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس حدیث کے شان زدول سے محض نادائق
ہے اگر اس حدیث کے شان زدول سے واقف ہوتا تو کبھی اس حدیث کو پیش نہیں کرتا۔

سن! اس حدیث کا شان زدول یہ ہے کہ قریش اسلام قبول کرنے سے پہلے شام اور عراق میں تجارت کے لیے جایا کرتے تھے جب ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ شام میں قیصر کی سلطنت ہے اور عراق میں کسری کی سلطنت ہے اور یہ دونوں ہمارے نہ ہب اسلام کے خلاف ہیں؛ ہم لوگوں کو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے ملک میں تجارت نہیں کرنے دیں گے اس وقت حضور ﷺ نے قریش کو یہ خوشخبری سنائی کہ شام سے قیصر کی سلطنت اور عراق سے کسری کی سلطنت بہت جلد زوال پذیر ہو جائے گی پھر شام میں قیصر کی سلطنت اور

عراق میں کسری کی سلطنت نہ ہوگی پس ”فلا کسری بعده ولا فیصر بعده“ کا مطلب یہ ہے فلا کسری بالعراق ولا فیصر بالشام اور بھی واقع بھی ہوا کہ عراق سے کسری کی سلطنت گئی تو پھر کوئی کسری عراق کا ماں نہیں ہوا اور شام سے قیصر کی سلطنت گئی تو پھر شام کا ماں کوئی قیصر نہیں ہوا۔

اس حدیث کا یہ مطلب امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے اور بھی مطلب شان نزول کے مطابق ہے دیکھو (فتح الباری شرح بخاری)۔

اب مرزاں پیغمبر اہم ترائے کہ اس حدیث سے اس کو کیا فائدہ پہنچا؟

نوٹ: ناظرین اس بات پر بھی غور کریں کہ علمائے اسلام مرزاں یوں کے رد میں جو تقریروں کرتے ہیں، تم ان کو لمبند کر کے چھاپ کر شائع کر دیتے ہیں تاکہ غیر حاضرین جلد بھی ان تقریروں سے فائدہ اٹھائیں اور مرزاں جماعت کو اگر ان تقریروں پر کوئی اعتراض ہے تو پیش کریں اور جواب سنیں، مگر آج تک مرزاں یوں کو جرأت نہیں ہوئی کہ ان تقریروں پر کوئی اعتراض کر سکیں؛ اس کے خلاف مرزاں یوں کی پیحالت ہے کہ اپنے اشہاروں میں یہ تو لکھ دیتے ہیں کہ فلاں مضمون پر پہلا پیغمبر دوسرا پیغمبر تیسرا پیغمبر مگر کسی پیغمبر کا مضمون چھاپ کر شائع نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مضامین اور ہن من بنیت الغنکبوبت ہیں یعنی کڑے کے جالے سے بھی زیادہ کمزوری بھی وجہ ہے کہ کسی ذی علم مسلمان کے سامنے منہ کھولنے کی انہیں جرأت نہیں ہوتی۔ موئیگر کے جلد کے بعد بھاگپور عبدالماجد قادری کی مدد کو میاں خلیل قادریانی پہنچے وہاں بھی بجز مرزاں ای جہلاء کے کسی کے سامنے نہ آئے ایک لائق اگریزی دان نے مناظرہ کو کہا کہ مرزا کی بیوت پر بحث کی جائے مگر بالکل دم سے بخود اور کچھ نہ بولے پھر یہ حضرت بیوت پر پیغمبر دیں گے ان کی باتم صرف جہلاء کے بہلانے کے لیے ہیں۔ کڑے کے جالے سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں اگر ان مضامین میں کچھ بھی قوت ہوتی تو وہ ضرور شائع کرتے۔

بیخودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پرده داری ہے

ضمیمه: نذکورہ بالاقریبی کا پیاس تیار ہو چکی تھیں تصحیح ہورنی تھی کہ مولوی عبدالشکور صاحب بی اے بھاگپوری کا ایک خط پہنچا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے قادری عبدالماجد سے دوسوال کیے تھے جن کا جواب انہوں نے لکھا ہے اب جواب الجواب ہونا چاہیے یہ خط مولانا ابوالحیر مولوی سید

محمد انور حسین کو دیا گیا کہ آپ جواب الجواب لکھ دیں اور وہ آپ کی تقریر ختم نبوت کا ضمیر بنا دیا
جائے چنانچہ مولا نامہ مودودی نے جواب الجواب تحریر فرمایا کرو دیا جو درج ذیل ہے۔

مولوی عبدالشکور صاحب بنی اے کا پہلا سوال

کیا آپ قرآن شریف سے یہ ثابت کر سکتے ہیں ہ بعد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوئی نبی یا رسول
یا غیر تشریف فرمائوں گے اگر اس کا ذکر ہے تو آپ ہمہ بانی کر کے حوالہ دیں گے مگر لفظ غیر نبی
رسول کا ہونا ضرور ہے میں منطق اور فلسفہ نہیں جانتا۔

قادیانی مرbi عبدالمadjد کا جواب

آپ کے دوسرا والوں میں سے اول سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جب تک نبی آدم موجود ہیں خداوند تعالیٰ کے رسول آیا کریں گے کسی
زمانہ کی تخصیص نہیں کی گئی ہے سورہ اعراف کے تیسرے رکوع میں یہ ہے کہ یعنی آدم
إِنَّا يَا تَبَّانُكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ يَقْصُدُونَ عَلَيْكُمْ إِيمَانُكُمْ لَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا يَعُوقُ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَعْزَزُونَ (اعراف ۲۵) اسی طرح ایک اور آیت سورہ حج میں ہے اللہ یاضطہنی میں
الْمُتَّنِعَةِ رَسْلًا وَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (سورہ حج ۷)

جواب الجواب

قادیانی مرbi عبدالمadjد کا جواب بچند جوہ غلط ہے۔

..... جواب سوال کے مطابق نہیں ہے اس لیے کہ سوال میں یہ ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
بعد رسول یا نبی کا آنا قرآن مجید سے ثابت کیجئے مرbi صاحب کی پیش کردہ دو آیتوں میں سے کسی
میں یہ قید نہیں ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بھی رسول آئیں گے یہاں پر دعویٰ خاص اور دلیل
عام ہے پس جواب غلط ہوا مہرین فن مناظرہ سے پوچھ لوزعلا وہ اس کی باتیں کم نوں تاکید ہے
اور مرزاقادیانی اور ان کی تمام جماعت کو اس بات سے سخت اکار ہے کہ نوں تاکید زمانہ استقبال پر
دلالت کرتی ہے پس مرزاقادیانی علم خوکی رو سے اس آیت سے زمانہ استقبال میں کسی رسول کا آنا کسی
طرح ثابت نہیں ہو سکتا اگر قادیانی مرbi عبدالمadjد یہاں پر اس بات کے قائل ہو جائیں کہ نوں
تاکید استقبال پر دلالت کرتی ہے تو ان کو ماننا پڑے گا کہ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَ بِهِ
قبل موتیہ میں بھی نوں تاکید استقبال کے لیے ہے اور اس کا لازمی تبیجہ یہ ہے کہ مولوی قادیانی کو

ممات سچ کے اعتقاد سے تو بکر کے حیات سچ کا قائل ہونا پڑے گا، جس سے مرزا قادیانی کی مسیحیت کا بنیادی پتھر اکٹھ جائے گا، اور سارا مرزا ای کا رخانہ درہم و برہم ہو جائے گا، ہم اس آبیت کا صحیح مطلب آگے چلکر بیان کریں گے۔

۲..... یہ آبیت جملہ شرطیہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس رسول آئیں تو جو شخص صلاح و تقویٰ اختیار کرے گا وہ خوف زدہ و محروم نہ ہو گا اور جملہ شرطیہ کے لیے اس کا واقع ہونا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے یہ کہا کہ اگر زیدہ ہمارے بیہاں آئے گا تو ہم اس کو دس روپے دیں گے اس کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ زیدہ کا آنا ضروری ہو، پس مجرداً اس آبیت سے کسی زمانہ میں بھی رسولوں کے آنے کا ضروری ہوتا ہے جو یہ تابت ہو کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی رسول آیا کریں گے۔

۳..... عبدالمadj قادیانی اپنے ایک چھوٹے سے رسالہ "احیاء موتی" میں یہ بات تسلیم کر چکے ہیں بلکہ اس پر ان کا استدلال ہے کہ جب کوئی مضمون کسی آبیت سے قطعی طور پر ثابت ہو جائے اور حدیث سے بھی اس معنی کی تائید ہوتی ہو تو جو دوسری آبیت و حدیث اس کے معنی کے خلاف ہوتی ہو تو اس دوسری آبیت و حدیث کے وہ معنی کرنے چاہیے جو بلکہ آبیت و حدیث کے خلاف نہ ہو، پس اسی قاعدہ کی رو سے ہم یہ کہتے ہیں کہ آیہ کریمہ "ماکانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَخْدِيدَ مِنْ رَجَالَكُمْ وَلَكُنْ رَّمَوْلَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ"

قطعی طور پر از روئے لفاظ و محاورات عرب اور نیز باقاق مفسرین یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرتؐ پر نبوت ختم ہو چکی ہے، آپؐ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا اور اس کی کامل تائید متعدد صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت کر کے دکھائی گئی ہے، بلکہ یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ آپؐ کے بعد جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ دجال و کذاب ہے تو اگر قادیانی مردی کی سمجھ میں کوئی آبیت یا حدیث ایسی ہے جس سے ختم نبوت کے خلاف ہمیشہ رسول کا آنا ثابت ہوتا ہو تو ان کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ اس آبیت و حدیث کے ایسے معنی تراشیں جو آبیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے خلاف ہوں۔

۴..... سورہ اعراف کی آبیت میں اس وقت کا تذکرہ ہے جس وقت حضرت آدم جنت سے جدا ہوئے خداوند تعالیٰ نے بنی آدم سے عالم ارواح جس طرح اور عہد و پیمان لیا تھا اسی طرح سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ اے بنی آدم اگر ہمارے رسول تمہارے پاس آئیں اور ہماری آبیتیں سنائیں میں تو جو

فُخْصَ اَنْ كَيْنَهُ كَمَطَابِقِ صَلَاحٍ وَتَقْوِيَّ اَخْتِيَارٍ كَرَے گا وہ خوف زده اور محزون نہ ہو گا اور جو تکذیب و انکار کرے گا وہ دائیٰ عذاب میں بنتا ہو گا اس کے دو ثبوت ہم پیش کرتے ہیں۔

پہلا ثبوت! جناب شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ (جن کو قادریانی عبد الماجد اپنے حلقوی اظہار میں اسی طرح کا نبی مان چکے ہیں جس طرح کا نبی مرزا قادیانی کو مانتے ہیں) اسی آیت کے تحت میں فرماتے ہیں، یعنی برزبان آدم چنانکہ از سورہ بقرہ اشارت رفت۔ یعنی اس آیت میں برزبانی حضرت آدم کے بنی آدم کو خطاب کیا گیا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں صاف طور سے مذکور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَتَلَقَّى آدُمْ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَقَاتَبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ فَقَلَّتَا
اَهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَتَسْكُنُمْ مِنْ هَذِهِ فَمَنْ تَبَعَ هَذَا إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزِنُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِإِيمَانِنَا وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ۔ (سورہ بقرہ ۳۹۶۳۷)

بس یکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند لفڑیوں کی تو خدا نے ان کی تو قبیل کی بے شک وہ بڑا تو قبول کرنے والا ہم بریان ہے کہا ہم نے کتم سب کے کتم سب یہاں سے اتر جاؤ بس اگر تمہارے پاس ہماری بہایت (کتاب و رسول) پہنچیں تو جو کوئی ہماری بہایت کی پیروی کرے گا وہ کبھی خوف زده و محزون نہ ہو گا اور جو انکار و تکذیب کرے گا وہ دوزخی ہو گا اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

سورہ اعراف کی آیت اور سورہ بقرہ کی آیت دونوں کا ایک مطلب اور ایک وقت ہے اس آیت سے روز روشن کی طرح سے ثابت ہو گیا کہ سورہ اعراف میں جس خطاب کا ذکر ہے وہ خطاب اس وقت ہوا تھا جس وقت حضرت آدم جنت سے دنیا میں آئے تھے اور اس میں بیک نہیں کہ اس کے بعد حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک رسولوں کے آنے کا سلسلہ بر ابر جاری رہا جب آئی خاتم النبیین نازل ہو گئی تو معلوم ہو گیا کہ اب وہ سلسلہ قائم ہو چکا۔

دوسرا ثبوت! (تفیر در منثور ج ۳ ص ۸۲) میں (جس کا مرزا قادیانی نے بھی اپنے تالیفات میں اکثر حوالہ دیا ہے) سورہ اعراف کی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

آخر ج ابن حجر عن ابی یسار السلمی قال ان الله تبارک و تعالى جعل آدم و ذریته فی کفہ لفقال يا بنی آدم اما یا تینکم رسول منکم یقصون عليکم

آیاتی فہم اتفقی و اصلاح فلاخوف علیہم ولا هم بحزنون الآیہ۔

کہ ابن جریر نے ابی سیارسلیؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدم اور ذریت آدم کو اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ اے نبی آدم اگر تمہارے پاس ہمارے رسول آئیں اور تم پر ہماری آسمتیں پرچسیں تو جو شخص ان کے کہنے کے مطابق صلاح و تقویٰ اختیار کرے گا وہ خوف زدہ و محروم نہ ہوگا اور جو انکار و حکم نیب کرے گا وہ داعیٰ عذاب میں جلتا ہوگا۔

اس روایت میں خاص اسی آیت کی تفسیر ہے جو قادیانی مرتبی عبدالماجد نے چیز کی ہے اس روایت سے یا تین کی نون تا کید کا زمانہ استقبال کے لیے ہونا بھی صحیح ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ خطاب حضرت آدمؑ کے وقت کیا گیا تھا اور اس خطاب کے مطابق رسولوں کے آنے کا سلسلہ جاری ہوا اور رہا جب آیت خاتم النبیین نازل ہو گئی تو معلوم ہو گیا کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا خاتم النبیین کی آیت کے نازل ہونے کے بعد اس آیت سے قیامت تک کے لیے رسولوں کے آنے پر استدلال کرنا یا تو بعض حماقت ہے یا دیدہ و دانستہ آیہ خاتم النبیین کا انکار ہے۔

دوسری آیت کا جواب

سورہ حج میں ہے کہ "اللَّهُ يَضْطَفِنِي مِنَ الْمَلَكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ"

اللہ تعالیٰ جن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسولوں کو اور انسانوں میں سے یہ کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اس آیت کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ خدا کے رسول فرشتہ بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی یہ مطلب کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے کہ فرشتہ اور انسان ہمیشہ قیامت تک رسول بنا کریں گے، یہ سطھی مفارع مطلق ہے، مفارع دوای نہیں ہے، قادیانی عربی علم صرف کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مفارع دوای کا صینہ عربی میں کس طرح بنتا ہے اور مفارع مطلق اور مفارع دوای میں کیا فرق ہے؟ اس کے علاوہ جب ایک آیت سے قطعاً ثابت ہو گیا کہ رسالت و نبوت ختم ہو گئی، اب کوئی نبی و رسول چنانہیں جائے گا، کہہ اس آیت سے یہ سمجھنا کہ ہمیشہ انسانوں سے رسول پنچے جائیں گے کیسی نا بھگی ہے۔ مولوی مرتبی کی حالت پر نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے ریکیک اسند لالات چیز کر کے خود اپنی علمی پر وہ دری کا باعث ہوتے ہیں۔

مولوی عبداللہ کور صاحب بی اے کا دوسرا سوال
 اگر میں مرزا قادری نی کوئی یا سچ موعود نہیں مانوں تو میری شفاعت برداشت قیامت ہو گی یا
 نہیں؟

قادیانی مریٰ عبدالماجد کا جواب
 شفاعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ ”شفاعتی لأهل الکافر من المؤمنین“ اب آپ اپنے علماء دریافت کر لیجئے کہ سچ موعود کے مکر کی شفاعت ہے یا نہیں۔
جواب الجواب

تمام علمائے اسلام کا عموماً اور علمائے اہل سنت و جماعت کا خصوصاً یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ سچ موعود وحی حضرت میسیٰ ابن مریم نبی اسرائیلی نبی ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا شخص سچ موعود نہیں ہو سکتا حضرت میسیٰ ابن مریم نبی اسرائیلی نبی کا مکرر موسن نہیں ہے اس کی شفاعت ہرگز نہیں ہو گی اور جو شخص جھوٹے مدعیان سیحیت کا مکرر ہے وہ موسن ہے اس کی شفاعت ضرور ہو گی۔

رقم بندہ آٹم

ابوالثیر سید محمد اور حسین عثی عنہ
 پروفیسر ذی جی کالج موکریہ ۹۔ دسمبر ۱۹۶۱ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

النبوة فی الإسلام کے نجواب

صیفہ رحمانیہ

(۱۷)

حضرت مولانا حکیم محمد یعقوب مونگیر وی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حمد لله اسلام ممتاز احمد خان کا تخفہ امتیاز یہ۔ جماعت احمدیہ نظر انصاف قول کرے

دیکھیں تو کون مرزا ایں ان کا جواب دیتا ہے
بغیر جواب دیئے منہ دکھانا سخت بے غیرتی ہے

النبوة فی الاسلام کے نو جواب

اور مرزا قادیانی کے جھوٹ

رقم الحروف عرصہ سے دیکھ رہا ہے کہ الہ حق نے مرزا غلام احمد قادریانی کی حالت کو
نہایت روشن کر کے دکھایا اور اس قدر رسائے لکھے گئے کہ غالباً دوسرے کسی مدعا کا ذب کی نسبت نہ
لکھے گئے ہوں گے اور نہایت روشن بات یہ دکھائی گئی ہے کہ مرزا قادریانی نے بہت کچھ دعویٰ کئے
اور مختلف طور سے چندے لیے مگر ان کی ذات سے مسلمانوں کو اور اسلام کو بجز نقصان کے کسی حرم
نفع نہیں ہوا، یعنی وہ نفع جو ان کی ذات سے مخصوص ہوا اور دوسرے ذی علم سے نہ ہوا ہو؟ اس کے
جواب میں ہر ایک واقع کار نہایت یقین سے بے تأمل بھی کہہ گا کہ کسی حرم کا نفع نہیں ہوا یہ کہا
جاتا ہے کہ انہوں نے مخالفین اسلام کا رد کیا، مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ خاص انہوں نے کی کہ

بلکہ اور علماء اسلام نے ان سے بہت زیادہ کیا اور اس کا نفع بہت زیادہ ہوا حضرت مولانا ابوالاحمد صاحب عم فیض نے عیسائیوں کے جواب میں تیر ہویں صدی کے آخر میں اور اس صدی کے شروع میں اس قدر کوشش کی کہ مرزا قادریانی نے اس کی عشرہ عصیر بھی نہیں کی؛ بہت رسائل لکھے اور متعدد مناظروں میں انہیں عاجز کیا، اور بہت تدبیریں کیں جن سے پادریوں کا غل و شور اس وقت ایسا کم ہوا کہ گوینہ نہیں رہا، مرزا قادریانی نے ایک مناظرہ کیا اور اس قد رغل و شور چیبا کہ خدا کی پناہ اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں نے بہت خوشیاں منائیں اور مسلمانوں کو شرمدہ کیا، اس کی تفصیل الہامات مرزا میں ملاحظہ ہو۔

آریہ کے جواب میں رسالہ لکھا مگر کانپور کے مدرسہ آمیات کو دیکھا جائے کہ اس نے بہت رسائل لکھے، اطراف میں آریوں کا اثر منانے کے لیے اہل علم بھیجے گئے اور بہت کچھ فائدہ ہوا، مرزا قادریانی کی تحریریوں سے اگر کچھ فائدہ ہوا ہو، مگر حضرت اس سے بہت زیادہ ہوئی برائیں احمدیہ میں اسلام کی حقانیت پر ایک دلیل لکھ کر نہایت زور سے یا شتمار دیا کہ ہم تین سو دلیلیں اسی طرح کی حقانیت اسلام پر لکھیں گے اس کے چھپنے کے لیے بھی قیمت دو۔

(مجموعہ اشتہارات ج اصل ۲۲، ۲۳)

چونکہ اس وقت پادریوں نے زور کیا تھا اس لیے مسلمانوں نے قیمت بھیجی اور ہزاروں روپیہ آیا (رسالہ اشاعتہ السے ملاحظہ ہو)، مگر باو جود پختہ وعدے کے اور اس وعدے کے نہایت مشتہر ہونے کے مرزا قادریانی نے تین سو کی جگہ تین دلیلیں بھی نہ لکھیں اور مسلمانوں کے علاوہ چالاٹین اسلام نے اچھی طرح معاشرہ کیا کہ مسلمانوں کا محمد اور مسلمانوں کے امام اور سعی اور نبی ایسے جھوٹے ہوتے ہیں اور جھوٹ بول کر روپیہ کرتے ہیں؟ اس قسم کے الزمات اور بھی ہیں، اگر کوئی حق طلب دریافت کرے گا تو ہیان کیا جائے گا، خدا پر جھوٹ کے اور وعدہ خلافی کے الزام لگائے، انبیاء کی بہت کچھ توہین کی، خود اس قدر جھوٹ بولے ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے متعدد رسالوں میں انہیں دکھایا گیا ہے صرف ایک صحیفہ محمد یہ تبلیغ نمبر ۸ میں باکیں جھوٹ دکھائے ہیں اور اس رسالہ میں دکھائے جائیں گے، اور جھوٹ ایسی بڑی چیز ہے کہ حضرت سرور انبیاء ﷺ کا ارشاد اس کی نسبت ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا، باس، ہم اس صحیفہ کو چھپے ہوئے سال بھر سے زیادہ ہو گیا مگر کسی مرزا ای نے جواب تو نہیں دیا، البتہ یہ کہتے سن کہ انبیاء جھوٹ بولتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جھوٹ پر ایک روایت پیش کر دی، حالانکہ قرآن شریف میں ان کی نسبت ارشاد

خداوندی ہے ”اَنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا لِّي“ (مریم ۲۱) اور حدیث میں آیا ہے کہ صدقی وہ ہے جو ہمیشہ حق بولے اور سچائی کی طاش میں رہے اب جو روایت اسکے خلاف ہوا سے مرا زمیون کو اپنے قول کے بموجب نہ مانتا چاہیے البتہ اس اعلانیہ کذب و افتراء پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک رسالہ مشتہر کیا جس میں ایک مقدس بزرگ محمد وقت کو گالیاں دی ہیں اسی بازاری پامی نے پہلے بھی اسی مضمون کا رسالہ لکھا تھا اور اس کا محققانہ اور مہندسانہ جواب دور سالے ”تعیر رویائے حقیقی و جواب حقیقی“ میں دیا گیا تھا، مگر بازاری اور پھر قادیانی کے مقابلہ میں تحقیق و تہذیب سے کام نہیں چلا، ان کے مقابلہ میں تو انہیں کہ مل بazarی شہد ہو اور ایک گامی کے عوض دس گالیاں دئے جب وہ خاموش ہوتے ہیں، چونکہ اہل حق ایسی بیرونی نہیں کر سکتے اس لیے اس بے حیانے اسی مضمون کا دوسرا رسالہ لکھ دیا جس سے مرا زادیانی کی اور ان کے مریدوں کی حالت معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد دوسرا رسالہ اسی گروہ کا دیکھا گیا جس کا نام ”المبوجة فی الاسلام“ ہے جس میں اپنے خیال میں یہ ثابت کیا ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی، جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی نبی ہوتے رہیں گے اور بہت سی جاہلیۃ فریب باتیں اس میں ہتائی ہیں اور عوام کو فریب دینے کے لیے بعض قرآن مجید کی آیتیں بعض حدیثیں، بعض بزرگوں کے اقوال پیش کیے ہیں، مگر یہ رقم نہایت خیر خواہی اور کمال وثوق سے کہتا ہے اور مجعع عام میں ثابت کرنے کے لیے تیار ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ قطعاً اور یقیناً غلط ہے آئتوں کے معنی میں تحریف کی ہے، غیر معتبر روایتیں پیش کی ہیں اور ان کا مطلب نہیں سمجھئے بزرگوں کے کلام کو نہ سمجھنے کے علاوہ عبارت پوری نقل نہیں کی، اس میں شبہ نہیں کہ امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام اور صوفیائے عظام کا اس پر اتفاق ہے کہ نبوت شرعیہ یعنی شریعت محمدیہ میں جس کو نبوت کہتے ہیں وہ قرآن و حدیث کی رو سے ختم ہو گئی، جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا، حضرت سید المرسلین ﷺ کا آفتاب نبوت ایسا تباہ و درخشاں ہوا اور قیامت تک روشن رہے گا کہ کسی چھوٹے یا بڑے کو کب کی حاجت نہ رہی، اور اس آفتاب روشن جہان نبوت کے سامنے ایک کو کب کیا ہزار دس ہزار نبوت کے تارے بیکار ہیں، اس روشنی اور تباہی کے علاوہ حضور سرورد جہان ﷺ کی شان کا یہی تقاضا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور آپ کی امت جسے اللہ تعالیٰ نے بہترین امت کا خطاب دیا ہے راحت جادو اُنی کے بد لے عذاب دائی کی مسخر نہ ہو، مدعیان نبوت نے تو اس شاہ دو جہان کی ان دونوں امتیازی اور عظیم الشان صفتیں سے انکار کیا اور حضور انور ﷺ کی امت کو جہنم کا مسخر بنا کر کلام الہی گئی ”کُنْتُمْ خَيْرُ أُمَّةٍ“ سے

انکار کر دیا، گوزبان سے نہ کہیں، چنانچہ مرتaza قادیانی نے دعویٰ نبوت کر کے یہ اعلان کر دیا کہ جس نے مجھے نہ مانا وہ کافر ہے۔ (تذکرہ من ۱۲۳ صفحہ ۲)

اس کا حاصل یہ ہوا کہ چودہویں صدی میں جو امت محمدیہ کی تعداد چالیس کروڑ ہوئی تھی ان سب کو بھر چندا فراود کے چینی بنا دیا۔

کہو میاں ارادت قادیانی آپ کے رسالہ "الدعاۃ فی الاسلام" اور آپ کے نبی نے امت محمدیہ کو سبیخ فخر عطا یہ کیا کہ حضور پیر عالم علیہ السلام کی غلائی سے جو حقوق کی شریعتات دائی کی سند حاصل کر پہلی تھی اسے اس جدید نبی نے چھین کر اس معزز جماعت کو ہمیشہ کے عذاب کا مستحکم بنا دیا؟ اور نبوت فی الاسلام کا یہ تبجیہ ہوا، ہوش کر کے اس کا جواب دو اور تم تو کیا دو گے کوئی قادیانی مرتبی اس کے جواب میں دم نہیں مار سکتا، جمع عام میں گفتگو کر کے دیکھ لو۔
تھیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئی

اب میں اس رسالے کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری اور آپ کی اصل گفتگو تو مرتaza قادیانی کی نبوت میں ہے، ہم نے ان کا جھوٹا ہونا متعدد طریقوں سے ثابت کر دیا ہے یعنی قرآن مجید سے احادیث صحیح سے ان کی ان پیشگوئیوں کے جھوٹا ہونے کی وجہے جنمیں آپ کے مرشد نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان بڑے زور و شور سے تباہ تھا اور اپنے مرنے کے ایک سال قتل تک ان کی صداقت پر وثق کرتے رہے یہ وہ جھوٹ ہے جس کی صداقت محکمہ اور مشاہدہ سے ہو رہی ہے پیشگوئی اشتہاروں اور اخباروں کے علاوہ (شہادۃ القرآن خزانہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی پیشگوئی اشتہاروں اور اخباروں کے علاوہ) (ازالہ الا وہام خزانہ اسن ج ۳ ص ۵۰۵) اور (ازالہ الا وہام خزانہ اسن ج ۲ ص ۶۷۵) کا وعدہ تباہیا گیا ہے کہ ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد وہ عورت تیرے نکاح میں ضرور آئے گی اور سب مواعنات دور ہوں گے مگر معاونت اور مشاہدہ اور تواتر اس کو ثابت کر رہا ہے کہ وہ عورت اور اس کا شوہر اس وقت تک زندہ موجود ہے اور مرتaza قادیانی کو مرے ہوئے آٹھ برس سے زیادہ ہو گئے اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے سے مرتaza قادیانی نے صرف اپنائی جھوٹا ہونا ثابت نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ و فریب کا الزام لگایا، اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا، اپنے جہاں کو خوش کر دیتا اور بات ہے، اگر دعویٰ ہے تو معززین کے جملے میں آ کر اس کا جواب دیجئے اور پھر دیکھئے کہ ہم اس کی کسی دھیان اڑاتے ہیں، اس کے علاوہ خود ان کے پختہ اقراروں سے ان کا قطعی جھوٹا ہوتا ہے

بدے بدتر ہونا، ملعون ہونا ثابت کر دیا ہے (فیصلہ آسمانی دیکھوا اور اب رسالہؐ کے قادیانی پر اقراری ذگریاں چھپا ہے اس میں دیکھ لجئے گا) جب ہم ایسے محکم طریقوں سے ان کا مجھنا ہوتا ثابت کر چکے ہیں جن کے لیے آپ نے یہ رسالہ لکھا ہے تو اب ہم فضول گفتگو کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ نبوت ختم ہو گئی یا نہیں ہوئی مگر ایسا جھوٹا شخص ہرگز اس مقدس عہد کا مستحق نہیں ہو سکتا، پہلے جس طرح آپ حضرات حضرتؐ علیہ السلام کی حیات و خدمات کو ضروری بنا کر مرزا قادیانی کے کذب پر پردہ ذاتے تھے اب ایک دوسرا مسئلہ اسی غرض سے نکلا ہے۔

اے نادان و شمنو! اس پر غور کرو جو دلیلیں مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی بیان کی گئیں ان کے علاوہ ان کے اعلانیے جھوٹ بھی دکھائے گئے، محض تمہاری خرخواہی کے خیال سے ان کا جواب تو تم نہیں دے سکے ایک بے جوڑ مسئلہ پر رسالہ لکھ دیا، اس رسالہ سے مرزا قادیانی پچھے نہیں ہو سکتے، صحیفہ محمد یہ نمبر ۸ میں باعیسی جھوٹ حیرت ناک دکھائے ہیں ان کا جواب دیجئے اور اسی صحیفہ کے نمبر ۳۱ میں بہت جھوٹ دکھائے ہیں ان جھوٹوں سے اپنے مرشد کی برآت ثابت کیجئے پھر اور کچھ لکھئے گا، مگر تم اپنی عمر میں تو ان کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ مثال ایک عبارت مرزا قادیانی کی پیش کرتا ہوں (انجام آنکھ مص ۴۲ خداویں حج اص ۳۰ حاشیہ) میں لکھتے ہیں۔

”خد تعالیٰ نے یوں نبی کو قطعی طور (۱) پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا، اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی (۲) شرط نہیں تھی، جیسا کہ (۳) تفسیر کبیر مص ۱۶۳ اور امام سیوطی کی تفسیر در منثور میں (۵) احادیث صحیح کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔ مگر وہ وعدہ پورا نہ ہوا۔“

اب میاں ارادوت قادیانی اور ان کے گمراہ کرنے والے ہائیں کہ وہ قطعی طور سے چالیس دن کا وعدہ کس تینی آسمانی کتاب میں ہے، قرآن وحدہ سی متواتر میں کہیں اس کا پتہ نہیں ہے اور یہ تینی بات ہے کہ یہ پانچ دعویٰ جن پر میں نے ہندسہ دے دیا ہے قطعی پانچ جھوٹ ہیں اس کی تشریح یہ ہے کہ اول تو نزول عذاب کا وعدہ ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ قرآن مجید سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے (اس کی تفصیل رسالہ تذکرہ یونیٹ میں کی گئی ہے) ناظرین اسے ضرور ملاحظہ کریں تاکہ مرزا قادیانی کے اس کامل جھوٹ کا معائنہ ہو جائے جس کو مرزا قادیانی نے بار بار بول کر خوب مشق کر لیا ہے۔ اس لیے (۱) پہلا جھوٹ تو یہی ہے اور جس ضعیف روایتوں میں وعدہ کا ذکر ہے ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ وعدہ الٰہی ہے بلکہ حضرت یوں علیہ السلام نے اس سبقہ پر

قیاس کر کے اپنی امت کو ذرا یا ہے البتہ ایک ضعیف روایت سے وعدہ الہی معلوم ہوتا ہے، مگر اسی روایت میں اس وعدے کا پورا ہونا بھی آیا ہے، اب تھوڑے پر ظاہر کرنا کہ مخلوق آسمانی والا وعدہ اسی طرح پورا نہ ہو جس طرح حضرت یونس سے نزول عذاب کا وعدہ الہی ہوا تھا اور پورا نہ ہوا (۲) یہ دوسرا جھوٹ ہے اور صرف جھوٹ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو سخت فریب دیا ہے اور اس قدوس پر عرب لگایا ہے جو ہر عرب سے پاک ہے (۳) تیرا جھوٹ یہ ہے کہ اس وعدہ کو بلا شرط کہتے ہیں جب وعدہ ہی کا ثبوت نہیں ہے تو پھر اس میں شرط اور بے شرط کیسا؟ اس کے بعد جو تفسیر کیر کا حوالہ دیا ہے اس سے مقصود تینوں دعوؤں کا ثبوت ہے یا صرف آخر کے دعے کا یعنی شرط کا نہ ہونا، مگر ہر طرح غلط ہے، تفسیر کیر سے کوئی دعویٰ مرزا قادیانی کا ثابت نہیں ہوتا، اور اگر صرف تیر سے وعدہ میں کے ثبوت میں حوالہ دیا ہے تو بھی محض غلط ہے اسی تفسیر کیر کی (جلد ۶ ص ۱۸۸) میں صاف طور سے شرط موجود ہے کہ اگر ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب آئے گا اور تفسیر روح المعانی وغیرہ میں بھی شرط موجود ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے ”فَاوَحِى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ قُلْ لَهُمْ إِنْ يَؤْمِنُوا جَاءَ لَهُمُ الْعَذَابُ“ یہی عبارت شیخ زادے مجھے بیضاوی کی ہے اور ان کا ایمان لانا قرآن سے ظاہر ہے چنانچہ حضرت یونس کی نسبت ارشاد ہے ”وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مَاقَةَ الْفَلِيْفِيْنَدُوْنَ فَامْنُوْا“ ہم نے یونس کو ایک لاکھ بلکہ زائد کافروں کی طرف سمجھا ہے وہ ایمان لے آئے مرزا قادیانی پر لونہ ان کی مخلوحت آسمانی ایمان لائی نہ اس کا شہر وغیرہ پھر اپنی پیشینگوئی کے جھوٹا ہونے پر حضرت یونس کو پیش کرنا کیسا صریح فریب ہے؟ یہ بھی خیال رہے کہ ہمارا حوالہ مرزا قادیانی کے حوالے کی طرح بے کافی نہیں ہے کہ تفسیر کا نام لکھ کر صفحہ لکھ دیا اور جلد کا پتہ ندارد غرض کہ یہ حوالہ (۴) پانچ ماں جو تھا جھوٹ ہے اور تفسیر در المفتر کا حوالہ و مگر احادیث صحیح سے اسے ثابت بتانا (۵) پانچ ماں جھوٹ ہے احادیث صحیح سے ان دعوؤں کا ثبوت ہرگز نہیں ہے سب دعوؤں کا کیا ثبوت ہوتا ایک دعویٰ کا بھی ثبوت صحیح حدیثوں سے نہیں ہے، انجام آنکھ میں اس قسم کے بہت جھوٹ ہیں اور اس کو خلیفہ قادیانی بھی معلوم کر چکے ہیں۔ مگر یہ جھوٹ تو ایسے ہیں کہ مرزا قادیانی نے متعدد رسائل میں ان کا استعمال کیا ہے، تمرہ حقیقتہ الوجی میں بھی نہایت زور سے حضرت یونس علیہ السلام پر یہ افتراض کیا ہے اور اس کے پورا نہ ہونے کو بیان کیا ہے۔ (تمرہ حقیقتہ الوجی ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۴۷ ص ۱۴۷)

اصل بات یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی کی بڑی عظیم الشان پیشینگوئی جھوٹی ہوئی ہیں تو انہوں نے ان جھوٹی پیشینگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی کے

جوہنا ہونے کا ذکر کیا ہے، مگر ناظرین اس کا خیال رکھیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی اسی پیشینگوئی نہیں کی جو پوری نہ ہوئی تو کسی ضعیف روایت سے بھی اس کا ثبوت نہیں ہے اور قطعی اور یقینی ثبوت تو بڑی بات ہے جن حضرات کے ایسے قطعی اور یقینی جھوٹ ثابت ہوں اور جس نے اعلانیہ افتتاح ایک مقدس نبی پر کیا ہوا اس پاک ذات کا برگزیدہ ہو سکا ہے؟ جسے جھوٹ سے کمال نفرت ہے جس کے برگزیدہ رسول کا ارشاد ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا؟ ہرگز نہیں۔

اب ایک مسونہ ان کی جھوٹی تعلیمیں کا ملاحظہ کر لیجئے (اجماع آئتم ص ۲۹۷ فرزاں راج ۱۱ ص ۲۹) میں لکھتے ہیں۔

(۱) ”خدا نے میری سچائی کے سمجھنے کے لیے بہت سے قرآن و اخی اکون کو عطا کیے تھے (محض غلط خدا کی طرف سے کوئی قریبہ ان کی صداقت کا نہیں ہوا) (۲) ”میرا دعویٰ صدی کے سر پر تھا۔“ (یہ قریبہ مدحی کے سچے ہونے کا ہرگز نہیں ہے، اس کو صداقت کا قریبہ کہنا صریح جھوٹ ہے جس مدحی کا جھوٹا ہونا متعدد دلیلوں سے ثابت ہو گیا ہوا اس کا دعویٰ صدی کے سر پر ہو یا پر پر ہو وہ ہر وقت جھوٹا ہے، اگر مدد کے لیے دعویٰ کی ضرورت ہوتی تو حدیث میں اس کا ذکر ہوتا ”تیرہ صدیوں میں جو مدد آئے وہ دعویٰ کرتے اور دنیا کو اس کی اطلاع ہوتی، مگر کہیں خبر نہیں ہے اور بجز دو ایک کے کسی نے دعویٰ نہیں کیا)۔ (۳) ”میرے دعویٰ کے وقت میں خسوف و کسوف رمضان میں ہوا تھا“

(یہ صداقت کا قریبہ ہرگز نہیں ہے اس کو قریبہ کہنا محض غلط اور صریح جھوٹ ہے دوسری شہادت آسمانی میں نہایت تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ یہ معمولی گھنی میں ۱۳۱۲ھ میں ہوئے تھے امام مہدی کی علامت ہرگز نہ تھی مرزاق الدینی نے اس دعویٰ میں بہت جھوٹ فرمب سے کام لیا ہے)۔ (۴) ”میرے دعویٰ الہام پر پورے میں برس گذر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی“ (یہ بھی محض جھوٹ ہے بعض مفتریوں کو بہت کچھ مہلت دی گئی ہے) (رسالہ عبّر نجد یکمو) (۵) ”میری پیشینگوئی کے مطابق خدا نے آئتم کو کچھ مہلت بھی دی اور پھر مار گئی دیتا“

(اول تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوئی اور یوں مرنے کو لوگ دنیا میں مرتے ہیں اس کی تفصیل الہامات مرزائیں دیکھئے دوسرے یہ کہ پیشینگوئی کے پورا ہونے کو صداقت کا قریبہ کہنا محض غلط ہے پہلے کا ہن پیشینگوئیاں کرتے تھے اور وہ پوری ہوتی تھیں اور اب بھی رتناں وغیرہ

کرتے ہیں اور اکثر پوری ہوتی ہیں اور اخباروں میں چھپتا ہے یہ دو جھوٹ ہوئے) (۷) مجھکو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشی۔ (یہ بھض غلط ہے البتہ جھوٹی باتیں بنانا اور جہلاء کو بہکانا اور بڑے زور سے جھوٹے دعوے کرنا خوب آتا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں صفت اضلال کا نمونہ بنایا تھا، حقائق اور معارف صوفیائے کرام کی کتابوں میں دیکھی جائیں مثلاً فتوحاتِ کملہ، المواقیت والجواہر، ان میں حقائق کا بیان ہے، مرزا قادریانی کے بیہاں تو جھوٹ و فریب کا ادبار ہے چنانچہ بیہاں چار طروں میں سات جھوٹ ہوئے) پھر لکھتے ہیں۔

(۱) ”قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدا نے قادر غیر کبھی اس کو اس میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت جلد اس کو کچل ڈالتی ہے اور ہلاک کرتی ہے۔“ پھر ایک سطر کے بعد لکھتے ہیں۔

”ایک مفتری کا اس قدر دراز عرصہ تک افتراء میں مشغول رہتا..... اور خدا تعالیٰ کا اس کے افتراء پر اس کو نہ کچلتا..... ایسا امر ہے کہ (۲) جب سے خدا تعالیٰ نے دنیا کی بیادِ دُنیا ہے اس کی ظیہر گز نہیں پائی جاتی“ (انعام آتمم ص ۳۹ خواہیں ج اص ۲۹)

(مھض غلط، اس کی متعدد نظریں دیکھائی گئی ہیں) اور پھر بھی مضمون (رسالہ مذکور کے ص ۶۲ خواہیں ج اص ۶۳ دعاشریہ) میں ہی لکھتے ہیں۔

(۱) ”توریت اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد ہلاک ہو جاتا ہے، (۲) کوئی نام لینے والا اس کا باقی نہیں رہتا اور انجیل میں بھی لکھا ہے،“ پھر اس کے دعاشریہ میں لکھتے ہیں۔

(۳) ”ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء بھی کسی زمانہ میں جل نہیں سکا،“ اور (۴) خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں اور ہم لکھ کچلے ہیں کہ (۵) توریت بھی گواہی دیتی ہے اور انجیل بھی اور (۶) فرقان مجید بھی،“ ان دونوں قولوں میں مرزا قادریانی نے پانچ جھوٹے دعویٰ کئے ہیں اور تمیں کا ثبوت کتب مقدسہ ملاشہ سے بتایا ہے۔

(حالانکہ کسی کتاب الہی سے ان دعووؤں کا ثبوت نہیں ہوتا اس لیے یہ نوجھوٹ ہوئے کیونکہ تم جھوٹے دعویٰ کئے اور ہر ایک کا ثبوت تینوں آسمانی کتابوں سے بتایا اس لیے نوجھوٹ ہوئے وہ تم دعویٰ یہ ہیں۔ (۱) قرآن شریف کے متعدد نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ جھوٹا مدعی

وہی والہام دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور جلد تباہ ہو جاتا ہے اور اس کا ثبوت متعدد آیات سے ملتا ہے ہیں، مگر بعض غلط ہے قرآن مجید میں یہ مضمون ہرگز نہیں ہے (۲) تو ہتھ سے بھی یہ دعویٰ ثابت ہے (۳) انجیل سے بھی ثابت ہے مگر یہ تینوں دعویٰ بعض غلط ہیں، ان دعوؤں کا جو شنا ہونا واقعات سے اور قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے (رسالہ عبیر خنز ملاحظہ کیا جائے) غرضیکہ یہ تین جھوٹے دعویٰ ہیں، اور پھر ہر ایک کے ثبوت کے لیے جو شنا حوالہ دیا ہے اس لیے تو جھوٹ تو یہ ہوئے اور دو جھوٹ وہ ہیں جن کے ثبوت میں وہ اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں اس لیے ان دونوں قولوں میں گیارہ جھوٹ ہوئے، چھ سات مطوروں میں اور سات جھوٹ اس سے پہلے قول میں اور پانچ اول قول میں، غرضیکہ ان تین قولوں میں پورے تین جھوٹ ہوئے، ان کا یہ کہنا کہ ایسا افڑا کبھی کسی زمانے میں چل نہیں سکا بعض غلط ہے بعض مدعا نبوت کا افترا ایسا چلا ہے کہ مرزا قادریانی ان کے جو شنا ہے کے گرد کوئی نہ پہنچ چنانچہ طریق اور صالح اور ابو عصی کا دعویٰ اور ان کی بادشاہت تاریخ ابن خلدون سے دکھائی گئی ہے اور آئینہ کمالات مرزا عقریب چھپا ہے اس میں غالباً اسی قدر جھوٹ مرزا قادریانی کے دکھائے گئے ہیں، اب دونوں کا مجموعہ کر لیجئے اور اگر نظر کو اور وسیع کیجئے تو جھوٹ کا دفتر دیکھئے، مثلاً ان کے اعجاز احمدی کا جواب دکھائی گیا ہے جس میں قصیدہ کی سیکڑوں غلطیاں دکھا کر قصیدہ جوابی کی تہمید میں ان کے جھوٹ دکھائے ہیں، چنانچہ میں حصہ دوم ۲۲ حصہ دوم میں اس رسالہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ

”مرزا قادریانی نے سیکڑوں جھوٹ لکھے ہیں اور افترا اسے اس کو پھر دیا ہے، آپ خود خیال فرمائیں کہ جب سات صفحے میں موٹے موٹے اور سرسری نظر میں ۲۳ جھوٹ ہوئے اور یہ کتاب اشتہار سیست نوے صفحے کی ہے تو اس حساب سے سیکڑوں جھوٹ اس میں کہنا بالکل صحیح ہے۔“ یہاں انجام آئتم کی چند مطوروں میں تین جھوٹ دکھائے گئے اب سات صفحوں میں ۳۳ جھوٹ کا ہوتا کچھ تجھب نہیں ہے، جناب والا کو جھوٹ بولنے کی ایسی مشق تھی کہ ان کا شمار دشوار ہے، ان کی کچھ تعداد میخیڈ محمدیہ کے نمبر ۸ اور ۱۳ میں دکھائی گئی ہے، آخوندروں تک اس کا شمار کافی گیا ہے، متعجب ہو کر انکار نہ کر دیجئے گا، نمبر ۱۳ کو ملاحظہ کر لیجئے، یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ صالح این طریف نے حضرت خاتم النبیین ﷺ کو مان کر نبی اور مهدی اکبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا، اور اپنے اوپر کتاب الہی کے نزول کا بھی مدعی تھا اور اس میں اسی طرح کی سورتیں بنائی تھیں جس طرح قرآن مجید میں ہیں اور اس کے پیروانگیں نماز میں پڑھتے تھے اور دعویٰ نبوت تشریعی کے ساتھ

اڑتا لیں بر سر تک بادشاہی کرتا رہا اور لاکھوں کروڑوں اس کے مطیع اور اسی رہے اور پھر بھی نہیں
مرا اور اپنے بیٹے کو تخت سلطنت پر بیٹھا کر جنگل چلا گیا، (رسالہ عبرت خیز دیکھو) مرزا قادیانی تو
میں ہی بر سر اپنے عروج کا بیان کر رہے ہیں جس میں دس میں گاؤں کے بھی مالک نہ ہوئے اور نہ
ان کے مرید اس قدر ہوئے اور نہ انہیں بتوت صراحت تشریحی کرنے کا حوصلہ ہوا البتہ پڑے زور
سے جھوٹ بولئے اور افتراء پر دازی کرنے کا بڑا حوصلہ تھا۔

ایک اور نمونہ ملاحظہ کیجئے اس انعام آئتم مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیانی کے ص ۳۶ میں
فرماتے ہیں ”اس بات کی کسی کو خبر نہیں کر دنیا میں اس زمانے میں ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو ہٹائی گیا
ہے اور الہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تیشیث کی تعلیم جس کو صلیبی فتنہ کے نام سے موجود
کرتا چاہیے کیونکہ کفارہ اور تیشیث کے تمام اغراض صلیب کے ساتھ وابستہ ہیں..... پس خدا نے
اپنے وعدے کے موافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرئے (خوب خیال رہے کہ یہ وعدہ الہی
قہارہ اور مشیت الہی بھی ہو گئی کہ صلیبی فتنہ پارہ پارہ کیا جائے) اور اس نے ابتداء سے اپنے تمی مقبول
علیحدگی کے ذریعہ سے خبر دی تھی کہ جس شخص کی بہت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس
کا فرش ہے یہ فتنہ فرد ہو گا اسی کا نام عیسیٰ اور سمع موعود ہو گا۔“ (انعام آئتم ص ۳۶ خزانہ انعام ج ۱ ص ۳۶)

ناظرین خوب ملاحظہ کریں اس قول کا حاصل یہ ہے کہ صلیبی فتنہ سے مراد تیشیث اور
کفارہ کی تعلیم ہے اور سمع موعود کی وجہ سے تعلیم نیست و تابود ہو جائے گی یا بہت کم ہو جائے گی۔

اب مرزا کی بتائیں کہیں بھیس بر سر سے زیادہ مرزا قادیانی کا بیان اور تحریر اور انفاس
کا فرش رہی اور بہت کچھ غل چایا مگر کیا میتجہ ہوا؟ ان کے بیان کو سن کر کتنے تیشیث پرست
مسلمان ہوئے ان کے تاثیر کلام سے کتنے کفارہ پر ایمان رکھنے والے تائب ہوئے ان کا فرش
انفاس نے کتنے صلیب پرستوں کی کشی کر کے دکھایا؟

اے بھائیو! اس کا کوئی محقق جواب ہو سکتا ہے؟ سو اس کے کچھ نہیں ہوا اور مرزا
قادیانی اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے ساری دنیا کے علاوہ صرف ہندوستان میں جس قدر تیشیث
پرست تھے ان میں سے سو پچاس بھی کم نہ ہوئے اس سمع کی وجہ سے بلکہ اس کے برعکس یہ ہوا کہ جو
کفارہ اور تیشیث کے مخالف اور مسلمان تھے انہیں اس سمع (مرزا) نے کافر جسمی بنا کر دنیا کو اسلام
سے خالی کر دیا اب غصب ہے کہ انہیں چاہیے سمع موعود کہا جائے جن کا جھوٹا ہوتا ان کے اعلانیہ اقرار
سے آفتاب کی طرح روشن ہو رہا ہے جن کے جھوٹ ثابت کر رہے ہیں کہ ایسا شخص تو صاغ

مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا، تجب ہے کہ اسے نبی اور سچ موعود کہا جائے و کیجھے ان دل کے انہوں پر کیا بلا تازل ہونے والی ہے، ان روشن باتوں پر کچھ نظر نہیں ہے ان کا کچھ جواب نہیں دیا جاتا، نبوت فی الاسلام ثابت کیجا تی ہے۔

بایس خواری امید ملک داری

اب یہ فرمائیے کہ جس شخص کے ایسے اعلانیہ جھوٹ ثابت ہوں جن کا نمونہ یہاں ۲۳

جھوٹ دکھائے گئے ہیں اور بے شمار جھوٹوں کا حوالہ دیا ہے اسے آپ کا رسالہ کوئی لفظ پہنچا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، پھر ہم اسی اعلانیہ باتوں کو چھوڑ کر آپ کے رسالہ کی بے شکی باتوں اور غلط پیامبوں کی طرف توجہ کر کے اپنا وقت کیوں ضائع کریں؟ اس کے علاوہ ہمارے علمائے حقائی نے متعدد طریقے سے متعدد رسالوں میں ختم نبوت کو ثابت کر کے جنت تمام کروی ہے گردوں کے نام پر ان حقائی رسائل کو کیا رکھیں گے اور کچھ باتوں کو کیوں نامیں گے؟ جو رسالے اس مضمون پر لکھے گئے ہیں طالبین حق کے لیے ان کے نام لکھتا ہوں۔

ا۔ ختم نبوت

قادیانی اخباروں میں نبوت کے ختم نہ ہونے پر آہت قرآنی اور بعض صوفیاء کے اقوال پیش کئے تھے ان کا جواب نہایت خوبی اور کمال تہذیب سے مولانا حسن پھلواروی مرحوم نے اس رسالہ میں دیا ہے اور مطیع اخبار الی فقہاء مرتری میں یہ رسالہ ۱۳۲۱ھ چھپا ہے اس کے بعد ایک ضمیر ہے جس میں مرتضیٰ قادریانی کے دعویٰ نبوت کو جھوٹا ثابت کر کے مرتضیٰ قادری اقوال کو اسلامی عقائد کے بالکل خلاف ثابت کیا ہے ۲۴ صفحے کا رسالہ ہے۔

۲۔ تردید نبوت قادریانی

یہ رسالہ ۲۲۲ صفحہ کا ہے اور قسم علی مرتضیٰ آنے جو اسی مضمون پر رسالہ "النبوۃ فی خبر الامم" لکھا تھا اس کا یہ جواب ہے اور مرتضیٰ قادریانی کی صداقت کی بنیاد اکھیز کر پھینک دی ہے یعنی ان کی صداقت میں جو باقی میں پیش کی جاتی ہیں سب کا غلط ہوتا نہایت محققانہ طور سے ثابت کر دیا ہے قابل دید رسالہ ہے اس کے مؤلف مشیٰ پیر بخش صاحب بڑے ہمدرد اسلام ہیں جن کا ماہواری رسالہ قادریانی جھوٹ کی اشاعت میں بھائی دروازہ لاہور سے لکھا ہے ۱۳۳۱ھ میں یہ رسالہ چھپا ہے چھ برس ہوئے مگر اب تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کوئی دے سکتا ہے۔

۳۔ الخلافة في خير الامة

یہ بھی قاسم علی مرزاں کے رسالہ نگوہ کا جواب ہے اور ثابت کیا ہے کہ نبوت ختم ہو گئی خلافت باقی ہے اور آخر میں امامت قادریانی پر عمدہ بحث کر کے نہایت تحقیق و تہذیب سے مرزا قادریانی کا امامت نہ ہونا ثابت کیا ہے یہ رسالہ ۱۳۲۳ھ مطیع قبولی کا پور میں چھپا ہے اس کا جواب بھی کوئی نہیں دے سکا۔

۴۔ مرزا محمود قادریانی کی تشریف آوری

موئیں میں یہ بخبر شہور ہوئی تھی کہ مرزا محمود قادریانی موئیر سے ہوتے ہوئے گلکتہ جائیں گے اس خوشی میں جناب مولانا مفتی عبداللطیف صاحب نے ایک خط مرزا محمود قادریانی کو لکھا تھا کہ اگر آپ یہاں تشریف فرماؤں تو ہم مرزا قادریانی کی نبوت پر گفتگو کریں گے آپ وہاں سے تیار ہو کر آئیے گا اور بطور نمونہ قرآن و حدیث سے ختم نبوت کو ثابت کر کے دکھایا تھا اور قادریانی بھیجا تھا یہ ۱۳۲۳ھ کا واقعہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ قادریان کے مردی اس کا جواب کی رسم تک سوچتے رہے تیرے برس نبوت فی الاسلام نکلا ہے مگر چونکہ ان کا دل شاہد تھا کہ اس کا جواب دیا جائے گا اور غلطیاں دکھائی جائیں گی اس لیے ایک جالی کے نام سے مشتہر کر دیا تا کہ قادریان کے لوگ بدناہی سے بچیں مگر لطف توجہ تھا کہ کوئی قادریانی سامنے آتا اور بالمشافہ گفتگو ہوئی مگر قادریانیوں میں اس قدر رجان کہاں وہ اپنی حالت کو جان پچھے ہیں مگر بعض کو ضد اور جاہل اند غیرت اس سے عیمده ہونے سے مانع ہے بعض کی روشنیاں اسی پر ہیں جس طرح پادریوں کے ملن سے بہت کرشان (پادری) تجواہ پاتے ہیں اس لیے اسے جھوٹا جان لینے کے بعد بھی عیمده نہیں ہوتے چنانچہ ایک کرشان نے پیغام محمدی دیکھ کر صداقت کا اقرار کیا مگر جب کہا گیا کہ آپ جھوٹ سے عیمده کیوں نہیں ہوتے تو صاف جواب دیا کہ اس قدر تجواہ کون دے گا بالبھوں کی پروش کس طرح ہوگی؟ یہ قدیم سمجھی ہیں انہیں کے جیروجدید سمجھی مرزاں ہیں۔

۵۔ اسلامی چیلنج

ایک مرزاں نے اپنارسالہ حضرت مسیح کی ممات پر لکھ کر خانقاہ رحمانیہ میں بھیجا تھا اس کا نام چلنج ہے اس کے جواب میں یہ رسالہ لکھا گیا۔ اس میں مرزا قادریانی کا جھوٹا ہونا متعدد طریقوں سے دکھا کر یہ لکھا گیا ہے کہ ہم نے مرزا قادریانی کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا اب ہمیں مسیح کی حیات و

ممات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے، حضرت سعیج زندہ ہوں یا نہ ہوں، مگر ایسا جھوٹ شخص سمجھ موعود ہرگز نہیں ہو سکتا، وہ مرزا اُس کے جواب سے عاجز رہا، اس میں بھی فتح نبوت کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔

۶۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۵

اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر اس میں اس آیت کے معنی بھی لکھے ہیں جس سے مرزا اُلیٰ حضرات اپنا دعا ثابت کرتے ہیں اور اس معنی کا فریبہ ثبوت قرآن مجید کی دوسری آیت سے دیا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی نہ آنے کی وجہ نہایت ہی عمده بیان کی ہے جس سے جناب رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان اور امت محمدی کی شان کامل طور سے ثابت ہوتی ہے۔ رسالہ ص ﷺ سے اسے ۲۰ تک دیکھا جائے۔ مگر امر حق کو مانتا تو طالبین حق کا کام ہے راقم الحروف اس آیت کی توضیح کامل طور سے کرے گا جس سے اہل حق بہت سرور ہوں گے اور قادر یا نی مرتبہ حیران ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۷۔ مرزا اُلیٰ نبوت کا خاتمہ

اس میں نہایت پر زور تقریر سے آیت قرآنی اور احادیث صحیح پیش کر کے فتح نبوت کو ثابت کیا ہے اور مرزا نبیوں کے شبہات کا جواب دیا ہے اور آیت "بِاَبْنَى اَدَمَ اِمَايَاتِنِّکُمْ رُسُلٌ" (اعراف ۲۵) سے جو دو ام نبوت ثابت کیا جاتا ہے اس کے متعدد جواب دیے ہیں ص ۲۹ سے ۳۲ تک دیکھئے۔ یہ رسالہ ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں چھپا ہے۔

اس آیت کی نسبت میں مختصر بات کہتا ہوں کہ اِمَايَاتِنِّکُمْ جملہ شرطیہ کا مقدم ہے و بعدہ الہی نہیں ہے جس کا پورا ہونا ضرور ہو یعنی یہ کہا گیا ہے کہ اگر رسول آئیں اس سے تو یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ رسولوں کا آنا ضروری ہے پھر یہ ثابت کرنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول آتے رہیں گے، سخت جہالت ہئے یہ جملہ تو ایسا ہی ہے کہ کوئی کہے کہ میاں ارادت اگر کچھ بحد کھتے اور بھائی وغیرہ کے بہکانے میں نہ آتے تو گراہ نہ ہوتے، اب وہ یہ فرمائیں کہ اس جملہ شرطیہ کا مقدم واقعی ہے یا ان کا سمجھدار ہونا ضروری ہے اگر واقعی نہیں ہے اور نہ جملہ شرطیہ کے لیے یہ ضرور ہے بلکہ کسی اپنی مصلحت اور ضرورت کی وجہ سے ایسے جملے بولے جاتے ہیں تو پھر ایسے جملہ کو دوئی کے ثبوت میں پیش کرنا جہالت نہیں تو کیا ہے؟ اور لطف یہ ہے کہ وہ حضرات اس جملہ سے اپنا

دھوئی قطعی طور سے ثابت کرنا چاہتے ہیں جن کے خلیفہ اول (قادیانی) کا اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ جملہ مشہور ہو ”یَعِدُوا لَا يُوفِی“ لعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور پورا نہیں کرتا اب دیکھا جائے کہ جب وعدہ الہی لائق اعتبار نہیں ہے اور کسی وقت وہ پورا نہیں ہوتا تو پھر اس جملہ شرطیہ کو وعدہ سمجھ کر اس کے پورا ہونے پر کوئی کلامیناں ہو سکتا ہے اور انہیاء کے آنے کا یقین کر لینے کی کیا وجہ ہے؟ اور یہ سمجھی یاد رکھئے کہ لفظ **يَعِدُوا** مُنْكَمْ استقبال کے لیے مخصوص نہیں ہے جس سے آپ آئندہ نبی کا آنا قطعی طور سے ثابت کریں، اس کی تفصیل مرزا بیوی کی معتبر کتاب عمل مصلحی میں دیکھئے جو لفظ **لَيُؤْمِنُنَّ** کی تفسیر میں اس کے مؤلف نے کی ہے اور مرزا قادیانی نے مولوی محمد بشیر صاحب کے مقابلہ میں **لَيُؤْمِنُنَّ** کے بیان میں لکھا ہے۔

غرض کہ اس آیت سے آپ کام عاہر گز ثابت نہیں ہوتا اور قرآن مجید کی آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ سے تمہارے دھوئی کا غلط ہونا ظاہر ہے چنانچہ سات رسائل مذکورہ میں دیکھا گیا ہے۔ اب آٹھواں رسالہ یہ قیش کیا جاتا ہے جس کا نام۔

(۸) ختم المدحۃ فی الاسلام ہے اس میں نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور اکابر امت محمدیہ کے اتفاق سے اور جناب مرزا قادیانی کے اقوال سے اپنے دھوئی کو ثابت کیا ہے اور قادیانی رسالہ کے مہمات اور اس کے اغلاط ضمناً کچھ بیان کئے ہیں اگر پوری توجہ کی جائے تو صرف اس کے اغلاط کے بیان میں ایک بڑا رسالہ ہو جائے جس میں تفحیق اوقات کے علاوہ تفعیل الیہ ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اس رسالہ کے بیان کا نمونہ بھی قادیانی حضرات کے درود و پیش کروں رسالہ مذکور میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ امت محمدیہ نقل کر کے لکھا ہے افسوس ہے مرزا ای جماعت کی تیرہ درونی اور نفسانی ضد پر یا ان کی جمالت پر ک بعض آتوں کو ان نصوص قطعیہ کے خلاف سمجھتے ہیں اور قیامت تک نبی کا آنا ثابت کرنا چاہتے ہیں، مگر وہ یقین کر لیں کہ اگر ان کی ساری جماعت قیامت تک زور لگاتی رہے تو یہ جہونا دھوئی ہرگز ثابت نہیں کر سکتی، سب سے بڑا استدلال ان کا آیت ذیل سے ہے اس پر طالبین حق خوب نور فرمائیں۔

آیت: **بِيَاتِنِي أَدَمَ إِمَانِيَّا لَيَنْكُمْ رُسْلَ مِنْكُمْ يَقْصُدُونَ عَلَيْكُمْ إِيمَانِيَّ فَمَنِ الْقَى وَ أَصْلَحَ لِلَاخْرُوفَ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَعْزِزُونَ وَ الَّذِينَ كَلَّبُوا إِيمَانَهَا وَ اسْتَكْبَرُوا عَنْهَا**
أُولَئِكَ أَصْلَحُ النَّارَ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ (اعراف: ۲۶-۲۵)

مطلوب: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آئیں تھماری جنس

کے اور میری نشانیاں تم سے بیان کریں جو انہیں سن کر خدا سے ڈرا اور اپنی اصلاح کی؛ انہیں کسی بات کا خطرہ نہیں ہے اور نہ وہ غلطیں ہوں گے اور جس نے ان نشانوں کو جھلایا اور ان کے مانے سے سرکشی کی وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔“

اس آیت میں کئی لفظ قابل غور ہیں اذل یا بائیٰ ادم یا خطاب عام نبی آدم سے ہے یا خاص امت محمدیہ سے اس پر غور کرنے کے لیے دیکھا جائے کہ اس کے درسرے روکوں سے حضرت آدم کا ذکر ہے اور سارے روکوں میں انہیں کا قصہ ہے پھر تیرا روکوں اسی خطاب سے شروع ہوا ہے۔ یا بائیٰ ادم قدَّ انْزَلْنَا عَلَيْكُمُ النَّحْ‍ (اعراف : ۲۶)

اس میں اللہ تعالیٰ تمام نبی نوع انسان کو خطاب کر کے اپنا عام احسان بیان فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو لباس عنایت کیا تا کہ تم اپنے ظاہری جسم کو ڈھانگو اور زینت کرو اور تقویٰ اور پرہیز گاری کا لباس اندر وہی حالت درست کرنے کے لیے نہایت خوب ہے۔

اس بیان کے بعد پر اسی عام خطاب یا بائیٰ ادم سے تمام نبی آدم کو متنبہ کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ شیطان کے فتنے سے بچو ایسا نہ ہو کہ جس طرح تمہارے ماں باپ آدم و حوا کو بہکا کر جنت سے کلا لا اسی طرح تمہیں جنت سے محروم کروئے اس پر خوب نظر رکھ کے کہ پہلے حضرت آدم کی پوری حالت بیان کر کے ان کی اولاد کو بدایت کی، پھر بعض احکام ایسے بیان کیے جو سب نبی آدم کے لیے ضروری تھے، اس کے بعد پھر وہ قول نقل کیا گیا جو حضرت آدم کے نزول کے وقت ارشاد ہوا تھا، یعنی وہ آیت جو ابھی نقل کی گئی، اب یہ تمام بیان اور روانی کلام اس کا شاہد ہے کہ یہ خطاب عام نبی آدم سے ہے اور صرف یہ سوق کلام (روانی کلام) ہی شاہد نہیں ہے بلکہ اس خطاب کے عالم ہونے کے نہایت روشن تعدد و جود اور بھی موجود ہیں ملاحظہ کے جائیں۔

چہلی وجہ! یہ خطاب الہی (یا بائیٰ ادم) ان الفاظ سے ہے جو بالکل عام ہیں جن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کل نبی نوع انسان سے یہ خطاب ہے کی امت سے مخصوص نہیں ہے۔ دوسری وجہ! یہ ہے کہ عام خطاب کر کے جو یہاں خبر دی گئی ہے وہ قرآن مجید میں تین جگہ ہے ایک تو یہی آیت ہے جس میں لفظ گو ہے دوسری سورہ بقرہ کے چوتھے روکوں میں حضرت آدم کے جنت میں رہنے کا ذکر ہے پھر شیطان کے بہکانے کے بعد ارشاد خداوندی اس طرح ہے۔

”قُلْنَا أَهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَا تَيْنَكُمْ مِنْيَ هُدًى فَمَنْ تَبَعَ هَذَايَ“

فَلَا يَحْوِقُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُون“ اخ (بقرہ: ۳۸)

مطلوب: ”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آدم اور اس کی تمام نسل سے کہا کہ تم سب بیہاں سے اترواں کے بعد اگر میری طرف سے رہنمائی کی باقی تھمارے پاس پہنچیں تو جس نے ان کی پیروی کی اور ہماری راہ پر چلا اسے کچھ خوف و خطرنکیں ہے اور شودہ کسی وقت غلکشیں ہو گا۔“

اس مضمون کو اعراف کی آیت مذکورہ کے مضمون سے ملائیے اس آیت میں آدم علیہ السلام کے اترے جانے کا ذکر فرمایا مضمون کا بیان ہے جو سورہ اعراف کی مذکورہ آیت میں بیان ہوا ہے وہ خاص لفظ جس سے رسول کے آنے اور ہدایت کے پہنچنے کی خبر دی گئی ہے وہ دونوں آیتوں میں ایک ہے ”یعنی امَّا يَا تَيْنَكُمْ“ اس کے بعد تمام بھی آدم کی دو حالتیں دونوں آیتوں میں بیان ہوئی ہیں ایک مطیع و فرمانبردار و سرے نافرمان اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اسی ارشاد کی بھرمار پھر کی گئی ہے جس کا ذکر سورہ اعراف میں ہے ”شَاهِدُ اللَّهِ صَاحِبٌ“ صاف طور سے اس کی صراحت کرتے ہیں اور ترجمہ آیت یہ ہے ”أَدَمُ إِمَّا يَا تَيْنَكُمْ رُمَّلٌ مِنْكُمْ مِنْ لَكَتِهِ ہیں“ لکھتی ہے ”لکھم“ اے فرزندان آدم اگر ہی یہ بخشش کیجیے میران از جنس شما“ اس ترجمہ میں ”لکھم“ کا لفظ شاہ صاحب نے زیادہ کیا اور اس پر یہ حاشیہ لکھا ”یعنی بر زبان آدم چنانچہ در سورہ بقرہ اشارت رفت“ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں قُلْنَا کہہ کرنی آدم سے خطاب کیا تھا اسی طرح سورہ اعراف میں وہی قول خداوندی منقول ہے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں خطاب تمام بھی آدم سے ہیں خاص امت محمد یہ سے کوئی خطاب نہیں ہے پھر یہی مضمون سورہ طہ کے چھٹے روئے میں ہے یعنی حضرت آدم کے جنت میں رہنے اور پھر وہاں سے نکالے جانے کا حکم اس طرح ہوا ہے۔

آیت: قَالَ أَهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لَبَعْضٍ عَذْلٌ فَإِمَّا يَا تَيْنَكُمْ مِنْيَ هُدًى فَمَنْ تَبَعَ هَذَايَ تَبَعَ هَذَايَ فَلَا يَبْلُغُ وَلَا يَشْفَعُ۔ (طہ: ۱۲۳)

مطلوب: ”یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا اور ان کی نسل سے فرمایا کہ تم سب جنت سے اترو تھماری نسل میں بعض بعض کے دشمن ہوں گے میں اگر تھمارے پاس ہدایت پہنچ تو جس نے اس کی پیروی کی وہ نہ پہنچے گا اور نہ تمازرا دو رہے گا۔“

قرآن مجید کے اس حوالے نے بھی کامل شہادت دی کہ سورہ اعراف میں جو یہاں بیسی آدم کر کے خطاب ہوا ہے وہ حضرت آدم سے ہوا ہے اور اس واقعہ کے بیان کرنے کے لیے اللہ

تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔ ”فُلُ“ یعنی اپنی امت سے اس واقعہ کو کہدے، اب ان مرتبے قرآن قرآنیہ کے خلاف اس خطاب کو امت محمدیہ سے مخصوص بتانا کس قدر جہالت ہے اس کے بعد اس پر بھی نظر کرنا چاہیے کہ جس طرح اس خطاب کے الفاظ سے اور وہ سری آیات سے عموم سمجھا جاتا ہے اور خاص حضرت آدم اور ان کی نسل سے خطاب معلوم ہوتا ہے اسی طرح حدیث سے اور علمائے کالمین کے اقوال سے بھی ظاہر ہوتا ہے یہ تیری وجہ سے خطاب کے عام ہونے کی امام طبری اپنی تفسیر (جامع البيان ج ۸ ص ۱۶۷/۱۶۸) میں لکھتے ہیں۔

يَا أَبْنَىٰ إِذْمَادًا يَا بَنِينَكُمْ رُسْلُ مِنْكُمْ (إِنَّ الَّذِي أَنْهَا عَلَيْهِ مَا أَعْدَ لِحَزْبِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِهِ... وَ مَا أَعْدَ لِحَزْبِ الشَّيْطَانِ وَأَوْلَيْهِ (بھروس عالم حقی کی سند میں ذیل کی روایت پیش کرتے ہیں) مکن اپنی یسار السلمی قال ان الله تعالى جعل ادم ذریته فی کفہ فقل یا بَنِىٰ إِذْمَادًا يَا بَنِينَكُمْ رُسْلُ مِنْكُمْ (۱۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی تخلوق کی حالت بیان کرتا ہے کہ میری تخلوق میں دو گروہ ہیں ایک گروہ رحمانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں ان کے لیے بیش کی راحت اور عیش ہے دوسرا گروہ شیطانی ہے جو اس کے میرو ہیں ان کے لیے جہنم ہے وہ بیش اس میں رہیں گے۔ اس عموم کی سند یہ ہے کہ اپنی یسار السلمی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اور ان کی تمام اولاد کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور آیت کا مضمون ارشاد فرمایا یعنی جس طرح روز ”الست“ میں تمام تخلوق سے ارشاد ہوا تھا کہ الست بربکم، قالوْا بَلِی اسی طرح تمام اپنی آدم سے یار شاد ہوا۔

چونکہ یہ مضمون کوئی قیاسی بات نہیں ہے اس لیے ضرور ہے کہ راوی نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر بیان کیا ہے جس تفسیر سے مضمون نقل کیا گیا اس کا نہایت مستحب اور مستند ہونا پڑے بیان کیا گیا ہے (تفسیر الدر المختار ج ۳ ص ۸۲) میں آیت مذکور کی تفسیر اسی عموم کے ساتھ اس روایت کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ تفسیر ہے جس مرزاقاً و یانی بھی معتبر ہے ہیں اور اکثر اپنے دعوؤں کی سند میں اس کے اقوال اور اس کی روایات کو پیش کیا ہے انجام آتھم وغیرہ ویکھا جائے۔

صاحب تفسیر مظہری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ”الخطاب الى ذرية آدم“ یعنی یا می آدم کی اولاد سے خطاب ہے اور بھی بہت تفسیروں میں ایسا ہی ہے اب اس کے خلاف اس خطاب کو امت محمدیہ سے مخصوص سمجھنا اس آیت کے الفاظ ظاہری اور وہ سری آیات قرآنی کے خلاف اور ان نصوص قطعیہ کے معارض سے جو ثقہ ثابت کے بارہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور اس

آیت سے قبل جو لفظ فُلْ آیا ہے اس سے خیال کرنا کہ یہ خطاب امت محمد یَہ سے خاص ہے ایک سخت جہالت ہے کیونکہ قرآن شریف میں جس قدر مضمون بیان ہوئے ہیں خواہ وہ قصص انبیاء سے سابقین ہوں یا ان کی کتابوں کے بیان ہوں سب کے ساتھ ہی ارشاد خداوندی ہے لیکن ارشاد ہوا ہے کہ اس مضمون کو کہو بیان کرو اب لفظ فُلْ وہاں ظاہر میں ہو یا نہ ہو اس لیے قبل کا ہونا اس بات کی دلیل ہرگز نہیں ہو سکتی کہ یہ بیان خاص امت محمد یَہ کے لیے ہے البتہ یہ قصہ سابق امت محمد یَہ کے معلوم کرنے کے لیے بیان ہوا ہے اور (تفیر روح المعانی ج ۸ ص ۹۹) میں بعض محققین کا قول اسی آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے ”ان هذ احکایۃ لما وقعت مع كل قوم“ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلی امتوں کی سرگزشت بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک گروہ سے اس طرح کہا گیا ہے۔

چوتھی وجہ انہیات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت کچھ عظمتیں بیان ہوئی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام تیکر کہیں خطاب نہیں کیا، جس طرح اور انبیاء مثلاً حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہما کا اکثر نام لیا ہے اور یا موسیٰ یا عیسیٰ کہا ہے مگر یا محمد ﷺ کہیں نہیں فرمایا اس طرح آپؐ کی امت کو خیر امت یعنی بہترین امت فرمایا اور عظمت کے ساتھ انہیں پکارا ہے یعنی یا ایهَا الَّذِينَ آمَنُوا فرمایا ہے یعنی اے ایمان والویہ کیسا یا پر الفاظ ہے جس میں جنت کی بشارت پوشیدہ ہے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ جب تک حضور سرور عالم ﷺ کے مظہر میں رہے اور مسلمان بہت کم تھے اور شرکیں کاغذی تھاں وقت تک اس غلبہ کی وجہ سے یا ایهَا النَّاسُ سے قرآن مجید میں خطاب الہی رہا اور جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اس سرز میں مقدس میں مسلمان کا غلبہ تھا وہاں یا ایهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے خطاب ہوا، اتفاقیہ پہلا خطاب کسی وقت آیا ہے مگر ایک معمولی خطاب یا یعنی ادمؑ سے امت محمد یَہ مخاطب نہیں بنا لی گئی۔ دوم! اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جملہ یا ایتُنُکُم اگرچہ مصارع کا صیغہ ہے جس سے حال و استقبال کی خبر معلوم ہوتی ہے اور نون تاکید سے استقبال کی تائید ہوتی ہے مگر اسی لفظ سے حال پاٹی کی حکایت بھی ہوتی ہے، چنانچہ ایک محقق کا قول ابھی نقل کیا گیا، جب یا احوال بھی ہے اور امت محمد یَہ کے بعض محققین نے بیان بھی کیا ہے تو بفحوائی قول مشہور ”اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال“ آیت نکو رسے یہ ثابت کرنا کہ آئندہ رسول ضرور آئیں گے محض غلط ہو گیا اور اس پر اضافی یہ ہے کہ نصوص قطعیہ سے ثابت کر دیا گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی

نہیں ہو سکتا، اس لیے یہ کہنا ضرور ہے کہ اس آیت میں حال گذشتہ کی حکایت کی گئی ہے یعنی انہیاے سابقین اور بالخصوص حضرت آدم علیہ السلام کی امت سے عام طور سے خطاب کیا گیا ہے کہ اگر تمہارے پاس رسول آئیں تو ان کی بات مانو۔

سوم! یہ کہ جملہ یا تینگم کے ساتھ لفظ امام بھی آیا جو ان حرف شرعاً اور ماذکور ہے سے مرکب ہے اور یہ سب اہل علم جانتے ہیں کہ جب حرف شرعاً مصادر پر آتا ہے تو مصادر میں جس بات کی خبر دی گئی ہے وہ یقینی نہیں رہتی ہے بلکہ وہ بالکل مخلوق ہو جاتی ہے اور حرف ما اور آخر کے نون تا کیدنے تک کی کامل تا کید کروی ہے اس لیے جملہ مذکورہ میں جو رسولوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے وہ یقینی نہیں ہے بلکہ بالکل جملہ شرطی ہے جس کا وقوع ضروری نہیں اس سے ثابت کرنا کہ بالضدِ رسول آئیں گے محض غلط ہے، پھر اسکی بات پر ایمان رکھنا اور دوسروں کو اس پر ایمان لانے کی رغبت دلانا "ضَلُوا فَأَضْلُلُوكُمْ" کا مصدق ابناؤے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔

چہارم! یہ امر بہت غور طلب ہے کہ رسولوں کے آنے کی خبر جو دی گئی ہے ان سے مراد اصطلاحی اور شرعی رسول ہیں جن پر وحی نبوت آتی ہے یا لغوی مراد ہیں یعنی جو پیام لیکر جاتے ہیں۔

جتاب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اپنی مخصوص امت سے ہے "بلغوا عنى ولو ایة" یعنی میری باتوں کو پہنچاؤ ساری دنیا پر جس قدر ہو سکے اب جو اتی آپؐ کے ارشاد کی تحلیل کرے اور احکام شریعت اور پیام رسالت کو پہنچاوے وہ رسول ہے اب کیا وجہ ہے کہ اس آیت میں یہ رسول مراد انہوں رسول کے حقیقی عام پیامبر کے ہیں چنانچہ سورہ یوسف میں باادشاہ کے پیامبر کی نسبت ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ اور جتاب رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تعلیخ کے لیے یہیں صحیح نگئے تو آپؐ نے چند سوال کیے اور حضرت معاذؓ نے آپؐ کی حسب مرضی جواب دیئے اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا "الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْدٰئِ وَلِقَ رَسُولِهِ بِمَا يَرْضِي رَسُولَهُ" یہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیامبر کو رسول فرمایا اسی طرح اس آیت میں خدا کے پیامبروں کو رسول کہا گیا ہے، عبدالمajed قادریانی نے بھی اپنے رسالہ القائم لکھا ہے کہ قرآن شریف میں تم قسم کے رسولوں کا ذکر ہے تعریجی، غیر تعریجی، نائب رسول، اس آیت میں تیرے قسم کے رسولوں کا ذکر ہے یہ قیامت تک ہوتے رہیں گے اور یہاں اس معنی لینے کی وجہ معلوم ہوتی ہیں جن سے یہ معنی نہایت ظاہر اور صاف معلوم ہوتے ہیں۔

ایک وجہ یہ ہے کہ رسول کے آنے کی خبر ہر ایک انسان کو دی گئی ہے لفظ حکم کا خطاب ہر

فرد بشر سے ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اگر تمہارے پاس رسول آئیں تو ان کی یا توں کو سنو اور ان پر عمل کرو اب نہایت ظاہر ہے کہ جس قدر انہیاے کرم آئے وہ ہر ایک انسان کے پاس نہیں گئے اور نہ جائے تھے مثلاً ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف عرب میں رہے اور کہیں تعریف نہیں لے گئے اور چونکہ آپ کی رسالت سارے عالم کے لیے تھی اس لیے دنیا کے ہر شخص کے پاس آپ کو پہنچا جائیے تھا، مگر یہ امر بالکل غیر ممکن تھا اس لیے اس آیت کے لحاظ سے جس کے پاس آپ تعریف نہیں لے گئے ان کو ایمان لا ناضور نہ ہو اور آپ انہیں کے لیے رسول ہوں جن سے بال مشاذ آپ نے تبلیغ کی حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور اگر رسول سے مراد پیام رسول اللہ پہنچانے والا کیا جائے تو بے تکلف معنی بتتے ہیں کیونکہ ایسے رسول تو بے شمار ہوتے اور ہوتے رہیں گے یہ ہر جگہ ہر شخص کے پاس پہنچ سکتے ہیں اور ہر ایک فرد بشر پر محنت تمام ہو سکتی ہے اور آیت کے صریح معنی بے تکلف بتتے ہیں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

دوسری ایجہ یہ ہے کہ ضروری ہے کہ وہ مالک الملک عالم الغیب رسولوں کے آنے کی خبر شرط کے ساتھ دیتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ اگر وہ آئیں تو یہ کرو اب دیکھا جائے کہ رسولوں کا پہنچنا اس کے اختیار میں ہے ان کا آنا اور تبلیغ کرنے کا بھی اسے علم ضرور ہے پھر یہ شرط لگا کرو افقی اور ضروری خبر کو مخلوک کر دینے کی کیا وجہ ہے اور اس مقام اکل پر کوئی چیز واجب نہیں ہے پھر اس کی کیا ضرورت تھی کہ یہ جملہ شرطیہ بیان کیا جاتا؟ غریبیکہ شرعی رسول مراد لینے سے پیشہات ہوتے ہیں اور اگر لغوی رسول مراد لیا جائے تو جس طرح پہلا شہد وار نہیں ہوتا اسی طرح یہ شبہ بھی وارد نہ ہو گا کیونکہ مبلغین بہت جگہ پہنچ سکتے ہیں مگر بعض جنگل اور پہاڑ ایسے ہو سکتے ہیں کہ وہاں انسان ہیں مگر کوئی مبلغ وہاں اپنی لاعلمی سے یا نہایت دشواری کی وجہ سے نہیں پہنچ سکا اس لیے اس عالم الغیب نے ان دشواریوں سے واقف ہو کر اس میں شرط لگا دی جس سے وہ انسان جسے رسول خدا کی خبر نہیں پہنچی اور کوئی مبلغ اس کے پاس نہیں گیا وہ معدود ہے اس پر رسول کا مانتا فرض نہیں ہے اسی طرح مبلغین کو ایسی جگہ جانا جانا جس کا انہیں علم نہیں ہے یا وہاں کا جانا نہایت دشوار ہے وہاں وہ نہیں گئے تو گنہگار نہ ہوں گے اس لیے وہ کریم و رحیم نے شرطیہ خبر دی تاکہ ان دونوں گروہوں پر تکلیف مالا طلاق نہ ہو اس کا ارشاد ہے ”لَا يَكْلِفَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا“ اب شرطیہ خبر دیا اور ہر ایک انسان کے پاس رسول کا پہنچنا بے تکلف صحیح ہوتا ہے اور ختم نبوت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

الغرض ان نہایت قوی سات وجوہ سے آیت مذکورہ سے یا استدلال کرنا کہ رسول

اللہ ﷺ کے بعد رسول شریٰ آتے رہیں گے بعض غلط ثابت ہوا۔

آنکھوں وجہ! یہ ہے کہ یہ دعویٰ حصوص قطعیہ کے خلاف ہے اور تویں! وجہ یہ ہے کہ احادیث صحیح کے خلاف ہے تویں وجہ یہ ہے کہ اجماع امت محمدیہ ﷺ سے غلط ثابت ہا ہے۔ لو! میاں ارادت قادری اب تو تم نے دیکھ لیا کہ کوئی آیت اسکی نہیں ہے جو حضور سرور عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف ہوتا ہے ایک آیت بیانی آدم اما يَا يَنْعَلُكُمْ (آل علیٰ) پر الائید حاز ور لگایا تھا کہ کسی صورت سے جاہلوں کے سامنے ایک آیت پیش کر کے ان کو دھوکے میں ڈال کر ایک کذاب و دجال کو نی منواز، مگر یاد رکھو کہ مسلمان تھہارے دام تزویر سے خوب واقف ہو گئے ہیں وہ تھہارے اللہ سید ہے معنی کو جو مشرین عظام و محدثین کرام کے خلاف ہوں ہرگز نہیں مان سکتے بلکہ اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور جس کتاب و کاغذ میں تھہاری دروغ بانی کو دیکھتے ہیں اس کی جگہ روی کی تو کوئی بناتے ہیں۔

بھائیو! اب طاہر کجھے کہ اس آیت کو میں نے سات وجوہ سے قبول کر کے ثابت کر دیا کہ اس سے سلسلہ نبوت کا باقی رہتا کسی صورت سے ثابت نہیں ہوتا ہے اب کوئی شریٰ رسول نہیں آئے گا ہاں

علمائے امت قیامت تک تعلیم احکام الہی کرتے رہیں گے اور فلق اللہ برادران کے نور ہدایت سے مستفیض ہوتی رہے گی اور علماً اُمّتی گائیباً ہئی اصرار ایمیل کی شان ظاہر ہوتی رہے گی۔

میاں ارادت قادری اس کے بعد مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی کہ میں تھہاری پیش کردہ موضوع عدیہ کی طرف جو تم نے اپنے رسالہ کے میں لکھی ہے توجہ کرتا مگر چونکہ عام پیلک کو تھہاری لیاقت علمی کا جتنا اور تم کو بھی تھہاری غلطی پر تنبیہ کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اس لیے میں تھہاری روایت کا غلط اور بے بنیاد طریقے سے ثابت کرتا ہوں۔

پہلا طریقہ! یہ ہے کہ تم نبوت جن احادیث سے ثابت ہوتی ہے وہ حدیثیں صحیح ستہ کی ہیں یعنی ان کتابوں کی جن کو امت محمدیہ کے ائمہ دین نے معتبر اور مستند مانا ہے اور ان کی حدیثوں کو صحیح بتایا ہے وہ چھ کتابیں ہیں، مہران میں سے دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو بالخصوص صحیحین کا خطاب دیا ہے اور پھر اس میں خاص صحیح بخاری کو یہ شرف ہے کہ اسے اسحاق الکتب

بعد کتاب اللہ سب نے مانا ہے یہاں تک کہ آپ کے مقتاہ آپ کے بہانے والے مرزا قادری اپنی بھی اس کتاب کو انہیں الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور اسی کتب بعد کتاب اللہ کہتے ہیں۔ ان مستند کتابوں کی روایات سے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے ختم ہونے کو ثابت کیا ہے اور مختلف عنوان سے اس اسلامی عقیدہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے، میں چند حدیثیں پیش کرتا ہوں خدا کے لیے بظیر انصاف انہیں ملاحظہ کریں۔

حدیث: ۱..... اذا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبی، (بخاری و مسلم)

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۰ باب ما جاء في اسامي رسول اللہ مسلم ج ۲ ص ۲۶۱ باب فی اسمائہ)

مطلوب: جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یعنی عاقب کے لفظی معنی آخر میں آنے والے کے ہیں۔

گر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے شرعی معنی یہ فرماتے ہیں کہ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہ ہو یعنی وہ سب انبیاء کے آخر میں ہو یہ بیان اس کو ثابت کرتا ہے کہ جustrح آپ کا نام آپ کے والدین نے محمد ﷺ رکھا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نام آپ کا عاقب رکھا گیا۔ تاکہ امت محمد یہ معلوم کر لے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

حدیث: ۲..... لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤبة الصالحة

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ باب الرؤبة الصالحة و مسلم ج ۱ ص ۱۹۱ باب النہی عن قراءة القرآن)

مطلوب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت کا کوئی شاہر باقی نہیں رہا گر بشرات، صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ بشرات کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ کہی خواہیں۔

اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے نہایت صفائی سے اپنی امت کو آگاہ کر دیا کہ نبوت کا کوئی شاہر باقی نہیں رہا یعنی ظلی اور بروزی، مستفید، غیر مستفید، کامل یا یاقص، عالی مرتبہ یا کم مرتبہ، کسی قسم کا کوئی نبی میرے بعد نہیں ہو سکتا، کہی محقی ہیں لا نہیں بعدی کے یعنی لفظی نبی پر لائے نئی جنس کا لا کر یہ ظاہر کر دیا کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہو گا یہ وہ طرز بیان ہے کہ کم علم اور عالی عرب بھی اس سے اسلامی اعتقاد کو پورے طور سے جان سکتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی طرح کا نبی نہ ہو گا، یہ حدیث بھی سمجھیں کی ہے یعنی اس کتب بعد کتاب اللہ بخاری اور صحیح مسلم کی۔

حدیث: ۳..... كانت بنو اسرائيل تو سهم الانبياء كلما هلك نبى خلفه

نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء۔ (بخاری ح اص ۳۹۱ باب ماذکر عن بنی اسرائیل) مطلب: بنی اسرائیل پر انبیاء حکومت کرتے تھے جب کسی نبی کا انتقال ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوا البتہ خلفاء ہوں گے۔

اس حدیث میں تیرے طریقے سے ختم نبوت کو بیان فرمایا جس سے مرزاً نبی خیال کے موافق نبوت تشریعی اور غیر تشریعی، مستفید اور غیر مستفید وغیرہ ہر قسم کی نبوت کی نفعی ہو گئی، کیونکہ پہلے حضور نے تمام انبیاء ساقین کے سلسلہ نبوت کی حالت بیان فرمائی کہ ہر ایک نبی کے بعد نبی ہوتے رہے اب یہ ظاہر ہے کہ انبیاء ساقین میں نبی تشریعی اور غیر تشریعی بھی ہوئے اور مستفید اور غیر مستفید بھی اور عالی مرتبہ اور کم مرتبہ بھی مثلاً حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت لوٹ، حضرت یوسف اس میں ہر قسم کے انبیاء ہیں، کوئی قسم خاص نہیں ہے اب جملہ لاتینی بعدنی میں لائے نفعی جس کا لارکر ہر قسم کے نبی کی نفعی کردی اور ختم نبوت کو نہایت شاستری پیرائے سے عام فہم طریقے سے سمجھا دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کی ہے جسے مرزا قادیانی بھی اصح الکتب بعد کتاب اللہ لکھتے ہیں لیعنی صحت کے لحاظ سے اس کا مرتبہ قرآن مجید کے بعد ہے۔

حدیث: ۲: کان رسول اللہ ﷺ یسمی لنا نفسه اسماء فقالانا محمد واحمد والمقدمي الخ (مجموع مسلم ح ۲۶۱ باب فی اسمائہ)

مطلب: جناب رسول اللہ ﷺ نے متعدد نام بیان فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا نام محمد ہے اور احمد ہے اور معلیٰ ہے اور معلیٰ کے معنی محدثین نے وہی بیان کئے ہیں۔ جوابن ماجد کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صفت میں فرمایا ہے لیعنی انا اختر الانبياء لیعنی میں سب انبیاء کے آخر میں ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، یہی معنی معلیٰ کے ہیں۔ اس سے بوضاحت ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ختم نبوت کا مسئلہ اور کسی نبی کے نہ آنے کا اعتقاد ایسا ضروری اور مہتمم باشان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعدد نام مبارک ایسے رکھے گئے جن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ آخر انہیں ہیں اس میں کسی کوشش و شبہ نہ رہے اور ان حدیثوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رسول اللہ ﷺ کی خاص صفت خاتم انہیں بیان فرمائی ہے اس کے معنی آخر انہیں کے ہیں جن کا بیان مختلف طور سے حضور انور ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی روشن ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا نام احمد بھی ہے اور حضور انور ﷺ اپنی زبان مبارک سے اپنا نام احمد فرماتے ہیں، مگر باسیں ہم محدودی مرزاں کہتے ہیں کہ یہ نام جناب رسول اللہ ﷺ کا نہیں ہے بلکہ مرزا غلام احمد کا ہے اب یہ مرزاں غلام کو موٹی اور مولاۓ دو جہان سرور صادقانؐ کو جو گٹا بیانا چاہتے ہیں اور اسفل السافلین میں اپنا مکان بناتے ہیں افسوس! اب اس فرقہ قادری کو دیکھا جائے کہ ان صحیح حدیثوں کو خلاف قرآن شریف قرار دے کر رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا نہہراتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اے مرزا یا! مجدد کی حدیث سے یہ حدیثیں بہت زیادہ معتبر اور کمال درجہ کی مستند ہیں جس سے تم مرزا کا مجدد ہونا ثابت کرتے ہوئے مگر تمہارے ذور لگانے سے رسول اللہ ﷺ (روی فداہ) جھوٹے نہیں ہو سکتے، ان صحیح اور نہایت مستند حدیثوں کے مقابلہ میں ابن عساکر کی موضوع روایت پیش کرنا تمہاری اور تمہارے مریزوں کی جہالت اور سخت جہالت ہے اول تو یہ دیکھو کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات کے مقابلہ میں ابن عساکر کی روایت کیا حیثیت رکھتی ہے؟ کہ یہ متعدد احادیث صحیح اس کی روایت سے مردود ہو جائیں (استقرئ اللہ)

اس کے علاوہ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس حدیث پر آپ کے دعوے کا دار و دار ہے اور صحیح حدیثوں کو اس کے مقابلہ میں (نحوذ بالله) روی میں آپ ڈالنا چاہتے ہیں اسے ائمہ محدثین نے موضوع اور جھوٹی کہا ہے چنانچہ علامہ محمد بن علی بن محمد الشوکانی الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضعیۃ کوں ۱۰۳ ایں اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

قال الخطابی و ضعفه الزنا دقة و يدلل على اوثيق الكتاب و مثله منه وكذا قال الصفاني قلت وقد سبقهما الى نسبة و ضعفه الى الزنا دقة ابن معين كما حكاه عنه النهي على ان في هذا الحديث الموضوع نفسه ما يدل على رد له اذا عرضناه على كتاب الله خالقه ففي كتاب الله عز وجل ما تکم الرسول فخدوه وما نهكم عنه فانه و نحو هذا من الآيات.

مطلوب: اس کا یہ ہے کہ خطابی اور صفائی دونوں نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ان سے پہلے علامہ ابن معین نے اس روایت کو زندیقان کا بنا یا ہوا کہا ہے، غرض کہ ان تین کاظمین اور نقادین حدیث نے اس روایت کو موضوع کہا ہے اور وہ بھی اس طور سے کہ اس کے بنانے والے کو زندیق

قرار دیا ہے (یعنی کپکے کافر) اور ان مابرین حدیث کے اقوال کے علاوہ اس روایت کا نفس مضبوط کتاب اللہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چیز تھارے رسول لا کیں اس کو لے اور جس چیز سے تم کو روکیں اس سے رک جاؤ اس مضبوط کی متعدد آیتیں ہیں۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ دونوں حدیثیں اور وسری حدیثیں جو اس کے ہم معنی ہوں وہ ہرگز حدیث الرسول ﷺ نہیں ہو سکتیں، کیونکہ وہ آیت معاذکم الرسول کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح صاحب المادہ الشیوخ بمقدار الناصح والمنسوخ لکھتے ہیں۔

روایت عرض احادیث بر قرآن متعلق موضوع است نزاکت اسی شان۔ اوزانی گفتہ الکتاب احوج الى السنة من السنة الى الكتاب و مکمل این کیش گفتہ السنة فاضية على الكتاب و خلاف غنی کندوران گھر کہ بہرہ از اسلام ندارد (پناچہ بیران مرزاۓ قادری)

یہ روایت میں جو آیا ہے کہ حدیث کو قرآن مجید پر پیش کرو وہ روایت محمد بن کے نزدیک جھوٹی اور بھائی ہوئی ہے امام اوزانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کو حدیث کی طرف زیادہ حاجت ہے، پر نسبت حدیث کے اور امام مجیع کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے معنی کا فیصلہ حدیث سے ہوتا ہے اور اس میں وہی شخص خلاف کر سکتا ہے جو اسلام سے بے نصیب ہے۔ (اس کے محدث مرزاۓ ایں)

اب رہنی وہ حدیث یعنی "لو عاش ابراهیم لكان نیبا" اور وسری "لو عاش لكان صدیقاً نیبا"

ان دونوں حدیث پر بھی میاں اراوت قاویانی کے مربیوں نے ایڑی چھٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اس حدیث سے آپؐ کے بعد نبی آنے کا امکان ثابت ہوتا ہے اس کا کامل جواب یہ نے رسالہ "فَتَمَّ الْعِبُودَةُ فِي الْإِسْلَامِ" میں لکھا گیا ہے اس میں صرف اس قدر لکھتا کافی ہے کہ ہمیں حدیث سرے سے حدیث نہیں ہے وسری حدیث ابن ماجہ ۱۰۸ اکی ہے گمراں کے راوی ابراہیم بن عثمان بن خواشی میں اور ان کی نسبت صاحب تہذیب الجہد یہ (ج اس ۹۵) محمد بن کے حسب ذیل اقوال نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

قال الترمذی منکر الحديث وقال النسائي متروك الحديث زقال

ابوحالم ضعیف الحديث مکتو وعنه و تو کووا حدیثہ۔

یعنی یہ شخص منکر الحدیث ہے اس کی روایت کو محمد بن نے لینے کے لائق نہیں سمجھا اس

لی حدیث کی طرف توجہ نہیں کی، قادر یا جنوب کے اس جمل پر افسوس ہے کہ ایسے شخص کی روایت کو سند میں پیش کرتے ہیں اگر تہذیب العہد یہ کادیکنا میر نہیں ہوا قاتا تاہن مل جائیں اسی نام کے نیچے لکھا ہے متوفی، مگر جسم بدامہ نہیں اس کے دیکھنے سے قاصر رہی آپ کے مریبوں کی جگالت پر افسوس ہے کہ متوفی الحدیث کی روایت کو اپنے دعویٰ کی سند میں پیش کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ صحیحین کی روایات صحیح مردود ہو جائیں اسی نافٹی اور جگالت کا نتیجہ ہے کہ ایک متوفی الامۃ اور بقول سروار مدتِ دجال کو اپنائی شوامان رہے ہیں۔

لومہاں ارادت! اب تو تمہاری اور تمہارے قادر یا جنوب کی تمام گنبد فہمی جو فرد و شی خا ہو گئی ان حقیقین کا ملین کی حقیقت کی بنیا پر تمہارے رسالہ اللہ علیہ السلام کی وقت ہرگز روڈی کی نوکری کے چند رقوں سے زیادہ نہیں رہی، لو یہ مختصر رسالہ اپنے بھاگپوری اور قادر یا جنوب کو دو اور کہو کہ اس کا جواب لکھو۔ ہم دعویٰ کے ساتھ چیخنے دیئے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک نہیں لکھ سکتے، آپ کے رسالہ کا طرز تحریر یہ بتا رہا ہے کہ آپ کے صدر اجمیں کا لکھا ہوا ہے جنہوں نے قریب میں مولانا عبدالغور صاحب کے مقابلہ میں عام جلسہ کے دریافت ہر بیت اٹھائی تھی اور اعلان یہ کہتے تھے کہ میں مناگڑہ کے لیے تیار نہ تھا، میری مثال تو اسکی ہوئی کہ ” طفل بلکہ نیز دو لے برندش، یعنی بے پڑھے لکھے پنج بن گئے تھے اس لیے میں ان کے خاص رسالے القاء شیطانی کا ذکر کرتا ہوں جسے مرا اپنی حضرات فیصلہ آسامی کا جواب سمجھتے ہیں، اگر چہرہ رسالہ قادر یا جنوب کی مدد اور مشورہ سے لکھا گیا ہے مگر ہمارے حضرت قبلہ ابو احمد صاحب عم غنیم کی توجہ سے اس شیطانی القاء کے اغلاط کا اظہار و رسالوں میں کیا گیا ہے۔

القاء قادر یا جوابات اور اظہار اغلاط میں رسائل

۱..... قریب میں رسالہ ”حقیقت رسائل اعجاز یہ“ شائع ہوا ہے اس میں القاء کے ایک صفحہ میں آٹھ غلطیاں دیکھائی ہیں اس ۲۵۵ سے ۳۲۵ تک ملاحظہ کیجئے تاکہ مرید و مرشد دونوں کا نمونہ معلوم ہو جائے۔

۲..... رسالہ اغلاط ماجد یہ میں القاء کے ایک ورق میں ۳۲ غلطیاں دیکھائی ہیں، غرضیکہ تین صفحوں میں چالیس غلطیاں ہوئیں، جن کی تایف کا یہ حال ہو وہ ایک لا جواب رسالہ فیصلہ آسامی کا جواب لکھیں گے؟ بایس خواری امید ملک داری۔

۳..... صحیفہ رحمانیہ نمبر ۰۱ یہ ۲۹ صفحوں کا رسالہ ہے اس میں اسی القاء کی بہت بڑی غلطیاں اور ان کے جھوٹ دیکھائے ہیں یہ رسالہ ۱۹۱۲ء میں چھپا ہے چار برس ہو گئے مگر ایک غلطی کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔

۴..... نمونہ القاء قادیانی۔ یہ پونے چار جز کا رسالہ ہے اس میں قادیانی مرbi کی حیرت انکا بد دینا نتیاں اور غلطیاں اور نافہمیاں دیکھائی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی علم و دیانت کیا ہو گئی اور وہ کیا سے کیا ہو گئے انہیں چاہیے کہ اپنے چہرہ مبارک کو آئینہ انصاف میں دیکھیں۔

۵..... محکمات ربانی۔ یہ رسالہ سات جز کا ہے مطیع لفظ بالکل پوری میں چھپا ہے نہایت ہی محققانہ اور مہند بانہ طریقہ سے لکھا گیا ہے اس کے مؤلف عبدالمadjad قادیانی کے خاص عزیز ہیں بہت خوبی سے پہلے قادیانی مرbi کے فریب دیکھائے ہیں پھر ان کے مرشد کی غلطیاں بیان کی ہیں اس رسالہ کے تمہیدی اشعار بڑے لطف کے ہیں نمونہ طاہظہ ہو۔

جواب القاء کے لطیف اشعار

نہیں القاء ربانی یہ ہے اخواۓ شیطانی
کہہ دتی ہے خود تحریر میں حق سے معزی ہوں
دتاے سے کہیں دتاہے حضرت جوش نفانی
طریقہ یہ نہیں دیدار کا پچے مسلمان کا
نکل تحریر پر الکی تعلقی واہ رے جرات
نہیں ہے لور دیں کچھ بھی نہیں ہے آنکھ میں پانی
یہ حالت زار اپنے بھائی کی دیکھی نہیں جاتی
بیعت مفترب ہے انک کی تھسے دعا یہ ہے
یہ رسالے تو قادیانی مؤلف القاء سے خطاب کر کے لکھے گئے ہیں ان کے علاوہ حضرت
مؤلف "فیصلہ آسمانی" عم فیضیم نے اپنے کئی رسالوں میں قادیانی مرbi غلط فہمیوں کا نہایت محققانہ
جواب دیا ہے مگر انہیں مخاطب نہیں بنایا کیونکہ وہ اس قابل نہ تھے وہ رسائل یہ ہیں۔

۶..... فیصلہ آسمانی حصہ ۳ کا نصف آخر جس میں کامل طور سے مراza قادیانی کی پیشگوئیوں کو جھوٹا ثابت کر کے انہیں قطعی کاذب ثابت کر دیا ہے وہاں القاء کے سارے مہلات روڈی ہو گئے ہیں۔

۷..... معیار صداقت ۸..... جزز یہ ربانی یہ دونوں رسالے اگرچہ اخبار البدر مرقومہ ۸۔

اگست ۱۹۱۲ء کے ایک مضمون کے جواب میں ہیں مگر مضمون وہی ہے جو فصلہ آسامی میں ہے اور القاء میں اس کی نسبت کچھ کہا گیا ہے، مگر یہ مختصر سالے اس تحقیق اور تانت سے لکھے گئے ہیں کہ مرزا قادریانی کی جھوٹی پیشگوئیوں کے لیے جو جھوٹی باتیں بنائی گئی تھیں سب کا نہایت محققان جواب دے کر مرزا قادریانی کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔

۹..... عبرت خیز، اس بے نظر سالے میں نہایت محققانہ طور سے عبرت خیز مضمون دیکھایا ہے اور فصلہ آسامی حصہ دوم کے آخری حصہ کے مضمائن کی تحقیق اس خوبی سے کی ہے کہ القاء کے شبہات با درہوا ہو گئے ہیں اور مرزا قادریانی جو اپنی دینیادی کامیابی کو اپنی صداقت کی عظیم الشان دلیل قرار دیتے تھے وہ بیکار ہو گئی اور واقعات زمانہ اور آیات قرآنی سے ثابت کر دیا کہ یہ ایک فریب تھا مرزا قادریانی کا۔

۱۰..... انوار ایمانی، اس میں پہلے قادریانی مؤلف القاء کی بد دینیاتیاں دیکھا کر یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مولانا مؤلف فصلہ آسامی کی اصل باتوں کا کچھ جواب نہیں دے سکے اور جو کچھ لکھا ہے وہ محض غلط ہے یہ دس رسائلے تو القاء قادریانی کے جواب میں لکھ کر مشترہ ہو چکے ہیں اور ایک نہایت محققانہ رسالہ خاصان کے منہاج نبوت پر لکھا گیا ہے اور ان کی شرمناک غلطیاں اس میں دکھائی گئی ہیں مگر وہ ابھی تک چھپا نہیں ہے، مگر مذکورہ دس رسائلے جو عرصہ سے مشترہ ہیں کسی کا جواب تو نہیں دیا گیا البتہ عوام کو فریب دیا جاتا ہے کہ القاء فصلہ آسامی کے تینوں حصوں کا جواب ہے اور اس کہنے سے شرم نہیں آتی، جن کے ایک ایک صفحہ میں آٹھ آٹھ اور آٹھ دوی سو لفہ سول غلطیاں ہوں وہ ان کی محققانہ تصنیف کا جواب دے سکتے ہیں جن کے علم و فضل کا دنیا میں شہر ہے جن کے مجدد ہونے میں کوئی نیک و شنبہ نہیں ہے؟

میاں ارادت قادریانی ان دس رسالوں میں سے ایک کا جواب لکھوا کر اپنے مرزا کی صداقت ثابت کی ہوتی، النبہۃ فی الاسلام سے مرزا قادریانی کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی، فصلہ آسامی حصہ کا تمہہ جو چھپا ہے اس میں القاء کی ضروری باتوں کا جواب دے دیا گیا ہے اور درحقیقت القاء کے گیارہ جواب دیئے گئے ہیں اسی القاء پر فخر کیا جاتا ہے اور اسے ردی میں نہیں چینکا جاتا؟ ناظرین جب القاء کا حال معلوم کر چکے کہ اس کی کیسی دھیان اڑائی گئی ہیں جس کے معصف مرزا نہیں کے صدر اور بڑے مرتبی کھلاتے ہیں پھر برق آسامی کیا چیز ہے؟ جس رسالہ کا جواب القاء میں لکھا گیا ہے اسی کے جواب کا مؤلف برق بھی دعویٰ کرتا ہے، جو مؤلف القاء کے

مقابلہ میں ایک جال مخفی ہے اس لیے جو راستے القاء کے جواب میں لکھے گئے وہی برق کے جواب بھی ہیں اور علیحدہ بھی اس کا جواب لکھا گیا ہے مگر بے ضرورت سمجھ کر اس کے پھپوانے کی طرف توجہ نہیں کی گئی پھر یہ کہتا کہ برق کا جواب کوئی نہیں دے سکا کیسا اعلانیہ جھوٹ اور ابلد فرمی ہے اور نصرت یزدانی کا جواب تائید ربانی لکھا گیا ہے جو ۱۳۳۱ھ میں چمپا ہے۔

مرزاںی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہیئت احش کا جواب تصدیق احش دیا گیا ہے یہ مخفی غلط ہے اس کا جواب ہو نہیں سکتا اگر دعویٰ ہے تو کوئی مرزاںی دکھائے کر وہ تصدیق احش کہاں ہے؟ کسی خانگی اخبار میں سمجھ لکھ دینے سے جواب نہیں ہو سکتا، رسالہ یہاں سمجھو۔

میاں اروات قادریانی یہ تو مختصر رسالہ ہے جو تمہارے رسالہ اللہ علیہ السلام کے جواب میں لکھا گیا ہے اس کے بعد ختم النبیۃ فی الاسلام بھی عقریب چھپ کر شائع ہو گا، جس میں قرآن شریف کی وسیਆتوں سے اور ۲۶۰ مفسرین کی تفسیروں سے اور متعدد احادیث صحیحہ اور اجماع امت محمدیہ سے اور نیز مرزا قادریانی کے متعدد اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت سرور انہیام محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا، نبوت ختم ہو گئی مگر مرزاںی ان باقوں سے بے خبر ہیں اور اپنی عاقبت برپا کر رہے ہیں، لفاظ اعتبر وابا اولی الالباب،

رحمانی فیض کی بارش

حضرت قبلہ عالم مولانا سید ابوالحمد رحمانی دام اللہ فیوضاً تھم علی سائر مسلمین کی
توجه باطنی اور تالیفات نادرہ کا بہترین نتیجہ

باخبر حضرات پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ صوبہ بہار کے شہر موکریگیر اور بھاگپور اور اس کے اطراف میں قادریانی گمراہی کا ایک سیلا ب آیا تھا اور قریب تھا کہ ان دونوں شہروں کے اہل ایمان اکثر یا کل اپنے ایمان سے ہاتھ دھون بھیں اور پھر یہ سیلا ب دور تک ایمانی عمارت کو بھالے جائے عنایت خداوندی کا شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح کو متوجہ کر دیا اور ان کی توجہ ظاہری اور باطنی سے ہزاروں بلکہ لاکھوں مغلوق خداخت گمراہی اور بکتی آگ سے نفع گئی آپ کے رسائل نادرہ نے مرزا غلام احمد قادریانی کے غلط دعووں اور ان کے جھوٹ و فریب کو تمام دنیا پر روشن کر دیا کہ ہر ایک دیکھنے والا مرزا قادریانی کی حالت سے واقف ہو گیا اور اس گمراہی سے بچا اور بہت

نادا قف مسلمان جو اس دام گمراہی میں پھنس چکے تھے اور قریب تھا کہ بہت سے اس بلا میں بٹلا ہو جاتے گراپ کے رسائل ہدایت مآب کے دیکھتے ہی اس سے علیحدہ ہو گئے یہ کوئی انکی بات نہیں ہے جس سے انصاف پسند اور حق میں حضرات نادا قف ہوں جو دام گرفتہ ان ہدایت رسائل کے دیکھنے سے روک دیئے گئے ہیں وہ اس پر غور فرمائیں کہ روکنے والے اپنے ذہب کو ایسا ضعیف سمجھتے ہیں کہ کوئی بھدار ان مفید اور حقانی رسائل کو دیکھ کر ہمارے جل و فرب سے نادا قف نہیں رہ سکتا، اس کا نمونہ موکریہ و بھاگپور والے حضرات تو دیکھے ہیں جو حضرات نادا قف ہیں وہ معلوم کریں کہ ان رسالوں کا اثر صوبہ بہار تک محدود نہیں رہا بلکہ ساری دنیا میں پھیلا، صوبہ بخا، مدراں، بھتی، گجرات، حیدر آباد تمام بھاگل لیعنی کلکتہ سے لیکر چناگام، سلہٹ، ڈھاکہ، نواحی، میں سنکھ وغیرہ تک جہاں قادیانی پہنچے ہیں وہاں سے ان رسالوں کی طلب آئی ہے اور رسائل پہنچنے کے بعد عاجز ہو کر بھاگ گئے ہیں یا خاموش ہو گئے ہیں اور چونکہ حضور صدوق العصر کی شہرت اور فیض محمدی ہندوستان تک محدود نہیں ہے بلکہ اکثر دنیا میں ہے اس لیے آپ کے رسائل مفیدہ حرمین شریفین بھی گئے ہیں اور رنگون اور ملک افریقہ میں بہت گئے ہیں اور جہاں جہاں رسالے پہنچے ہیں وہاں سے گمراہی پھیلانے والے بھاگے ہیں اور مسلمان، قادیانی، گمراہی سے محفوظ رہے ہیں اور بعض جو فریب میں آگئے تھے۔ وہ راہ راست پر آگئے۔ اسی طرح سرحد کی طرف بھی اثر ہوا، الحمد للہ بعض رسائل کا ترجیح اگر زیستی میں بھی ہو گیا اور گمراہی زبان میں ہو رہا ہے۔

اب میں اسی فیضان بے پایاں کا ایک نمونہ دیکھا تا چاہتا ہوں صوبہ اڑیسہ میں لٹک اور اس کے اطراف میں ان گمراہوں کی جماعت ہو گئی تھی اور اس کی ترقی ہو رہی تھی وہاں کے مدرسہ سلطانیہ کے صدر مدرس مولوی سید محمد قاسم صاحب بہاری نے رحمانیہ رسائل متوکلا کر شائع کئے اس کا اثر وہاں کے مسلمانوں پر جو کچھ ہوا وہ ذیل کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہی روز ہوئے مولوی محمد عبدالستار صاحب اسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مسلم سکھری لٹک کا خلط آیا ہے وہ قتل کیا جاتا ہے۔

مسلم سکھری لٹک کا خط

جتاب قبلہ و کعبہ حضرت مولانا صاحب دام فلکم.....السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
حضور سے گرچہ شرف زیارت حاصل نہیں ہے گر تصنیف اور تالیفات جو حضور کے
براہ ریہاں آتے رہتے ہیں اس سے گویا نہ بانہ شرف زیارت حاصل ہے، حضور کی تصنیفات کے

سب سے حضور کا تذکرہ اکثر یہاں رہتا ہے خصوصاً اس زمانے میں جبکہ ہر معاملات میں مولوی محمد قاسم صاحب اپنے زمانہ قیام میں ہماری مدد کرتے تھے مجھے چند نوں سے یہ معلوم ہوا کہ لکھ کے قادیانیوں کے متعلق کوئی صحیح خبر حضور کے نزدیک نہیں پہنچتی ہے، اس واسطے یہ کام اپنے ذمہ لیتا ہوں کہ وقتاً فوتاً قاتل یہاں کی خبر سے حضور کو اطلاع دیتا ہوں، حضور کے رسالوں اور کتابوں کا اس ملک میں اچھا اثر پڑا۔ مسلمانوں کے عقائد بہت درست ہو گئے ایک جم غیر اور بڑی جماعت جو قادیانی ہونے والی تھی انہی کتابوں کی بدولت قادیانی ہونے سے بخیگی اور اب یہ حالت ہے کہ کسی قادیانی کو اپنے نہ ہب سے دلچسپی نہیں رہی، ہم لوگوں نے ہمیشہ سے قادیانیوں کی سخت مخالفت کی اور اب بھی ان کی بخیگی میں حتی المقدور کوشش ہیں، اسی قادیانی جماعت کو کمزور اور اپنی جماعت کو مضبوط کرنے کے واسطے ہم لوگوں نے ایک اسکول مسلم یمنی کھولا ہے جو نہ ہبی رنگ لیئے ہوئے ہے اور وہاں انٹرنس سکھ اگر یہی کی تعلیم دی جاتی ہے، لکھ میں اسکول تو بہت ہیں مگر اس کی بنیادوں لئے کی ہم بانیان اسکول کی بھی غرض تھی کہ جب ہم لوگوں نے مسلمانوں کا زیادہ رجحان قادیانی نہ ہب کی طرف دیکھا تو ہم لوگوں نے اپنی ایک بڑی جماعت قائم کر لی اور اسی اسکول کو قائم کیا جس میں جو تقریباً ۷۰٪ مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچتا شروع کیا اور اس طرح ہماری ایک بڑی جماعت قادیانیوں کے مقابلہ میں قائم ہو گئی جس کی سب سے قادیانی جماعت پر جو قیل جماعت ہے بہت گہرا اثر پڑا۔ ہم بانیان اسکول نے ہمیشہ قادیانیوں سے نفرت ظاہر کی اس اسکول کے قائم کرنے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے جو اور اسکولوں میں اس نہ ہب کے زہریلے اثر سے متاثر ہو جاتے تھے اس سے محفوظ رہے، کیونکہ اور اسکولوں میں ماسٹر اور بعض لڑکے بھی قادیانی ہیں، ہمارا اسکول اس سے پاک ہے اور ہم بانیان اسکول کا، ہم تین مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے پاک رکھا جائے، اسی اسکول میں اسکولی تعلیم کے ساتھ دینیات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اس کے متعلق ایک مسجد بھی قائم کی گئی ہے جس میں اسکول کے وقوں میں لڑکے ظہر اور عصر کی نماز بھی پڑھتے ہیں، اب ایک سال سے ایک مطبع بھی بیام مصدر فیوض جاری کیا گیا ہے جس میں دوسری چیزوں کے علاوہ اکثر قادیانیوں کی ترویدیں اشتہار وغیرہ چھتے رہتے ہیں، ہمارے اسکول کے خزانچی اور پریزیڈنٹ جناب حکرم علی صاحب رئیس لکھ ہیں جو اسکول سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور قادیانیوں کی ترویدیں اکثر ہم لوگوں کو ان سے مدد ملتی رہتی ہے، حضور کو شاید معلوم ہو گا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ یہاں سو گز مفصلات کے قادیانیوں کا جو مقدمہ مسجدوں کے بارے

میں تھا وہ فیصلہ ہو گیا ہے جناب مجسٹر یت صاحب نے ایک آرڈر بھی پاس کیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ کل مسجدیں سنیوں کی ہیں اور اس میں قادریانی آئندیں سکتے اس خط کے ہمراہ ایک اشتہار ارسال دست ہے جس میں اس آرڈر کا مفصل ذکر ہے قادریانی تواب مسجدوں سے محروم ہو گئے اب وہ ایک نیا فساد برپا کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے مردوں کو مسلمانوں کے مقبروں میں دفنانے کا حق جتنا چاہتے ہیں چند دن قبل ایک قادریانی لاکا اس شہر میں انتقال کر گیا انہوں نے شہر میں دفنا چاہا پولیس سے مدد چاہی مگر کامیاب نہ ہوئے آخر شہر کے باہر ایک ٹکڑا زمین خرید کر کے وہاں دفنایا دس بارہ دنوں کی بات ہے کہ سو گزرے میں ایک نیا اور تازہ واقعہ ہیں آیا ایک قادریانی عورت مرگی قادریانی لوگ اسے مسلمانوں کے مقبرے میں دفنا چاہتے تھے مسلمانوں نے منع کیا مگر قادریانی نہیں مانے اور موقع پا کر قبر خود کرلاش کو گاڑ آئے جب یہ بات مسلمانوں کے کان میں پڑی سب لوگ جمع ہو گئے اس لاش کو قبر سے نکال کر اس کے مکان کے سامنے پھینک آئے قادریانیوں نے مخالفت کی بہت بیجا طور پر مسلمانوں کو گالیاں دیں نوبت یہاں تک پہنچ کر مار پیٹ شروع ہو گئی ایک قادریانی کا سر پھٹ گیا دوسرے قادریانی کو کسی نے ایسے زور سے ایک اینٹ رسید کی کہ عینک ٹوٹ کر بیچارے کی ناک کو رخنی کر دیا۔

ثانی ہے کہ قادریانیوں نے پولیس کو خبر دی ہے کل پولیس تدارک کے واسطے گیا تھا وہ کہتے خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے انشاء اللہ اس مقدمہ کی حالت حضور کی خدمت میں پہنچتی رہے گی ہم لوگوں کی یہ دلی خواہیں ہے کہ حضور سے زیارت کا شرف حاصل کریں اور اس بات کی دلی تمنا اور آرزو رکھتے ہیں اور اسی خیال میں ہیں کہ جب موقع ہو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت حاصل کریں میرے ایک دوست مولوی عبدالجید صاحب بی اے جو ہمارے اسکول کے سیکرٹری ہیں ان کو حضور کی جدید تصنیفات کو دیکھنے کا بہت ہی شوق ہے از راہ مہربانی ذیل کے پتہ پر نے رسالے بھیج دیے جائیں۔

آپ کا خادم

محمد عبد اللہ

اسٹنٹ ہیڈ مائیٹر مسلم سینزی کلک

یہ سب کچھ ہمارے حضرت قبلہ عالم مظلہ کے فیض باطنی کا اثر ہے الحمد للہ پہلے موکبیر کی مسجد کے مقدمہ میں ہائیکورٹ تک مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور مرزائی ذیل و روسوار ہے اور مسجد

سے نکالے گئے دوسرا واقعہ پوری میں ضلع بھاگلپور کی عید گاہ کا ہے وہاں بھی ان کی مدد اور توجہ خاص سے ان کو ناتا کامی ہوئی اور عبدالماجد مرزاں کے جھوٹے اظہاروں سے ان کی بہت رسائی ہوئی صوبہ بہار کا یہ تیسرا واقعہ ہے وہاں کے حضرات نے بھی یہاں سے مدد چاہی ہاٹکورٹ کی نظری کی نقل مانگوائی، الحمد للہ کہ یہاں بھی کامیابی ہوئی وہاں کے حاکم نے جو فیصلہ لکھا ہے اس کی یہاں نقل کی جاتی ہے۔

”ہم احمد یوں کی انجام کے مطابق کما حقہ مدارک کے بعد صاف حکم صادر کرتے ہیں کہ قادریانی لوگ رسول پور، کوکبی، محی الدین پور اور وہاں سامنی کی چاروں مسجدوں میں یعنی جن مسجدوں میں قادریانی اپنا دخل اور حق جتا کر دعویٰ پر ہوتے تھے اور تیز انہوں کی ہوئی تعمیر کو اپنے آباؤ و اجداد کی طرف منسوب کر رہے تھے قدم رکھنیں سکتے کیونکہ ان مسجدوں کے تیار کنندگان اہل سنت والجماعت میں سے تھے، اگر وہ اپنی دانت میں کوئی استحقاق رکھتے ہیں تو صاف عدالت دیوانی کی طرف رجوع کریں اور کسی مسجد کی جانب رخص نہ کریں اگر کئے تو فوجداری آئین کے وفہ کے اکے مطابق ان کے خلاف عملدرآمد ہوگا اب اس سے زیادہ صاف حکم ہم نہ نہ کرنیں سکتے۔“

اب مرزاں یوں کو چاہیے کہ مرزا قادریانی کا وہ قول یاد کریں کہ جھوٹا کام ہوتا ہے اور سچا کام یا بہتا ہے اس لیے مرزاں اپنے مرشد کے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے ”الحمد لله علی ذالک“.

آخر میں نہایت خیر خواہانہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادریانی کے کذب کے دلائل میں اس قدر رسائے لکھے گئے ہیں کہ دنیا میں کسی جھوٹے مدعا کے کذب میں نہیں لکھے گئے ابھی ایک فہرست جس میں ۳۶ رسالوں کے نام ہیں ان کو ملاحظہ کیجئے اور اس کا یقین کیجئے کہ یہ وہ رسائے ہیں کہ ان کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا جھوٹی اور غلط باقیں لکھ کر چھاپ دینا اور بات ہے۔

الرقم محمد الحق غفرل الرزاق
مگران تعلیم مسلمانان ضلع موکیر

۵۔ جنوری ۱۹۱۸ء



لَا نَنْهَاكُنَّا بِعَلَّةٍ

چیخ محمد یہ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ و صولت فاروقیہ

حیفہ رحمانیہ

(۱۸)

حضرت مولانا حکیم محمد یعقوب مونگیروی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چلیخ محمدؐ

صولت فاروقیہ

طالبین حق اس پر غور فرمائیں کہ یہ مختصر رسالہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں گروہ مرزاؑ کے قادیانی اور لاہوری دونوں کی بدایت و خیر خواہی کے لئے مشہر ہوا تھا، اور جواب کیلئے تمام دنیا کے قادریوں کو چلنگ دیا گیا تھا اب ۱۳۲۰ھ سے اس وقت تک نہ کسی نبی مانے والے نے اور نہ کسی مجدد کہنے والے نے دم مارا۔ ایڈیٹر افضل اور خلیفہ قادریان کے نام مکر بھیجا گیا مگر بھرپور سکوت اس وقت تک کچھ جواب نہیں آیا۔ اب قادریانی خلیفہ کے خاص چیلے میاں اللہ مارعف اللہ و تک چلنگ آیا ہے، انہوں نے اپنے خیال میں ممات تحقیق ثابت کی ہے۔ اس کے جواب میں ہم ساتوں روز ایک رسالہ صحیح چکے ہیں جس کا نام ”رسائل لاثانی درکذب تحقیق قادریانی“ ہے۔ اب یہ رسالہ صحیح ہیں جس میں مرزا قادریانی کا جھونا اور بدترین خلافت ہوتا نہیات ان کے پختہ الہامی اقراروں سے خوب روشن کر کے دکھایا ہے اور ان کے اعلانیہ افتراء پر دازیوں اور کذب بیانیوں سے ان کا جھونا ہوتا نہیات کیا ہے۔ اب اس رسالہ کے دوبارہ طبع میں کچھ اضافہ ہوا ہے اور انجام آئیں تم کی تھوڑی سی عبارت میں مرزا قادریانی کے چون ۵ جھوٹ دکھائے گئے ہیں۔ اب اللہ و تک بتا میں کہ ایسا اقراری جھونا اور ہر بدل سے بدتر تحقیق موعود ہو سکتا ہے؟ حضرت مسیح کا مرنا یا کہ کذب کو تحقیق موعود نہیں بتا سکتا۔

اللهم اصلح لى ديني و اهل بيتي و اهلي و اهلى

الحمد لله رب العلمين والصلوة على سيد المرسلين وختام النبيين لا نبغي بعده
 اس کے بعد یہ خیر خواہ تمام مرزاں گروہ کوکلتہ سے قادیان اور حیدر آباد سے افریقہ تک
 جعلیت دیتا ہے کہ میرے رسالہ کا جواب دیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریری جواب دیں یا تحریری،
 تقریری کی صورت یہ ہے کہ کلکتہ میں، قادیان میں، لکھوڑ میں، دہلی میں، جلسہ عام کریں، اور مجھے
 اطلاع دیں میں اس جلسہ میں تن تھاں اپنی جماعت کے ہمراہ حاضر ہوں گا، اور اسی جلسہ میں ایک
 ایک قول حاضرین جماعت کو سناؤں گا اور جواب طلب کروں گا، مگر کامل دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی
 مرزاں کسی مقام کا جواب نہیں دے سکتا اور ہرگز نہیں دے سکتا۔ اس میں کسی طرح کاشہر نہیں ہے
 کہ ہادی مطلق نے نہایت روشن طریقے سے حقوق پر ایک بڑے ہوشیار کذاب و مفتری کے کذب
 کو اسی کے اقوال سے دکھایا اور کمال طور سے محض تمام کر دی، پانچ ماں مہینہ ہے کہ اس کی لا جوابی
 کاشہرتوں خدا تعالیٰ نے اس طرح دکھایا۔ واقعہ یہ ہوا کہ قادیانی اور علمائے دیوبند سے تحریری
 مناظرہ ہو رہا تھا، اور علمائے دیوبند کے متعدد رسائلے اور اشتہارات چھپ رہے تھے۔ مگر ایشیز
 افضل کے گیارہویں نمبر کا جواب غالباً علمائے دیوبند نے اس وقت تک مشترک نہیں کیا تھا۔ ایشیز
 افضل سمجھے کہ ہمارے جواب سے علمائے دیوبند عاجز ہو گئے اس لئے وہ نمبر فخر یہ خانقاہ رحمانیہ
 موئکیر میں بسجع دیا، چونکہ علمائے دیوبند سے مبلہ پر بحث شروع ہوئی تھی اس وجہ سے اس جعلیت محمد یہ
 کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مضمون لکھ کر کہ جس مدعا کا جھوٹا ہوتا اس کے پختہ اقراروں سے ثابت کر دیا ہو
 جیسا کہ اس رسالہ میں دکھلایا گیا ہے۔ جس میں سات اقرار مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹے ہونے
 کے کے ہیں۔ پھر ایسے اعلانیے جھوٹے کی صداقت پر کوئی فہیدہ مبلہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، کچھ
 دنوں کے بعد پھر اسی اشتہار کے سروق پر یہ لکھا آیا کہ مبلہ تو آخری فیصلہ ہے۔ ۲۰ رجب
 ۱۳۲۸ھ کو یہاں سے جواب گیا کہ آخری فیصلہ اگر ہے تو اس کے لئے ہے جس کا فیصلہ نہ ہوا ہو،
 جس کا فیصلہ خود مدعا کی زبان سے ہو گیا اور قطعاً اور یقیناً اس کا جھوٹا ہوتا ثابت کر دیا گیا ہو۔ پھر

اس کے لئے دوسرا فیصلہ بے کار ہے۔ اس مضمون کو کچھ تفصیل سے لکھ کر اور چپووا (۲۸ ربیعہ ۱۴۳۸ھ میں رحمانیہ پرس مونگیر میں چھا ہے) کرائیں۔ شرافضل اور مرزا محمود خلیفہ قادریان کو صحیح دیا گیا اب دوسرا سال تمام ہوتا ہے۔ اس وقت تک تو صدائے برخواست کا مضمون ہے اور آئندہ بھی یہی ہو گا، مگر افسوس ہے کہ اس اعلانیہ طور سے جھوٹے ثابت ہوئے گرایے جھوٹے کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۰ میں اس جواب کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

برادران اسلام پورے طور سے متوجہ ہو کر میری درودمندی کو ملاحظہ کریں ان دونوں گفتہ میں ایک دشمن اسلام مرزا ای علمدی آیا تھا اور اپنے تلقین کو ہضم کرنے کے لئے علائے الہ اسلام اور خصوصاً ان مجدد وقت کو چیخ جو تھا جنہوں نے پچاس سالہ سارے مرزا کی کذابی کے بیان میں شائع کر کے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا اور عظیم الشان گمراہی سے بچایا۔ فیصلہ آسمانی کے تین حصوں کو مشتہر ہوئے بر سیں گزر گئیں جس میں توریت مقدس، اور قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں سے اور ان کے اعلانیہ کذابیوں سے ان کا جھوٹا ہوتا ثابت کر دیا گیا اور اس کے جواب دینے والے کو ہزاروں روپیہ کا انعام دینے کے لئے کہا گیا۔ مگر اس وقت تک قلم نہ اٹھا سکے، دوسرا شہادت آسمانی میں ان کی آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں ملایا ہے اور ان کے جھوٹ اور فریب دکھائے ہیں۔ مگر کسی مرزا ای کی مجال تونہ ہوئی کہ سامنے آئے اور اپنے مرشد کی رو سیاہی کو مٹائے اور اس کا جواب دے۔ عنقریب (قریب میں) رسالہ چشمہ بہاءت چھا ہے جس میں ان کے اخبارہ اقوال دکھائے گئے ہیں جن سے مرزا قادریانی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ اس رسالہ میں یہ اقوال بھی ہیں جو اس چیخنے میں لکھے گئے اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے جھوٹے ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے اقوال، ان کے نہایت پختہ اقرار، انہیں جھوٹا ثابت کرتے ہیں مگر چونکہ مرزا قادریانی کا وجود چوہویں صدی میں نمونہ قبر الٹی تھا، اس لئے اس کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس فتنہ کی طرف سے مسلمانوں کو کچھ توجہ نہیں ہے قادریانی جماعت کی عقل سلب کر دی گئی ہے۔ وہ اپنی اس خیر خواہی کو دیکھتے ہیں نہیں اور دلکش آگ میں گرے پڑتے ہیں اور دوسروں کو اپنے ہمراہ زبردست تکمیلتے ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے اتمام جنت کیلئے مرزا قادریانی کوan کے پختہ اقراروں سے ان کا مفتری اور جھوٹا ہوتا ثابت کر دیا اور وہ اقرار جن کے پچھے ہونے پر انہوں نے نہایت سخت قسم کھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر یہ میرا قول سچانہ ہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں اور انہیں نہایت پختہ اور سچا الہام الٹی کہا ہے یعنی ان اقراروں کو

انہوں نے اسی طرح الہام الہی کہا ہے جس طرح اپنے سچ اور مہدی اور مہدی اور نبی ہونے کے الہام کو کہا ہے، ان دونوں الہاموں میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا، مگر مرزا آنی حضرات پھر خیال نہیں کرتے اور ان کے سچ اور مہدی ہونے کے الہام کو سچ کرنا نہیں مہدی اور سچ مان رہے ہیں اور اسی قسم کے وہ الہامات جن سے وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں ان کی طرف پھر خیال نہیں کرتے اور ایسے اقراری کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور اپنے سچے اور بھی خواہوں کے عجز و نیاز پر بھی رحم نہیں کرتے اور ایسے اعلانیہ کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور دبکی آگ میں گرتا قول کرتے ہیں۔ راقم خیر خواہ اس قسم کے چند اقرار، ان کی صرف ایک کتاب انعام آنکھ سے یہاں نقل کرتا ہے، اور قدرت خدا کا نمونہ دکھاتا ہے کہ ایسا ہوشیار اور چالاک شخص اپنے ایک رسالہ میں ایک ہی واقعہ کے بیان میں آنکھ تو اقرار ایسے کرتا ہے جن سے وہ خود جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے جھوٹے ہونے پر قسم کھائی ہو۔ وہ اقرارات ملاحظہ ہوں، پہلا اقرار (۱) میں پار پار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داما داحمد بیگ کی تقدیر برم ہے، اس کا انتظار کرو (یہ عبارت محاورہ اردو سے غلط ہے، مرزا کو تائیف و تذکیر میں اتنا یاد نہ تھا) (۲) اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائے گی۔ (۳) اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آنکھ کی پیش گوئی پوری ہو گئی اصل مدعای تو نفس مفہوم ہے اور وقوف میں تو کبھی استغارات کا بھی دھن ہو جاتا ہے۔ (۴)..... جو بات خدا کی طرف سے تھہر جکی ہے، کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ (انعام آنکھ میں ۳۳ خزانہ ج ۱۱ ص ۳۲۱ حاشیہ) مرزا قادیانی کے قول سے ثابت ہوا کہ وعید کی پیشین گوئی رونے دھونے سے رک نہیں سکتی، یہ اقرار مرزا قادیانی نے ۲۲ رجب ۱۸۹۷ء سے کچھ قبل کیا ہے، اس اقرار کے الہامی اور سچ ہونے پر اس قدر اصرار و تجھی ہے کہ صرف انہیں چار سطروں میں نہایت زور دار چار طریقوں سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کو بیان کیا ہے، لیکن الحمد للہ ہر طریقہ سے مرزا قادیانی کا کذب ہی ثابت ہوتا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو، اول طریقہ بیان مرزا قادیانی کا یہ ہے۔ میں پار پار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داما داحمد بیگ کی تقدیر برم ہے۔ (جس بات کا پورا ہونا علم الہی میں قرار پا چکا ہوا سے تقدیر برم کہتے ہیں) اس لئے مرزا قادیانی کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ داما داحمد بیگ کا میرے سامنے مرزا علم الہی میں قرار پا چکا ہے، وہ صرف ضرور میرے سامنے مرے گا لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔ (مرزا ۱۹۰۸ء میں مردا، اور مرزا سلطان بیگ پاکستان بننے

کے بعد فوت ہوا) جس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا اسے تقدیر برم کہنا محض جھوٹ اور اللہ تعالیٰ پر افتاء تھا اور نہایت ظاہر طریقہ سے مرزا قادیانی کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے اور جب اس جھوٹ کو مرزا قادیانی بار بار بولے تو اس طریقہ سے کم سے کم تین جھوٹ مرزا قادیانی کے ثابت ہوئے یعنی ایک جھوٹ تین مرتبہ بولے اور اگر قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو اس دروغ گوئی سے مرتا اب تکھتی ہے، تو دہریوں کی متین ہے۔ دوسرا طریقہ! نہایت ظاہر طور سے اپنا کمال وُفق اس کے پورا ہونے پر اس طرح ظاہر کیا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ ہمیشیں گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔ ”ہمارے دینی برادران ظالمیں حق اس پر غور فرمائیں کہ جناب مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کے اظہار میں اور اپنی نبوت کی دلیل میں نہایت روشن بات پیش کی ہے جس کی صداقت آنکھوں سے معائنہ ہوتی ہے اور جس کا یقین متواتر خبروں سے ہو سکتا ہے، دنیا دیکھ رہی ہے کہ مرزا قادیانی کو مرے ہوئے بارہ برس ہو گئے اور خدا جانے ان کی بہریوں کی کیا حالت ہوئی ہوگی اور احمد بیگ کا داماد بنتک موجود ہے اور اپنے چہرے کو دکھا کر ان کی کذابی کا معائنہ کرا رہا ہے۔ مگر ان کے مریدین ایسے انہیں ہیں کہ ایسکی اعلانیہ بات پر بھی ایمان نہیں لاتے اور اس کذاب کو جھوٹا نہیں سمجھتے جس کے کذب کا معائنہ ان کی آنکھوں سے ہو رہا ہے اس پر نظر رہے کہ یہ قول مرزا قادیانی کا معمولی نہیں ہے کہ اتفاقیہ کوئی بات کہہ دی ہو بلکہ اپنی نبوت کی دلیل میں یہ ہمیشیں گوئی کی ہے اور اس دلیل نے انہیں جھوٹا ثابت کر دیا۔ تیسرا طریقہ! اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا، جیسا کہ احمد بیگ اور آنکھم کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔ اصل دعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو بھی استغارات کا داخل ہو جاتا ہے، مرزا قادیانی تیسرا طریقہ میں تمثیل دے کر اپنی ہمیشیں گوئی پوری ہونے کی توضیح کرتے ہیں اور احمد بیگ اور مرزا آنکھم کی نظر پیش کرتے ہیں لیکن یہ دونوں ہمیشیں گوئیاں بھی جھوٹی ثابت ہوئیں۔ اس کی تفصیل الہامات مرزا اور فیصل آسمانی میں کی گئی ہے اور اس قول میں مرزا قادیانی نے چار جھوٹ بولے ہیں۔ (۱) یہ کہ ہمیشیں گوئی پوری ہوگئی (۲) احمد بیگ کی ہمیشیں گوئی پوری ہوگئی (۳) آنکھم کی ہمیشیں گوئی پوری ہوگئی (۴) وقتوں میں بھی استغارات کا بھی داخل ہو جاتا ہے یہ چونچی بات بھی محض دروغ اور بناوٹ ہے۔ انبیاء کے مقرر کئے ہوئے اوقات میں بھی استغارة نہیں ہوتا ہے۔ یہ مرزا قادیانی کی ڈھنائی ہے۔ اس تیسرا طریقہ میں چار جھوٹ مرزا قادیانی کے ہوئے۔ چوتھا طریقہ! جو بات خدا کی طرف سے شہر چکی ہے اسے کوئی روں نہیں سکتا، اس

چوتھے جملہ میں مرزا قادیانی اپنی پیشین گوئی کی مزید توثیق کے خیال سے اس کو خدا کے یہاں کی خبری ہوئی بات بیان کرتے ہیں۔ جب یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کے یہاں کی خبری ہوئی بات نہ تھی، بلکہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولा اور اللہ تعالیٰ پر افڑاء کیا، مرزا قادیانی اپنے پہلے اقرار کے تمام طریقوں سے جھوٹے خبرے البتہ ان کا یہ اقرار سچا لکھا، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوگی اور میری صوت آجائے گی۔ مرزا قادیانی عمر بھر میں غالباً سوائے اس جملہ کے کوئی حق نہ بولے ہوں گے، اب قادیانی جماعت بتائے کہ جب آپ مرزا قادیانی کے تمام الہاموں اور ان کے اقوالوں کو سچا اعتقاد کر کے ان پر ایمان لائے ہیں تو اس پختہ اور تحقیقی اقرار پر ایمان لا کر انہیں جھوٹا کیوں نہیں مانتے اور اس اقرار میں انہیں جھوٹا کیوں سمجھتے ہیں؟ اگر آپ کے خیال میں نبی جھوٹ بولتا ہے یا کسی وقت وحی والہام کے معنی نہیں سمجھتا تو پھر کسی صاحب حکیم کے نزد یہکجی کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں ہو سکتی اور نبوت بے کار ہو جاتی ہے ذرا اس میں غور کر دھخل کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ جب مرزا قادیانی کا وہ قول جو اس نے بار بار کہا ہوا اور اس کو خدا کا الہام بتایا ہوا اور اسے اپنی صداقت کا معیار تھے ریا ہو، اور عرصہ دراز تک وہ اپنے اس غلط دعوے کو مشتمل کرتا رہا ہوا اور اللہ تعالیٰ اس غلطی پر اسے کسی وقت منبہ نہ کرے اور دنیا کے رو بروے جھوٹا اور سوا کرے ایسا ہو سکتا ہے۔ ہر گز نہیں اور میں نہایت خیر خواہاں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مغلوق اور بالخصوص مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ مرزا قادیانی کے کذب کو دنیا پر روشن کر کے دکھادیا اور کسی ناہم اور جامل کو بھی جائے دم زدن نہ ری کیونکہ مرزا قادیانی اس کے لائق تھے، وہ جھوٹ بولنے میں ایسے بے باک اور عوام کے فریب دینے کو ایسے جھوٹ بے باکانہ بولے ہیں کہ اہل فہم ان کے جھوٹ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی اقرار میں مرزا قادیانی کے آٹھ جھوٹ دکھائے گئے اور اس سے پہلے اسی انجام آئھم کے تیسیں صفحہ میں حضرت یوسف کا ذکر کیا ہے۔ اس میں متعدد جھوٹ بولے ہیں۔ اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس پیشین گوئی کے جھوٹ کو بھی ملایا جائے تو مرزا قادیانی کے جھوٹ کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ناظرین مختصر لفظوں میں اس کی تشریح لاطحہ فرمائیں،

مرزا قادیانی کے اعلانیہ چون جھوٹ

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے یہ نبی کو قلمی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قلمی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی جیسا کہ تغیر

کبیر کے ص ۱۶۲ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیح کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے ”

اس قول میں مرزا قادیانی کی دعوے کرتے ہیں۔ ایک! یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عذاب کا قطعی وعدہ کیا تھا یعنی حضرت پونس علیہ السلام کی قوم پر بالظین عذاب نازل ہوگا، وہ را دعویٰ! یہ کہ نزول عذاب کی حدت چالیس دن ہے اور اس حدت کا ثبوت بھی قطعی ہے کچھ شک و شبہ نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر نزول عذاب کی وعید کو قطعی اور یقینی کہتے ہیں اور اپنے پہلے قول کی تائید کرتے ہیں۔ تیسرا دعویٰ! یہ کہ نزول عذاب کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ اب نہایت ظاہر ہے کہ نزول عذاب کے لئے اگر شرط ہوگی تو یہی ہوگی کہ اگر ایمان نہ لائیں تو ان پر عذاب آیا گا، مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شرط نہ تھی۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ایمان لائیں یا نہ لائیں ان پر عذاب ضرور نازل ہوگا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزد یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت غلہ بھی کرتا ہے۔ مرزا قادیانی کے یہ تینوں دعوے جھوٹے ہیں اور کہیں سے ثابت نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قطعی طور سے بلا شرط بلطور ناری حکم کے عذاب کا وعدہ کر دیا تھا تین جھوٹ یہ ہوئے۔ چوچھا دعویٰ! یہ ہے کہ یہ تینوں دعوے تفسیر کبیر ص ۱۶۲ سے ثابت ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے یہ دعویٰ نہ تفسیر کبیر کے کسی مقام سے ثابت ہے اور نہ تفسیر کبیر کے اس صفحہ سے کیونکہ تفسیر کبیر کی آخر جلدیں ہیں اور آنھوں جلزوں کے اس صفحہ سے اس پیشین گوئی کا قطعی ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دو جھوٹ ہوئے اور چونکہ تفسیر کبیر سے تین دعوے ثابت کر رہے ہیں اس لئے اس میں درحقیقت تین دونی چھپ جھوٹ ہوئے۔ پانچواں دعویٰ! یہ ہے کہ تفسیر درمنثور سے بھی یہ تینوں دعوے ثابت ہیں۔ یہ بھی بھض جھوٹ ہے اور چونکہ تین دعوؤں کا ثبوت اس کتاب سے بھی دے رہے ہیں۔ اس لئے تین جھوٹ یہ بھی ہوئے اور شروع سے یہاں تک شمار میں پارہ جھوٹ ہوئے اور چونکہ ان تفسیروں میں احادیث صحیح سے ان دعوؤں کا ثبوت بتاتے ہیں اور احادیث صحیح کا صیغہ ہے جس کے لئے کم سے کم تین صحیح حدیثوں کا ہونا ضرور ہے اس لئے اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہر دعوے کے متعلق تین صحیح حدیثیں ہیں اور دعوے تین ہیں تو اس لحاظ سے نو صحیح حدیثیں ہونا چاہیں اور چونکہ ان حدیثوں کا حوالہ دو کتابوں سے دے رہے ہیں۔ اس لئے نو دونی اخخارہ صحیح حدیثیں دونوں کتابوں میں ملا کر ہونا چاہئے تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ اخخارہ تو کیا ہوئیں ایک صحیح حدیث بھی ان دعوؤں کے ثبوت میں نہیں ہے تو اس اخبار سے میں کہہ سکتا ہوں کہ

تعداد حدیث کے لحاظ سے اشارہ جھوٹ یہاں پر مرزا قادیانی کے ہوئے اور بارہ پہلے ہوئے تھے تو اب کل میزان تسلیم ہوئے اب اسکی حالت میں کہ مرزا قادیانی کی ہمیشین گوئی جھوٹی تکلی اور دنیا پر اس کا جھوٹا ہوتا آفتاب کی طرح روشن ہو گیا تو مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئی پر پردہ ذات کے لئے کہہ دیا کہ جس طرح حضرت یونس کا وعدہ عذاب کل گیا اسی طرح مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کا وعدہ مل گیا۔ یہ مرزا قادیانی کا اکتیسوال جھوٹ ہے کیونکہ حضرت یونس کا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آیا، جو قرآن شریف کی نص قطعی سے ثابت ہے اور سورہ یونس میں مذکور ہے کہ جب وہ ایمان لائے تو ان پر سے وہ عذاب جوان پر نازل ہو چکا تھا، خدا نے دور کر دیا اور یونس کا وعدہ پورا ہوا، بخلاف اس کے کہ مرزا قادیانی نے احمد بیگ کے داماد کی موت کے لئے قطعی طور سے بار بار کہا مگر وہ نہ مرا۔

علاوہ اس کے حضرت یونس کے واقعہ کو پیش کرنا اور اپنی پیشگوئی کے ہمیشکل بتانا اس وجہ سے بھی غلط اور سراسر کذب و فریب ہے کہ حضرت یونس کی قوم پر سے عذاب اس وجہ سے خداوند تعالیٰ نے نازل کرنے کے بعد اٹھا لیا کہ ان کی قوم ایمان لے آئی اور یہاں تو مرزا قادیانی پر وہ لوگ جن کے متعلق مرزا قادیانی نے ہمیشین گوئی کی تھی آخری دم تک ایمان نہیں لائے۔ لہذا مرزا قادیانی کی ہمیشین گوئی حضرت یونس کی ہمیشین گوئی سے دوسرے حقیقی کے اعتبار سے بھی مختلف ہے اور اس لحاظ سے مرزا قادیانی کا اپنی ہمیشین گوئی کو حضرت یونس کے واقعہ کے ہمیشکل نہ کرو گوں کے سامنے پیش کرنا بے ہمیشہ ہوا، اس کے بعد اسی ہمیشین گوئی کے ضمن میں مرزا قادیانی کی چار سطر کی عبارت بھی قابل دید ہے کہ بالکل بے باک و بذریعہ کو جھوٹ بولتے گئے ہیں۔ میں ناظرین کے سامنے وہ عبارت پیش کر کے اس کے جھوٹ دیکھاتا ہوں، مرزا قادیانی (حاشیہ ضمیر) انجام آنحضرت ص ۳۲، ۳۱ خداوند ج ۱۱ ص ۳۲، ۳۱ میں لکھتے ہیں ”تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس ہمیشین گوئی کے نفس مفہوم میں شک نہ کیا جائے، کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ وسری جز ہے۔ جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گوئی شرط نہ ہوتی بھی شرط نہ ہوتی اگر بد ذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے“ اس عبارت میں پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ اس ہمیشین گوئی کو وقوع یافتہ بات کا ایک جزو قرار دے رہے ہیں، حالانکہ محض غلط ہے کیونکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ہمیشین گوئی کا کوئی حصہ پورا نہیں ہوا جیسا کہ اس کو

(الہمات مرزا) میں خوب اچھی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشین گوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ اس عبارت کا مطلب آسان ہے، اس لئے تفریخ نہیں کرتا ہوں۔ اس میں ایک جھوٹ خدا پر ہوا قرآن مجید میں کہیں اس کا ثبوت نہیں ہے کہ عذاب کی پیشین گوئی خوف سے نہل جاتی ہے۔ اگر کسی مرزا انی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے بلکہ اس کے خلاف متعدد جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں متعدد آیات سے اس دعویٰ کو ثابت کیا ہے کہ خدا کا وعدہ اور وعید میں کبھی تخلف نہیں ہوتا، لہذا یہ مرزا قادری کا دوسرا جھوٹ ہوا، تیسرا یہ کہ اسی مضمون کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حدیثوں میں بھی اس کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ یہ تیسرا جھوٹ ہے، چوتھے یہ کہ اس کے مضمون کو بھچلی کتابوں کی طرف بھی منسوب کرتے ہیں۔ بھچلی کتابیں دس ہیں تو گویا دسوں کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایک کتاب میں بھی یہ مضمون نہیں ہے اس لئے وہ جھوٹ یہ ہوئے۔ اس کے بعد غضب کی ڈھنائی کے ساتھ مرزا قادری اسی مضمون کو اجتماعی عقیدہ بیان کرتے ہیں یہ کس قدر بے باکی وجہارت ہے کہ جس بات کے درمیں علماء بھی قائل نہ ہوں اس کو اجتماعی عقیدہ بیان کر دیا۔ اپنے اس قول میں مرزا قادری نے صرف ایک دو علماء پر اتهام نہیں باندھا ہے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہے۔ کیونکہ اجتماعی عقیدہ وہی کہلاتا ہے جس کو تمام مسلمان حلیم کر لیں اب خیال کرو کہ رسول اللہ ﷺ سے لے کر اس وقت تک کتنے مسلمان گذرے ہوں گے اور اگر تم تمام مسلمانوں کو نہ لو صرف علماء ہی کا شمار کرو اس وقت بھی کروڑوں کی تعداد ہو جائے گی تو گویا اس قول میں مرزا قادری نے کروڑوں جھوٹ بولے اور اگر کروڑوں جھوٹ اس کو نہ کہو گے تو کروڑوں جھوٹ کے مقابلہ کا ایک جھوٹ تو شمار کرو گے اس لحاظ سے اس چار سطر کی عبارت میں چوداں جھوٹ ہوئے اور بتیں پہلے ہوئے تھے اور اب اس سے قبل آٹھ تواب میزان کل چون ہوتی ہے خدا کی پناہ جس شخص کے ایک اقرار کی چند سطروں میں چون جھوٹ ظاہر ہوں، اس کو لوگ نبی مانیں سو اس کے کیا کہا جائے کہ مرزا یہوں کی عقلیں سلب ہو گئی ہیں۔ اب جو شخص مرزا قادری کی صداقت کا مدعا ہو وہ مجمع کر کے ہمارے سامنے ان کی صداقت ثابت کرنے پڑ رکھیے کہ ان کا جھوٹا ہوتا کس طرح ثابت کیا جاتا ہے۔ یہ ہمارا چیلنج ہے اور اس جلسے میں ہم اس کیلئے انعام بھی مقرر کر دیں گے اس قدر عرض کرنے کے بعد اس میں پھر مرزا قادری کے اقرار کی طرف لوٹا ہوں جس

وقت مرتaza قادیانی نے داما احمد بیگ کے اپنے سامنے نہ مرلنے پر اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار عام طور سے مشتمل کیا تو خاص طور سے بعد میں علماء کو بھی خط لکھا ہے اور عربی اور فارسی کی قابلیت دیکھائی ہے اور ۲۱ صفحوں پر اسی چیزیں گوئی کا ذکر کیا ہے، اور علماء کی شکایت کی ہے کہ احمد بیگ کا داما احمد چیزیں گوئی کی میعاد میں نہیں مرا ”وایں برخلاف آں وعدہ تاکیدی است کہ در الہام بود“ پھر اس کے جواب میں ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھایا ہے، اور ص ۲۱۲ پر پہنچ کر اس کے مرلنے کا جدید الہام بیان کیا ہے اور الہام سابق کی اسے تفصیل قرار دی ہے اور ص ۲۱۵ میں اس مضمون کا اعادہ کیا ہے، پھر (خزانہ ح ۱۱ ص ۲۱۶) میں تمیر الہام اسی داما احمد بیگ کی موت کی بابت بڑے زور سے پیش کرتے ہیں اور اس میں کسی شرط کو بیان نہیں کرتے اور اس کی تعریف عربی اور فارسی میں اس طرح کرتے ہیں۔

”وَجْلٌ هَذَا إِلَّا لِهَامٌ كَالنُورِ فِي الظَّهُورِ وَرَافِعٌ لِلْحُجَّبِ كَلْهَا مِنَ السُّرِّ الْمُسْتُورِ وَكَانَ هَذَا شَرْخًا مَبْسُوطًا لِلأَلْهَامَاتِ السَّابِقَةِ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ الْمُجْمَلَةِ الْكَثِيفَةِ وَبِهَا نَاضِحُ الْمَسَاعِينَ“

”وایں الہام در ظہور مانند نور جلی کر دو ہمہ جا بہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان برداشت وایں الہام برائے الہامات سابقہ بطور شرخے بود مبسوط و برائے کشف مجلہ تفصیلے بود واضح“

اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے مرلنے کی اس تمیرے الہام نے پہلے الہاموں کی ایسی واضح شروع کردی کہ کسی طرح کا شبہ نہ رہا اور آفتاب نیروز کی طرح روشن ہو گیا کہ احمد بیگ کا داما ضرور میرے سامنے مرے گا، ان مکر الہاموں اور یقینی مشرح یہاں سے یہ امر بھی بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جس طرح مرتaza قادیانی کو اپنے مجہود اور سعی اور نیمی ہونے کا یقینی الہام ہوا تھا یہ الہام بھی یقین اور موضوع میں اس سے کم نہیں ہے بلکہ الہام کی یہ شرح تو اس کی متفضی ہے کہ یقینی الہام سے یہ الہام زیادہ واضح اور یقینی ہے کونکہ ان الہاموں کی ایسی تعریف کہیں دیکھی نہیں گئی۔ اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جب اس الہام سے مرتaza قادیانی کا جھوٹا ہوتا ثابت ہو گیا تو یقینی الہام بھی قابل اعتبار نہ رہا خوب خیال رکھئے کہ یہ حکم اور مشرح الہام جس کا بیان ابھی کیا گیا، مرتaza قادیانی نے عربی اور فارسی دونوں میں لکھا ہے، مگر صرف ان کی فارسی نقل کرتا ہوں۔

دوسراء اقرار

”بیان ان این است خدا تعالیٰ مراد ربارہ قبلہ من مخاطب کر دو گفت کہ ایں مردم مکذب آیات من

ہستد و بد انہا استہزا می کندہ میں من ایشان راثانے خواہم نمود۔ ویرائے تو ایں ہمسرا کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ پیاعشت نکاح اجنبی یہروں شدہ باز تقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ روکر دھو خواہد شد رکھات خدا و عده ہائے او پھکس تبدیل نتواند کر دخداۓ تو ہرچہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوابہ ماندہ میں خداۓ تعالیٰ بـ لفظ فَسِيْكُفِيْكُهُمُ اللَّهُ سُوَءَ ایں امر اشارہ کرد کہ اودختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوئے من واپس خواہد کر داصل مقصود میرانیدن بود۔ تو میدانی کہ ملاک ایں امر میرانیدن ست و بس۔” (انعام آنحضرت ص ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸) (۱۱ ص ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸)

مطلوب مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کنبہ کے باب میں فرمایا کہ یہ لوگ میرے شانوں کے مکر ہیں اور انہیں بھی اور مذاق میں اڑاتے ہیں ان کو میں ایک مجھزہ دکھاؤں گا (اور وہ مجھزہ یہ ہے) کہ احمد بیگ کی لڑکی کوتیرے پاس واپس لاوں گا یعنی اس لڑکی کا نکاح ایک اجنبی غیر کنو سے ہو گیا ہے، اس لئے وہ اپنے قبیلہ سے خارج ہو گئی ہے مگر تیرے نکاح میں آنے سے پھر اپنے قبیلہ میں آجائے گی خدا کی باتوں اور اس کے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے کسی طرح ملتی نہیں رہ سکتا، (اس لڑکی کا مرزا کے نکاح میں آنا خداۓ تعالیٰ کی انہیں باتوں میں ہے جو کسی وقت ملتی نہیں ہو سکتیں) اللہ تعالیٰ کے الہام میں لفظ فَسِيْكُفِيْكُهُمُ اللَّهُ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح میں آنے کے جمانع ہیں اور روک رہے ہیں انہیں مار کر اس لڑکی کو میرے نکاح میں لائے گا اور اس مقصود خداوندی ان مانعوں کا مارڈ النا ہے۔”)

اس قول سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں (۱) اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کے کنبہ کے لوگوں کو نشان یعنی ایک خاص مجھزہ دکھانے کا وعدہ کرتا ہے (۲) وہ مجھزہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح جو غیر کنو میں ہو گیا ہے اس کا شوہر مرے گا اور وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح کے ذریعے سے اپنے قبیلہ میں آئے گی یہ دو وعدہ الہی ہیں۔ ایک یہ کہ احمد بیگ کا داماد مرے گا، دوسرا یہ کہ اس کی بیوی مرزا کے نکاح میں آئے گی۔ (۳) خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں (۴) اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا خدا تعالیٰ کی ان باتوں میں ہے جس کی نسبت مرزا قادیانی یا ان کا الہام یہ کہتا ہے کہ بہر حال شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوابہ ماند۔ (۵) اصل مقصود خداوندی، احمد بیگ کے داماد وغیرہ کا مارڈ النا ہے، ان باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اور اس کی مشیت یہ ہو چکی

ہے کہ اس لڑکی کا شوہر مرے گا اور وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی یہ امر کسی طرح متوجہ نہیں ہو سکتا یعنی ذکورہ دونوں وعدے پورے ضرور ہوں گے اور نکاح میں آنا کیا معنی بلکہ نکاح میں آچکی ہے کیونکہ بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اس کا نکاح آسمان پر کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا لقب ملکوحدہ آسمانی دنیا میں مشہور ہو گیا۔

اب خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اس کے نکاح میں لانے کا پختہ وعدہ کیا پھر اس کے ظہور کی پختگی کیلئے آسمان پر نکاح بھی خود پڑھا دیا۔ اس لئے اس کا ظاہر ہونا ہر حالت میں ضرور ہے۔ کسی وجہ سے یہ ملتی نہیں ہو سکتا، اس کو نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی کارروانا دھونا اسے ملتی کر سکتا ہے، اگر ایسا پختہ وعدہ بھی پورا نہ ہو تو اس کے کسی وعدہ پر اطمینان نہ رہے گا اور اس کے نبی کی نبوت اور اس کا تمام کلام بیکار ہو جائے گا، کسی پر اعتقاد نہ رہے گا۔ اب مرزا قادیانی کی خط الہوا کی یاد فتح الواقعی اور فریب دہی ملاحظہ کیجئے۔ مدت کے بعد جب وہ احمد بیگ کا داماد نہ مردا اور اس کی بیوی مرزا کے نکاح میں نہ آئی تو اس وقت ایک نے دریافت کیا کہ وہ عورت تو تمہارے نکاح میں نہ آئی اور تم جھوٹے ہوئے تو اپنے رسالہ حقیقتہ الوجی میں اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ پیشین گوئی شرعاً تھی اور اس عورت نے شرط کو پورا کر دیا اس لئے وہ پوری نہ ہوئی، اب مرزا کی حضرات دیکھیں کہ یہاں تو نہایت صاف طور سے کہہ رہے ہیں کہ ”بہر حال شدی! ست ممکن نیست کہ در معرض التوانہ“ یعنی اس نکاح کا ملتی ہونا ممکن نہیں ہر طرح اس کا ظہور ہو گا اور حقیقتہ الوجی میں اس کے التوانہ کے لئے ایک جھوٹی شرط پیش کرتے ہیں یہ اعلانیہ فریب نہیں تو اور کیا ہے؟ ناظرین! اس پر خوب غور فرمائیں کہ یہاں مرزا قادیانی نے تین وعدہ الہی بیان کئے ہیں جن کا پورا ہونا وہ ضرور بیان کرتے ہیں جنہیں کوئی شے روک نہیں سکتی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کے کنبے کے لوگوں کو مجذہ دکھائے گا، دوسرا یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا قادیانی کے نکاح میں لائے گا۔ تیسرا وعدہ یہ کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ کو مرزا قادیانی کے روبرو مارے گا، اس کا مرزا قادیانی کے لئے وعدہ ہے اور اس کے لئے دعید ہے اور تیسرا وعدہ کی نسبت کہتے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی اس وعدہ کا پورا کرنا ہے۔ یعنی مرزا قادیانی کی زندگی میں احمد بیگ کے داماد کو مارنا۔ اب دنیا نے دیکھ لیا کہ ان تین وعدوں میں سے کوئی وعدہ الہی پورا نہ ہوا یہاں تک کہ جس وعدہ کا پورا ہونا یعنی مقصود خداوندی بتایا تھا وہ بھی پورا نہ ہوا اس لئے اس قول سے خدا نے قدوس پر دو عیوب مرزا قادیانی نے ایسے لگائے جس سے اس کی خدائی درہم برہم ہو گئی۔ کیونکہ یہ وہ

وعدے ہیں جو اس نے نہایت بھگی سے بار بار مرزا قادری سے کئے ہیں اور ایسے پختہ وعدوں کو اس نے پورا نہ کیا، اس لئے اس کے تمام وعدے جو شریعت مجددیہ میں اس نے کئے ہیں وہ سب بیکار ہو گئے، ان میں کوئی وعدہ قابلِ وثوق نہیں رہا، تمیرے وعدے کے پورا نہ ہونے سے وعدہ خلافی کے علاوہ اس کا عاجز ہونا بھی ثابت ہوا، کیونکہ مرزا قادری کے قول کے بحسب وہ اپنے اصلی مقصود کو پورا نہ کر سکا اور احمد بیگ کے داماد کو نہ سار سکا اور اپنے اور اپنے رسول کے قول کو جھوٹا اور دنیا کے نزدیک غیر معتبر پھرہا دیا اور پورے طور سے دہریوں کی تائید کی۔ اے مرزا نیو! اس اعتراض کا کوئی جواب ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ پرانے اعتراض نہیں ہیں بلکہ نئے ہیں اور اس طرح کے ہیں کہ ان سے آپ کے پرانے جوابات روی ہو گئے اور آپ کے مرشد اپنے اقراروں سے یقیناً مفتری اور دہریوں کے موئید بلکہ پوشیدہ دہریہ ثابت ہوئے اس کے بعد ص ۲۲۲ تک وہ میعادی جھوٹی پیشین گوئی کے متعلق اپنی سلطان اللہی دکھائی ہے اور خوب جھوٹی باتیں بنا کر یہ دکھایا ہے کہ وہ پیشین گوئی اس وجہ سے ملتی ہو گئی یعنی احمد بیگ کا داما دا اس وقت تک نہیں مراگر اب ص ۲۲۲ میں اس کے مرنے کے لئے پھر پیشین گوئی کرتے ہیں۔

تمیر الہامی اقرار

جس سے قدرت خدا نظر آتی ہے کہ ایسے چالاک اور ہوشیار مدعا کو اس کے نہایت صاف اور سلسلکم اور قسمیہ اقرار سے دنیا کو جھوٹا دکھا کر اپنی قدرت کا نمونہ معائنہ کرایا ہے۔ طالبین حق ملاحظہ کریں کہ ایک پیشین گوئی ہے۔ داما دا احمد بیگ کی اب اس کی صداقت اور اپنے اعتماد کا اظہار متعدد زبانوں اور مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے یہ دوسرا طریقہ ہے یہاں اپنی قابلیت کے اظہار میں عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں اپنامد عابیان کیا ہے مگر عربی میں زیادہ ذور ہے اور ان کا مدعی بھی عربی زبان میں زیادہ واضح ہوتا ہے اس لئے میں ان کی عربی عبارت نقل کر کے اس کا مطلب لکھتا ہوں۔

”لَمْ يَأْلُمْ لَكُمْ أَنَّ الْقَضِيَّةَ عَلَى هَذَا الْقَدْرِ تَمَتْ وَالْأَنْتِيجَةُ الْآخِرَةُ هِيَ الَّتِي ظَهَرَتْ وَحِقْقَةُ النَّبَاءِ عَلَيْهَا خَتَمَتْ بِإِلَامِ قَانِمٍ عَلَى حَالِهِ“

(انجام آئمہ ص ۲۲۲ تا ۲۲۳ ج ۱ ص ۲۲۲)

مطلوب (میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ اس پیشین گوئی کی حالت اسی پر ختم ہو گئی۔ (یعنی مذکورہ وجوہات سے احمد بیگ کا داما نہیں سرا اور اب وہ ہمارے حیات میں

میں سب سے زیادہ تاکیدی جملہ وہ ہے جس میں مرزا قادیانی نے اس خبر کے بچے ہونے پر تم کھائی ہے اور تم بھی بڑے زوروں کی ہے جس میں انہوں نے اپنی ذہانت سے ایک لطیف اشارہ رکھا ہے وہ یہ کہ تم کھانے والا اس خدائے عالیٰ ذات کا بندہ ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ جیسے عالی صفات پختیر بنا کر بھیجے اور اسی عالیٰ مرتبہ نبی کا ارشاد ہے کہ مسلمان یعنی میرا امتی جھوٹ نہیں ہوا۔ پھر جوئی تم کیسے کھاسکتا ہے؟ اس طرح تم کھانے کی یہ وجہ ہے کہ اہل علم اس قسم پر کامل وثوق کریں، آخری جملہ میں ان کا یہ کہنا کہ میں نے وہی کہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ اپنی صداقت کے اظہار کی تاکید ہے کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ پیشین گوئی بغیر خدا کے خبر دیے کوئی نہیں کر سکتا۔ اور کسی کے مرنے کی خبر دیا پیشین گوئی ہے۔ اس لئے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا سے خبر پا کر یہ پیشین گوئی کر رہے ہیں مگر مرزا قادیانی تو سلطان القلم ہیں اپنے اظہار صداقت کو انتہا مرتبہ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ مقاطب کے دل میں کمال مرتبہ وثوق پیش جائے مگر یہاں خدا کی قدرت نمائی قابل ملاحظہ ہے ان کی سلطان القلمی اور اظہار قابلیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دربار اسلام میں اپنے نہایت محکم بیان اور پختہ تم سے جھوٹے ہوئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے کاذب اور مفتری على اللہ ثابت ہوئے۔ ”الحمد لله علی احسانہ“ اس نے اپنی بہت تخلوق پر رحم فرمایا کہ واقعی کذاب کے کذب کو اسی کے قسمی اقرار سے دنیا پر آفکارا کر کے ہر ایک پر اپنی جنت تمام کر دی جس کے مرنے کی نسبت اس قدر وثوق ظاہر کیا گیا اور بار بار مختلف عنوان سے اسے بیان کر کے اس پر وثوق دلایا گیا، مگر ان کے اس تمام اہتمام نے ان کے کذب کو خوب روشن کر دیا وہ احمد بیگ کا داماد جس کے جلد مرنے کی نسبت یہ زور دار بیان ہو رہا ہے اور اس پر تم کھائی جاتی ہے وہ اب تک موجود ہے اور مرزا قادیانی کی پڑیاں بھی قبر میں سرکرخاک میں مل گئی ہوں گی اور ان کی روح پر خدا جانے کس طرح کا عذاب ہو رہا ہوگا۔ جس کا حقیقی چاہے قبر کھول کر دیکھ لے۔ اے حضرات مرزا نبواس کا کچھ جواب ہو سکتا ہے۔ اے قادیانی اور لا ہوری مرزا نبواس یہ تو بتاؤ کہ ۱۹۰۸ء میں احمد بیگ کا داماد مرکر بہشتی مقبرے میں دفن ہوا؟ یا مرزا قادیانی آپ کے مرشد اپنی پیشین گوئی کو نہایت حرست سے جھوٹی دیکھتے ہوئے اپنے دشمن کے رو برو دنیا سے گذر گئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے دنیا کے رو برو جھوٹے ثابت ہوئے۔ خدا کے لئے یہ تادو کاب تمہیں ان کے جھوٹے مانے میں کیا عذر ہے؟ اب تو ان کے اقرار سے ان کے تمام نشانات جھوٹے ہو گئے ان کے تمام دعوے جھوٹے لکلے۔ جیسے امت محمدیہ کے دوسرا بھوٹے دعیوں کے۔ کہو میاں حیدر آبادی جزل

پیشین گوئی شرطی تھی یا غیر شرطی مگر یہ دعید ہر طرح پوری ہو گی، مگر اب تو آفتاب نیروز کی طرح ظاہر ہو گیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرزا اور مرزا قادریانی کو مرے ہوئے بریس گذر گئیں اور وہ اب تک زندہ موجود ہے اس لئے مرزا قادریانی اپنے پختہ اقراروں اور اپنے الہام سے جھوٹے ثابت ہوئے اور انہوں نے خدا تعالیٰ پر صحیح کا الزام لگایا۔

پانچواں اقرار

دوسرा الہام دہلی میں شادی ہونے سے پہلے کا وہ یہ ہے کہ ”بُخْرَةٌ وَتِبَّةٌ“ یعنی مقدار یوں ہے کہ ایک بھر سے شادی ہو گی، اور پھر بعد ایک بھر سے۔

(ضییر انعام آنحضرت ص ۱۲۳۔ خزانہ، ج ۱۱ ص ۲۹۸۔ سطر ۱۷)

مرزا قادریانی کو کیسے کیسے الہام ہوتے ہیں جیسے بقول مشہور بلی کو خواب میں بھی تجھبڑے نظر آتے ہیں اور ایسے جملے القا ہوتے ہیں کہ بقول المعنی فی بطن الشاعر سوائے مرزا قادریانی کے کوئی انہیں سمجھنیں سکتا۔ اس الہام کو ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ الہام اور اس کا مطلب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام نایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام و شان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ (الہام) خدا کا ناشان تھا جس کا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا (یعنی دہلی میں کنواری لڑکی سے شادی ہو گئی) اور دوسرا حصہ جو قیب یعنی یوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔

(ضییر انعام آنحضرت ص ۱۲۴۔ خزانہ، ج ۱۱ ص ۲۹۸)

یعنی احمد بیگ کی لڑکی یوہ ہو گی، اس کا داماد رے گا اور اس کی بیوی قیب سے میر انکاح ہو گا اور اس الہام کا دوسرਾ حصہ پورا ہوتے شیخ محمد حسین بیالوی دیکھ لے گا۔ اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے حصہ کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوا مگر دوسرے حصہ کی نسبت تو آسانی فیصلہ ہو گیا کہ اس ماظھور نہیں ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کی لڑکی یوہ نہیں ہوئی، یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرزا اور اس کی بیوی قیب جسے ملکوودہ آسانی کا خطاب ہو چکا تھا، مرزا قادریانی کے بوجب اللہ تعالیٰ نے اس کا نکاح مرزا قادریانی سے پڑھا دیا تھا مگر وہ فرضی ملکوودہ مرزا قادریانی کے نکاح میں کسی وقت نہ آئی اور اس سے صرف مرزا قادریانی ہی جھوٹے نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے اپنے خدا پر سخت عیب لگایا کہ اسے آئندہ کی حالت معلوم نہ ہوئی اور ایک عبث فعل آسان پر کر کے مرزا قادریانی کو رسوا کیا اس کے بعد بعض اور جھوٹے نشانات بیان کر کے داما دام بیگ کی پیشین

گوئی پورانہ ہونے کی وجہ میں باتیں بنائی ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ احمد بیگ کے مرجانے سے چونکہ اس کو بہت خوف اور غم ہوا اور اس نے قابکی اس لئے اس کی صوت میں تاخیر ہو گئی مگر اس کا پورا ہونا ضرور ہے یہ محض قباط ہے اس کا جھوٹا ہونا دکھادیا گیا پھر ص ۵۲ میں مذکورہ ہشیں گوئی کے ظہور پر کمال و ثقہ و اعتبار نہایت شاستری اور مہذب الفاظ سے بیان کرتے ہیں، اور اپنی تہذیب اور جمالی ظہور کا معاشرہ کرتے ہیں۔ (مرزا محمود کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد وہی جناب رسول اللہ ﷺ ہیں، یعنی حضور انور علیہ السلام نے دوسرا جنم لیا ہے مگر پہلا ظہور جلالی تھا اور مرزا اُنیٰ جنم میں جمالی ہے یعنی کسی قسم کی ختنی نہیں ہے مگر ان کے اس قول کو دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی کچی بات کہنے پر کس قدر سخت کلامی کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ جلالی توان کے اختیار میں نہیں تھا۔) ملاحظہ ہو۔

چھٹا اقرار اور نہایت معتمد قول

مرزا قادریانی فرماتے ہیں۔ ”بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ (یعنی احمد بیگ کا داما درجائے گا اور اس کی بیوی میرے نکاح میں آجائے گی) تو کیا اس دن یہ احتق خالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تکوار سے بکھرے بکھرے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بے وقوف کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی، اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سکروں کی طرح کر دیں۔“ (ضیائر نجاح آصم ص ۵۲ مخراج ج ۱۱ ص ۳۲)

سُمَّان اللہ! کیا تہذیب اور شاشکی ہے انہیں کو حضرت رحمۃ اللعالمین کا عمل اور دوسرا جنم اور جمالی ظہور کہا جاتا ہے اور حضور کو جلالی مظہر، اب کوئی ان دل کے اندوں سے دریافت کرے حضور انور علیہ السلام کو فائیں نے کیسی کیسی تکلیفیں دی ہیں، مگر کسی وقت کسی قسم کے خت الفاظ آپ نے لکائے ہیں؟ کوئی ثابت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، بلکہ اس نازک وقت میں جس وقت جان لینے کے واسطے فائیں حملہ کر رہے تھے اس وقت حضور انور علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کریے جانتے نہیں ہیں۔ یہنا واقعی سے میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ اب مجھے یہ کہتا ہے کہ مرزا قادریانی نے جو صفات اپنے غالغوں کیلئے تجویز کیں تھیں وہ اس وقت کیلئے کیس تھیں جس وقت ان کی وہ ہشیں گوئیاں پوری ہو جائیں گی یعنی ملکوہ آسانی ان کی آغوش میں آجائے گی، اور اس کا شوہر مر جائے گا، جس کے لئے وہ قمیہ اقرار کر چکے ہیں، مگر اب تو قدرت خدا نے آفتاب کی طرح روشن کر دیا کہ مرزا قادریانی کی ان دونوں مرادوں سے ایک بھی

پوری نہ ہوئی اور دم واپسیکن تک اپنی نامرادی پر کف افسوس ملتے ہوئے جان دی، وائے برتاؤ کا یہ ایشان، اب کہتا یہ ہے کہ جب یہ دونوں ہمیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں تو اب انصاف سے فرمایا جائے کہ مرزا قادری کے مذکورہ ارشادات کا سخت خود جناب والا اور ان کے موافقین ہوئے یا نہیں؟ ضرور ہوئے، کیونکہ کلام خداوندی نے انہیں سختی بتایا، ارشاد نبوی نے انہیں جھوٹا اور کذاب کہہ کر انہیں ان صفات کا موروث اردا دیا، پھر جب مدحی ثبوت کی ایسی محکم ہمیشین گوئیاں جھوٹی ہو گئیں تو اس میں کیا شہر ہو سکتا ہے کہ سچائی کی تکارنے اس مدحی کو اور اس کے ماننے والوں کو مکلوے مکلوے کر دیا؟ (اس میں کسی کو کیا تامل ہو سکتا ہے، جسے خدا اور رسول نے جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہو، اس کی صورت سخن ہونے میں کس کوتائل ہو سکتا ہے۔ مفترضی کی سزا موت کے وقت سے شروع ہوتی ہے اس لئے ان کی قبر کو کھول کر ان کی صورت کو دیکھا جائے اور صورت سخن ہو جانے کا معاون کیا جائے، جس نے سخن و مہدی ہونے کا دھوئی کر کے چالیس کروڑ امت محبی پر کفر کا فتوی دے دیا ہوا اور کسی کافر کو چاہ مسلمان نہ بنا یا ہو اس کے جھوٹے ہونے میں کسی کوتائل ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں ہر گز نہیں پھر یہ علم و تم اس مدحی تک مدد و نہیں رہا۔ بلکہ اس کے ایک خلیفہ گزر گئے، اب دوسرے خلیفہ کی باری ہے مگر ان کا تمام زور و شور مسلمانوں ہی کے جہاہ کرنے پر ہے کسی کافر پر ہاتھ صاف نہیں کیا جاتا، ہندوستان میں کثرت سے ہندو، آریہ، عیسائی وغیرہ ہیں۔ ان کا کوئی مسلح یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے اتنے ہندو اور عیسائیوں کو قادیانی بنایا؟ ہر گز نہیں، جتاب رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہانی نے اسلام کو کس قدر ترقی دی تھی، ذرا تاریخ اخلاک دیکھو کہ کس طرح یہود و نصاری وغیرہ کفار کو مسلمان بنایا تھا) قول مذکور کے بعد آخر میں لکھتے ہیں۔ ”خدا کے الہام میں جو توہی توہی ان البلاء علی عقبک ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا، اس میں صریح شرط توبہ کی موجودتی اور الہام کلہبو ہاپتہ اس شرط کی طرف ایماہ کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونیک کے قوم کا عذاب مل گیا تو شرطی ہمیشین کوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر نہ ہوئی نہ آتی۔“

(طہیر انعام، تھم ۵۲-۵۳ خداونج ۱۱ ص ۳۳۷)

اس عبارت سے نہایت ردش، ہو گیا کہ ہمیشین کوئی کے شرطی ہونے کا نتیجہ ہوا کہ اس کے ظہور میں تاخیر ہو گئی، یعنی احمد بیک کا داماد حاصلی بر س کے اندر نہ مرا، اس کے دو سطر بعد نہایت زور سے یہ کہتے ہیں کہ انعام کا اس ہمیشین کوئی کا ظہور ضرور ہو گا۔ اس کا شرطی ہونا اس کے ظہور کو روک نہیں سکتا، وہ قول ملاحظہ ہو لقلم حلی لکھتے ہیں۔

ساتواں اقرار اور نہایت فیصلہ کن مقولہ

”یاد رکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہ مرا) تو (۱) میں ہر ایک بد سے بدر تسلیم ہوں گا، اے احقویہ انسان کا افترا انہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کار و بار نہیں، یقیناً سمجھو کر (۲) یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (۳) وہی خدا جس کی باقی نہیں ملتیں، (۴) وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(ٹسٹیڈ انجام آخر ۵ خرداد ۱۴۱۱ ص ۳۲۸ سے ۲۸ تک)

اس ساتویں اقرار میں مرزا قادری کا مجھے باقی کہتے ہیں (۱) یہ کہ اگر احمد بیگ کا داماد نہ مرا تو میں بدر تین خلاائق ثابت ہوں گا یعنی مجھ سے بدر دنیا میں کوئی نہ ہوگا (۲) یہ کہ یہ پیشین گوئی میرا افترا انہیں ہے بلکہ الہامِ رب اپنی ہے (۳) دوسرے عنوان سے یہ کہتے ہیں کہ یہ قول کسی خبیث مفتری کا نہیں ہے (۴) اس قول کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں خدا نے دکھا دیا کہ یہ خدا کا وعدہ نہیں ہے بلکہ بالیقین خدا پر افترا ہے۔ (۵) اپنی پیشگوئی کو اس خدائے تعالیٰ کی باتوں میں بتاتے ہیں جس کی باقی نہیں ملتیں (۶) یہ کہ اپنی بات کو اس قادر مطلب کے ارادوں میں شمار کرتے ہیں، جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا، حالانکہ یہ دونوں باقی بھی محض غلط ہیں کیونکہ یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور احمد بیگ کا داماد مرزا قادری کے سامنے نہ مرا اس لئے اس پیشین گوئی میں مرزا قادری کے پانچ جھوٹ ثابت ہوئے اور ایک قول پہلا وہ سچا ثابت ہوا اگر وہ سچا قول ایسا ہے جس نے جھوٹوں کا سرگروہ انہیں قرار دیا کیونکہ ہر بد سے بدر تباہ ضرور جھوٹوں کا سرگروہ ہوگا۔ اب اس پر غور کرنا چاہئے کہ مرزا قادری اپنے جھوٹے دعوؤں پر کس قدر اپنا واقع اور اعتقاد ظاہر کرتے ہیں ایک طریقے سے نہیں چار طریقوں سے اس کے ظہور پر واقع بیان کیا ہے پہلے یہ کہا کہ اگر احمد بیگ کے داماد کے متعلق پیشین گوئی پوری نہ ہو، یعنی وہ میرے سامنے نہ مرا رے تو میں ہر بد سے بدر تسلیم ہوں گا یعنی بدر تین خلاائق ہوں گا مجھ سے بدر دنیا میں کوئی انسان نہ ہوگا۔ اب خوب خیال کیا جائے کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو تو مرزا قادری اپنے اس اقرار سے بالیقین اس قول کے مصدق اطہریں گے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے قول کے بوجب انہیں بد سے بدر نہ کہا جائے کیونکہ جب دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور برسیں گذر رکھیں۔ مرزا قادری کی تو قبر میں عذاب اٹھاتے ہوئے اور وہ خود زندہ رہ کر مرزا قادری کے جھوٹے ہونے کا معاملہ کر اتا رہا ہے اس نک کہ پہلے خلیفہ کو بھی قبر میں ڈال کر دوسرے خلیفہ کی تاک میں ہے۔ اب مرزا محمود قادری اپنے

باپ کے آغوش میں جائیں یا نہ جائیں مرزا قادریانی کی حالت معلوم ہو گئی۔

دوسرے ایک کہ اس کے مرنے کو یقینی خدائی دعویٰ کہتے ہیں۔ پھر یہ معمولی وعدہ نہیں ہے، جو مرزا قادریانی کے نزدیک بھی جھوٹا بھی ہو جاتا ہے اور ”یَعْدُ وَلَا يُؤْفَی“ کا مصدقہ ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ مرزا قادریانی اسے خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں وہ ضرور پورا ہو گا۔ تیرے! یہ کہ اسے خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں وہ ضرور پورا ہو گا۔ چوتھے! یہ کہ اسے خدا کا وعدہ بیان کر کے اس کی یہ صفت بیان کرتے ہیں کہ اس کی باتیں نہیں ٹلتیں جو وہ کہتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ حق ہے ”مَا يَئِدُ الْقَوْلُ لَذْئَ“ اس کا ارشاد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری کوئی بات نہیں بدلتی جو کہہ دیا گیا وہ ضرور پورا ہو گا۔ اب چونکہ اس نے داماً حمد بیگ کی موت کا وعدہ کیا ہے وہ مل نہیں سکتا۔ میری زندگی میں وہ ضرور سرے گا۔ پانچویں! یہ کہ یہ وعدہ اس پر وردگار کا ہے جو صاحب جلال ہے کسی وقت اپنے مخالفوں اور مکریں پر عظمت و جلال کی شان ظاہر کرتا ہے کہس کی مجال ہے کہ اس ذوالجلال کے ارادوں کو روک سکے۔ احمد بیگ اور اس کا داماً مخالف اور مکر رہا اس لئے وہ رب ذوالجلال ان کی نسبت اپنے جلال کے اظہار کا ارادہ کر چکا ہے۔ اس ارادے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اب وہ ایمان لاہی نہیں سکتا اور کوئی بات اسکی نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے پیشین گوئی پوری نہ ہو، اگر ایسا ہو تو خدا کا عالم الغیب نہ ہونا اور سچا وعدہ کر کے پھر بھی اسے پورانہ کرنا اور بدل جانا ثابت نہ ہو گا۔ غرضیکہ خدائی درہم ویرہم ہو جائے اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو۔ اب ناظرین حق پسندان تمام اقراروں کو اور بالخصوص اس اخیر اقرار کو یکیں کرو وہ اپنے اقرار اور یقینی الہام کے بوجب جھوٹے اور بدترین خلاف ثابت ہوتے ہیں اور ان کا جھوٹا اور کذاب ہونا دنیا پر مش آفتاب کے روشن ہو رہا ہے۔ اب کسی صاحب عقل و فہم کے نزدیک ایسا شخص بزرگ عالی مرتبہ نہیں ہو سکتا۔ اب اس کوئی اور سچ مسعود اور مہدی ہماں کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ اب اگر مان لیا جائے کہ حضرت سعید اسرائیلی جنمیں شریعت محمد یہ نے سچ مسعود کہا ہے مر گئے ہوں اور کوئی دوسرا عالی مرتبہ بزرگ سچ مسعود ہو تو وہ مرزا کسی طرح نہیں ہو سکتے بالعمل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جو ظیفہ قادریان نے اپنے خاص چیلے میاں اللہ مار اعلیٰ عرف اللہ دست سے ایک چیلنج شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے اپنے خام خیال کے بوجب حضرت سعید کی موت ثابت کر کے یہ بھے ہیں کہ سچ قادریان کا سچ مسعود ہونا ثابت ہو گیا مگر افسوس ہے کہ خود سچ قادریان کے اقوال نہیں دیکھتے جو اپنے پختہ اقوالوں سے بدترین خلاف ثابت ہو چکے ہیں اور اپنے اقوال سے خدا پر بہت کچھ الزامات کا

چکے ہیں سمجھا وجہ ہے کہ جب کسی مرزا قادیانی کی صداقت ثابت کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ پہلے حیات و ممات کی بحث کو جیغیر تر ہے یا ختم نبوت کی بحث کو درمیان میں لاتا ہے۔ اب اس سے ہم سبھی دریافت کرتے ہیں کہ اس بحث سے کیا فائدہ اگر، ہم مان سمجھی لیں کہ حضرت مسیح مر گئے اور نبوت ختم نہیں ہوئی مگر تینی بات ہے کہ جو اپنے کرواروں اور اپنے اقراروں سے جوتنا کذاب مفتری ہر بدل سے بدتر ثابت ہو گیا ہو وہ تجھ موعود اور نبی نہیں ہو سکتا اور ہر گز نہیں ہو سکتا۔ حضرت تجھ علیہ السلام کا مرنا ایسے جھوٹے کذاب کو سچا نہیں بن سکتا۔ اسی طرح میں عام گروہ مرزا یہ سے اور بالخصوص میاں اللہداد سے عرض کرتا ہوں کہ جن کے قولوں پر آپ ایمان لا چکے ہیں اور ان کو تجھ موعود مان چکے ہیں انہیں کے الہامی اقوال کو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ ان کو ملاحظہ کیجئے کہ ان کی صداقت پر اور ان کے الہامی ہونے پر مرزا قادیانی کو کس قدر دُوق ہے۔ ان کو آپ نہ نامیں گے۔ آپ اپنی فہم و عقل کو کیوں برپا کرتے ہیں اور ایسے اقراری جھوٹے کو جھوٹا نہیں مانتے اور اعلانیہ طور سے میلہ کذاب ہائی کو مان کر جہنم میں جانا پسند کر رہے ہیں۔ میں مختصر اکبر عرض کرتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے کہ مرزا قادیانی کس زور و شور و یقین سے داما واحمد بیگ کے مرنسے کو اپنی زندگی میں بیان کر رہے ہیں اور اسے وعدہ خداوندی کہہ کر اسے تینی الہام بتا رہے ہیں گرفتار یہ ہے کہ بایس ہمہ یہ سب جھوٹ کا طومار لکھا اور احمد بیگ کا داما دان کی زندگی میں ان کے سینہ پر موگک دلتارہا اور انہیں مرے ہوئے رسول گذر گئے اور وہ زندہ موجودہ کر ان کی روح کرتے پار رہا ہے۔ اے مرزا! حضرات! اب انہیں بدترین خلاقت ماننے میں تمہیں کیا عذر ہے؟ کچھ تو کہو، اے حق کے دشمنوں قول نے ان کے سارے دھوؤں کو جھوٹا ٹاہناؤ ڈوق ظاہر انہیں ہر بدل سے بدتر ثابت کر دیا۔ وہ کون دھوکی ہے جس پر انہوں نے اس سے زیادہ اپنا ڈوق ظاہر کیا ہوا اور بالفرض اگر کیا بھی ہو تو جب اس قدر موکدا اور مکرا قرار جھوٹا ہو گیا اور اپنے مکر اقراروں سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو اب کسی اہل حق، صاحب عقل کے نزدیک کسی طرح وہ پچھے نہیں ہو سکتے، اب اگر کوئی بے ایمان ان کی مجبوری اور محفوظی بیان کر کے خدا پر جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا اقرار کرے تو اس نے خدائی پلٹ دی، وہ جیسے ہو گیا، جب اس کا خدا ان صفات کا ہے تو اس کے رسول کیا جیز ہوں گے۔ وہ جھوٹوں اور فریبوں کے رسول ہوں گے اور انہیں جھوٹ کی تعلیم دیں گے اور اپنے ہمراہ جہنم میں انہیں لے جائیں گے، مکلتے کے مرزا! ایسے بدترین خلاقت کے ماننے پر ترقی کا دار ہتھاتے ہیں۔ کیسا فریب نکلا ہے، خیال کیا جائے کہ جس نے دنیا کے

چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر تھہرا کر دنیا کو اسلام سے گویا خالی کر دیا ہو، اور گروہ کفار میں کروڑوں کی ترقی دے دی ہو، اس سے اسلام کو ترقی ہو سکتی ہے؟ ہر گز نہیں جو اپنے اقرار سے ہر بدو سے بدتر بالیقین ثابت ہو گیا ہو، اسے ترقی اور نجات کا سبب بتانا اپنے کو مسلوب الحمق ثابت کرنا یاد دنیا کو اعلانیہ فریب دینا ہے۔ اس میں کچھ شنبہ نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے بوجب بدترین خلاائق شخص تھا مرزا نہیں کایہ کہنا کہ ہمارے گروہ کو بہت کچھ ترقی ہو رہی ہے، جھوٹی تحقیقی کے علاوہ یہاں کے فخر کی بات نہیں ہے، آریوں کو بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے۔ ہزاروں مسلمان آریہ ہو گئے، کئی مولوی آریہ ہو گئے ضلع فرخ آباد میں وہ تبلیغ کرتے ہیں، پادریوں کی دس سالہ روپورث دیکھو، ہزاروں کیا لاکھوں کی تعداد ہر دس برس میں عیسائی ہو جاتے ہیں۔ یہ کوشش و سعی اور روپیہ صرف کرنے کا نتیجہ ہے۔ (عیسائی کروڑوں صرف کرتے ہیں اس کا نتیجہ بہت زیادہ دیکھتے ہیں مرزا ایس قدر نہیں صرف کرتے اس لئے اس مرتبہ کوئی نہ کچھ ہزاروں صرف کرتے ہیں اس لئے اسی قدر اس کا نتیجہ دیکھتے ہیں) گروہ بابی نے تو یورپ اور امریکہ میں ترقی کی ہے اور کثرت سے انگریز اور بڑی بڑی میمیں بابی ہو گئی ہیں۔ غرضیکہ نصاریٰ کو انہوں نے اپنے طور کا مسلمان بنایا ہے۔ مرزا قادیانی نے اور ان کے گروہ نے تو کسی جماعت کفار کو اپنا سامسلمان بھی نہیں بنایا مسلمانوں کو ہی کافر بنایا اور بناتے ہیں، غرضیکہ ہر طرف سے کفر کی ترقی ہے۔ مسلمانوں کو دین کا خیال نہیں دین کی تائید اور گمراہی کے مٹانے کو جھکڑا سمجھتے ہیں، کسی طرح مدد کرنا نہیں چاہتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اشرار ناس پر قیامت آئے گی یعنی جب تمام دنیا میں شر و فساد اور کفر و کفریات پھیل جائیگا۔ اس وقت قیامت آئے گی، مرزا نہیں کو دیکھنا چاہئے کہ کس طرح سے انہیں گفتگو میں عاجز کیا گیا ہے، لا جواب رسالے مرزا کے دھل و فریب میں لکھ کر شائع کئے گئے۔ ان کے پاس بھجوائے گئے، جواب سے عاجز ہیں، مگر دلوں پر تو ان کی مہر ہو گئی ہے اور گمراہ کرنے والے اپنے پیٹ بھرنے کے لئے انہیں حقانی رسائل دیکھنے سے روک دیا ہے۔ پھر وہ ایمان کیسے لا سیں گرم خیر خواہی سے باز نہ رہیں گے۔ مرزا قادیانی کا جھوٹا اور ہر بدو سے بدتر ہونا تو ان کے اقرار ایس سے ثابت کر دیا گیا۔ اب مرزا قادیانی کے دہریہ ہونے کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

مرزا قادیانی کے دہریہ ہونے کا ثبوت

ناظرین! آپ نے مرزا قادیانی کا اقرار اری و لیقین جھونا ہوتا تو معلوم کر لیا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی معلوم کر لیں کہ مرزا قادیانی صرف جھوٹے ہی نہیں ہیں، بلکہ اعلانیہ دہریہ ہیں۔

خدا اور رسول کو نہیں مانتے، ان کی متعدد تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ تو ہیں انبیاء میں ان کی ایک عبارت نقل کر کے دیکھاتا ہوں، انبیاء کی تو ہیں بجز مذکور بود اور دہریہ کے کوئی نہیں کر سکتا، مگر مرزا قادریانی نے اعلانیہ طور سے بہت زور و شور سے سُجع علیہ السلام کی تو ہیں کی ہے۔ جن کی تعریف قرآن مجید میں بہت جگہ آتی ہے اور انہیں سچائی فرمایا ہے اور ان کے مESSAGES بیان کئے ہیں، مگر مرزا قادریانی اپنے رسالہ (ضمیرہ انجام آخر ص ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳) میں انہیں حضرت سُجع کی نسبت لکھتے ہیں ”مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی مجرہ نہیں ہوا (یعنی حضرت سُجع سے جن کو یہ نوع بھی کہتے ہیں..... دیکھا جائے کہ مرزا قادریانی یہاں حضرت سُجع علیہ السلام کی نسبت ثابت کرتا چاہتے ہیں کہ وہ پرہیز گار انسان بھی نہ تھے اور نبی تو کیا ہوتے اس تو ہیں کی کچھ انتہا ہے) ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو رونگرہ کو اچھا کیا ہوا کسی اور ایسے بیمار کا علاج کیا ہو، مگر آپ کی بدعت سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے مESSAGES کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی مجرہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ مجرہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا مجرہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس کہ تالاق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تمن دادیاں اور نانیاں آپ کی زنان کار اور کسی عورت میں قصیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہو گئی آپ کا بخربوس سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدتی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان بخربی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنان کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے بخربوس پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ ”صیف الرحمنیہ نمبر ۲۱ صفحہ ۲۲ سے ۲۶ تک یہ عبارت مع اس کی کچھ شرح کے لئے تھی ہے جس سے دہرات کے علاوہ ان کا جھوٹ و فریب بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اسے بھی ملاحظہ کر لیجئے گا۔ طالبین حق کو غالباً یہ شبہ ہو گا کہ مرزا قادریانی نے بہت زور و شور سے اسلام کا دعویٰ کیا ہے اور برائیں احمد یہ میں اسلام کی حقانیت پر بڑی دلیل لکھی ہے۔ پھر انہیں دہرات کس طرح کہ سکتے ہیں؟ اس کا جواب غور سے ملاحظہ کیجئے اور مرزا قادریانی کے مختلف رسائل کو دیکھئے مرزا قادریانی کا اصل مقصود یہ

تحاکر تمام دنیا کے انسان یعنی یہود، عیسائی، ہندو، مسلمان عام اور خاص تمام نہ ہب والے مجھے مقدس اور بزرگ مان لیں، اسی وجہ سے انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں وہی سچ موعود ہوں جن کو یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب مانتے ہیں اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور امام مہدی ہوں جن کو عام اور خاص مسلمان سب مانتے ہیں اور یہ بندوں سے یہ کہا کہ میں کرشن اوتار ہوں مگر قدرت خدا یہ ہوئی کہ کسی نہ ہب کے دس بیس شخصوں نے بھی انہیں نہیں مانا۔ ہمارے بھائی مسلمان ہی ان کے فریب میں آگئے اور اب تک آ رہے ہیں اور ان کے مُلْفِشِن کہیں کفار پر تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جاہل مسلمانوں کو ہی بہکاتے رہتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جب کسی نہ ہب والے نے انہیں شما تا کچھ مسلمان ہی ان کے چندے میں آئے تو انہیں ضرور ہوا کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں، دہریہ کو تو جھوٹ بولنا اور فریب دینا کوئی بات نہیں ہے اپنے مطلب کیلئے سب جائز سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے مرزا قادریانی نے اپنا یار گنگ دھکایا اور ان کے بیٹے مرزا محمود ہندو کا نہ ہب اختیار کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کو مرزا کی جنم میں آتا بیان کرتے ہیں (نحوذ بالله) بھائیو! کیا غصب ہے کہ ایسے اعلانیہ جھوٹ دہریہ کو جناب سرور عالم محبوب کبریا کا جنم بیان کرتے ہیں۔ اب ناظرین اس کو ملاحظہ کریں کہ اس رسالہ کے صفحہ سے صفحہ ۱۲ تک ایک مطلب کے بیان میں چون ۵ جھوٹ لکھے گئے ہیں۔ اب تمہیں انصاف سے کہو کوئی ایسا جھوٹ شخص مجدد یا نبی اور رسول ہو سکتا ہے۔ ضرور یہی کہو گے کہ ہر گز نہیں ہو سکتا اور اسی صفحہ سے صفحہ ۲۵ تک ان کے سات پختہ اقرار ہیں، ”جن سے وہ جھوٹ ہوتے ہیں اور پہلے اور ساتویں اقرار میں جوابی صداقت میں آٹھ دلیلیں بیان کی ہیں ان دلیلوں سے بھی خود جھوٹ نے ٹھہر تے ہیں، اب میں تمام مسلمانوں سے کہتا ہوں یہ قول تو آپ ان کا دیکھو چکے ہیں، جس میں انہوں نے ایک ہرے نبی عظیم الشان کی ہجومی ہے۔ جن کی عظمت و شان اور ان کا سچا ہوتا قرآن شریف میں بہت جگہ آیا ہے اور جن کے متعدد معجزات بیان کئے گئے ہیں۔ انہیں یہ مکار و فرمی کہتا ہے اب میں تمام طالبین حق کی خیر خواہی کسلئے ان کی نہ ہبی حالت کی عام اطلاع دیتا ہوں۔

ان کی مذہبی حالت کی عام اطلاع

معززین کلکتہ کو اس کی اطلاع نہ ہوگی کہ اس وقت میں اسلام کے لئے مرزاںی فتنہ نہایت خطرناک ہے۔ مرزا غلام احمد قادریانی جوان کا مرشد اور گمراہ کرنے والا ہے وہ درحقیقت ایک ملعون ہے، شخص تھا، مگر نہایت ہوشیار اور چالاک تھا۔ چاہتا یہ تھا کہ ساری دنیا مجھے مانے، اسی

لئے انہوں نے یہ دعوے کئے ہیں کہ میں اس وقت کا مجدد، امام، سعیج موعود، امام مہدی، نبی، رسول ہوں، مسلمانوں اور یہود و یوسائیوں کے لئے اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں اور مسلمانوں کے لئے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونے کا دعویٰ ہے اور تمام انبیاء کرام کی نعمت و توہین کی ہے اور ایک بڑا راز یہ ہے کہ حضرت مسیح کی نہایت تھی توہین کی ہے۔ باوجود یہ کہ ان کے ماننے والے انہیں خدائی میں شریک کرنے والے دنیا کے بادشاہ ہیں، مگر مرزا قادیانی سے کسی پادری نے کچھ گرفت نہیں کی۔ آخر میں مرزا قادیانی نے یہ بھی کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خدائی اختیارات دے دیے ہیں۔ البته دعویٰ خدائی میں کچھ دریتی غائب امریدوں کا امتحان لے رہے تھے کہ انہیں اس دعوے کے قول کرنے میں کوئی عذر لونہ ہوگا۔ اسی حالت میں بری حالت سے ان کا انتقال ہو گیا۔ خدائے قدوس پر بھی انہوں نے شاکستہ طور سے الزامات لگائے ہیں۔ کسی وقت وہ بھی دکھائے جائیں گے۔ یہ سب باقی ان کے دہریہ ہونے کو ثابت کرتی ہیں، مگر چونکہ ان کے دعویٰ کو بجز مسلمانوں کے کسی گروہ یہودی یا یوسائی، یا ہندو نہیں مانا، یہ بیضی مسلمانوں ہی کے حصہ میں تھی اس نے مرزا قادیانی نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا تا کہ یہ گروہ قابو میں رہے، پہلے انکا بہت شور و غل تھا اور ہر جگہ مناظرہ کے اشتہارات دیتے تھے۔ شہر موکریہ و بھاگپور میں بہت زور تھا اور بہت مسلمان ان کے فریب میں آنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید ابوالاحمد صاحب عم فیضیم خاموش تھے ان کی حالت سے واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ بہت مسلمانوں نے آکر دریافت کیا، آپ نے ان کی کتابیں دیکھ کر مرزا قادیانی کی حالت معلوم کی اور ان کی مگر ابھی سے واقف ہو کر متوجہ ہوئے اور پہلے مناظرہ کرایا اور قادیانی کے مخصوص اشخاص مناظرہ کیلئے آئے خدا کا شکر ہے کہ قادیانیوں کو اس مناظرہ میں اسکی لکھت اور ذلت ہوئی کہ کہیں نہیں ہوئی اور عام جلسے میں بعض قادیانی بول اٹھئے کہ اسکی لکھت ہمیں کہیں نہیں ہوئی تھی۔ جیسی یہاں ہوئی۔ اس کی کیفیت چھپ کر مشتمہ ہو چکی ہے اور سکرٹری انجمن مرزا یہ کلکٹر کو تیکھی گئی ہے اس کے بعد سے اس گروہ نے تقریری مناظرہ سے انکار کیا ہے اس وقت تک حکم مقرر کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے۔ مگر جس وقت سے فاتح قادیان مولوی شاہ اللہ صاحب کا مناظرہ قسم علی مرزا ہی سے ہوا اور اس جلسے میں ایک معزز غیر مذہب حکم مقرر ہوئے تھے اور تین سور و پیہ انعام کا غالب فریق کیلئے قرار پایا تھا، مولوی صاحب غالب ہوئے اور فاتح قادیان کا لقب پایا اور حکم کی منصانہ رائے سے وہ روپیہ مولوی صاحب کو ملا اور مرزا ہی نقسان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے مدداق ہوئے۔ اس وقت سے

مرزا ای حضرات کو حکم کے نام سے لرزہ آتا ہے، حالانکہ تمام دنیا اس کی شہادت دے سکتی ہے کہ فیصلہ کے لئے حاکم یا حکم کا ہوتا ضرور ہے مگر الحمد للہ مرزا قادیانی کے کاذب ہونے کے ثبوت میں ہمیں کسی حکم کی بھی ضرورت نہیں ہے حاکم حقیقی نے خود مرزا کی زبان سے ان کے قلم سے اس کا فیصلہ نہایت کامل طور سے کر دیا اور ویکھنے والوں نے دیکھ لیا اور جن کی آنکھیں چیز وہ دیکھیں گے اور جن کے کان ہیں وہ دوسروں سے سن لیں گے کہ مرزا قادیانی اپنے متعدد اقراروں سے اپنی پختہ حرم سے جھوٹے ثابت ہوئے یہ بھی معلوم کر لجھے کہ صرف زبانی اور جسمانی اقرار نہیں ہے۔ بلکہ روحاںی اور الہامی اقرارات ہیں ان اقراروں کا مجموعہ پہلے چھپ کر شہر ہو چکا ہے۔ جس کا نام چشمہ ہدایت ہے اور خانقاہ رحمانیہ موکیر سے پہلے قادیان بھیجا گیا ہے اس کے بعد کلکتہ کے مرزا نے جب اپنا چینچ بھیجا ہے اس کے جواب میں خانقاہ سے متعدد چینچ اور رسائل پچاس کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں ان میں رسالہ چشمہ ہدایت بھی بھیجا گیا ہے۔ اس چینچ میں ان کے چند اقرار ہیں۔ اب حضرات مرزا نے کوئی ہو گا کہ مرزا قادیانی نے صرف اپنے جھوٹے ہی ہونے پر کفایت نہیں کی بلکہ نہایت زور سے اپنے کامل دلوں اور الہام سے اپنے بدترین خلافت کا اقرار کیا ہے اور اپنے تمام ماننے والوں کو عاجز و لا جواب کر دیا ہے۔ اب کسی کو جائے دم زدن نہیں رہی کلکتہ کے مرزا نے کوچانچے کے مرزا محمود کو مع ان کے تمام اشاف کے بلا میں بلکہ دنیا بھر کے مرزا نے کوچانچے کے واپسیا کریں اور مرزا قادیانی کی قبر پر جا کر روئیں اور یہ بھی یاد رکھوایں کہ اگر ایسے بدترین خلافت سے علیحدہ نہ ہوئے تو یقین کر لیں اور ہم سے اشام پر لکھوایں کہ قیامت تک ان کی روح روانے گی اور پھر بھیش کے لئے بدترین خلافت کے ہمراہ رہیں گے، اس سے الکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اگر کچھ حوصلہ ہے تو اس چینچ کا جواب دیجئے، مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دے سکتے اور ہرگز نہیں دے سکتے اور اس کو بھی خوب سمجھو لیں کہ المبوقۃ فی الاسلام اور حق یقین اور دیگر مہملات سے اس کا جواب نہیں ہو سکتا۔ نبوت ختم ہوئی یا نہیں ہوئی مگر مرزا اس لائق نہیں کہ وہ نبی یا مجدد ہو سکے اگر اسکی تصدیق چاہئے ہو تو سامنے آؤ، مجمع عام میں اس کا فیصلہ کر لو یا خاص تعلیم یا اذت حضرات کے جلسہ میں ہم ہر طرح سے تیار ہیں، میاں عبدالرحیم مرزا ای حقانی رسائل دیکھ کر کلکتہ سے بھاگ پکور میں آئے یہاں بھی رسائل حقانیہ کی بوجھاڑ کی گئی انہیں دیکھ کر مدرس بھاگے وہاں بھی متعدد رسائل بھیجے گئے مگر وہ ایسے دم بخود ہوئے کہ کوئی پتہ و نشان نہ رہا۔ آخر میں میں نہایت خیر خواہند کہتا ہوں کہ یہ وقت اسلام کیلئے نہایت نازک ہے اگر اس مقدس نہجہب سے

پوری محبت ہے تو مستعد ہو جاؤ اور جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے وقت میں انسانی جہاد کئے تھے اور انہا جان و مال اللہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اسی طرح اس وقت ہر مسلمان پر بخصوص اہل علم اور صاحب مال پر فرض ہے کہ جہاد انسانی و قومی کریں اور صاحب مال اپنے روپے کو جنت کا ذریعہ بنا سکیں اور اتفاق کر کے اس کی صورتیں نکالیں ورنہ پچھتا ہو گا۔

رالم خیر خواہ اسلام

ابو محمود محمد احراق غفرلہ



حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆ اگر بہر و پئے کے طور پر بھی کسی کو نبی بناتا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فرست دیکھو مرزا قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے؟ -

☆ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ ہے۔ پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو مار دیں۔

☆ عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔

اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرتا زیع و ضلال اور کفر والخاد ہے۔

ماہنامہ لولاک

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونے والا «ماہنامہ لولاک» جو قادیانیت کے خلاف گرانقدر جدید معلومات پر مکمل دستاویزی ثبوت ہر ماہ ممیا کرتا ہے۔ صفحات 64، کپورٹ کتاب، عمدہ کاغذ و طباعت اور نگین ٹائیپل، ان تمام تر خوبیوں کے باوجود زر سالانہ فقط یک صدر و پیہ، منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے مطالعہ فرمائیے۔

رابطہ کے لئے:

دفتر مرکزیہ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان «ہفت روزہ ختم نبوت» کراچی گذشتہ یہ سالوں سے تسلیم کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اندر وون ویر ون ملک تمام دینی رسائل میں ایک امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔ جو مولانا مفتی محمد جبیل خان صاحب مدظلہ کی زیر گرانی شائع ہوتا ہے۔

زرسالانہ صرف = 250 روپے

رابطہ کے لئے:

دفتر عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

چشمہ ہدایت کی صداقت
اور صحیح قادیانی کی واقعی حالت

صیفہ رحمانیہ

(۵۱)

خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجب نمونہ دکھایا ہے کہ کس طرح مرزا قادیانی کو نہایت روشن طریقوں سے جھونٹا ثابت کر کے دکھایا گیا ہے مگر مرزا اپنی حضرات پکھنیں دیکھتے اور اسی طرح کذب پرستی کر رہے ہیں جس طرح ہمودا اپنی عقل کو طاق میں رکھ کر بست پرستی کرتے ہیں مگر رسالہ چشمہ ہدایت نے تو یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی بزبان حال اپنی نسبت صاحب کا یہ شعر پڑھتے ہیں۔

بُنَاءَ بِصَاحِبِ الْنَّظَرِ مَوْلَى خُودَرَا عَسْلِيْلِ نَوْانِ گَشْتِ بَصَدِيقِ خَرَےِ چَندِ
لَيْلَیْنِ آنَدَهِ مَعْلُومِ ہو گا کہ مرزا قادیانی نے مُسْجِحِ مُوعُودَ کے کام اور ان کی خوبیاں بیان کر کے یہ لکھا ہے کہ میں ان کا مولوں کے لیے مستعد ہوا ہوں اگر میں نے یہ کام کر کے نہ دکھائے اور جو خوبیاں مُسْجِحِ مُوعُودَ میں ہوتا چاہیں وہ مجھ میں نہ پائیں کیس تو میں جھوٹا ہوں۔ اس کا حاصل یہی ہوا کہ کسی کے مان لینے سے مُسْجِحِ مُوعُودَ نہیں ہو سکتا اس میں خود وہ خوبیاں ہوتا چاہیں جو مُسْجِحِ مُوعُودَ کے لیے خصوصی ہیں تھے۔

بُنَاءَ بِصَاحِبِ الْنَّظَرِ مَوْلَى خُودَرَا عَسْلِيْلِ نَوْانِ گَشْتِ بَصَدِيقِ خَرَےِ چَندِ
بہت دردمندان اسلام اس سے واقف ہوں گے کہ اس نازک وقت میں ہمارے

پاک نہ ہب اسلام پر ہر طرف سے حملہ ہو رہے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنی گمراہی اور بد دینی پھیلا کر اسلام کو مٹانا چاہتا ہے ان سب میں اس وقت بڑا شن ہندوستان میں مرزاںی قادیانی گروہ ہے اس گروہ کی اصلاح اور اسلام کی حیات میں خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے بہت رسائل لکھے ہیں جن سے بہت کچھ فائدہ ہوا اور مرزاںیوں کا تمام گروہ ان کے جواب سے عاجز ہے سب سے اول رسالہ اس مبارک خانقاہ سے فیصلہ آسمانی لکھا ہے اس کے تین ہے ہیں۔ پہلے حصے میں مرزا قادیانی کے نہایت عظیم الشان نشان کو ایسا پامال کر کے ان کو ایسا جھوٹا ثابت کر دیا ہے کہ ان کا شمار کسی معقولی نیک آدمیوں میں بھی نہیں ہو سکتا مجد و اور طہم اور نبی ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ یہ رسالہ ایک سوارہ صفحہ کا ہے جو ۱۹۱۷ء میں دہلی میں چھپا ہے اس کے صفحہ انتالیس تک مرزا قادیانی کے بائیس جھوٹ گنانے ہیں اور بعیثہ اکاذیب کو ناظرین کے شار پر چھوڑ دیا ہے مگر اب کسی برس ہو گئے کسی پرانے اور نئے مرزاںی نے اس کا جواب تک نہیں دیا اور مرزا قادیانی کو چاہت نہیں کر سکے۔ دوسرے حصے میں مرزا قادیانی کے متعدد اقوال سے انہیں جھوٹا ثابت کیا ہے اس کے جواب میں عبدالماجد قادیانی نے قادیانی خلیفہ اول حکیم نور الدین کی تائید سے کچھ قلم فرمائی کی تھی ان کی ایسی خبری لگتی کہ پھر بالکل دم بخود ہو گئے۔ ایک رسالہ اس کے جواب میں انہیں کے ایک مسلمان عزیز نے لکھا جس کا نام ”محکمات ربائی“ ہے اسے ہر ایک سمجھدار دیکھ کر مرزاںیوں کی صداقت اور دیانت کا اندازہ کر سکتا ہے کہ مشہور قادیانی مربی ہو کر کیسی کیسی بد دینیاں اور غلطیاں کی ہیں۔ دوسرا رسالہ ”انوار ایمانی“ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں بھی ان کی غلطیاں اور بد دینیاں دکھائی ہیں صحیح محمد یہ کے نمبر دس و گیارہ و بارہ میں کس قدر ان کی کذبائی اور بد دینی دکھائی ہے مگر کسی کا تودہ جواب نہیں دے سکے

فیصلہ آسمانی کا تیرا حصر اب دوسری مرتبہ دہلی میں ایک سوتھوں پر چھپا ہے اس کے جواب میں بھی اب تک کسی نے قلم نہیں اٹھایا اور نہ کوئی اٹھا سکتا ہے۔ ایک رسالہ دوسری شہادت آسمانی ہے جس میں نہایت تحقیق سے مرزا قادیانی کی آسمانی شہادت کو خاک میں طایا ہے اور مرزا قادیانی کے جھوٹ اور فریب پورے طور سے دکھائے ہیں، غرض ان باتوں کا جواب کوئی نہیں دے سکتا اور اب کسی کو دعویٰ ہو تو سامنے آئے اور جواب دے مگر ہم بالحقین کہتے ہیں کہ کوئی جواب نہیں دے سکتا اگرچہ یہاں سے قادیانی تک کے سارے قادیانی مربی جمع ہو جائیں۔ مگر حرمت ہے کہ مرزا کوئی مان رہے ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے رسائل لکھے گئے۔ اس سال

۷۳ء میں نہایت نادر رسالہ چشمہ ہدایت مشتمل ہوا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے اخبارہ اقرار نقش کیے ہیں جنہیں دیکھ کر ہر ایک ذی علم اور جامی سے جمال مرزا قادیانی کو جھوٹا یقین کرے گا اور علاوہ ان اقراروں کے محققانہ طور پر بھی ان کو جھوٹا ثابت کیا ہے اس وقت تک کسی مرزاں نے اس کے جواب میں وہ نہیں مارا۔ مگر قادیانی چونکہ ”ختم اللہ علیٰ فلوبہم“^۵ کے مصدق ہو گئے ہیں اس لیے ایسے اعلانیہ جھوٹے سے علیحدہ بھی نہیں ہوتے۔ البتہ ایک ناشائستہ جدید مرزاں فکار حرص و طمع نے اسے دیکھا اور دیکھ کر تمام اصلی باتوں کے جواب سے عاجز رہ کر پانچویں اقرار کی ایک زائد اور فضول بات پر زور لگایا ہے اور اسے غلط ثابت کرنا چاہا ہے اور یہ اسکی بات ہے کہ اگر اسے ہم غلط ہی مان لیں تب بھی مرزا قادیانی پر جوالہمات ہیں ان میں سے ایک الزام کا بھی جواب نہیں ہو سکتا۔ مرزا قادیانی جتنے اقراروں سے جھوٹے ثابت کئے گئے ہیں وہ بدستور قائم ہیں۔ اب اس ناشائستہ فکار سے دریافت کیا جائے کہ تمہی نتیجی یا تسلیم باتوں سے کیا تجھہ ہوا؟ جس طرح ہم حیات و ممات کی بحث کی نسبت کہتے ہیں کہ حضرت مسیح مرگے یا زندہ ہیں ہم کو اس سے کچھ بحث نہیں ہے۔ مرزا قادیانی ہر طرح جھوٹے ہیں حضرت مسیح زندہ ہوں یا مردہ ہو گئے۔ اسی طرح ہم یہاں بھی کہتے ہیں کہ مؤلف رسالہ ”چشمہ ہدایت“ سے بالفرض اگر کوئی غلطی ہو گئی اور ایک نہیں ایک سو غلطیاں ہو گئیں تو کیا حرج ہے، کیونکہ انہیں مخصوص ہونے کا دعوی نہیں ان غلطیوں کے ہو جانے سے مرزا قادیانی پچھے نہیں ہو سکتے وہ باتیں دکھاؤ جن سے مرزا قادیانی پچھے ہوں، مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا تو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے احادیث صحیحے سے ان کے اقوال سے ان کے اعلانیہ فریبیوں سے ان کے پہنچ اقراروں سے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھادیا گیا ہے وہ رسالے جن میں یہ سب باتیں لکھی گئی ہیں دنیا میں مشتمل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ناشائستہ فکار جدید مرزاں ان باتوں کا جواب دیں۔ اسی چشمہ ہدایت کے آخر میں دس ہزار کا چلتیج دیا گیا ہے آپ پہیٹ بھرنے کے لیے مرزاں ہوئے ہیں تو وہ دس ہزار کیوں نہیں حاصل کرتے مگر کیا کریں عاجز ہیں اگر کچھ انہیں علم ہے اور تو ارنخ پر نظر بھی ہو گئی تو اپنے دل میں جانتے ہوں گے کہ مرزا کے مثل کوئی ایسا جھوٹا نہیں گزرا جس کا اتنا جھوٹ اس کے اقراروں سے ثابت ہوا ہو۔

اب تمام ہمدردانہ اسلام اور بالخصوص پیردان مسیح قادیانی سے التماں ہے اور ان میں خاص ایڈیٹر لفضل اور ان کے ناشائستہ فکار مضمون نگار سے عرض رسا ہوں کہ آپ بنظر غورو

النصاف ملاحظہ فرمائیں کہ جناب مؤلف چشمہ ہدایت نے اس چودھویں صدی کے سعی کا ذبب کے جھوٹے ہونے کے دلائل صراحتہ اور اشارۃ کس قدر بیان فرمائے ہیں انہیں شارکیجئے۔

سعی بیان کے جھوٹے ہونے کی مقبولہ دلیلیں

جناب مؤلف چشمہ ہدایت نے صفحہ ۲۷ سے صفحہ ۳۶ تک رسالوں کا حوالہ دیا ہے جن میں مختلف اور متعدد طریقوں سے مرزا قادریانی کا جھوٹا ہونا نہایت محققانہ طریقہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اس وقت تک کوئی مرزا ای ان کا جواب نہیں دے سکا اب ہم ان رسالوں کی متعدد دلیلوں سے قطع نظر کر کے ہر ایک رسالہ کو ایک دلیل مرزا قادریانی کے جھوٹے ہونے کی قرار دے کر مجموعہ رسائل کو چھتیں دلیلیں مٹھراتے ہیں اس میں تو کسی مرزا ای اور خصوصاً ایڈیٹر الفضل اور ناشاہستہ مضمون نگار کو جائے دم زدن نہیں ہو سکتی۔ اب وہ دیکھ لیں کہ مرزا قادریانی کے کذابی کی دلیلوں کا شمار ایک مہینہ کے دنوں سے زائد تو صفحہ تک ہو گیا اب آگے پہنچنے اور ۲۴ مکھیں کھول کر دیکھئے۔

صفحہ ۸ میں ایام صلح سے ایک قول نقل کیا ہے جس میں مرزا قادریانی سعی موعود کے وقت کی تین علاقوں پیان کرتے ہیں (۳۷-۳۸-۳۹) (۱) اسلام دنیا پر پھیل جائے گا۔ (۲) ادیان باطلہ ہاٹ ہو جائیں گے۔ (۳) راست بازی ترقی کرے گی۔ ”نہایت روشن ہو رہا ہے کہ سعی قادریانی کو خروج کیے یا نزول کیے دو قرون سے زائد ہو گئے مگر ان علامتوں کا نشان بھی نہیں پایا گیا بلکہ نہایت ظاہر طور سے ہر ایک علامت کے خلاف ظہور ہو رہا ہے اسلامی حالت دیکھ لیجئے اور ادیان باطلہ کی ترقی کا مشاہدہ کر لیجئے۔ جھوٹ اور فریب کی ترقی اظہر من المحس ہے۔ اس لیے یہ تین علاقوں میں مرزا قادریانی کے کذب کے لیے ان کے تین اقرار ہوئے (۳۰-۳۱) (برائیں احمدیہ ص ۵۹۳ فرماں ج ۱۴ ص ۲۹۹) (تفصیل) میں سعی موعود کی علامت بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ سے دین اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا اور آیت ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ“ (آل عمران) کو اس کی دلیل کہتے ہیں۔ یعنی یہ آیت انہیں کی شان میں ہے اس علامت کا شاہراہ بھی ظہور میں نہ آیا بلکہ مرزا قادریانی کے ظہور کی شومی سے بالکل برعکس معاملہ ہو رہا ہے اس قول سے دو طرح مرزا قادریانی جھوٹے ہوئے ایک ان کے وقت میں وہ علامت نہ پائی گئی جو انہوں نے خود بیان کی تھی دوسرے یہ کہ آیت مذکورہ ان کے لیے نہیں ہے کیونکہ اس کے مضمون کا ظہور ان کے وقت میں نہیں ہوا۔ دیکھو (۲۲-۲۳) (چشمہ معرفت ص ۹۱ فرماں ج ۲۳ ص ۸۳) (تفصیل) میں سعی موعود کی

علامت بھی بیان کرتے ہیں کہ تمام قویں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی اور دین اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ اس کے ذریعے ہو گا مگر اس کا تجوہنا ہوتا بھی۔ بخوبی ظاہر ہو گیا، خصوصاً اس وجہ سے کہ مرزا قادریانی نے دنیا کو گویا اسلام سے خالی کر دیا کیونکہ چند اپنے مانے والوں کے علاوہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دے دیا اور کئی کافر کو مسلمان نہیں بنایا (حقیقت الوجی ملاحظہ ہو) اس لیے وو طرح سے جھوٹے ہوئے ایک یہ کہ جو علامت صحیح مسوود کی انہوں نے بیان کی تھی وہ ان میں نہ پائی گئی دوسرے یہ کہ اس کے برعکس پایا گیا۔ یعنی کفر کی ترقی ان کی وجہ سے ہو گئی۔ (۳۲-۳۵-۳۶) ضمیرہ انجام آنکھ میں اپنی صداقت کے ثبوت میں چار باتیں جیش کرتے ہیں (۱) میرے ذریعے ادیان بالطہ کا مرجانا۔ (۲) اسلام کا بول بالا ہوتا۔ اور ہر ایک طرف سے لوگوں کا اسلام میں داخل ہوتا۔ (۳) اور عیسائیت کے باطل معبود کا فنا ہو جانا یعنی نیست و نابود ہو جاتا۔

ان تینوں باتوں کا سات برس کے اندر ہو جانے کو کہتے ہیں اور پھر اس میں خدا کی قسم کھا کر لکھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہوتا میں اپنے تینیں کاذب خیال کرلوں گا۔ ان کا یہ قول ۱۸۹۷ء میں ہے اس کے بعد گیارہ بارہ برس تک زندہ رہے مگر ان باتوں میں سے ایک کا بھی ظہور نہ ہوا اور اپنے تینیں دعوؤں کے لحاظ سے اپنے قسمیہ اقرار سے جھوٹے ہوئے اور اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں نے ان کی بات کو نہیں مانتا تو اس سے خدائی پیشیں گوئی غلط نہیں ہو سکتی چنانچہ مرزا قادریانی کا یہ قول اس سے قبل نقل ہو چکا ہے حاشیہ صفحہ ۱۱۴ چشمہ ہدایت و یکھواب ایڈیٹر صاحب اور ناشاہست مضمون نگار ملاحظہ کریں کہ آپ کے مرشد کے جھوٹے ہوئے کی دلیلوں کا شمار ۲۴۷ ہے میں کے دونوں کے شمار سے تو زیادہ ہو گیا۔ اب مرزا قادریانی کا وہ اقرار جس کے تجہیز مضمون نگار کو خواہ کے فریب دینے کا موقع ملا ہے۔ چشمہ ہدایت میں جو پانچوائیں اقرار لکھا گیا ہے اس کی ابتداء مرزا قادریانی کی اعجازی تحریر سے ہے ۱۹۰۲ء میں (اعجاز احمدی نے خزانہ انجمن ۱۹۱۳ء ص ۱۱۳) میں اپنی نسبت الہام الی کہتے ہیں ”اویمیری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا..... اور تو ہی اس آیت کا مصدقہ ہے کہ ”هُوَ اللَّدُ الْأَوَّلُ وَشَوَّلَةٌ بِالْهُدَىٰ وَ دِينُ الْحَقِّ لِمُظْهَرٍ عَلَى الْأَدِينِ كُلِّهِ“ ۵ یہاں کسر صلیب کو مرزا قادریانی نے جملی قلم سے لکھا ہے اس الہام میں تو کسر صلیب کی پیشیں گوئی کی گئی ہے اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں اس کام پر مستعد ہونے کی خبر دینے ہیں اور (اخبار الدرج ۲ نمبر ۲۴۹ ص ۲۴۹ مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء) میں لکھتے ہیں ””میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں

کھڑا ہوں بھی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے سنتیت کے توحید کو پھیلاوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غالی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انعام کو نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو صحیح موعود مہبدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہو اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔“

ناظرین راست باز عموماً اور ایڈیٹر لفضل اور ناشائستہ جدید مرزاںی خصوصاً اس پر اچھی طرح نظر کریں کہ مرزا قادیانی بیان حال یہاں یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔

ہمارے بصاحب نظرے گوہر خودرا عیسیٰ تو ان گشت بتصدقیخ خرے چند
اس کا حاصل بھی ہے کہ یہ قوفوں کے مان لینے سے کوئی صحیح موعود نہیں ہو سکا بلکہ اس
مدی کی ذات میں وہ کمالات ہو ناچاہیں جو صحیح موعود کے لیے مخصوص ہیں مرزا قادیانی اس قول میں
صحیح موعود کے تین کام بیان کرتے ہیں اور ان کی تین علاشیں بتاتے ہیں۔ اول یہ کہ عیسیٰ پرستی کے
ستون کو توڑ دینا۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا میں کوئی تکلیف پرست نہ رہے۔ دوسرا کام یہ کہ تثیت
کی جگہ توحید کو پھیلانا۔ تیسرا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی جلالت و شان کو ظاہر کرنا۔

مرزا قادیانی یہ کام صحیح موعود کے بیان کرتے ہیں اور اس کے مدی ہیں کہ میں ان
کاموں کے لیے مستعد ہو اہوں اور انہیں کر کے دکھاؤں گا اور اگر یہ کام میں نہ کروں اور صحیح موعود
کے آنے کی جو علت غالی ہے وہ ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ اور صرف اپنے کو جھوٹا نہیں
کہتے بلکہ اپنے جھوٹے ہونے پر دوسروں کو گواہ بتاتے ہیں۔

ناظرین خوب خیال کریں کہ کس صفائی سے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہیں
اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر چہ مجھ سے کروڑ نشان ظاہر ہوں اور یہ علامت نہ پائی جائے تو میں جھوٹا
ہوں اور خوب خیال کیجئے کہ صرف اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے سب
مانے والوں کو اور سب کو اپنے جھوٹے ہونے کا گواہ قرار دیتے ہیں اور صاف طور سے کہتے ہیں کہ
اگر یہ کچھ نہ ہوا۔ (یعنی صحیح موعود کا جو کام ہے وہ میں نے اپنی زندگی میں نہ کیا) اور میں مر گیا تو پھر
سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔

اب یہ خیر خواہ اور تمام بھی خواہاں امت مرزا قادیانی کے مانے والوں سے اور بالخصوص
ایڈیٹر لفضل اور ناشائستہ مضمون نگار اور میان روشن علی قادیانی سے نہایت اخلاص اور ادب سے یہ

دریافت کرتا ہے کہ اب آپ ان کے ارشاد کے بوجب ان کے جھونے ہونے پر گواہی کیوں نہیں دیتے؟ خدا کے لیے اپنی عاقبت کا خیال کر کے یہ فرمائیے کہ مرزا قادیانی نے عسکری پرستی کے ستوں کے توڑے میں کچھ کام کیا ہے۔ دنیا میں کسی مقام پر اور کسی جگہ تبلیغ پرستی میں کچھ کی ہو گئی مرزا قادیانی کی ذات سے کسی ملک میں کسی شہر میں کسی قریبہ اور دیہات میں تبلیغ کی جگہ توحید کیلی؟ اس کا جواب بجراں کے اور کوئی نہیں دے سکتا کہ مرزا قادیانی سے یہ کام ہرگز نہیں ہوا کیونکہ اس کا تو معاشرہ ہو رہا ہے اور تمام دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہر جگہ تبلیغ پرستی کا زور ہے اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کے خلیفہ دوم اپنے اخباروں میں اپنی تحریروں میں اہل تبلیغ کی بہت تعریف کر رہے ہیں اور خوب خوشامانہ باتمیں بنا رہے ہیں۔ پھر تباہیں کہ مرزا قادیانی کے جھونے ہونے میں کیا شکر رہا ہے؟ اب تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ انہیں جھوٹا نہ کہا جائے اور ان کے کہنے کے بوجب ان کے جھونے ہونے پر گواہی نہ دی جائے یہاں تو مرزا قادیانی نے اپنے ان تمام نشانات کو بھی خاک میں ملا دیا جن کی تعداد تین لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ اب تو ایڈیٹر افضل اور روشن علی قادیانی کو ان کے نشانات پیش کرنے کی مجال نہ رہی اور ہر طرح مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہو گئے اور ایک دلیل سے نہیں انچاہ دلیلوں سے، بلی و دلیلوں کو اس قول کی تین دلیلوں سے ملا کر ذکر کیوں بیجھے قول مذکور کی شرح چشمہ پرداہت کے صفحہ ۱۹ سے ۲۸ تک ملاحظہ کر لیجئے۔

اب اگر رسالہ نما کو کسی تین سطروں میں کوئی غلطی ہو گئی ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی کذا بی میں کوئی فرق نہیں آتا اور اس امر کا ایڈیٹر افضل اور ناشاست مضمون نگار کو بھی اقرار ہے کیونکہ ناشاست مضمون نگار نے مرزا قادیانی کے ان اقراروں کی نسبت دم بھی نہیں مارا جو اور پنقہ کے گئے ہیں۔ میں مکر کہتا ہوں آنکھیں کھوکر دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اس قول میں سچ مسعود کے تین کام بیان کیے ہیں۔ اب بتائیے کہ ان میں سے کونسا کام مرزا قادیانی نے کیا؟
۱..... کیا تبلیغ پرستی کے ستوں کو توڑ دیا؟ اس کے جواب میں دنیا کے ایمان دار بھی کہیں گے کہ ہرگز نہیں توڑا۔

۲..... کیا مرزا قادیانی نے بجائے تبلیغ کے توحید پھیلانی؟ اس کا جواب بھی ہر ایک جانتے والا ایمان دار بھی کہے گا کہ ہرگز نہیں بلکہ نہایت ظاہر ہے کہ تبلیغ کا شروع ہو رہا ہے۔
۳..... کیا مرزا قادیانی نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو ظاہر کیا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔
نہایت ظاہر ہے کہ جب تبلیغ پرستی کو ترقی ہے تو جتاب رسول اللہ ﷺ کی عظمت و

شان ظاہر نہیں ہو سکتی بلکہ اس میں شہر نہیں کہ مرزا قادریانی کے وجود سے اور ان کے اقوال سے جناب رسول اللہ ﷺ کی نہایت تحریر ہوئی دو وجہ سے ایک یہ کہ مرزا قادریانی کی پیشین گویاں غلط ہوئیں تو انہوں نے خدا اور رسول پر ایسی باتیں لگائی ہیں کہ تمام نبی ہب درہم و برہم ہوتا ہے خدا اور رسول کی شان میں نہایت بٹا آتا ہے ان باتوں کا ذکر ایک خاص اعلان میں کیا گیا ہے اور حصہ کر مشتہر ہو چکا ہے اب دوبارہ مشتہر ہو رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ مرزا قادریانی نے امت محمدیہ کو یعنی رسول اللہ ﷺ کے جان شاروں کو جہنم کا سُقُن بنا دیا یعنی یہ کہہ دیا کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ جہنمی ہے حضرت سرور انبیاء کی یہ کسی کرشمان ہے کہ آپ کامانے والا اور آپ کا جان شار دائی جہنم کا سُقُن ہو جائے یہ کہنا آپ کی سروری کو خاک میں طاولیتا ہے۔ کہو میاں روشن علی قادریانی ان باتوں کا کوئی جواب ہو سکتا ہے ذرا ہوش کر کے جواب دو۔ کیا آپ تذکرہ یونس علیہ السلام پر تقدیم کرنا چاہتے ہیں۔ میاں روشن علی اندر ہمہ نہ چاہیے مرزا قادریانی کی کذابی کی دلیلوں کا جواب دیجئے۔ آپ تذکرہ یونس پر کیا تقدیم کریں گے آپ کی کیا مجال ہے۔ تذکرہ یونس میں جو کچھ لکھا ہے وہ لا جواب بات ہے کیونکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا قادریانی نے جو اپنے جھوٹ کو چھانے کے لیے جا بجا یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کے آنے کی قطعی الہامی پیشگوئی کی تھی اور وہ پوری نہ ہوئی یہ مخفی غلط اور مرزا قادریانی کا صریح جھوٹ ہے اس کا ثبوت نہ قرآن شریف سے ہے نہ حدیث صحیح سے اگر آپ کو صداقت کا دعویٰ ہے تو ثبوت پیش کیجئے فضول باتیں بننا کر عوام کو فریب نہ دیجئے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی الہامی پیشگوئی گوئی ایسی نہیں کہ جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اس جھوٹ کے علاوہ ہم نے مرزا قادریانی کے بہت جھوٹ ٹابت کر دیئے ہیں۔ ایسا جھوٹ کوئی مجدد اور بزرگ بھی نہیں ہو سکتا اور نبوت کی تو بڑی شان ہے اور مرزا کی جھوٹوں کے جواب میں یہ کہہ دینا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے تھے مخفی جہالت یا فریب ہے۔ جس روایت سے حضرت ابراہیم کا جھوٹ ٹابت کیا جاتا ہے وہ روایت صحیح نہیں ہے تفسیر بکیر ج ۶۱ کیجئے اس کے علاوہ وہ روایت قرآن شریف کے صریح خلاف ہے اور یہ بات مرزا قادریانی کے نزدیک بھی سلم ہے جو روایت قرآن شریف کو خلاف ہو وہ صحیح نہیں قرآن شریف میں حضرت ابراہیم کی نسبت نہایت صاف طور سے ذکر ہے کائن صدیقاً لَيْلَى ۝ (مریم ۲۱) یعنی ابراہیم نہایت چیزیں تھے۔ صدقیت اسی کو کہتے ہیں جو ہمیشہ بوجے مرزا قادریانی کے جھوٹوں کی تو انہائیں ہے پھر ان کو نبوت سے کیا واسطہ وَ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

لَا تَسْتَيْنِ لَأَنِّي بِكُمْ

صَيْفَه رَحْمَانِيه

(۲۰)

حضرت مولانا محمد اسحق مونگیروی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

اثر مبلہ لہ مولوی عبدالحق غزنوی

حمد خالق را کے بے چون د چھاست
نعت احمد را کہ فخر انہیاں است

مرزاںی گروہ کو جب سے شہر موکلگیر صوبہ بھار کے مناظرہ میں لکھت فاش ہوئی ہے اس وقت سے انہیں مناظرہ کی ہمت نہیں رہی۔ یہ وہ شاندار مناظرہ تھا جس میں قادریان کے مخصوص مرتبی اور بجا پکور کے مرزاںی صدر مناظرہ تھے اور جنہیں جلسے میں اقراری لکھت ہوئی تھی اس کے بعد خاقاہ رحمانی موکلگیر سے لا جواب رسائل رو قادیانی کی بھرمار ہوئی اور جاتب مرزا قادیانی کے دلیل و فریب سے ان کے مخصوص حضرات واقف ہوئے تو ان کے ظیفہ کو خوف ہوا کہ یہ رسائل خانی اگر ہماری جماعت فریب خورده دیکھے گی۔ تو بالضرور ہمارے مرشد عیار کے فریبیوں سے واقف ہو کر ہم سے علیحدہ ہو جائے گی اور ہماری عزت اور روزی دونوں میں خلل آجائے گا۔ اس لیے اپنا جماعت فریب خورده کو قطعی حکم دیا کہ ان رسالوں کو کوئی نہ دیکھے۔ ورنہ ایمان جاتا رہے گا اب ہم قادریانی جماعت سے محبت اندر یافت کرتے ہیں کہ بنظر تھیسانہ قادریانی ظیفہ کے اس حکم

پر غور فرمائے کہ اس حکم نے یہ ثابت کرو یا نہیں کہ مذہب قادریان ایسا ضعیف اور کمزور ہے کہ ان حقانی رسائل کے دینکنے کے بعد قادریانی مذہب کا جو ہوتا ہوا پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ آپ کا ولی انصاف اور آپ کا ضمیر بالضرور بھی کہے گا کہ بلاشبہ یہ حکم ان کی کمزوری اور واقف ہو کر ایک کذاب کی بیروتی کو آفکارا کر رہا ہے اس کے علاوہ پہلے علمائے دیوبند اس گروہ کو بے حقیقت سمجھ کر اس کی طرف مطلقاً توجہ نہیں کرتے تھے اس بنا پر بعض جالی قادریانوں کو خیال ہوا کہ یہ علمائے حقانی ہمارے مقابلہ سے عاجز ہیں اس خام خیال میں آ کر انہوں نے اشتہار دیا کہ علماء دیوبند ہم سے مبلدہ کریں گے۔

اس اعلان پر حضرات دیوبند میں کچھ جوش پیدا ہوا اور مناظرہ اور مبلدہ پر مستعد ہو گئے اور تحریری طریقہ پر جواب دینا شروع کر دیا اور بڑے بڑے اشتہاروں کے ذریعہ عالمانہ اور محققانہ جواب لکھ کر شائع کرائے۔ جودیں گیارہ نمبر تک نکالے گئے مگر مرزا ایم جماعت چونکہ اپنے مرشد سے جھوٹ اور فریب کی تعلیم یافت ہے اس لیے وہ حقانی گروہ جو جھوٹ اور فریب کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا انہوں نے سکوت اختیار کیا اور ایڈیٹر الفضل نے اپنا اشتہار نمبر ۱۸ خانقاہ رحمانی موسیٰ کریم خیری بھیجا چونکہ ان اشتہاروں کی بیانیاد مبلدہ پر تھی اور ان کا اول اشتہار مبلدہ کے طلب میں چھپا تھا اس لیے خانقاہ رحمانی سے صحیفہ رحمانی نمبر ۱۸ جس کا نام چیلنج مدد یہ ہے اور اس میں مرزا قادریانی کے نہایت صاف و صریح سات اقرار لکھے گئے ہیں جن سے وہ بیقیٰ جھوٹ اور ہر بد سے بدر ثابت ہوتے ہیں میر افضل اور خلیف قادریان کے پاس بھیجا گیا اور اس کے لوح پر صرف اس قدر لکھ دیا گیا کہ اشتہار آپ کا ہے۔ مگر یہ فرمائیے کہ جو ممی اپنے پختہ اقراروں سے خود جھوٹا ثابت ہو چکا ہے جیسا کہ اس رسائلے میں دکھائے گئے ہیں اس کی صداقت پر مبلدہ کرتا کسی صاحب عقل کا کام ہو سکا ہے یہ ہرگز نہیں۔ اس کا کچھ جواب نہیں آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہی اشتہار میر افضل نے پھر بھیجا مگر اس کے حاشیہ پر اس قدر لکھ دیا کہ مبلدہ تو آخری فعلہ ہے اور حضرت مجدد صاحب کا حوالہ دے دیا۔ اس مہمل جواب کے انظہار میں جو تحریر لکھ کر بھیجی گئی وہ ذیل میں مرقوم ہے البتہ اس میں کچھ اضافہ اور بہلی تحریر سے کچھ تغیری ہو گیا ہے مگر اس کا یقین ہے کہ اگر تمام قادریان کی جماعت مل کر اس کا جواب دینا چاہے۔ تو نہیں دے سکتی اور ہرگز نہیں دے سکتی۔ کیونکہ انہیں علم سے کچھ واسطہ ہے اور نہ حق طلبی کی ان میں یو ہے ان دونوں باقوں کا ثبوت ان کے مختصر جواب سے ظاہر ہے کیونکہ انہیں اب تک مبلدہ کی حقیقت ہی نہیں معلوم اور زبردستی اور نہ حق کوشی کا یہ حال ہے کہ ہم

مرزا قادیانی کے اقراری کذب پر ستاؤن دلیلوں سے زیادہ انہیں دکھار ہے ہیں۔ مگر ایک کا بھی جواب نہیں دینتے اور جملاء کے فریب دینے کو صرف یہ لکھ دیا کہ مبدلہ آخری فیصلہ ہے اس کا جواب ملاحظہ ہو۔

ایڈیٹر الفضل قادیان

اگر مبدلہ کو آپ کے لکھنے کے بوجب یقینی محنت شرعی و قطعی فیصلہ است محمد یہ کے لیے مان لیا جائے تو اسی وقت یہ فیصلہ قرار پائے گا۔ جس وقت اس مدعا کے کذب پر کوئی دلیل نہ قائم ہوئی ہو اور جب ہم اس کے یقینی کذب پر آپ کے رو برو ستاؤن دلیلیں پیش کر چکے ہیں اور دو رسائلے ایک چیخ محبیہ دوسرا چشمہ ہدایت کی صداقت آپ کے پاس بیچج پکے ہیں جن میں مرزا قادیانی کے ستاؤن وہ قول نقل کئے گئے ہیں۔ جن سے وہ خود یقینی کاذب ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے عقولاً اور شرعاً اور جھوٹاً عَلَمَرْءَ يُؤْخَذُ بِأَفْرَادِهِ“ وہ قطعاً جھوٹے ثابت ہوئے اس میں کسی طرح چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے اس کے بعد کون صاحب عقل مبدلہ کو ایسے یقینی کاذب کے لیے آخری فیصلہ اس کی صداقت کا اقرار دے گا؟ برائے خدا اپنے مرشد کے اس قول کو ملاحظہ کیجئے کہ انہوں نے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی نسبت متعدد طور سے پیشیں گوئی کر کے مختلف طور سے اپنا وثوق و اعتقاد اس پر ظاہر کیا ہے اور یقینی طور سے اس کو الہام الہی اور وعدہ خداوندی فرمایا ہے آخر میں سب سے زیادہ وثوق اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدر تھہروں گا، کسی انسان کا افتراق نہیں ہے بلکہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہ خدا جس کی پاتیں نہیں بدلتیں۔“ پورے الفاظ چیخ محبیہ میں (ضمیر انجام آنکھ مص ۵۲ خزانہ حج ۱۱ ص ۳۲۸) نقل کیے گئے ہیں۔ انہیں دیکھئے جب یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی جسے انہوں نے خدا کا سچا وعدہ کہا ہے تو اب کیا وجہ ہے کہ ان کو ہر بد سے بدر ترہ مانا جائے خصوصاً اس وجہ سے کہ خدا کو جھوٹا اور رخت وعدہ خلاف بات کر رہے ہیں جب ایسا زبردست قول انہیں ہر بد سے بدر ترہ ثابت کر رہا ہے کیا سبب ہے کہ انہیں اس کا صدقہ نہ قرار دیا جائے اور امر حق کو پوشیدہ کرنے کے لیے مبدلہ کا حلیہ پیش کیا جائے۔ خصوصاً جبکہ ان کی نہایت عظیم الشان پیشگوئی کے جھوٹے ہو جانے سے توریت مقدس و قرآن مجید نے انہیں جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ فیصلہ آسمانی میں اس کا ہجوت کامل طور سے دیا گیا ہے اور اگر با اسیں ہمہ مرزا قادیانی کو سچا مانا جائے تو نوعہ بال اللہ خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف اور نہایت

فریب دہندا ماننا ہو گا اور شریعت الٰہی کے جتنے وعدے اور وعدیدیں ہیں۔ ان سب کو غیر معتبر کہنا پڑے گا (اس کی تصدیق توضیح المرام کے صفحہ ۸ میں ملاحظہ ہو) کیونکہ مرزا قادریانی اس پیشین گوئی کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں۔ بالیں ہم وعدہ و وعدہ پورا نہ ہوا۔ باوجود یہ کہ وہ قادر مطلق برسوں وعدہ کرتا رہا۔ اس سے اس کا صرف جھوٹا ہی ہوتا ثابت نہیں ہوا بلکہ اس کا وعدہ خلاف ہوتا اور اپنے نبی کو فریب دینا اور دنیا پر اس کا جھوٹا ہوتا ظاہر کر دیا۔ اتنے الزام خدا پر آتے ہیں تو ایسے خدا کے نبی بھی جیسے ہوں گے وہ معلوم ہے۔

اب نہایت تجب ہے کا ایسے خدا کے مصنوعی نبی کی صداقت پر مبالغہ کیا جائے اور اس کو آخری فیصلہ کہا جائے دنیا میں کوئی صاحب عقل اس کا قائل نہیں ہو سکتا، ذرا ہوش کر کے اس کا جواب دیجئے میں نے شروع میں آپ کے قول کو فرضی طور پر مان کر یہ لکھا ورنہ آپ کا قول مانئے کے لائق نہیں ہے کیونکہ امت محمدیہ میں مبالغہ کی نسبت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مبالغہ جانب رسول اللہ سے مخصوص تھا چنانچہ تفسیر بحر محيط کی جلد ہائی میں آیت مبالغہ کے بیان پر لکھا ہے کہ ”قال الشعبي“ ويدل على ان ذالك مختص بالنبى ﷺ بعض اس میں شرطیں لگاتے ہیں چنانچہ تفسیر جمل میں علامہ شیخ سلیمان لکھتے ہیں ”وقع البحث عند شيخنا العلامة الدواني قدس سره في جواز المبالغة ما بعد النبي ﷺ فكتب رسالة في شروطها المستنبطة من الكتاب والسنة والآثار والكلام الانتمة“ اور اس عبارت کو تفسیر فتح البیان میں بھی نقل کیا ہے۔ ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ کسی اور دلیل سے اس کا فیصلہ نہ ہوتا ہو اور بعض اس کے ظہور اثر کے لیے یہ قید لگاتے ہیں کہ سال ذیہ سال کے اندر ہوتا ہے اور آپ کی جماعت تو یہ غصب کرتی ہے کہ اثر کو تعین نہیں کرتی، یہ دو باتیں بھی مبالغہ کو بیکار کر دیتی ہیں کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر ہے اور ہر ایک حق پسند اس کی شہادت دے سکتا ہے کہ دنیا میں بہت ہی کم ایسے اشخاص ہوں گے جو اس مدت کے اندر کم و بیش کی تکلیف یا کسی مصیبت یا کسی بیماری سے محظوظ رہتے ہوں۔ یا بغیر مبالغہ اس مدت کے اندر کوئی مرانا نہ ہو جب یہ بات ہے تو پھر مبالغہ کرنے والے پر اگر کوئی مصیبت یا بلا آئی یا وہ مردی گیا تو اس کو بالیقین اثر مبالغہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ان باتوں سے ظاہر ہے امت محمدیہ کا مبالغہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہے اگر یقینی جنت شرعی ہوتا تو اختلاف نہ ہوتا اور اپنے قیاس اور گمان سے اس میں شرطیں زائد نہ کی جاتی اور اس کے اثر کو غیر معین نہ کھا جاتا یہاں تک مبالغہ کے بیکار ہونے کی وجہ تو پیمان ہو گئیں جو ۲۰ رجب المرجب

۱۳۳۸ء کو ایڈیٹر افضل کے پاس جوابی رجسٹری کراکے بھیجنی گئی ہیں اب تیری نہایت زبردست وجہ پیش کی جاتی ہے جس سے آپ کے خیال کے موافق مبلہ کو آخری فیصلہ مان کر اور ان کی اقراری ڈگریوں سے جسم پوشی کر کے آپ کے مرشد کو مبلہ سے جھوٹا ثابت کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔
مولوی عبد الحق غزنوی کے مبلہ کا اثر

بڑی وجہ مرزا قادیانیوں کے مبلہ کے بیکار ہونے کی یہ ہے کہ مولوی عبد الحق صاحب غزنوی نے مرزا قادیانی سے مبلہ کہا تھا اور پندرہ صدیت کے بعد ۱۳۱۲ء میں مطابق ۱۸۹۵ء کے اس کے اثر کا اشتہار دیا تھا جس کا عنوان یہ ہے۔

اثر مبلہ عبد الحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی

اس کے بعد عربی کا ایک شعر لکھ کر اس طرح شروع کرتے ہیں۔ کیوں مرزا میں مبلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کر رہے۔ اس کے بعد چار چیزوں کوئیوں کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے اس میں چوتھی پیشینگوئی (مجید اللہ خراشیح ص ۳۹) سے نقل کرتے ہیں۔

”پس جبکہ یہ بات ہے تو میری سچائی کے لیے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مبلہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں اور نہ صرف وہی سزا بلکہ موت کی سزا کے لائق ہوں۔“

اس قول میں مرزا قادیانی دو باتیں کہتے ہیں ایک یہ کہ میرے مبلہ کا اثر مختلف پر ایک سال کے اندر ظاہر ہو گا اس سے زیادہ مدت نہ ہوگی، دوسری بات یہ کہ اگر اس مدت میں مختلف پر بڑا اثر نہ ہو تو میں جھوٹا اور موت کی سزا کے لائق ہوں۔ اس کے لیے مدت تعین نہیں کی، مرزا قادیانی کے اس قول کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

”اب مسلمانوں کو عموماً اور مرزا بیویوں کو خصوصاً تم دیتا ہوں کہ میرے اور مرزا کے حال کو دیکھ کر تم خود اندازہ کر لو کہ مبلہ کو پندرہ ماہ گذر گئے۔ اب میرے پرستا شیر مبلہ کی پڑی یا مرزا پڑی میں نے توجہ سے مبلہ کیا اللہ عز و جل نے مجھ کو آباد کیا اور زوجہ صاحب اخیت کی اب اولاد صائم کا امیدوار ہوں آگے میں ہمیشہ پیار رہتا تھا اب کے سال اللہ کے فضل سے میرے بدن پر پھوڑا پھنسی نہیں اور وہ باطنی تعین اور فتوحات جو اللہ عز و جل نے اس عاجز پر کی ہیں نہ بیان کرتا ہوں اور نہ مناسب جانتا ہوں اور مرزا کا حال تو ظاہر ہے اور اسکے مریدوں کا یہ حال ہے (کتنی

خاص مرید مرزا کے اسی عرصہ میں بیساکی ہو گئے۔ ”ایک کاتام اس محل، دوسرا کا یوسف خاں تیرے کا نام محمد سعید“ اب اہل انصاف دونوں صاحبوں کے قولوں کو ملاحظہ کریں کہ مرزا قادیانی اپنے مخالف پر سال بھر کے اندر اثر مبلغہ کے ظہور کو بیان کرتے ہیں یعنی اس مدت میں لعنت کا ظہور اس پر ہو گا ان کے مخالف مولوی صاحب مبلغہ کا عمده اثر ڈیڑھ سال کے بعد خدا کے متعدد انعامات بیان کرتے ہیں۔ ایک انعام یہ کہ پہلے ان کا نکاح نہیں ہوا تھا۔ مبلغہ کے بعد ان کی شادی ہو گئی یہ وہ بڑا انعام الہی ہے جسے خاص و عام سب شادی کہتے ہیں دوسرا انعام یہ ہے کہ نیک بیوی ملی تیسرا انعام یہ ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ بیوی حاملہ ہوئی اور اولاد کی امید ہوئی۔ اس کے بعد اولاد ہوئی یا نہیں ہوئی۔ اس کا ہم کو علم نہیں ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ جس مدت میں لعنت کا اثر مرزا قادیانی کے کہنے کے موجب پڑنا چاہیے تو اس مدت میں کوئی برادر نہیں پڑا بلکہ یہ خوشی کی امید ہوئی چوچہ انعام یہ ہے کہ پہلے بیار ہے تھے مبلغہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے صحت عذایت کی پانچوں باطنی متعدد نعمتوں کا اجاتی اظہار کرتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مبلغہ کا براثر اور لعنت کا ظہور ان پر نہیں ہوا۔ بلکہ مرزا قادیانی پر متعدد اثر ہوئے ایک یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویں کی صداقت ثابت کرنے کے لیے اپنے مخالف سے مبلغہ کیا مگر ان کی لعنت کا اثر مخالف پر کچھ نہ ہوا بلکہ انہیں پر ہوا اور متعدد طریقے سے ہوا ایک یہ کہ اپنے اقرار سے اپنے متعدد دعویں میں جھوٹے ہوئے کیونکہ صاف لکھتے ہیں کہ ”میری طرف سے بعد مبلغہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو“ مبلغہ کے بعد نشان کا ظہور یہی ہے کہ مخالف پر لعنت کا اثر اعلانی طور سے ظاہر ہوئی میں مرزا کی بدوعا ہے اس کا ظہور مولوی صاحب پر ہوتا چاہیے تو انہیں ہوا بلکہ مرزا قادیانی پر ہوا اور وہ اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے مولوی صاحب کے اشتہار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسی عرصہ میں تین پیشینگوں میں مرزا قادیانی کی اور بھی جھوٹی ہوئیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توریت مقدس نے اور قرآن مجید نے تین مرتبہ مرزا کے جھوٹے ہونے پر گواہی دی کیونکہ دونوں کلام الہی یہ شہادت دیتے ہیں کہ جس مدعی کی ایک پیشینگوں کی بھی جھوٹی ہوتی ہو تو وہ جھوٹا ہے اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی میں دیکھئے، حضرات مرزا بیان آنکھیں کھول کر اس اعلانیہ بیان کو ملاحظہ کریں کہ کس خوبی سے مرزا قادیانی پر لعنت کا اثر ظاہر ہوا اور مرزا قادیانی مولوی عبدالحق صاحب کے مبلغہ سے جھوٹے ثابت ہوئے اور ہزاروں اشتہارات ان کے کذب کے اظہار میں شائع ہو گئے پھر اب ان کے لیے مبلغہ بیکار اور تحسیل حاصل نہیں تو کیا ہے خدا کے لیے کوئی حق بات تو زبان سے فرمائیے مگر یہ آپ

سے بہبیس سکتا کیونکہ مرزا کے اثر نے آپ کی راستبازی کو متاثر یا ہے مرتaza قادیانی مولوی صاحب کی یہ اعلانیہ صداقت اور کامیابی دیکھ کر حیران ہو گئے اور دو برس تک سوچتے رہے کہ اس جھوٹ کو کیوں نکر پوشیدہ کروں تیرے برس یہ خیال کیا ہو گا کہ ان کا اشتہار ایک دو مرتبہ چھپ گیا اور صرف چنگاب کے بعض مقاموں میں شائع ہوا چند روز کے بعد اس کا پتہ بھی نہ رہے گا، اس لیے محقق کو فریب دیتے ہیں اور (ضمیرہ انجام اکتمص ۲۵ خرداد ۱۹۰۹ء) میں اپنے مخالف علماء کو بہت کچھ لعن طعن کر کے اور مکالم بے تہذیب کا جامد ہمکن کر صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں۔ ”اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبدالحق کے مباهلہ میں اس طرف سے کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہو مگر جو صادق کے سامنے مباهلہ کے لیے آیا ہے کسی قدر تو بعد مباهلہ ایسے امور کا پایا جاتا چاہیے جن پر غور کرنے سے اس کی ذلت اور نامرادی پائی جائے اور اپنی عزت دکھلانی دے۔

(ضمیرہ انجام اکتمص ۲۶ موری ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء)

ناظرین: مرتaza قادیانی کی اس بناوٹ پر غور فرمائیں۔ تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ عبدالحق کے مباهلہ میں اس طرف سے (یعنی میری طرف سے) کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہے۔ یہ قول مرتaza قادیانی کا ہے، وہ بددعا کی نسبت اپنا واقعہ اپنی حالت تردد اور ٹک کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگرچہ کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہے یہ کسی ابلدہ فرمی ہے اے دشمن حق، مباهلہ تو اسی کو کہتے ہیں کہ طرفین سے جھوٹے پر لعنت کی جائے اور جب طرفین سے بددعا نہیں کی گئی تو مباهلہ ہی نہیں ہوا پھر یہ کہنا کہ عبدالحق سے مباهلہ ہوا۔ بعض جھوٹ ہوا مگر بحمد اللہ کہ ابھی انہیں کے قول سے بددعا کرنا اور اپنے اقرار سے ان کا جھوٹا ہونا اور مولوی عبدالحق صاحب کا صادق ہونا ثابت کر دیا گیا۔ اس اعلانیہ جھوٹ اور کذب اپنی کے بعد جھوٹی باتیں بنانا اور اپنے نعمتوں کا اظہار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض کفار و منکرین کی نسبت فرمایا ہے۔

”يَضْمُونَ قُرْآنَ مجِيداً مِّنْ كُلِّيْجَهْ آيَا ہے مختصرًا سورہ والغیر ۱۵-۱۶ میں ارشاد“ فاما إِنَّ الْأَنْسَانَ إِذَا مَا ابْتَلَهُ رَبُّهُ فَأَنْكَرَهُ وَنَعْمَدَ فَيُقَوِّلُ رَبِّيْنِي أَنْكَرْتُهُنَّ وَأَمَا إِذَا مَا ابْتَلَهُ فَقَدْرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيُقَوِّلُ رَبِّيْنِي أَهَانَنَ“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض انسان کا امتحان اور اس کی آزمائش اس طرح کرتا ہے کہ مجھ کو اللہ نے کرم اور معظم بنایا ہے اور جس کا امتحان تنگی معاش وغیرہ سے وہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو اللہ نے کرم اور معظم بنایا ہے اور جس کا امتحان تنگی معاش وغیرہ سے کیا گیا وہ سمجھتا ہے کہ میری اہانت کی، اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کے مقبول ہونے کی یہ علامت

نہیں ہے کہ دنیا میں قورمہ پلاو کھائے اور روپیے پیسہ بہت مل جائے جسے مرزا قادیانی مقبولیت کا نشان سمجھتے ہیں اور دنیا میں کچھ تجھے حالی سے گذارنا اہانت سمجھتے ہیں حالانکہ اکثر انبیاء کی زندگیاں تجھے حالی سے گذری ہیں۔ کہ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور بہت کچھ انہیں راحت و آرام اور دولت دے کر انہیں بھول میں ڈالتے ہیں اور پھر ایک بارگی انہیں پکڑتے ہیں اسی کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی پر کھدرا حلقوں پر پہلے ان کا کاذب ہونا اعلانیہ طور سے ثابت کر دیا پھر ان کو ایسی نعمتیں دیں جن سے مرزا قادیانی اپنی ہلاکت اور کلام الہی کی شہادت کو بھول گئے اور اپنی سرکشی میں ترقی کر گئے آخر کار نہایت بربی حالت اور اسی ناگفتہ پر صورت سے مرے کے خاص مریدوں نے مرنے کے بعد ان کا چھرو دکھانا روانہ رکھا اور غالباً اسی مبارکہ کا اثر سے ایسی صوت ان کی ہوئی اور ان کے قول کے بمحض ہوئی۔ کیونکہ خود انہوں نے اپنے مبارکہ کا اثر یہ بیان کیا تھا کہ اگر ایک سال کے اندر میرا ایشان ظاہر ہو (یعنی میری لعنت کا اثر مختلف پر ظاہر ہو) تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں اور صوت کی سزا کے لائق ہوں وہی ہوا اور اپنی زندگی کی نسبت جو پیشین گوئی کی تھی اس سے بہت پہلے خاک میں جاتے اس کی تفصیل شہادت آسمانی مطبوعہ مولکیر ۱۳۳۳ھ کے آخری ورق پر کی گئی ہے شاائقین حق ملاحظہ کریں۔

حاصل کلام: جناب خلیفہ قادیانی اور مدیر صاحبان کی خدمت میں پیش کر کے قول حق یا جواب کا یہ خیر خواہ خواتین گار ہے پہلے مختصر مضمون ۲۰ رجب المرجب کو بیجا گیا تھا چھپنے کے وقت تک ایک مینے سے زیادہ ہوا مگر جواب کا پتہ نہیں ہے اور ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ مرزا ای جواب سے عاجز ہیں، اس تحریر سے مرزا ای مبارکہ تم وجد سے بیکار ثابت ہوا۔

چہلی وجہ! مبارکہ اسی بات پر کیا جاتا ہے جس کا حق یا ناقص ہونا ثابت نہ کر دیا گیا ہو۔ اور جس کا کاذب اور ناقص پر ہونا متعدد ولیوں سے اور مدعی کے پختہ اقراروں سے ثابت کر دیا گیا ہو جیسا کہ مرزا تحقیق قادیان کا کاذب ہونا قرآن و حدیث کے علاوہ ان کے قسمیہ اور الہامی اقراروں سے ثابت کر کے وہ رسائل ایڈیٹر الفضل اور خلیفہ قادیان کے پاس بھیج دیئے گئے۔ جن میں ستاون اقرار مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کے ثبوت میں دکھائے گئے ہیں پھر ایسے یقینی کذاب کی صداقت پر کون ایماندار فہمیدہ مبارکہ کر سکتا ہے اور اس کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

دوسری وجہ! یہ کہ امت محمدیہ میں مبارکہ سے ایسی یقینی بات ثابت نہیں ہو سکتی جس پر کفر و اسلام

موقوف ہو کہ اس کے ماننے سے مسلمان ہو جائے اور نہ ماننے سے کافر تھیں ہو سکتا، اس لیے مرزا قادیانی مدعی بوت کے صدق و کذب پر مبہلہ کرنا محض فضول اور بیکار ہے۔

تیسری وجہ! یہ کہ مرزا قادیانی نے مولا نا عبدالحق صاحب سے مبہلہ کیا اور بدعا بھی اس میں کی گمراں بدعا کا اثر مولا نا صاحب پر کچھ نہیں پڑا بلکہ وہ اس معیاد میں نہایت خوش و فرم رہے تھے جس میں مرزا قادیانی نے اپنے لعنت پڑنے کا وقت بیان کیا تھا بلکہ مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بوجب جھوٹے اور خس کم جہاں پاک کے مستحق ہوئے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔
خیر خواہ

ابو محمد اسحاق رحمانی

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆☆..... مرزا قادیانی سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہر یہ
ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

☆☆..... قادیانی کا ذبیحہ کسی حال میں بھی حلال نہیں بلکہ
مردا ہے۔

☆☆..... مرزا یو میرے اس سوال کا جواب دو کہ 52 سال
جھوٹ بننے والا مُسْعِم موعد کیسے بن گیا؟۔

☆.....☆.....☆

خاتم النبیین کا نبی بعده نہ ہے

خاتم النبیین یعنی کلام الٰہی میں
ختم نبوت فی الاسلام کی بشارت

صحیفہ رحمانیہ

(۲۱)

حضرت مولانا محمد اسحق مونگیروی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

خاتم النَّبِيِّنَ يعْنِي كَلَامُ الْهَبِيِّ مِنْ

خَتْمِ الْعِوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ كَيْ بَشَارَتْ

جس میں ختم نبوت کے دلائل اور مرزا قادریانی کے کذب کی روشن برائیں دکھائی گئی ہیں
ٹالیں حق ضرور ملاحظہ کریں۔

اس کی مختصر توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سرور انبياء علیہم السلام کی وہ صفت بیان فرمائی جو حضرت موسیٰ وغیرہ انبياء علیہم السلام میں نہیں پائی گئی تقصید یہ ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو شل موسیٰ وغیرہ کے نہ سمجھنا کہ ان کی نبوت کا اثر اور فائدہ ان کی زندگی تک محدود رہا تھا اور ان کے انتقال کے بعد دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی، محمد مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والرَّحْمَۃ) کی وہ شان ہے کہ آپؐ کا آفتاب نبوت قیامت تک درخشان رہے گا اور آپؐ کی امت اس سے مستفید ہوتی رہے گی اور آپؐ کی ہدایات اور احکام کی تعلیم آپؐ کے علمائے کرام کرتے رہیں گے تو جو بجائے انبیا کے ہیں اور آپؐ کا سچا ماننے والا کسی طرح دائیٰ جہنم کا مستحق نہ ہو گا، مرزا غلام احمد قادریانی جو حضور انور علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثلث قرار دے کر آپؐ کے بعد انبیاء کا آتا قرار دھاتا ہے اور ان کے نہ ماننے سے آپؐ کی امت کو جہنمی کہتا ہے وہ حضور انور علیہ السلام کی اور آپؐ کی امت کی نہایت ہنگ کرتا ہے اور حضور انور سرور انبياء اور آپؐ کی امت کو بہترین امت نہیں مانتا اور صریح آیات قرآنیہ کا مکمل ہے، آپ اس کی زیادہ تشریح ملاحظہ ہو۔

بعد محمد خداونگت سر و اخیاء علیہ اصلوٰۃ والہا کے ناظرین حق میں بغور ملاحظہ کریں۔ لفظ خاتم النبیین جو اس مضمون کے عنوان پر بلکہ جملی لکھا گیا ہے عربی لفظ ہے اس کے وہی معنی ہوں گے اور بالضرور وہی ہوتا چاہیں جو عرب کے محاورہ اور ان کی بول چال میں مروج تھے اور اب تک ہیں کیونکہ قرآن مجید خاص محاورہ عرب میں تازل ہوا ہے اسی وجہ سے کسی ذی علم یا بے علم کو جائز نہیں ہو سکتا کہ ان معنی کو چھوڑ کر دوسرے معنی بیان کرے اس کو اس طرح سمجھ لینا چاہیے کہ غالب دہلوی کے رسالہ اردو معلیٰ کے ہر جملہ کے وہی معنی ہوں گے جو اہل زبان دہلی سمجھتے ہیں اب اگر کوئی بہگالی یا کالمی اس کے دوسرے معنی اپنے خیال کے بوجب کرنے لگے تو ہرگز وہ قابل اعتبار نہیں ہوں گے بلکہ اس کی جہالت بھی جائے گی اور اگر ایسا کرے گا تو اسے تحریف کہا جائے گا جس کی نہ مدت قرآن مجید میں آئی ہے اور اس کا الزام یہود کو دیا گیا ہے کیونکہ یہود یوں کی عادت یہ ہو گئی تھی کہ اپنے غلط مدعا اور جھوٹی باتوں کے ثابت کرنے کے لیے توریت میں لفظی اور معنوی تحریف کرتے تھے اور توریت کے اصلی معنی اور مطلب بدل کر عوام کو اپنے غلط مدعا کا ثبوت توریت سے بتاتے تھے بعینہ یہی حال مرزا یوں کا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا کہ لفظی تحریف کا دروازہ تو بند کر دیا، البتہ معنوی تحریف متعدد گروہ کرتے ہیں مثلاً تیر ہوں صدی کے درمیان میں ایک گروہ بابی پیدا ہوا جس کے ماننے والے یورپ اور امریکہ اور روسیوں میں زیادہ ہیں، یہ گروہ قرآن مجید کو مان کر یہ کہتا ہے کہ ہمارے رسول نے شریعت محمد یہ کو بالکل منسون کر دیا، اور ہماری کتاب نے احکام محمد یہ کو بدل دیا مثلاً ماں بیٹی بہن سے نکاح حرام تھا، ہماری کتاب کی رو سے ان سے نکاح جائز ہو گیا، اب مرشد کی یہوی کے سواب سے نکاح کرنا جائز ہے، مرزا یوں کو اتنی جرأت تو نہ ہوئی کہ ماں بہن کو اپنے لیے جائز کر لیتے اور دوسری یہوی کی ضرورت نہ پڑتی۔

اب دیکھا جائے کہ یہ گروہ کیسی حکم آجیوں میں تحریف کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرتا ہے اسی طرح مرزا گروہ اپنے خیال میں غیر تصریحی ثبوت کو ثابت کرنے میں خوب زور لگا کر عجیب عجیب طرح کے معنی بیان کر کے عوام کو فریب دیتے ہیں اور یہود یا نہ تحریف معنویہ کا نمونہ دکھاتے ہیں چنانچہ لفظ خاتم النبیین کی تحریف خوب ہی دل کھوکھ کر کی ہے اور عجیب عجیب طرح کے معنی بیان کیے ہیں اور اعلانیہ جھوٹ بول کر عوام کو فریب دیا ہے، صحیح معنی کی شرح ملاحظہ ہو۔ خاتم النبیین میں دو لفظ ہیں خاتم اور النبیین، قرآن مجید میں لفظ خاتم و طرح سے آیا

ہے یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اکثر پڑھنے والوں نے خاتم کی تکویر سنا ہے اور بعض نے زیر سنا ہے اگرچہ ہندوستان میں زیر ہی رانگ ہو گیا ہے اور جملاء اسی کو ہی صحیح سمجھتے ہیں (حالانکہ دونوں قرائیں صحیح ہیں) اس لفظ کے کئی معنی ہیں مہر کو بھی خاتم کہتے ہیں اور انگوٹھی کو بھی کہتے ہیں اور آخری کو بھی کہتے ہیں مگر عرب کی بول چال میں جب یہ لفظ کسی جماعت کی طرف مضاف ہوتا ہے جس طرح عنوان بیان میں انبیا کرام کی جماعت کی طرف مضاف کیا گیا ہے اور خاتم النبین کہا گیا ہے اس حالت میں اس کے ایک ہی معنی ہیں یعنی آخر النبین، اس کے دوسرے معنی نہیں ہو سکتے چنانچہ کتاب سان العرب (جو اہل عرب کے نزدیک نہایت معتبر اور مستندافت ہے) اس میں محاورہ عرب سے اس کے معنی آخر کے بیان کر کے قرآن مجید کی وہ آیت نقل کی ہے جس میں حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کی صفت میں لفظ خاتم النبین آیا ہے اور اس کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں اے آخر ہم یعنی خاتم النبین کے معنی آخر النبین کے ہیں یعنی تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے اس کے سوا کوئی دوسرے معنی نہیں کیے اس کی پوری عبارت اور مطلب ملاحظہ ہو۔ اصل عبارت اس کی یہ ہے۔

ختام القوم و خاتمهم اخرهم و محمد ﷺ خاتم الانبیاء
عليه و عليهم الصلوة والسلام والخاتم من اسماء النبي ﷺ و في
التزيل العزيز ما كانَ مُحَمَّدًا إِبْرَاهِيمَ فِي رَجَالِكُمْ وَلَكِنَ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ
النبيين اى اخرهم (سان العرب ج ۲۵ ص ۲۵)

ختام القوم اور خاتم القوم تکویر اور خاتم القوم تکویر آخر قوم کو کہتے ہیں یعنی جب لفظ خاتم یا خاتم خاتم کو ایک جماعت کی طرف مضاف کریں تو اس کے معنی آخر اور انہا کے ہوتے ہیں اور آخر حضرت خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم دونوں آپ کے نام بھی ہیں اور قرآن مجید میں ”جوما کان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبین“ آیا ہے وہاں خاتم النبین کے معنی آخر النبین کے ہیں یعنی تمام نبیوں کے آخر میں آنے والے آپ کے بعد کوئی جدید نبی کسی مرتبہ کا نہیں آئے گا اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ خاتم النبین کے معنی کے بیان میں صاحب سان العرب نے کس قدر تفصیل کی ہے مگر اس کا کہیں اشارہ بھی نہیں کیا کہ نبین سے خاص انبیاء مراد ہیں اگر کسی طرح کی تخصیص ہوتی تو ضرور بیان کرتے تاکہ اصلی مدعا ظاہر ہو جاتا اس سے ظاہر ہوا کہ تخصیص کرنا بلا دلیل ہے اور تحریف محتوی ہے۔

جب یہ لفظ قرآن مجید کا ہے اور جن کی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا ان کا قطعی فیصلہ ہے کہ اس کے معنی آخر النبین کے ہیں تو کلام الہی کے نفس قطعی سے ثابت ہو گیا کہ حضرت سرور انبیاء محمد رسول اللہ ﷺ آخر النبین ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سرور انبیاء محمد صطفیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء آئے ہیں خواہ عالی مرتبہ یا کم مرتبہ سب کے بعد آخر میں ہمارے رسول کریم ﷺ سمجھے گئے، آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا، اس کی وجہ یہ ہے ہر کہ وہ پررشن ہو جائے کہ حضور انور علیہ السلام کی نبوت وہدایت کا اہات قیامت تک روش رہے گا اور آپ کے خادم علیے امت اس روشنی سے مستفید ہو کر ساری امت کو فائدہ پہنچاتے رہیں گے اور یہ علامہ وزیر اللہ الانبیاء کے معزز خطاب سے شرف رہیں گے یہ وہ عزت اور مرتبہ ہے جو حضور انور کے پیشتر کسی نبی کو نہیں ملا۔ پیشتر ہر نبی کے بعد دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی، اس مختصر بیان میں تو ختم نبوت کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا اور اس کی تفصیل رسالت ختم النبیوں فی الاسلام میں کی گئی ہے اور قرآن مجید کی دس آیتوں سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے اور خاتم النبین کے معنی متعدد کتب لغات کامل سے بیان کئے ہیں، جس سے بالقین ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالقین جھوٹا ہے اب اس کی تصدیق و تفصیل جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائی ہے اور ایسے جھوٹے دعیوں کی میثیں کوئی کی ہے جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ارشاد ہے۔

..... وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أَمْتَى كَذَابُونَ لَفْوُنَ كَلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَ إِنَّ
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ، (مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ و ترمذی ج ۲ ص ۳۵۴ و ابو داود ج ۲ ص ۲۲۸)

”جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے اور ان میں پر ایک دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں حالانکہ میں تمام انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔“

اس حدیث میں پہلے حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے جھوٹے دعیاں نبوت کو جھوٹا فرمایا کر ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں جملہ ”وَأَنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ“ فرمایا جس کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے خاتم النبین فرمایا ہے جس کے معنی ہیں آخر النبین کے مگر حضور ﷺ نے اس کی دوسری تفسیر بیان کرنے کی غرض سے الفاظ بدل دیئے اور لانی بعدی فرمایا یعنی میرے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہو گا یہ عموم اس وجہ سے ہوا کہ لفظ نبی نکرہ

ہے جو ہر قسم کے نبی کو شامل ہو یعنی جس پر نبی کا لفظ بولا جائے خواہ وہ تشریع ہو یا غیر تشریعی ظلی ہو یا
بروزی طفیل ہو یا غیر طفیل اور جو قسم نکلے سب کو یہ لفظ شامل ہے، پھر اس پر لانی جس کا لا کر یہ فرمایا کہ
کسی قسم کا کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے یعنی کسی انسان کو کسی قسم کی نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا، اس سے
لفظ انہیں کے معنی کی کامل تشریع ہو گئی کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ
جناب رسول اللہ ﷺ تمام انجیاء کے آخر میں ہیں خواہ کامل ہوں یا کم مرتبہ کے ہوں، آپ کا وہ
عالیٰ مرتبہ اور وہ شان رحمت ہے کہ آپ کامانے والا کسی کے نہ ماننے سے جہنمی نہیں ہو سکتا اس
لیے آپ کے بعد کسی نبی کا آنا آپ کی نہایت کسر شان ہے کہ آپ کامانے والا دوسرا کے
نہ ماننے سے آپ کے سایہ رحمت میں آ کر پھر وہ سخت رحمت میں پڑ جائے اور جہنم کا مستحق ہو
جائے اور آپ کی رحمت عامہ اس کے کچھ کام نہ آئے اور وہ جدید نبی آپ کی شان رحمت کو
ملیا میث کر دے جیسا کہ مرزائے قادریان نے تمام جہان کے محدود یون کو جہنمی بنا کر آپ کی عالی
شان کو اپنے خیال میں پامال کیا ہے صد ہزار لمحت کا ہارا یہ جھوٹ کے گلے میں کس قدر رافوس
ہے کہ مسح موجود ہونے کا دعویٰ کیا اور دو چار عیسائیوں کو بھی تو مسلمان نہ بنا سکے، مگر چالیس
کرو مسلمانوں کو کافر بنا دیا مسح موجود اسی لیے آئے تھے؟

اس حدیث کو ثوبان، ابو ہریرہ، ابن عمر، شرہاب، جدab ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اصحاب
کرام سے صحیح مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد وغیرہم نے روایت کیا ہے یعنی صحاح ستہ کی متعدد اور مستند
کتابوں میں متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے یہ حدیث نہایت قابل غور کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ
اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ دو باتوں کی پیشیں گوئی فرماتے ہیں ایک یہ کہ میرے بعد
جھونٹے مدی نبوت آئیں گے دوسرے یہ کہ کوئی نبی میرے بعد میتوڑ ہونے والا نہیں ہے، اس
مدعا کو مختلف اوقات میں متعدد طریقوں سے آپ نے بیان فرمایا ہے ایک تو یہ بیان ہوا۔

۱..... کنز العمال کی جلد ۶ میں ثوبان کی روایت میں یہی الفاظ ہیں: بھر ایک لفظ کے۔

۲..... (صحیح بخاری ج اص ۵۰۹ باب علامات نبوة فی الاسلام) میں قرب قیامت کی علامات
میں بیان ہے۔ ”یعث دجالون کلابون فربیا من للالین کلهم بزعم الله رسول الله“
یعنی قیامت کے قریب تیس جھوٹے دجال اُنھیں گے اور ہر ایک نبوت کا دعویٰ

کرے گا۔

۳..... ترمذی میں ہے۔

”لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّىٰ يَعْثُ كَذَابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثَيْنَ كَلْهُمْ يَزْعُمُ اهْ رَسُولُ اللَّهِ“ (ترمذی جلد ۲ ص ۳۵) باب ماجاء لانتقام الساعة حتى يخرج كذابون
یعنی جب تک دنیا میں قریب تھیں کے جھوٹے دجال پیدا نہ ہو لیں گے قیامت قائم نہ ہو گی۔

۵..... پانچویں حدیث (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۰ باب الناس تعالیٰ القریش) میں جابر بن سرہؓ سے روایت ہے۔ ”سمعت النبي ﷺ ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم“
”جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے اپنی تمام امت سے فرمایا کہ قیامت کے قریب جھوٹے مدی ہونے والے میں ان سے بچو۔“

جمھوٹوں کے آنے کی اور ان سے بچنے کی تاکید کس طرح ہو رہی ہے؟ مگر کسی جدید نبی کے آنے اور اس پر ایمان لانے کا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا حالانکہ اس کا ذکر بھی ضرور تھا تیری چوئی اور پانچویں حدیث میں نہایت صاف طور سے یہ بیان ہے کہ ان جھوٹے مدیوں کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد سے قیامت تک کوئی وقت یعنی نہیں ہے بلکہ الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت میں زیادہ ہوں گے یعنی اگرچہ جھوٹے مدی رسول اللہ ﷺ کے آخر وقت سے شروع ہو گئے مگر قیامت تک ان کا سلسلہ آہستہ آہستہ رہے گا، کوئی وقت ایسا نہیں ہو سکتا کہ کہا جائے کہ اس پیشین گوئی کا وقت تمام ہو گیا، اب پچھے نبی آسکتے ہیں کیونکہ حدیث کے الفاظ اس کے بالکل خلاف ہیں، اگرچہ نبی آتے تو ان حدیثوں میں ضرور ان کا بیان ہوتا کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے ڈرانا اور بچانا ضروری تھا اسی طرح اگرچہ نبی آنے والے تھے تو ان پر ایمان لانے کی ترغیب ہوتی اور ضرور ہوتی، کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے بچنے کی ضرورت ہے اس طرح ہمتوں پر ایمان لانا فرض ہے اس لیے کسی حدیث میں مثلاً آتا کہ ”ان انبیاء اللہ سبیعت تحت نبوتی فامنوا بهم“، مگر اس مضمون کا تو ایک روایت میں بھی پتہ نہیں ہے اور جھوٹوں کے بیان میں متعدد حدیثیں مختلف طور سے آئی ہیں اور بعض میں اسکے بعد نہایت صفائی سے ”لانبی بعدی“ فرماتے ہیں اور قریبینہ ماسبق اور ماحت سب عموم پر شہادت دیتے ہیں اور جنس نبی کی نفعی ثابت ہوتی ہے، مگر اس کے خلاف آنکھوں پر جہالت اور تعصّب کی پتی پاندھ کر ان

حدیثوں میں بلا دلیل تخصیص کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور عوام کے فریب دینے کو وہ اقوال پیش کیے جاتے ہیں جو کسی دلیل عقلی اور نقلي سے خاص کئے گئے ہیں اس پر ذرا غور نہیں کرتے کہ کس کس طریقے سے حضور علیہ السلام نے سچے نبی کے ہونے کی عام طور پر نقی کی ہے اور خصوصیت کا کہیں اشارہ بھی نہیں فرمایا ہے جس کو دعویٰ ہو وہ کوئی حدیث پیش کرنے اس بیان میں پہلا طریقہ ”لانبی بعدی“ ہے اس طریقے کی چند حدیثوں اس وقت پیش نظر ہیں جن میں تخصیص کا کہیں اشارہ بھی نہیں ہے۔

۶..... طریقہ یہ ہے ”انا اخْرُ الْأَنْبِيَاءُ“ میں تمام انبیاء کے آخریں ہوں (ابن بیچ ص ۲۹)

۷..... طریقہ تاکید کے ساتھ ”فَإِنَّ أَخْرَ الْأَنْبِيَاءَ“ اس میں شہہر نہیں کہ میں تمام انبیاء کے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۶) آخریں ہوں۔

۸..... طریقہ ”أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ“ میں تمام انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں۔ (کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۷۰ حدیث نمبر ۳۳۹۹۹)

ان تین طریقوں میں تو لا نبی بعدی کی طرح لائفی جنس کا نہیں ہے اور لائفی الاعلیٰ کا فریب کچھ جمل نہیں سکتا۔

۹..... طریقہ ”أَنَّهُ لَآنِي بَعْدِي وَسِيقُونُ خَلْفَاءَ“ اس میں شبہ نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹۱) اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے لفظ سیکون خلفاء فرمایا کہ نہیں صاف طور پر مطلق نبی کے ہونے کی نقی فرمادی اور نہایت صاف طور سے دو پیشگوئی آپ نے فرمائیں اول کسی قسم کے نبی کے نہ ہونے کی اور دوسرے خلیفہ کے ہونے کی اگر کسی قسم کا کوئی نبی ہوتا تو یہاں ضرور اس کا ذکر فرماتے۔

۱۰..... وساں طریقہ ”لَمْ يَقِنْ مِنَ الْبِيَةِ الْأَمْبِرَاتِ“ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ اباب الرؤيا الصالحة مسلم ج ۱ ص ۱۹۱ اباب النہی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود)

یعنی نبوت کا کوئی حصہ اور کوئی شعبہ اور جزء باقی نہیں رہا، صرف عمرہ خواہیں باقی ہیں اس کا حاصل یہ ہوا کہ نبوت کے اجزاء میں جن کا ہوتا نبی کے لیے ضروری ہے اب ان اجزاء میں سے کوئی جزء کسی کو نہ طے گا، صرف ایک حصہ اس کا امت محمدیہ کے نیک لوگوں میں پایا جائے گا، یعنی صالحین امت محمدیہ خواب و یکھیس گے اور اس کا ظہور ہوگا، اس صحیح ترین حدیث نے ظلی، بروزی، ہر طرح کی نبوت کی نقی کردی اور نہایت صاف طور سے ثابت کر دیا کہ رسول اللہ کے بعد کسی کوئی طور

کی نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا، اور نبوت کا جز اور جو حصہ باقی رہا ہے اس سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اسی وجہ سے حدیث میں صاف طور سے فرمادیا کہ لِمْ يَقِنُ مِنَ النَّبُوَةِ یعنی نبوت کا کوئی جز اور کوئی حصہ باقی نہیں رہا بجو کچی خواب کے۔

..... طریقہ این عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا اور انہوں نے جواب دیا۔

”فَقَالَ آدُمْ مَنْ مُحَمَّدٌ قَالَ آخِرُ وَلَدُكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ“

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۵۵ حدیث نمبر ۳۲۱۳۹)

یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ جتنے انبیاء تمہاری اولاد میں ہوں گے ان سب کے آخر میں یہ تمہارے بیٹھے نبی ہوں گے۔

اس روایت میں کوئی ہنادث مرزاں یوں کی نہیں جل سکتی اس میں تو نہایت صاف طریقہ سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں جس قدر انبیاء ہوں گے عالی مرتبہ یا کم مرتبہ سب کے آخر میں محمد رسول نبی ہوں گے آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

ناظرین احادیث نمکورہ اور ختم نبوت کے طریقوں کے بیان سے کس قدر روش ہو رہا ہے کہ جانب رسول اللہ نے عقیدہ ختم نبوت کو اس قدر ضروری اور سنتهم بالشان سمجھا تھا کہ متعدد اصحاب سے مختلف اوقات میں صاف بیانی کے مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہے۔

تاکہ کسی کم علم، ناقص فہم کو بھی اس کے بھتھنے میں کوئی غدر نہ رہے، مگر قادیانی مبلغ اپنی کمائی کی دھن میں حواس باختہ ہو گئے ہیں کہ علم احادیث صحیحہ قطعیہ کے مقابلہ میں قول لا فتنی الا علی خیش کرتے ہیں اور لا صلوٰۃ الابفاتحة الكتاب کو دیکھاتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ لا فتنی الاعلیٰ کی خصوصیت تو چشم دید اور ہاتھوں کے حس معائنہ اور مشاہدہ کر رہی ہے کہ بے انتہا دوسرے جوان موجود ہیں اس لیے لا فتنی سے ایک خاص صفت کے جوان مراد ہیں اگر خاص جوان مردانہ لیے جائیں تو معائنہ اس جملہ کو جھوٹا قرار دے گا، لائبی بعدی میں تخصیص کی کوئی دلیل ہے؟ اسی طرح ”لا صلوٰۃ الابفاتحة الكتاب“ کو دوسرا حدیث فرآۃ الامام فرآۃ له“ سے خاص کر رہی ہے مبلغ قادیانی کیوں اپنے ایمان کو تباہ کرتے ہیں اور دو اگنی جہنم میں گردانا چاہئے ہیں اسے خوب سمجھ لو کہ لائے فتنی جنس کا کلام عرب میں عام فتنی کے واسطے موضوع ہے، ہاں البتہ

جہاں عقلی یا نعلیٰ کافی دلیل اس کے خلاف پر ہوگی اس وقت وہ خاص ہو جائے گا۔ اب قادیانیوں کا لانبی بعدی کو خاص کرنا ایسا ہتھ ہے جیسے کوئی بت پرست لا اللہ الا اللہ کو خاص کرے اور یہ معنی کہے کہ جو معبود عالی مرتبہ ہے وہ اللہ ہے اس سے جھوٹے معبودوں کی نفعی نہیں ہوتی جو کم مرتبہ کے ہیں اب اگر آپ بت پرستوں کے شریک ہوں اور کلمہ طیبہ کے لائے نفعی جنس میں خصوصیت کے قائل ہوں اور جھوٹے معبودوں کو مانیں تو ہم آپ سے خطاب چھوڑ دیں گے اور اگر آپ ان کے معبودوں کو تسلیم نہ کریں اور کلمہ لا اللہ سے عام معبودوں کی نفعی ثابت کریں گے تو لانبی بعدی میں بھی آپ کو عام نفعی ثابت کرنی ہوگی کوئی خصوصیت آپ ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ الفاظ عرب محاورہ عرب میں جس معنی کے لیے موضوع ہیں اس سے جو مطلب سمجھا جاتا ہے وہی مطلب ہر عربی جملہ کا ہوتا ضرور ہے البتہ بعض وقت کسی دلیل عقلی یا نعلیٰ سے اس کے خلاف ہو سکتا ہے جس طرح مبلغ قادیانی نے چند جملے لکھے ہیں ان میں دلیل عقلی یا نعلیٰ خاص کرنے کی موجود ہے جیسا کہ بیان کیا گیا، یہاں تک ختم نبوت کے ثبوت میں بارہ حدیثیں بیان کی گئیں اور مبلغ مرزاں کی شہادات کا جواب دیا گیا، اس کے بعد چند حدیثوں کی تفصیل اور بھی ملاحظہ کیجئے۔

..... حدیث۔ صحیح ابن ماجہ میں دجال کے بیان میں ایک طویل حدیث نہ کوہرے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے نہایت ہی صفائی سے اپنی امت سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔

آنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنْتُمْ أَخِرُ الْأَمْمِ۔ (ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال ص ۲۹۷)

یعنی میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم تمام امتوں کے آخر میں ہو۔ نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ تھہارے بعد کوئی امت ہے یعنی امت محمدیہ کے بعد کوئی مرزاں یا غلامی یا علمدی یا احمدی امت نہ ہوگی۔

خوب خیال رہے کہ یہاں الانبیاء میں اور الامم میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہے جو تخصیص کرے وہ بلا دلیل حدیث نبوی میں یہودیانہ تحریر یعنی کرتا ہے اس حدیث میں حضور انورؓ نے لفظ خاتم نبیین فرمایا بلکہ اس پر جگہ ایسا صاف لفظ فرمایا ہے جمال بھی سمجھتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے آپؐ کو آخر الانبیاء فرمایا جس کے معنی تمام و خاص ہر ایک بے تکلف بھی سمجھتا ہے کہ ہمارے رسول اللہ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لائے۔ آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی یہ تو پہلا جملہ حدیث کا ہے دوسرا جملہ یعنی آنتم آخرُ الْأَمْمِ نے پہلے جملے کی تاکید اور تشریع کر دی کیونکہ جب کوئی نبی آتا ہے تو اس کی امت خاص ہوتی ہے اور جب امت محمدیہ کے بعد کوئی امت نہیں

ہے تو کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھا جائے کہ کس صفائی سے اور کیسے عمدہ طریقے سے خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمادیئے ہیں وہ قادریانی مبلغ جن کی باتوں کا جواب اس کے پہلے دیا گیا ہے چونکہ حقانیت اور سمجھ سے انہیں کچھ واسطہ نہیں ہے اور زبان درازی خوب آتی ہے وہ اس حدیث کو جواں میں دوسری حدیث اپنی تاریخی سے پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

۱۳..... قال رسول الله ﷺ فاني اخر الانبياء وان مسجدى اخر المساجد
 (صحیح مسلم شریف ح اس ۲۲۶ بابِ فعل الصلة بمسجدی مکہ والمدیہ)
 یعنی میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہیں۔ یعنی جس طرح اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی مسجد کو آخری مسجد کہا ہے حالانکہ آپؐ کی مسجد کے بعد ہزاروں مسجدیں بنیں اور غنیٰ رہیں گی اسی طرح آپؐ نے اپنے آپؐ کو آخر الانبیاء کہا ہے جس طرح آپؐ کی مسجد کے بعد اور مسجدیں بنیں اسی طرح آپؐ کی نبوت کے بعد اور انبیاء ہوں گے؟

مبلغ صاحب حدیث کا مطلب بیان کرنے سے عاجز ہیں، آنجانب یہ تو فرمائیے کہ آخری مسجد کہنے سے کیا مقصد ہے؟ کیا آخری نبوت حضرت سروانانیاء اور آپؐ کی آخری مسجد میں مشاہدہ تامہ ہے اور جس طرح آپؐ کی مسجد کے بعد دنیا میں بے شمار مسجدیں ہوتی رہیں اور ہوتی رہیں گی کوئی قریہ اور کوئی قصبه مسلمانوں کا مسجد سے خالی نہیں رہا۔ یہی حالت آپؐ کی نبوت کے بعد انبیاء کی ہوئی چاہیے اور آپؐ کے خیال کے بوجب جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بہت سے نبی ہوئے اس طرح حضرت سروانانیاء کی امت میں بھی بے شمار انبیاء ہونے چاہیں اور ہر وقت میں حسب عادت الہم ان بے شمار انبیاء کے ملنکر بھی بے شمار ہوتے رہیں گے جس کا حاصل یہ ہو گا کہ امت محمدیہ کے بے شمار مسلمان قیامت تک جہنم کے مستحق ہوتے رہیں گے اب یہ اندازہ کہ ایک وقت اور ایک نبی کے وجود سے کس قدر جہنمی ہوں گے؟ اس کی حالت مرزا قادریانی کے وجود سے معلوم ہو سکتی ہے آپؐ کے دعویٰ کے وقت میں مردم شماری کے لحاظ سے چالیس کروڑ امت محمدیہ کی ان میں سے دو چار ہزار یا دو چار لاکھ تو یہی اور باقی سب جہنم کے مستحق ہو گئے اور یہ چند لاکھ کا جنتی ہونا کچھ مرزاگی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ مرزا کے دعویٰ کے پہلے ساری امت محمدیہ جنتی تھی البتہ دعویٰ کے بعد جن کو جہنمی بنایا انہیں مرزاگی رحمت قبرہ کا جہنم لیکر جہنم میں ان کی پورش کرے گی اور وہ دو چار لاکھ بھی اسی میں داخل تھے۔

مبلغ صاحب یہ تو آپ کے بیان سے لازم آتا ہے اب اگر آپ کا مطلب کچھ اور ہے تو صاف بیان کیجئے مگر ایسا مطلب بیان کیجئے جس کی تعین کسی دلیل سے ہو مگر یہ آپ کے امکان میں نہیں ہے آپ راہ نجات چھوڑ کر بہکے جا رہے ہیں اب حدیث کا مطلب مجھ سے سننے جس طرح اس سے پہلے تیرہ حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ نبوت فتح ہو مگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اس طرح اس حدیث میں آنحضرت نہایت تاکید سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں آخرا نبیاء ہوں میرے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا اور اس کے بعد مسجدی آخر المساجد ای مطلب کی تاکید ہے یعنی انبیاء کی مسجدیں مجھ سے پہلے بہت ہو چکیں اب یہ میری مسجد آخری مسجد ہے اس کے بعد نبی کی مسجد کوئی نہ ہوگی اس کی تصریح اور اس مطلب کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

..... اس حدیث میں ایسی صراحة اور تاکید سے ختم نبوت کے عقیدے کو بیان کیا ہے کہ کسی فہیدہ ایماندار کو انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی ملاحظہ ہو رسول اللہ نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ اس میں شہنشہ کی میں آخرا نبیاء ہوں اس لفظ کے معنی زبان اردو میں اور عربی میں یعنی طور سے یہی ہیں کہ رسول اللہ تمام انبیاء کے آخر میں ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

انبیاء لفظ جمع ہے اور اس پر الف لام استغراق کا ہے یا جس کا اس لیے ہر قسم کے نبی کو شامل ہے کوئی وجہ نہیں ہے جس سے کسی قسم کی تخصیص کی جائے۔

۲..... اس حدیث سے پہلے جو حدیث ہے اس میں ان الفاظ کے سوا جناب رسول اللہ اپنی امت کو آخرالاہم فرماتے ہیں اس کا نتیجہ اور حاصل یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ کیونکہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا اور امت محمدیہ کے سوا کوئی دوسری امت ہوتی تو قرآن مجید کی کسی آیت میں یا کسی روایت میں صاف طور سے اس کا ذکر ضرور آتا مگر کہیں نہیں آیا۔

۳..... کس قدر عقل و فهم سلب کردی گئی ہے کہ جھوٹے کذابوں کے آنے کا ذکر تو صاف طور سے بار بار آئے اور یہوں کے آنے کا ذکر کہیں نہ پایا جائے یہ کامل تصدیق اس بات کی ہے کہ جناب رسول انبیاء ﷺ آخرا نبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اس کے علاوہ چہلی حدیث کے بیان میں اس کا بیان دیکھو اب اس بیان کو زیادہ طول نہیں دیتا اس قدر کہتا ہوں کہ علامہ زرقانی نے مؤطا کی شرح میں اس آخری مسجد کے تین معنی ہمارے موافق بیان کئے ہیں اگر کتاب میسر ہو اور دیکھنے کی تاب ہو تو دیکھو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنی جہاں و کذا ابی پر شہادت ملاحظہ کر کے کچھ تو خوف خدا کرو۔

فضل الحرمین والمسجد القصی

۱۳ "انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" ۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۵۷ حدیث نمبر ۳۳۹۹۹)

"میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور میری مسجد تمام انبیاؤں کی مسجد کے آخر میں ہے یعنی میرے بعد نہ کوئی نبی ہونے والا ہے اور نہ کوئی نبی کی مسجد ہوگی۔"

جس طرح آپ پر بیوتِ ختم ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں، اس طرح آپ کی مسجد خاتم مساجد الانبیاء ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی نبی نہ ہوگا تو نبی کی مسجد بھی نہ بنے گی حضرت سعیۃ الرحمۃ علیہ السلام آخر وقت میں جب نازل ہو کر آئیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھیں گے کوئی نبی مسجد نہیں بنائیں گے (جسے انبیاء کی مساجد میں اضافہ قرار دیا جائے) اس لیے آپ کی مسجد آخراً مساجد الانبیاء ہوئی دیکھا جائے کہ ایک حدیث میں آپ نے آخری مسجد کا صاف بیان نہیں فرمایا؟ مگر نبی کے آنے کا ذکر تو کسی حدیث میں آپ نے کسی طرح نہیں فرمایا وہ تفصیل رسالہ ختم الدینہ فی الاسلام میں دیکھئے گا اور اپنے جہل مرکب کو معاف نہ کیجئے گا۔

الغرض جناب رسول اللہ کے آخر الانبیاء ہونے میں کوئی مشکل و شبہ نہیں ہے اب جو ان معنی سے انکار کرتا ہے اور دوسرے معنی خلاف قرآن اور احادیث صحیح کے اپنی طرف سے لگاتا ہے وہ بالضرور جناب رسول اللہ ﷺ کا مکذب ہے اور مسلمانوں کو بہکتا ہے اگرچہ ظاہر میں بفرض فریب وہی انکار نہ کرے اور تعریف کرتا رہے خود مرزا قادری جناب رسول اللہ ﷺ کی تعریف بھی کرتے تھے اور سب انبیاء سے افضل تھا اور جب اپنی تعریف کے جوش میں آتے تھے تو کہیں تو اپنے کو رسول اللہ ﷺ کے برابر اور کہیں اپنے آپ کو بہت بڑھا ہوا کہتے تھے چنانچہ ان کا الہام ہے "أَقَانِي مَا لَمْ يُوتَ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ" یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ فضائل و مکالات دیئے جو عالم میں کسی کو نہیں دیتے۔ اب ظاہر ہے کہ اس الہام سے مرزا قادری کو دعویٰ ہے کہ میں سارے انبیاء اور اولیاء سے افضل ہوں تھے گوئا زد و یہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ سے تین ہزار مجزرے ہوئے (تجھنہ گولڑو یہ ص ۲۸ خزانہ حج ۷ اص ۱۵۲ اور ہیچہ الوجی ص ۶۸ خزانہ ۲۲ ص ۴۰) تحقیق الاذہان میں اپنے مجرموں کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ بیان کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے آپ کو سوچتے زیادہ افضل جناب رسول اللہ سے سمجھتے تھے اب خیال کرنے کا

مقام ہے کہ جو جھنوں کا سردار اور فریبوں کا افسر ہو چنانچہ متعدد رسلوں میں ان کے جھوٹ و فریب دیکھائے گئے ہیں مگر کسی قادریانی نے وہ تو نہیں مارا اسے سلسلہ صاحب نبی اور اپنا مرشد مانتے ہیں مذکورہ حدیبوں میں ختم نبوت کے بیان کا جو پانچواں طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کی کامل طور سے شرح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس سے لا نبی بعدهی کا عموم آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضور سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہنی اسرائیل میں ہمیشہ انبیاء سیاست کرتے رہے اور احکام دیتیں اور دنیاوی سب کا اجراء اس وقت کے نبی کے اختیار میں ہوتا تھا جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو اس کے بعد ہی اس کی جگہ دوسرا نبی اللہ تعالیٰ قائم کرتا تھا اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ تمام انبیاء نبی اسرائیل کا فیضان اور اثر ہدایت ان کی زندگی تک محمد و درہتا تھا اس لیے ان کے انتقال کے بعد ہی دوسرا نبی ہدایت کے لیے بھیجا جاتا تھا اس حالت میں حضرت موسیٰ اور تمام انبیاء نبی اسرائیل برابر ہیں مگر اہل علم اس سے بخوبی واقف ہیں کہ ان انبیاء نبی اسرائیل کے مراتب میں فرق تھا بعض عالی مرتبہ اور بعض کم مرتبہ کے تھے ان سب کی حالت یکساں بیان فرمائے گئے اور اپنی عظمت و شان کو عام فہم طریقے سے تاکید اور عموم کے ساتھ اس طرح بیان فرماتے ہیں و آنہ لا نبی بعدهی یعنی اس کو اچھی طرح تحقیق سے معلوم کرلو کہ میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے یعنی کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا البتہ خلفاء ہوں گے جو امت محمدی کی سیاسی خدمات کو انجام دیں گے چنانچہ ارشاد ہے کہ۔

۱۵ کانت بنو اسرائیل تسویہم الانبیاء کلمائلک بنی خلفہ بنی وانہ
لانبی بعدی و سیکون خلفاء (بخاری ج اص ۳۹ باب ماذکور بنی اسرائیل)
بنی اسرائیل پر انبیاء حکومت کرتے تھے جب کسی نبی کا انتقال ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا
نبی اس کا جانشین ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ سیاست کریں
گے۔

افرض حضور نے اس حدیث میں اپنے بعد مظلقہ ہر طرح کے نبی کے آنے کی نظری اس طرح فرمادی کہ کوئی شبہ باقی نہ رکھا کیونکہ اس لفظ نبی کے عموم کا ثبوت پہلے لفظ نبی کے عموم سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کیونکہ پہلے عام انبیاء کے آنے کا اثبات جناب رسول اللہ ﷺ فرمائے ہیں اس کے متصل ہی اپنے بعد کی حالت اسی لفظ نبی سے بیان کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ پہلے نبی کے آنے کو فرمایا ہے اور پھر نبی کے نہ آنے کو اس لیے عمومیت لفظ کے علاوہ بیان سابق دوسری

دلیل ہے اس جملہ کے عموم کی مگر حضور ﷺ نے انہیں دو ولیوں پر کفایت نہیں فرمائی بلکہ جملہ میکون خلفاء فرمائے ختم بوت کے عموم کی تیرسری دلیل ارشاد فرمائی جس کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح پہلے نبی کے بعد انبیاء آتے تھے میرے بعد خلفاء ہوں گے نبی نہ ہوں گے اگر کسی طرح کا کوئی نبی ہوتا ہوتا تو خلفاء کے ساتھ اس کا ذکر بھی ضرور ہوتا اگر سیاسی نبی کی نعمتی ہوتی تو اس طرح ارشاد ہوتا "لانبی بعدی تسویں امتی بل میکون خلفاء" مگر کسی حدیث میں اس کا اشارہ بھی نہیں ہے یہ حدیث صحیح بخاری کی ہے جسے اصحاب الکتب بعد کتاب الدذرزا قادریانی نے بھی لکھا ہے۔
(شہادة القرآن ص ۱۳۷، ج ۶ ص ۲۲۲)

اس حدیث سے نہایت روشن طریقے سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد بوت تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، یروزی کسی طرح کی نہیں ہو سکتی یعنی پہلے طریقے میں جو حدیث نقل کی گئی ہے اس کے آخری جملہ "لانبی بعدی" میں لائف جس آیا ہے جس سے ہر قسم کے نبی کی نعمتی ہو گئی اور ثابت ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا مگر یہ عموم کا ثبوت علمی طریقے سے ہے جسے عوام نہیں سمجھتے اس لیے مرزا ای ان سے جھوٹی باتیں بنانے کر فریب دے سکتے ہیں اس طرح دوسرے طریقے میں بھی جاہلوں اور کم فہموں کو بہکائتے ہیں مگر حدیث کے اس طریقے میں پہلے عام انبیاء علیہ السلام کی حالت بیان کر کے اپنے بعد کی حالت ایسے الفاظ سے بیان فرمائی جس سے ان کے فریب کے راستے بند ہو گئے کیونکہ پہلے آپ نے ہر قسم کے انبیاء کا آنا بیان فرمایا کسی قسم کی تخصیص نہیں کی اور اپنے بعد نبی کے نہ آنے کوتا کید سے فرمائے کہ خلفاء کا ہوتا بیان فرمایا اس سے یقینی طور سے ظاہر ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہ ہو گا اور کسی خلیفہ کو نبی کا لقب ملا تو آپ نے پہلے "لانبی بعدی" کہہ کر "میکون خلفاء" فرمایا ہے اگر کسی خلیفہ کو نبی کا لقب ملا تو آپ اس کے پیشتر "لانبی بعدی" کبھی نہ فرماتے پس آپ کا سب سے پہلے عام لفظ میں انبیاء نبی اسرائیل کا اس طرح ذکر فرماتا کہ نبی اسرائیل پر انبیاء حکومت کرتے تھے جب کسی نبی کا انتقال ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا تھا اور سیاسی و مذہبی خدمات اس کے متعلق ہو جاتے تھے اس کے بعد تا کید کے ساتھ عام طریقہ پر یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا محض اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ جو آپ کے بعد ہونے والے ہیں یعنی خلفاء نہیں بیان فرمادیا یہ صاف اس امر پر دلیل ہے کہ آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہ ہو گا کیونکہ نبی کی نعمتی کرنے کے بعد جملہ "میکون خلفاء" فرمائے

سے بھی مقصود ہے کہ اگر کسی کے دل میں یہ خطرہ ہو کہ نبی اسرائیل کی طرح جب آپؐ کے بعد انبیاء نہ ہوں گے تو پھر امت محمدیہ کی سیاست کس کے ہاتھ میں رہے گی اور احکام شرعیہ کس طرح نفوذ پائیں گے؟ تو اس کا جواب حضرتؐ نے دیا کہ جس طرح نبی اسرائیل پر انبیاء سیاست کرتے تھے اور ایک کے انقال کے بعد دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا امت محمدیہ پر خلفاء سیاست کریں گے کیونکہ نبوت تو مجھ پر ختم ہو گئی لہذا جو کام کہ انبیاء نبی اسرائیل انجام دیتے تھے اس خدمت کو امت محمدیہ میں خلفاء انجام دیں گے اب ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اگر امت محمدیہ میں کسی طرح کے انبیاء کا آنا حضور کے خاتم النبیین ہونے کے بعد جائز ہوتا تو ضرور آپؐ اس کی خبر دیتے کیونکہ آپؐ اپنے بعد کی حالت بیان فرمائے ہیں اور نظام شریعت کی سیاست کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ کس کے ہاتھوں یہ کام انجام پائے گا؟ اور جب آپؐ نے اس کے لیے کسی نبی کی خبر نہیں دی بلکہ یہ فرمایا کہ خلفاء ہوں گے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ آپؐ کے بعد کس طرح کا کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور تاقیامت بھی خلفاء یکے بعد دیگرے امت محمدیہ پر سیاست کرتے رہیں گے۔

اس میں حضور علیہ السلام کی نہایت عظمت و شان یہ ہوئی کہ تمام انبیاء نبی اسرائیل کی ہدایت کا اثر ان کی زندگی تک محدود رہا اور حضور انور علیہ السلام کی ہدایت کا دروش چاغ قیامت تک درخشاں رہے گا، مرزادیانی نے جابجا حضور انور علیہ السلام کو مثیل موئی علیہ السلام قرار دیا ہے جس سے کمال درجہ کی بے حرمتی حضور انور علیہ السلام کی ہوتی ہے کیونکہ آپؐ تو حضرت موتی سے بدر جہاں نہ مرتبہ ہیں اور مرزادیان کا مثیل موئی کہنا جس کے معنی یہ ہیں کہ سرور انبیاء علیہ السلام موئی علیہ السلام کے برادر تو نہیں ہیں مگر ان کے مثابہ تھے اہل علم اس کو بخوبی سمجھیں گے۔

۱۶..... اب میں وہ ارشاد نبوی نقل کرتا ہوں جو آپؐ نے آخر عمر میں جماعت کیش یعنی ایک لاکھ چواہیں ہزار اصحاب کرام کے رو برو نہایت زور شور سے بیان فرمایا ہے یعنی اپنی وفات سے تین میںے کی روز پیشتر جمۃ الدواع میں "قصواء" اپنی اونٹی پر سوار ہو کر پہاڑی پر چڑھ کر جماعت مذکورہ کے رو برو نہایت ضروری اور ہدایات عامہ آپؐ نے بیان فرمائے ہیں ان میں خاص طور سے یہ عام ارشاد بھی ہوا۔

"عن ابن امامۃ ایها الناس انه لانبی بعدى ولا امة بعدكم الا فاعبدوا ربکم" الخ (کنز العمال جلد ۳ ص ۵۹۵ حدیث نمبر ۱۴۹۲)

"کہ اے حاضرین جماعت اس کو معلوم کرو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ"

تمہارے بعد کوئی امت ہے اس کو اعتماد کر کے خوب متنبہ ہو جاؤ اور اللہ کی یاد میں مشغول رہو۔“
 طالبین حق اس حدیث کے معنی اور الفاظ پر خوب غور فرمائیں کہ کس طرح آپ نے
 اپنے بعد کسی نبی کے نہ ہونے کی بشارت دی ملاحظہ ہواں وصیت کے اعلان کے واسطے بہت بڑا
 مجمع کیا اور اس مجمع میں اذنی پر سوار ہو کر عام حاضرین کو متوجہ کر کے پہلے یہی فرمایا کہ ”اللہ لا تَبْعِدُ
 بَعْدِي“ جس میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس کے متعدد معنی ہوں یا کوئی ایسا لفظ ہو جسے عام طور پر
 لوگ سمجھتے ہوں غالباً اسی وجہ سے آپ نے خاتم النبیین کا لفظ نہیں فرمایا کہ بعض ناس مجھ س پرست
 دوسرے معنی لگا کر گمراہ نہ ہوں اس کے علاوہ ہر ایک ذی ہوش سمجھ سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ کے
 بعد کسی نبی کا نہ ہونا کیا مہتمم بالاشان مسئلہ ہے کہ اس پر ایمان رکھنے کے لیے حضور انور نے اپنی عمر
 کے درمیانی حصہ میں بارہ بیان کرنے پر کفاہت نہیں فرمائی بلکہ آخری عمر میں بھی جلسہ عام کر کے
 بلندی پر کھڑے ہو کر یہ وصیت فرمائی کہ دیکھو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا کہ میرے بعد کوئی نبی ہو گا بلکہ
 میرے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہو گا، پھر اس کی تائید اس طرح فرماتے ہیں ”وَلَا أَمَّةٌ بَعْدَنِّي“
 کوئی امت تمہارے بعد نہ ہوگی یعنی امت محمد یہ کے بعد کوئی امت خلدی یا احمدی وغیرہ نہ ہوگی۔
 ان احادیث نبویہ نے قرآن مجید کی اس نص قطعی کی کیسی تائید اور تشریع فرمائی ہے جس
 کا ذکر اور پر کیا گیا۔

اب اس کے بعد جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہے اس کے خیال میں بھی اس کا
 خطرہ بھی نہیں ہو سکتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی سچا نبی ہو گا، مگر چونکہ مرزاںی مذهب کی
 بنیاد خدا اور رسول کے بالکل خلاف ہے اس لیے یہاں بھی قرآن مجید کے نص قطعی اور بہت سی
 احادیث صحیح کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی رسول
 آتے رہیں گے اور چونکہ قرآن و حدیث کے اصلی اور صحیح معنی سے انہیں کچھ واتفیت نہیں ہے
 بلکہ مرزا قادریانی یا ان کے کسی خاص مرید نے یہودیان تحریف کر کے جو معنی بنانا کہہ دیئے ہیں
 انہیں غلط معنی پر ان کا ایمان ہے، اس لیے بمعحتاط جمل مرکب قرآن مجید سے اس کا ثبوت
 تھا تے ہیں۔

اس مختصر بیان سے قرآن مجید کے ایک نص قطعی اور رسول احادیث صریح صحیح سے ثابت
 ہو گیا کہ جناب رسول ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی، آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت نہیں ملے گا
 اسی وجہ سے تمام اولیائے کرام کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے

گی اور کسی پر وحی نبوت نہیں آئے گی بالفرض اگر کوئی ولی خلاف صریح قرآن مجید اور احادیث صحیح کے کہے تو اس کا قول لا ائم توجہ نہ ہو گا اور اس کی غلطی بھی جائے گی یہ بھی معلوم کر لیتا چاہیے کہ صاحب فتوحات کی نسبت ہمارے علماء میں اختلاف ہے بعض انہیں بہت برائی سے یاد کرتے ہیں بعض انہیں بڑا بزرگ سمجھتے ہیں مگر بعض مسائل میں غلطی کے قائل ہیں فتح الباری ملاحظہ ہوا اور بعض ان کے زیادہ معتقد ہیں عبد الوہاب شعرانی انہیں بہت مانتے ہیں اور اپنی کتاب یوقایت میں انہیں کے اقوال نقل کیے ہیں اب اگر بھائے نبوت کے وہ قائل ہیں تو علمائے مسکرین کے نزدیک ان کا ایسا ہی حال ہو گا جیسا میرزا غلام احمد قادریانی کا پھر اسے ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا چاہلت ہے مگر ہمارے خیال میں گروہ قادریانی کی یہ حضن نادانی یا فریب وہی ہے شیخ مجی الدین ابن عربی نے فتوحات میں اصطلاحات صوفیاء بیان کیے اس کا سمجھنا ان اصطلاحوں کے جانے پر موقوف ہے گروہ قادریانی اور ان کا مرشدان سے بالکل ناداونگ ہے اور بمعتضہ ای جہل مرکب ان کے بعض قولوں کو اپنے موافق خیال کر کے جواب میں پیش کرتے ہیں مگر یہیقین ان کی غلطی ہے فتوحات کیہ کام مطلب سمجھنا ہر ایک ملا کا کام نہیں ہے ان کے اصطلاحات کو جاننا کمال واقفیت اور نظر و سعی کو چاہتا ہے میں چند عبارتیں فتوحات کی نقل کرتا ہوں جن سے قادر یانہ کی غلطی اور ہمارے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

پہلا قول: حضرت مجی الدین اپنے شیخ ابوالعباس کی وعاظی کرتے ہیں۔

”اللهم انك سددت بباب النبوة والرسالة دوننا ولم تسد بباب الولاية“

(فتوات کیہن ۲ باب ۲۳ ص ۷۹ سوال نمبر ۹۲)

”اے اللہ تو نے ہمارے لیے نبوت و رسالت کا دروازہ تو بند کر دیا ہے مگر ولایت کا دروازہ بند نہیں کیا“

شیخ ابوالعباس ”محققین صوفیہ رحیم اللہ میں ہیں وہ کس صفائی سے فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ کے لیے نبوت اور رسالت کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ ہو گا“ البنت ولایت کا دروازہ بند نہیں کیا۔

دوسرा قول: ”انما انقطع الوحي الخاص بالرسول والنبي من نزول

الملک على اذنه وقلبه وتعجيز لفظ اسم النبي و الرسول“

(فتوات کیہن ۲ باب ۱۵۵ ص ۲۵۲)

اس میں شبہ نہیں کہ جو وحی انبیاء اور رسولوں پر آتی تھی وہ موقوف ہو گئی اور کسی کو نبی اور رسول کہنا منوع ہو گیا اس میں صاف طور سے شیخ فرماتے ہیں کہ اب کس کو نبی اور رسول نہیں کہہ سکتے اس مطلب کو شیخ اکبر نے جلد ۲ میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے۔

تیراقول: ”واعلم ان لذامن الله الالهام لا الوحي فان سبيل الوحي
قد انقطع بموت رسول الله ﷺ وقد كان الوحي قبله ولم يجي خبر الهي ان
بعدة (عليه السلام) وحجا كما قال الله تعالى وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ
وَلَمْ يُؤْذِكُرُو خَيَا بَعْدَهُ“

(فتحات کیفیج ۲ باب ۳۵۲ ص ۲۲۸)

اے خاطب تو معلوم کر لے کہ امت محمدیہ کے لیے اللہ کی طرف سے الہام ہے وہی نہیں ہے، وہی کا آنار رسول اللہ ﷺ کے انقال کے بعد سے بند ہو گیا، البتہ آپ سے پیشتر انبیاء کو وحی آتی تھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اور آپ سے پیشتر انبیاء پر وہی آنے کی خبر دی ہے اور آپ کے بعد کسی پر وحی آنے کا ذکر قرآن مجید میں نہیں آیا اور جب وہی نہیں آئے گی تو کوئی نبی بھی نہیں ہو گا، کیونکہ نبی کے لیے وہی کا آنا ضروری ہے اس قول میں شیخ اکبر نے قرآن مجید سے مرزا قادریانی کو جھوٹا ہابت کر دیا۔ کیونکہ مرزا قادریانی اپنے اوپر نزول وہی کے مدی ہیں اور نئے طور کا نزول ہے کہ حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں کہ بارش کی طرح بھج پر وحی کا نزول ہوا یہ بارش کی طرح نزول وہی کا دعویٰ کسی نبی نے نہیں کیا اور نہ اس طرح کا نزول ہو سکتا ہے کیہے مؤلف ختم نبوت اب تو سید الاولیاء نے آپ کے مرشد کو قرآن مجید سے جھوٹا ہابت کر دیا، حضرت شیخ کو تو آپ سید الاولیاء فرماتے ہیں اور ان کے اقوال کو سند میں خیش کرتے ہیں پھر جب ایسے بزرگ مرزا قادریانی کو جھوٹا فرمائے ہیں تو آپ کو اپنے مرشد کے جھوٹا نامنے میں کیا عذر ہے۔

چوتھا قول: ”وَانْ كَانَ سُوَالُهُ عَنْ مَقَامِ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْأَوْلَيَاءِ أَيْ أَنْبِيَاءِ الْأَوْلَيَاءِ وَالنَّبِيُّوْنَ الَّتِي قَلَنَا إِلَيْهِمْ تَنْقِطُعُ“ (الخ) (فتحات کیفیج ۲ باب ۳۵۲ ص ۱۹)

”اگر کوئی ان اولیاء اللہ کے مقام کو دریافت کرے جو مقام نبوت تک پہنچے ہیں جنہیں انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے اور یہی وہ نبوت ہے جسے ہم کہتے ہیں کہ وہ متفق نہیں ہوئی ہے، قیامت تک باقی رہے گی۔“

یعنی جس نبوت کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اور جن کو نبی اور رسول شریعت محمدیہ میں

کہا گیا ہے اور جن کا ماننا فرض ہے اور ان کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے وہ نبوت ختم ہو گئی اسی نبوت کو صاحب فتوحات نے نبوت تشریعی کہا ہے، یعنی وہ نبوت جس کا ثبوت شریعت محمد یہ سے ہے اور انہیاء الاولیاء کی نبوت کو غیر تشریعی اس لیے کہا کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ہے بلکہ صوفیاء کی اصطلاح میں یہ نبوت اولیاء اللہ کا ایک عالی مقام ہے اس نبوت کو اور اس نبی کو جو اس مقام پر ہے امت پر ماننا فرض نہیں ہے زمان کا منکر کوئی کافر ہو سکتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ نبوت شریعت بالیقین ختم ہو گئی جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیا گیا اور نبوت اصطلاحی ختم نہیں ہوئی لیکن مبلغ گمراہی قادریانی اب تو آپ کے سید الاولیاء صاحب کے کلام سے بھی نبوت شرعی کا ختم ہو جانا ثابت کر دیا گیا اور آپ کی جہالت بھی اظہر من الحسن ہو گئی، اب بھی کچھ شرم کیجئے اور اپنی آخرت کو برپا نہ کیجئے۔

یہاں تک قادریانی مبلغ کی بیہودہ گوئی کا جواب ہو لیا اور ان کی تائیں یا فریب دہی کو اظہر من الحسن کر دیا گیا، اب صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲ کا وہ مضمون دکھایا جاتا ہے جس کے جواب سے قادریانی مبلغ صاحب عاجز ہیں اور عاجز کیوں نہ ہوں کہ اس تحریر سے مرزا قادریانی کا پختہ درہریہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے بھی جھوٹے نہیں تھے تھے ہیں، صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲ کا صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو۔ (صحیفہ نمبر ۱۲ میں اجمال ہے اس میں تفصیل ہے اس لیے اسے یہاں پورا لے لیا ہے۔ مرتب)

مؤلف صحیفہ رحمانیہ مذکور لکھتے ہیں

اب اگر کسی کو میرے قول میں تردہ ہو اور کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسالت و نبوت کا دعویٰ کر کے خدا پر الزام لگائے تو میں کہتا ہوں کہ مرزا قادریانی کی سہی حالت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خداد رسول کو درحقیقت نہیں مانتے تھے، مسلمانوں کے فریب دینے کو کھل اور برداز اور محبت رسول کا دعویٰ تھا۔

اب اس کا ثبوت ملاحظہ کیجئے، حضرت مسیح علیہ السلام کی وہ شان ہے کہ قرآن مجید میں ان کی تعریف اور عظمت غالباً تسلیم جگہ سے زیادہ بیان ہے، یہاں صرف تین آیتیں نقل کی جاتی ہیں۔

۱..... وَأَنْتَنَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْبَيْتُ وَإِلَيْنَا هُرُوجُ الْقَدِيسِ (سورہ بقرہ ۸۷)

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشان و معجزے دیے اور روح

القدس سے ان کی تائید کی حضرت مسیح کے نبی ہونے کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ دو لیلیں حضرت سرو را نبیاء سے بیان فرماتا ہے ایک مجرموں کا دینا اور دوسرا ہے روح القدس سے ان کی مدد کرتا۔“

۲ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكُ بِكَلْمَةٍ مِنْهُ أَسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِئْهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقْرَبِينَ (آل عمران ۲۵)

”فرشتوں نے کہا ہے مریم اللہ تعالیٰ مجھے ایک حکم کی خوبخبری دیتا ہے اس کا نام صحیلی مریم کا بیٹا ہے (جس کی شان یہ ہے کہ) دنیا و آخرت دونوں میں وہ صاحب مرتبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مقریبین بارگاہ الہی میں سے ہے۔“

چونکہ حضرت مسیح بغیر باپ کے صرف بھنگم الہی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا حکم اور حضرت مریم کا بیٹا فرمایا اور ان کے ناموں میں ابن مریم بھی شمار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بغیر باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا کیا تھا یعنی جس طرح حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ اور ماں کے پیدا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا تھا اسی طرح حضرت مسیح کو صرف بغیر باپ کے پیدا کر کے اپنی قدرت کا دوسرا نمونہ دکھایا، اسی طرح انہیاً کرام سے عجیب و غریب مجرمات دکھلا کر اپنی قدرت کے نمونہ دکھلائے ہیں، ان آیتوں میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی عظمت و شان بتائی اور ان کا صاحب مجرمات ہوتا، بیان فرمایا، اب تیری آیت ملاحظہ کیجئے جس میں چند مجرمات کی تفصیل ہے۔

۳ إِنَّمَا فَنَدَ جِنْتَنُكُمْ بِإِيمَانِهِ مِنْ زَبَّتُكُمْ إِنَّمَا أَخْلَقُ لَكُمْ مِنَ الطَّيْنِ كَهْيَةَ الطَّيْرِ فَأَنْفَقُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَبْرُؤُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأَخْبِي الْمُؤْنَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَنْتَنُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْجُرُونَ فِي بَيْوَتِكُمْ إِنَّمَا فِي ذَلِكَ لَذِكْرٌ لَكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (سول آل عمران ۲۹)

اس آیت میں ان مجرمات کی تفصیل حضرت مسیح کے اوائل سے بیان ہوتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ صحیلی اسرائیل سے کہتے ہیں کہ میں تمہارے پروردگار کاشان لیکر تمہارے پاس آیا ہوں، اس میں شبہ نہیں کہ میں منی کی چیز یا تمہارے لیے بنادھا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے اڑتی چڑیا ہو جاتی ہے یعنی جاندار ہو کر اڑ جاتی ہے اور چنگا کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے یعنی میری صداقت ظاہر کرنے کے لیے اللہ میرے واسطے سے مردہ زندہ کرتا ہے اور جو کچھ تم گھر میں کھا کر آتے ہو اور جو کچھ چھوڑ

آتے ہو اسے میں تمہیں بتا دتا ہوں کہ تم فلاں چیز کھا کر آئے ہو اور فلاں چیز گھر میں چھوڑ آئے ہو یہ کیسے اعلانیہ مجرمے ہیں اگر تھا رے دل میں ایمان ہے۔

مگر چونکہ دہریت کا اس وقت زور ہے اس لیے مرزا قادیانی نے یہود یا نہ تحریف کر کے ان مجرمات سے انکار کیا ہے اور اپنے جملہ مرکب سے ان یقینی باتوں کے نہ مانے والوں کو مشرک بتایا ہے اس کی بحث تو کسی دوسرے وقت کی جائے گی اور دکھا دیا جائے گا کہ ان کی دہریت کا شعبہ اور آزاد تعلیم یا فتح حضرات کو اپنی طرف کھینچا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے اگریزی تعلیم یافتہ انہیں مان گئے ہیں۔

مرزا قادیانی کے دہریہ ہونے کا ثبوت

برادران اسلام ملاحظہ کریں کہ قرآن مجید کی ان آیات کا اور حضرت سنتؐ کے مذکورہ مجرمات کا مرزا قادیانی صریح انکار کرتے ہیں اور صاف لکھتے ہیں کہ ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے (یعنی حضرت عیین سے) کوئی مجرمہ نہیں ہوا۔“ (ضیر انعام آنحضرت ص ۶ خداونج ۱۹۰۸ ص ۲۹۰ حاشیہ)

کہنے یہ صریح اقوال خداوندی کی تکذیب ہوئی یا نہیں اور اس قدوس لمبی زبان کو حضرت سنتؐ کے مجرمات کے بیان میں مرزا قادیانی نے جھوٹا ٹھہرایا یا نہیں؟ یہ نہ کہہ دیتا کہ اڑانا لکھا گیا حکم غلط ہے کیونکہ وہ صاف یہ کہہ رہے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ ان سے کوئی مجرمہ نہیں ہوا اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک جو امور واقعی اور حق ہے اسے بیان کرتے ہیں صرف الزام نہیں دیتے اور شریعت محمدیہ میں اعلانیہ جھوٹ بولنا نبی کی توہین کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے (قرآن شریف کی یہ مخالفت تو مہذب بانہ طریقے سے تھی اب اس کے بعد اسی ضمیر کے صے میں مخدانہ طرز سے ایک عالی مرتبہ نبی کے مجرمات کو اپنے خیال سے ازا کر آیات قرآنی کا انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں ”ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو دغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو،“ (ضیر انعام آنحضرت ص ۶ خداونج ۱۹۰۸ ص ۲۹۰ حاشیہ)

یہ دوسرے طریقہ سے کلام الہی کا انکار ہے یعنی تیرسی آئت میں تو نہایت صراحت سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیینی بن مریم بحکم الہی اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے اور مردے کو جلاتے تھے مرزا قادیانی ان اعلانیہ مجرمات سے انکار کر کے لکھتے ہیں کہ کسی تدبیر سے علاج کرتے ہوں گے اس کے بعد کسی لندنی دہریہ کی کتاب دیکھ کر کلام الہی کی تکذیب تیرے طریقہ سے

کرتے ہیں اور لکھتے ہیں ”مگر آپ کی بُقْمٰتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی بُقْمٰتی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے مجرمات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی مجرزاً بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ مجرزاً آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا مجرزاً ہے۔“

(ضییر انعام آحمد ص ۲۹۱ ج ۱۱ ص ۲۹۰ حاشیہ)

دیکھا جائے کہ حضرت یوسع سُجَّح کے اعلانیہ اور نہایت نینجہات میں وہریوں کے خیالات ظاہر کر کے ان یقینی مجرمات سے انکار کر رہے ہیں اور پھر اسی پربس نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اعلانیہ طور سے انہیں مکار اور فرمی خبر ہاتے ہیں اور کہتے ہیں ”اور آپ کے ہاتھ میں سوا کرو فریب کے کچھ نہیں تھا“ (ضییر انعام آحمد ص ۲۹۱ ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ)

یہ کیسا اعلانیہ کلام الٰہی کا انکار ہے اور ایک اولو العزم رسول خدا کی تو ہیں و مکنذیب ہے؟ یہ چوتھا طریقہ انکار کا ہے ”پھر افسوس ہے کہ نالائق میسامی ایسے شخص کو خدا ہمارا ہے ہیں آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تمن دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی؛ آپ کا سمجھریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہے کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پہیزہ گار انسان ایک جوان سمجھری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(ضییر انعام آحمد ص ۲۹۱ ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ)

یہ پانچویں طریقہ سے انکار کلام الٰہی ہے اور صرف انکار ہی نہیں بلکہ خدا نے قدوس پر سخت الزامات ہیں اور اس کے مقدس رسول کی نہایت ہنگ بے کیونکہ ان الزامات کا تیجد بالضرور یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، کیونکہ مکار اور فرمی کو صاحب مجرماً کہتا ہے اور اس کے مجرے بیان کرتا ہے اور مکار اور فرمی کو رسول بنا کر سمجھتا ہے اس کے رسول بازاری شہدوں کی طرح عیاش و بدھیں ہوتے ہیں (نحوہ بالله) ان کی ذاتی اور نسبی دونوں طرح کی حالت ایسکی خراب بھی ہوتی ہے کہ ہر ایک بھلا آدمی اسے عار سمجھتا ہے۔

ہمدردانہ اسلام! اس تازک وقت میں مرزا غلام احمد قادریانی کے یہ خیالات دشمنان

اسلام اور بالخصوص دہریوں کی کیسی تائید کرتے ہیں یہ تو مزرا قادری کے مخدانہ خیالات کا جوش تھا اور جب ہوش ہوا تو سمجھے کہ یہ مسلمانوں کے بہت خلاف لکھا گیا، قرآن مجید میں تو حضرت مسیح کی بہت تعریف آئی ہے اس لیے اسی ضمیمہ کے حاشیہ میں ناواقف مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے جو یوسع سُج کو گالیاں دیں تو ازا مآدیں اور اس کا درس راجاب یہ دیتے ہیں۔

”او مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یوسع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یوسع وہ شخص تھا کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا“
(ضمیر انجام آنحضرت مسیح ص ۱۳۷)

اس فریب کو ملاحظہ کیا جائے کہ قرآن مجید میں نصاریٰ ہی کو سمجھا یا ہے جو حضرت میسیٰ کو خدا کہتے ہیں اور ثالث نسلیہ قرار دیتے ہیں اور جس طرح عیسیٰ اور سُج ان کا نام ہے اس طرح انہیل میں ان کا نام یوسع بھی ہے اور یوسع حضرت عیسیٰ کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں ہے اور مزرا قادری کی بھی جانتے ہیں چنانچہ (توضیح المرام ص ۳ فرزاں ج ۳ ص ۵۲) میں لکھتے ہیں کہ ”سُج اور عیسیٰ اور یوسع تینوں ایک ہی شخص کا نام ہے“، یہاں وہ مشہور مشکل کیسی صادق آئی کہ دروغگو راحافظ نباشد یعنی اور دلائل کے علاوہ مشہور مشکل سے بھی جھوٹے ثابت ہوتے۔

عرضہ ہوا کہ یہ الزامات صحیفہ محمد یہ نمبر ۲۶ میں دیتے گئے ہیں عبد اللہ مرزا ای بتائے کہ اس وقت تک کس مرزا ای نے اس کا جواب دیا ہے ہمارے سامنے پیش کرئے ورنہ کسی ناپاک نالی میں ذوب مرے یہ صحیفہ ماہ محرم ۱۳۴۵ھ میں چھپا ہے اس کا عنوان لقلم حلی یہ ہے ”سُج قادریان اور تو ہیں انہیاے زیثان“ اس کو چھپے ہوئے پائیج بر سر ہو رہے ہیں اب یہ عبد قادریان دکھائے کر ان الزاموں کا جواب قادریان یا آپ کے مکان کے کس طاق میں ہے، مگر یہ حقیقی بات ہے کہ قادریانی مبلغ قطعاً جھوٹے ہیں، ہم ہزار روپیہ دیتے ہیں اگر وہ یا ان کا کوئی بھائی اس کا جواب دے۔

اے برادر ان اسلام! ہوشیار ہو جاؤ اور مزرا غلام احمد قادریانی کی حالت سے واقف ہو کراس سے دور رہو اور اپنے ایمان کو بچاؤ اور اس مضمون کو مکرر دیکھو (مرزا قادریانی کا جھوٹا ہوتا تو رہت شریف اور قرآن مجید سے) اس کا بہوت فیصلہ آسمانی کے تینوں حصوں میں کامل طور سے دیا گیا ہے اور قرآن مجید کی متعدد آیتیں دکھائی ہیں وسرامضمون اس صحیفہ کے ص ۲ و ۵ میں منکوحہ آسمانی کی مشین گوئی ہے جس کے ظہور کا انتظار مرتے دم تک انہیں رہا اور مختلف طور سے

قیمت الہامات بیان کئے ہیں جن کے غلط ہو جانے سے مرزا قادیانی کا یقین جھوٹا ہوتا قرآن مجید اور توریت مقدس سے ثابت ہو گیا اور صرف جھوٹا ہی ہوتا ثابت نہیں ہوا بلکہ ان کا دہریہ اور فریب وہندہ ہوتا بھی ثابت ہوا، اہل حق حضرات جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی عقل و فہم دی ہے وہ مرزا قادیانی کی کذابی کو ملاحظہ فرمائیں، مذکوحة آسمانی کی نسبت انہوں نے اشتہاروں اور رسالوں میں اس قد رغل چایا ہے اور دم موت تک اس پر وثوق ظاہر کیا ہے جس کی حد نہیں بایس ہے وہ مذہبیں کوئی پوری نہ ہوئی اور نہایت اعلانیہ طور سے دیانتے ان کا جھوٹا ہوتا فرض ہو گیا (مذکوحة آسمانی کی نسبت چند الہامات) ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں مشہر کرتے ہیں۔ (۱) ”ان دونوں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ مکتب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کاراسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔“ (تلخی رسالت ج ۱۶ ص ۱۱۵۸ جمود اشتہارات ج ۱۶ ص ۱۵۸)

(فیصلہ آسمانی حصہ اول) لفظ انجام کار پر خوب نظر ہے (۲) ”خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لیے جواس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مد دگار ہو گا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کوٹاں سکے۔“

(۱۰) جولائی ۱۸۸۸ء تلخی رسالت ج ۱۶ ص ۱۱۵۸ جمود اشتہارات ج ۱۶ ص ۱۵۸)

اس میں بھی وہی لفظ انجام کار ہے اور اس پر اضافہ یہ ہے کہ اسے خدا اُن باتوں میں بیان کرتے ہیں جسے کوئی ہاں نہیں سکتا۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ کوئی شرط وغیرہ اس نکاح کو روک نہیں سکتی انجام کار وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آئے گی کوئی اسے روک نہیں سکتا۔

(۲۰) جن ۱۸۹۱ء جولائی پر لس لدھیانہ میں اشتہار نصرت دین طبع کیا ہے اور اس میں لکھتے ہیں) ”مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔“

(تلخی رسالت ج ۲۴ ص ۹ جمود اشتہارات ج ۱۶ ص ۲۱۹)

(فیصلہ آسمانی ص ۳۲-۳۳) میں اس اشتہار کی پوری عبارت نقل کر کے اس کی شرح کی ہے۔ اس پر خوب نظر ہے کہ اس میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ اب ظاہر ہے کہ وہ لڑکی مرزا قادیانی

کے نکاح میں نہ آئی اور ان کے کہنے کے بوجب خدا تعالیٰ پر یہ الزام ضرور آیا کہ وہ عالم الغیب نہیں ہے اور اپنے رسولوں کو فریب دیکر جھوٹی پیشیں گویاں کرتا تھے (۲) (ازالت الا وہام حصہ اول ص ۳۹۶ نزدیک ح ۳۰۵) مرزا قادریانی لکھتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے پیشینگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ احمد بیگ ولدگاہ میگ ہوشیار پوری کے دختر کلاں انجام کارتھہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لاے گا اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائے گا۔ اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

اس عبارت میں مرزا قادریانی نے اپنے وثوق بیان کرنے کی انتہا کر دی ذیل کے جملوں کو ملاحظہ کیجئے۔ (۱) انجام کارتھہارے نکاح میں آئے گی (۲) آخر کار ایسا ہی ہو گا (۳) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لاے گا (۴) ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائے گا (۵) اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ ان پانچوں جملوں نے نہایت صراحت سے بالیقین ثابت کر دیا کہ اس نکاح کو شرط وغیرہ کوئی شے روک نہیں سکتی بلکہ اس کا ظہور ضرور ہو گا۔ اس آخری جملے نے وثوق و بیقین کی انتہا کر دی۔

ناظرین! برائے خدا اس بات پر غور فرمائیں کہ اس مشہور پیشینگوئی کے متعلق میں نے چار قول مرزا قادریانی کے نقل کئے ہیں ان میں پہلا قول ۱۸۸۸ء کا ہے اس کے بعد آخر ۱۹۰۸ء یعنی میں برس تک اس مذکوہ کے انتظار میں رہے اس مت میں کسی وقت انہوں نے قطی مایوسی کا اظہار نہیں کیا بلکہ آخر عمر تک جب کوئی جلد انہوں نے کہا ہے اس سے امید ہی معلوم ہوتی ہے اس طرح اس کے شوہر کے مرنے کی نسبت انہوں نے بار بار پیشینگوئی کی ہے اور صرف اپنے ایک رسالہ آنجمام اکتم میں سات مرتبہ مختلف طور سے اپنا یقین بیان کیا ہے کہ وہ ضرور مرے گا اور ایک جگہ اس پر قسم بھی کھائی ہے مگر انجام اس کا یہی ہوا کہ نہ اس کا شوہر مر اور نہ فرضی مذکوہ ان کے نکاح میں آئی یہاں تک کہ وہ ان کا رقبہ اب تک زندہ موجود ہے اور یہ واقعے ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہیں کہ معاشرے ہو رہا ہے۔ بھائیو! اب اس پر غور کرو کہ جب ایسے قطعی الہامات جو تمام عمر یقینی طور پر ہوتے رہے اور مرزا قادریانی انہیں خدا کی طرف سے بتاتے رہے مگر وہ قطعاً جھوٹے ثابت ہوئے اب وہ الہامات جس کی وجہ سے انہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور نبی اور رسول

ہونے کے مدعاً ہوئے ان پر کوئی نکرا اعتبار ہو سکتا ہے کوئی معیار اسکی ہو سکتی ہے جوان دونوں میں فرق ظاہر کر دے اور یہ بتا دے کہ منکوحہ آسمانی والی ہیشین گوئی اور اس کے شوہر کے مرنے کے الہامات جھوٹے ہو گئے تو ہو گئے مگر جو الہامات نبوت و رسالت کی نسبت تھے وہ ضرور چھے ہیں؟ بھائیو۔ کوئی حق پسند یہ نہیں کہہ سکتا۔ جھوٹا ثابت ہونے کے لیے تو ایک جھوٹ کا ثبوت کافی ہے۔ مرزاقادیانی کی ان ہیشین گوئیوں کے جھوٹا ثابت ہونے سے مرزاقادیانی کے بہت سے جھوٹ ثابت ہوئے۔ (اس کی تفصیل فصلہ آسمانی میں دیکھی جائے) حاکم وقت کی پچھری میں جس گواہ کا ایک بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو دنیاوی بات میں اس کی پھر شہادت مقبول نہیں ہوتی مگر مرزاقادی حضرات کی عقل پر کمال افسوس ہے کہ دینی بات میں تمام امت محمدیہ کے خلاف ایسے کذاب کو نبی مانتے ہیں اور کچھ خوف خدا نہیں کرتے۔ اب ان کے کذب پر کلام اللہ کی شہادت ملاحظہ کی جائے۔ (پرانا عہدہ نامہ کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۲۲ ص ۷۴۷ ا برٹش اینڈ مارٹنی باکھل سوسائٹی انار کلی لاہور ۱۹۲۷ء) میں ہے کہ ”جب کوئی نبی خداوند کے نام سے کچھ اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہا ہے۔“ الغرض توریت مقدس میں چھے نبی کی پیشاختہ بیان کی ہے کہ جو ہیشین گوئی کرے اور وہ پوری نہ ہو یا جس کی ایک ہیشین گوئی بھی جھوٹی ہو جائے وہ جھوٹا ہے اس نے الہام اللہ سے ہیشین کوئی نہیں کی بلکہ انہی طرف سے بطور دھوکہ نفس یا علم نجوم وغیرہ سے کی ہے اور قرآن شریف میں ارشاد ہے ”فَلَا تَخْسِنَ اللَّهُ مُخْلِفٌ وَعَدْهُ رُسُلٌ“ (سورہ ابراہیم ۲۷) ”یعنی ایسا گمان و خیال ہرگز نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے۔“ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں سے وعدہ خلافی نہ کرنے کو کس زور اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اس کا گمان و خیال کرنے کو بھی تاکید سے روکا ہے یعنی یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ اللہ پاک اپنے کسی رسول سے کوئی وعدہ یا وعدید کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے اب ان وعدوں پر غور کیجئے جو بقول مرزاقادیانی اللہ تعالیٰ نے ان سے کیے ہیں جن کی نقل گذشتہ چار قلوں میں کی گئی ہے اور پھر وہ پوری نہ ہوئی لہذا یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ جس طرح توریت مقدس سے مرزاقادیانی جھوٹے ثابت ہوئے اس طرح قرآن مجید کی نص قطعی سے ان کا یقین جھوٹا ہوتا ثابت ہو گیا۔ اور اس مضمون کی متعدد آیات قرآن مجید میں ذکور ہیں، فصلہ آسمانی حصہ اول و سوم ملاحظہ کیا جائے۔ کہنے جناب عبداللہ صاحب مرزائی آپ نے صحیفہ رحمائیہ ۲۱ کے جواب دینے کا توجہ عویی کیا ہے مگر ان عظیم الشان دو مضمونوں کے جواب سے ایسے

عاجز ہوئے کہ اپنے جھوٹے ہونے کا بھی خیال نہ کیا۔ مگر حن کے چیرے صدھا جھوٹ بولے ہوں پھر ان کے مریداً اگر چند جھوٹ بولیں تو کوئی تجہب کی بات نہیں ہے قادیانی مبلغ اس کو آپ یقین کر سمجھئے کہ آپ کے مرشد بالحقین جھوٹے ہیں۔ اور ان کا جھوٹنا ہونا قرآن مجید توریت مقدس احادیث صحیح اور ان کے متعدد اقراروں سے ثابت کر دیا گیا ہے مگر اس وقت تک کسی نے جواب نہیں دیا اگر کسی کو جواب کا دعویٰ ہو تو سامنے آئے آپ ہوں یا آپ کا کوئی برادر خور دوکلاں ہو۔ ہم اپنے رسالوں کو دکھا کر ان کے اعتراضات آپ کو سنائیں اور آپ ان کے جوابات کو سنائیں عام جلسہ ہو حاضرین جلسہ اس کا فیصلہ کریں گے مگر ہم کہتے ہیں کہ آپ تو کیا کریں گے قادیانی میں جو آپ کے سرگردہ کہلاتے ہیں وہ بھی نہیں کر سکتے۔

۔ ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے

خواجہ کمال مرزا ای اور مسلمانان رنگون

مرزا ای صاحبان کی فریب آمیز کارروائیوں اور ان کی کوششوں سے غالباً اب بہت سے مسلمان والق، ہو چکے ہیں، کوئی لندن میں تبلیغ اسلام کا دل فریب نام لیکر مسلمانوں کو شکار کر رہا ہے کوئی افریقہ میں کوئی امریکہ میں کوئی بصرہ میں عرض جس کو جہاں موقع ملا اپنی گرم بازاری کی فکروں میں مشغول ہے، سب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہو سکے مسلمانوں کو حضرت ختم المرسل ﷺ کے سایہ رحمت سے نکال کر مرزا غلام احمد قادیانی مدگی نبوت کا ذذبہ کا معتقد بنائیں اور اپنا ہجتاء بڑھا کر آمدی کے ذرائع وسیع کریں۔

بظاہر اس وقت ان میں دو پاریاں نظر آتی ہیں ایک محمودی پارٹی جو مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود قادیانی کے طرف دار ہیں دوسرا کمال پارٹی جو خوبیجہ کمال (lahori group) کے زیر اثر ہے۔

محمودی پارٹی برخلاف ختم نبوت کا انکار کر کے مرزا کی نبوت و رسالت کا (نحوذ بالله من) اعلان کرتی ہے اور تمام مسلمانان عالم جو مرزا کو نہیں مانتے کافر کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں اور کمال پارٹی (lahori group) ایک گہری پالیسی کی بنا پر مرزا کو مجدد و محدث وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں نبوت و رسالت کا تاواقفوں کے بہکانے کے لیے انکار کرتی ہے مسلمانوں کے کافر کہنے کا وظیفہ بھی جوان کے خانہ ساز پیغمبر نے انہیں سکھلا پایا ہے بلند آواز سے نہیں پڑھتی۔

اس پالیسی کا یہ نتیجہ ضرور نکل رہا ہے کہ سادہ لوح مسلمان جس قدر جلد کمالی پارٹی کا شکار ہوتے ہیں محمودی پارٹی کے نہیں ہوتے۔

مگر واقف کار خوب سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں پارٹیاں اصولاً متحد ہیں مقصد دونوں کا مرزا یت کی تبلیغ اور تحصیل زر ہے منزل مقصود دونوں کی ایک ہے راستہ بدلا ہوا ہے۔

احقر چار پانچ ماہ ہوئے کہ خواجہ کمال کا مرکب اجلال رنگون پہنچا تاکہ ملک برما میں مرزا یت کی تحریم کریں اور لندن میں تبلیغ اسلام کا دل آؤز سبق سن کر کوئی معقول رقم حاصل کریں اس سے پہلے بعض خط و کتابت پر تقریباً سولہ ہزار روپیہ اگر بیزی ترجمہ قرآن مجید کے لیے رنگون سے ان کوں بھی چکا تھا، مگر مسلمانان رنگون متحق صد ہزار مر جبا ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزاۓ خیر دے کہ خواجہ کے پیغمروں کو سن کر وہ چونک اٹھے اور انہوں نے خواجہ کا مرزا یت ہوتا اچھی طرح محسوس کر لیا اور بڑے زور کے ساتھ مقابله کے لیے تیار ہو گئے۔

یہاں تک کہ لکھنؤ سے جناب مولا نامولوی محمد عبدالکشور صاحب مدیر الجمیع فیضہ کو رنگون تشریف لے جانے کی تکلیف دی رنگون کا روای زیریطح ہے جس سے حسب ذیل امور وزر و شریف کی طرح واضح ہو جائیں گے۔

۱..... خواجہ نے ہر چند اپنا نہ ہب چھپانا چاہا مگر چھپ نہ سکا سب کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص ختم نبوت کا منکر اور ایک جھوٹے اور بد کردار شخص کو نبی و رسول مانتا ہے اور بعض مسلمانان کو فریب دینے کے لیے اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور چالیس کروڑ مسلمانوں کو فریب کرتا ہے۔

۲..... مرزا غلام احمد کا اصلی نہ ہب اور دلی مقصد کیا تھا اور مرزا کے مانے کا حقیقی نتیجہ اور شرہ کیا ہے۔

۳..... مرزا اور مرزا کے مانے والوں کا خارج از اسلام ہونا ایسا صریح ہے کہ جو شخص اس میں شک کرے وہ تین حال سے خالی نہیں۔ (۱) یا وہ مرزا کی تعلیمات کفریہ سے ناواقف ہے نہ اس نے مرزا کی تصنیفات دیکھی ہیں نہ اس کے رو میں جو کتابیں علمائے دین نے لکھیں ان کو مطالعہ کیا ہے۔ (۲) یا وہ شریعت الہیہ کو لڑکوں کا خیل سمجھتا ہے کہ جس کا جی چاہے جس بات کو مانے جس کا جی نہ چاہے نہ مانے۔ (۳) یا وہ ایسا جاہل ہے کہ اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کس چیز سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور کس چیز سے کافر ہو جاتا ہے۔

۴..... مرزا یتوں کا ترجمہ قرآن مجید سرتاپ مرزا یت کی کفریات صریح سے بھرا ہوا ہے اور دین اللہ کے بالکل خلاف ہے۔

اہل رنگون کی دینی حیثیت

لائق تہذیت ہے کہ (۱) انہوں نے جناب مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر انجم عجم فیضہ کے مضمون عالیہ کو جو صحیحہ العلماء رنگون کی طرف سے لٹکے اردو۔ انگلش۔ چھوپا۔ سمجھاتی۔ برما وغیرہ متعدد زبانوں میں ترجمہ کر اکر اور چھپوا کر خوب شائع کیا انہیں کی اس سعی ملکوں کا نتیجہ ہے کہ صوبہ برما ایک بڑے مہلک قتنہ سے نک گیا۔ اور اب ان زریں واقعات کی روئیداد بھی الی رنگون ہی چھپوار ہے ہیں۔

۲.....رنگون میں ایک انجمن بنام دعوۃ الاسلام قائم کی اور اس کے دو شعبہ قرار دیئے اذل! مسلمانوں میں دینی و اقیفیت پیدا کرنا شریعت الہیہ کے زبانی درس کو جو ایک مدت سے متروک ہو چکا ہے از سرنو قائم کر کے مسلمانوں کو جہالت کی تازیکی سے نکالنا۔ دوم! غیر مسلمین کو اسلام کی دعوت دینا اسلام پر جو حملہ اندر ولی یا بیرونی ہو رہے ہیں ان کا مہذب و تفہیم بخش جواب دینا۔

یہ انجمن ان دونوں شعبوں کے مقاصد کے لیے علمائے اسلام ایدھم اللہ تعالیٰ کی مفید تحریرات و تقریرات کی طالب ہے مفید اور ضروری رسائل کی اشاعت بھی کرے گی اور صوبہ برما میں دورہ کرنے کے لیے اچھے اور مصلح واعظین کا تقریبی عمل میں لائے گی غالباً انجمن کے قواعد و مقاصد مرتب ہو چکے ہوں گے اور پہلے شعبہ کا کام بھی شروع ہو گیا ہو گا۔

اس انجمن کے لیے عارف معلم صاحب تاجر رنگون نے پچاس روپیہ ماہوار نقد مقرر کیا اور دو سور و پیہہ ماہوار کرایہ کا مکان چھ ماہ کے لیے دیا اور حاجی یوسف صاحب و حاجی داؤد صاحب تاجر جران رنگون نے بھی بڑی عالی ہمتی کے ارادے ظاہر کیے ہیں خدا پورا کرے اور قبول فرمائے انشاء اللہ تعالیٰ اس انجمن کے ضروری حالات و قانون میں صحیفہ نہ امیش شائع ہوتے رہیں گے۔

۳.....عارف معلم صاحب نے مبلغ ایک ہزار روپیہ اشاعت کتب دینیہ کے لیے مطبع رحمانیہ بھیجا۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اہل رنگون کی توفیق اور زیادہ کرے اور تمام مسلمانوں کو ایسی خدمات دینیہ کی توفیق دے اور ان کے دلوں کو اپنے دین پاک کے درود و محبت سے معمور رکھے۔

اس مبارک انجمن سے ضروری التماس

مرزاںی قتنہ روز بروز ترقی پر ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی جماعت ہے اور چھوٹی

جماعت کو جوش زیادہ ہوتا ہے اس لیے جانی والی ہر طرح کی کوشش کر رہے ہیں سارے ہندوستان میں ان کے مبلغ پھرتے ہیں افریقہ میں ان کے مبلغ ہیں بصرہ میں ان کی کوشش ہو رہی ہے امریکہ میں ان کے مبلغ پہنچے ہوئے ہیں جنوبی امریکہ میں محمودی پارٹی کے مبلغ بہت زد و شور سے کام کر رہے ہیں شامی امریکہ میں خواجہ کمال کا بیجا ہوا مبلغ مسلمانوں کو گراہ کر رہا ہے وہاں کے مسلمانوں نے خانقاہِ رحمانیہ موکلگیر میں چند سوالات بھیجے تھے جن کے جوابات میں یہاں سے ایک رسالہ کھکھ کر بیجا گیا ہے کچھ رسائلِ ردِ قادریانی کے بھی منگوائے تھے وہ بھی بھیجے گئے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے برادر ان اسلام بالکل غافل ہیں کچھ توجہ نہیں فرماتے۔

دو باتوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایک یہ ہے کہ کم سے کم دس بارہ مبلغ رکھے جائیں اور حسب مشورہ جا بجا انہیں بھیجا جائے۔ دوسرے یہ کہ جو رسائلِ ردِ قادریانی میں اور رد آریہ اور عیسائیوں کے جواب میں لکھے گئے ہیں اور بالخصوص وہ رسائل جو خانقاہِ رحمانیہ موکلگیر میں موجود ہیں وہ چھپوا کر برادر سارے ملکوں میں شائع ہوتے رہیں اور مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ کر کر شائع کیا جائے بالخصوص انگریزی زبان میں اور فارسی میں اور گجراتی میں چند کتابوں کے نام میں یہاں لکھتا ہوں جنکا چھپنا اور بالخصوص انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر خوب مشترک ہونا بہت ضروری ہے وہ رسائل یہ ہیں۔

عیسائیوں کے جواب میں رسائل

(۱) پیغام محمدی (۲) دفع التسلیمات (۳) ترانہ ججازی (۴) آئینہ اسلام (۵) مراءۃ الجھین (۶) مراسلاتِ مذہبی

مرزا یوسف کے رد میں لا جواب رسائل

(۱) فیصلہ آسمانی ہرسہ حصہ (۲) دوسری شہادت آسمانی (۳) ہدیہ عثمانی (۴) صحیح قادیانی کی حالت کا بیان (۵) آئینہ کمالات مرزا (۶) چشمہ ہدایت (۷) چشمہ ہدایت کی صداقت (۸) دعویٰ نبوت مرزا (۹) صحیفہ رحمانیہ (۱۰) عبرت خیز یعنی صحیفہ رحمانیہ (۱۱) ختم النبوة فی الاسلام (۱۲) رسالہ حیات مُسْعَی علیہ السلام (۱۳) انحراف اثاقب ہرسہ حصہ (۱۴) مرقع قادریانی

ایک رسالہ انگریزی میں ایک قابل فحصل عربی انگریزی دان نے فیصلہ آسمانی کا حاصل بیان کیا ہے اسے بار بار پھپوا کر مشتہر کرنا ضرور ہے خصوصاً تمام انگریزی والوں کے پاس بھیجننا۔ اب میں تمام اراکین انجمن دعوة الاسلام سے اور بالخصوص عارف معلم صاحب اور حاجی یوسف صاحب اور حاجی واوہ صاحب تاجران سے نہایت بجز اعکس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ وقت حمایت اسلام کا ہے یہ سب گروہ اسلام کے مٹانے میں بے حد کوشش ہیں خدا کے لیے آپ حضرات توجہ سمجھنے اور اسلام کی مدد سمجھنے تمام ہندوستان میں بھروسہ آپ کے یہاں کے توکی کو خیال نہیں ہے اور نہ اب تک کوئی انجمن اس قسم کی قائم ہوئی جیسی کہ آپ حضرات کی توجہ سے ہوئی یہاں بھی ہمارے حضرت قبلہ مذکورہ العالی چاہتے ہیں کہ ایک انجمن قائم ہو خواہ وہ آپ ہی کی انجمن کی ایک شاخ ہوتا کہ یہ سلسلہ یہاں بھی برابر قائم رہے۔

(امتیس محمد اسحاق خادم ابو احمد رحمانی)

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ارشادات

☆☆..... ہر قادریانی کے منہ پر ایک لعنت برستی ہے جس کو اہل

نظر فوراً پہچان لیتے ہیں۔

☆☆..... زندقی ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو مگر درپرده کفریہ عقائد رکھتا ہو۔

☆☆..... مرزا قادریانی سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہر یہ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

☆☆..... قادریانی کا ذبیحہ کسی حال میں بھی علاج نہیں بخے

مردار ہے۔

تمام برادران اسلام اور بالخصوص قدیم چیروان مرزا سے خیر خواہان عرض کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کا جھوٹا ہوتا قرآن مجید کی ۲۱ نصوص قطعیہ سے، چار حدیثوں سے، اور توریت مقدس کے صریح بیان سے، ان کی فریب آمیز باتوں سے، ان کے اقراروں سے حدیثیہ والی مشین گوئی کی صداقت بخاری شریف سے اور تو ہیں انبیاء کی کرتا اور محبوبہ مکوہہ آسمانی والی مشین گوئی کا جھوٹا ہوتا باوجود تمام عمر کی امید واری کے اور احمد بیگ کے داماد کے سامنے مرجانے سے تو صرف جھوٹے ہی نہیں ہوتے بلکہ اپنے اقرار سے ہر بندے بدتر تھہرے اور خداوندوں کا جھوٹا اور بالیعنی وعدہ خلاف ہوتا مرزا قادریانی کے کہنے کے بوجب قرار پاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

عقائد اسلام

(۱) تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد جو کوئی شخص دعویٰ نبوت یا دعویٰ وحی کرے وہ کافر ہے

ثبوت قرآن مجید

..... مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(سورہ الحزاء ب۔ ۳۰)

..... مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلَ۔ (آل عمران ۱۳۳)

..... الْيَوْمَ أَكَمَلْتُ لَكُمْ دِيِنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ بَعْضَ مَا رَأَيْتُ لَكُمْ
لِإِسْلَامَ دِينًا۔ (آل عمران ۳۰)

حدیث بخاری

..... عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال كانت بنو اسرائیل تسویهم الانباء كلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسيكون خلفاء

(بخاری شریف جلد: قول س ۳۹۱، باب ذَرْنَی اسرايیل)

٢ سيكون في امتي كذابون ثلاثة كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبئين
 لا نبي بعدي .
 (كتاب العمال جلد ٢ باب در بيان فضائل النبي كريم عليه السلام)

فقہ

١ اذا لم يعرف الرجل ان محمد سنته اخر الانبياء عليهم وعلى نبينا
 السلام وليس بمسلم كذا في البيته وكذلك لو قال انا رسول الله او قاله
 بالفارسية من يغتصب يرده به من بیغام می یرم یکفر (تفہی مائیہ تیج جد ٣ ص ٢٤٣)
 ٢ ويکفر بقوله ان كان ما قال الانبياء حقا او صدق او بقوله انا رسول الله
 (جواہرائق جلد ٥ ص ١٢١)

٣ دعوه النبوة بعد نبينا سنته کفر بالاجماع (ثہن نقد الایرانی طالقی قاری ص ٢٠٢)
 ٤ ومن ادعى النبوة لنفسه او جواز اكتسابها واللوع بصفاء القلب الى
 مرتبتها كالفلسفه وغلاة المتصوفه وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان
 لم يدع النبوة فهو لاء كلهم کفار مكذبون للنبي سنته لا انه اخبر انه خاتم
 النبيين لا نبي بعده وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا
 الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاویل ولا تحصیص فلا شک
 في کفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا (شفاء ص ٢٢٧ ج ٢)
 ٥ اذا لم يعرف ان محمد اخرا لا انبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات
 (الشہادۃ والظہر کتاب اسری وبرقة ص ٢٩٦)

عقائد مرزا احمد قادر یانی

(۱) مرزا احمد قادر یانی نے دعوی نبوت اور وحی کا کیا، مرزا احمد قادر یانی

نے ۱۸۸۰ء میں سب سے پہلے اپنے آپ کو مجید دظاہر کیا

ثبوت قول مرزا

..... اور پھر جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ
 نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خردی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام
 ہوا کہ "الرحمن علم القرآن لشذر قوماً ما انذر ایاء هم ولستین سیل

ال مجرمين قل انى امرت وانا اول المؤمنين ”

یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور اس کے صحیح معنی تیرے پر کھول دیئے، یہ اس لئے ہوا کرتا تو ان لوگوں کو بد انجام سے ڈراوے، جو بیان عث پشت در پشت کی غفلت اور نہ متنبہ کئے جانے کی غلطیوں میں پڑ گئے اور تا ان مجرموں کی راہ مکمل جائے کہ جو بدایات و کنچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہتے ہیں، ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ اور اول المنشین ہوں اور یہ الہام برائیں احمد یہ میں چھپ چکا ہے جو ان ہی دونوں میں جس کو آج الخواہ سال کا امام حصہ، اسکے نے تالیف کر کے شائع کی تھی۔ ” (کتاب البریہ عاشیہ ص ۱۹۲، انحرافی ج ۱۹۳، برائیں احمد یہ ص ۲۳۹)

”کتاب البریہ ۱۸۸۸ء کی تصنیف ہے اس کے ۸ بریں اپنا مجدد ہوتا اور اس الہام کا شائع ہوتا بیان کرتے ہیں یعنی ۱۸۸۰ء میں۔ ”

۲..... بعد مجدد ہونے کے مرزا قادریانی نے اپنے کوشش میں تصحیح ظاہریہ مرزا قادریانی قریب قریب سات سال مجدد بنے رہے، پھر مثیل مسح ہوئے اس کا ثبوت ذیل کی تحریر سے ہوتا ہے۔

قول مرزا ”علماء ہند کی خدمت میں نیاز نامہ“

”اے برادران دین و علماء شرح تین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سین کہ اس عاجز نے جو مثیل مسح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسح مسح موعد خیال کر رہی ہیں، یہ کوئی نیاد دعویٰ نہیں جو آج میرے منہ سے ناگیا ہو، بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر برائیں احمد یہ کے کئی مقامات پر تبصرت درج کر دیا تھا، جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا، میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا ہے کہ میں مسح بن میریم ہوں جو شخص یہ الہام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔“

(از الہام حصہ اول ص ۱۹۵، انحرافی ج ۳ ص ۱۹۲)

۳ قول مرزا..... ”میں نے صرف مثیل مسح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں ہے کہ صرف مثیل ہوتا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے، بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور وہ بزار بھی مثیل مسح آ جائیں، ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسح ہوں اور دوسرے کا انتظار بے سود ہے۔“ (از الہام حصہ اول ص ۱۹۶، انحرافی ج ۳ ص ۱۹۷)

الحاصل ۷۱۸۸۷ء میں یا اس کے کچھ قبل مثیل مسح بنے، ازالہ اہام میں مرزا قادریانی

صف تحریر کر رہے ہیں کہ جو شخص مجھے کوشح موعود خیال کرے وہ کم فہم ہے اور مرزا قادیانی کو سچ بن مریم بھی نہیں ہیں اس سے بھی انکار کر رہے ہیں جو شخص مرزا قادیانی کو سچ بن مریم کہے وہ مطابق فتویٰ مرزا قادیانی کے کذاب اور مفتری ہے۔

دعویٰ نبوت اور سچ موعود ۱۸۹۱ سے شروع ہوا

۱۔ قول مرزا..... "۱۸۹۱ء میں باطلاء المبین یہ اعلان دیا گیا کہ آنے والا سچ تو ہی ہے۔" پھر کیا تھا کامل طور پر مامور من اللہ ہونے کا خلعت مل گیا اور وہ غرض اور غایت جو اس نور کی دنیا میں اترنے کی تھی ظاہر ہو گئی۔ (رپورٹ جلد سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۹) الہام مرزا "الحمد لله الذي جعلك المسيح ابن مریم، اس خدا کی تعریف ہے، جس نے تھے سچ ابن مریم بنیا۔"

(ہدیۃ اللہ علی مص ۲۷ خزانہ ج ۲۲ ص ۷۵)

۲۔ قول مرزا..... "جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے، تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ سچ موعود ہونے میں کوئی ثقی بات نہیں، یہ وہی دعویٰ ہے جو برائیں احمد یہ میں بار بار بہ تصریح لکھا گیا ہے"

۳..... "الہمی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں اور میری ہی نسبت کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے۔" (مرزا قادیانی کا یہ فتویٰ تھا کہ جو کوئی شخص مجھے سچ بن مریم کہے وہ مفتری اور کذاب ہے مگر پھر اپنے کو سچ ابن مریم آپ ہی خود کہتے ہیں مرزا قادیانی کے سچ ابن مریم بننے کا ثبوت ملاحظہ ہو، تحریر کرتے ہیں) "پھر جیسا کہ برائیں احمد یہ سے ظاہر ہے دوسرے تک صفت مریمیت میں میں نے پروردش پائی اور پرورہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دوسرے گذر گئے جیسا کہ برائیں احمد یہ کے حصہ ۳۹۶ میں درج ہے۔

مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں لٹک کی گئی اور استخارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ شہریا گیا اور آخر کنی میمنے کے بعد جو دس مینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر برائیں احمد یہ کے حصہ ۳۹۵ میں درج ہے۔ مریم سے عیسیٰ بنیا گیا اس اس طور سے میں ابن مریم شہریا۔" (کشی نوح ص ۳۶، ۳۷، ۲۲ خزانہ ج ۱۹ ص ۵۰)

کھلتا ہے اور آنے والا بھی ہے اور جو کھن ناہیں سے ہے۔" (کشی نوح ص ۳۸ خزانہ ج ۱۹ ص ۵۲)

کھلے کھلے الفاظوں میں دعویٰ نبوت

۴۔ قول مرزا، الہام مرزا..... "اذا ارسلنا اليکم رسولاً شاهدوا عليکم كما ارسلنا

اخلاق کے ساتھ بیجا۔“

۱۰.....”لَا تُخَفِّفْ أَنِّي لَا يَخَافُ لَدِي الْمَرْسَلُونَ تَرْجِمَة: مَتْ ذُرْ، مَيْرَبْ قَرْبِ مَيْرَبْ مَيْرَبْ رَسُولِ نَبِيِّنَ ثُرَتْ۔“ (حَدَّى التَّوْحِيدِ مِنْ ۲۲ خَرَائِنَ حَجَّ مِنْ ۳۶۶)

۱۱.....”بَعْدَهُ تَلَاهَا كَيْا تَحَاكَ كَتَيْرِي خَبْرِ قَرْآنَ اُورِ حَدِيْثَ مَيْنَ مُوْجَدَهُ هَيْ اُورِ تَوْهِي اُسَ آَيَتَ كَأَصْدَاقَ هَيْ كَهُ هَوَا اللَّذِي اُرْسَلَ رَسُولُهُ بِالْهَدَى وَ دِينُ الْحَقِّ لِيُظَهِّرَهُ عَلَى الْدِينِ كُلِّهِ“ (اعجازِ احمدی، مِنْ ۱۱۳ خَرَائِنَ حَجَّ مِنْ ۱۹۶)

توث..... یہ آیت قرآن مجید کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کو بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے ملک عرب کے جہلاء اور ناشائستہ اور غیر مہذب قوم میں انہار رسول نہایت شائستہ ہاتھوں اور حقانی نہ ہب اور کامل شریعت کے ساتھ بیجا، تاکہ اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں اور نہایت مفید اور پختہ تعلیمات سے دنیا کے تمام دینوں پر اسے غالب اور فائق کر دے۔ یہ صفت کس رسول کی ہے، الفاظ قرآن نہایت صفائی سے بتا رہے ہیں کہ وہ رسول اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے آچکا ہے، کیونکہ صبغہ ماضی کے ساتھ ارشاد ہے ”اُرْسَلَ رَسُولُهُ“ یعنی اللہ تعالیٰ اس رسول کو سچ چکا ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ وہ رسول وہی ہے جن پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، الفاظ قرآنی سے تو صاف آنحضرت ﷺ مراد ہیں، مگر مرزا قادری اپنی الفاظ قرآنی کے خلاف اور اجماع امت کے بر عکس اس آیت کو اپنے لئے کہتے ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ خاص میرے لئے ہے۔

۱۲.....”مَا سَوَا اَسْ کَيْ بَهِي لَّا سَبُّحُو كَشْرِيْعَتَ كَيَا جِزْرَهُ ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نبی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گا۔ ہیں اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے فالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہیں بھی۔ مثلاً یہ الہام ”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَفْضُوا بِأَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا لِفْرِوجَهِمْ ذَلِكَ اِذْكُرِي لَهُمْ“ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نبی بھی اور اس پر تسلیم برس کی امدت گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں، اور نبی بھی۔“

(اربعین نمبر ۳۶ خرائین حجّ مِنْ ۳۶۶)

وَحِيُ الْهَبِيٌّ كَامْسْتَقْلُلِ دُعَوْيِيٌّ اُورِ دُعَوْيِيٌّ نِبُوت کے ساتھ تمام اولیائے کرام پر اپنی فضیلت

۱۳..... ”اوہ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کیش اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا اور وہ دوسرے تمام لوگ اس نام کے متعلق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیریہ ان میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“ (ہدیۃ اللہی مص ۲۹۱ خزانہ ح ۲۲ ج ۲۰۶)

۱۴..... ”میں خدا تعالیٰ کی تسلی برس کی متواتر وحی کو کیونکر ردد کر سکتا ہوں میں اس خدا کی اس پاک وحی پر ایسا یہ ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام دھیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو ہجی ہیں۔“ (ہدیۃ اللہی مص ۱۵۰ خزانہ ح ۲۳ ج ۱۵۲)

۱۵..... ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر ہیں اور جس طرح میں قرآن شریف کو تینی اور قطبی طور پر خدا کا کلام جاتا ہوں اسی طرح اس کلام کو ہجی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (ہدیۃ اللہی مص ۱۱۲ خزانہ ح ۲۲ ج ۲۰۰)

۱۶..... ”فَلَمَّا آتَاهَا بَشَرٌ مَفْلَكُمْ يُوْحَى إِلَيْهَا أَنَّهَا إِلَهٌ مُكْرَمٌ إِلَهٌ وَّاحِدٌ“
ترجمہ: ان کو کہہ دیں میں ایک انسان ہوں، میری طرف یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔“ (ہدیۃ اللہی مص ۸۲ خزانہ ح ۲۲ ج ۸۳)

۱۷..... ”وَأَنْذِلْ عَلَيْهِمْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔
ترجمہ: اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی، وہ ان لوگوں کو سنائی جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔“ (ہدیۃ اللہی مص ۲۷ خزانہ ح ۲۲ ج ۷۸)

دُعَوْيِيٌّ نِبُوت کے ساتھ حضرت مسیح پر فضیلت

۱۸..... ”خدا نے اس امت میں سے سچے موعود بھیجا جو اس پہلے سچے سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے سچے کا نام غلام احمد رکھا۔“ (واضح البلاطم مص ۱۲ خزانہ ح ۱۸ ج ۲۳۳)

۱۹..... ”امن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“
(واضح البلاطم مص ۱۰ خزانہ ح ۱۸ ج ۲۳۰)

۱۸..... ”اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو سچ ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے خدا کے نزدیک مقربین میں سے ہے، اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“

(حقیقت الٰہی ص ۳۹ اخراں نج ۲۲ ص ۱۵۲)

۱۹..... ”خدا نے اس امت میں سچ موعود بھیجا جو اس پہلے تک سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر سچ ابن مریم میرے زمان میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھانے سکتا۔“

(حقیقت الٰہی ص ۳۸ اخراں نج ۲۲ ص ۱۵۲)

۲۰..... ”اس امر میں کیا لیک ہے کہ حضرت سچ علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں، کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا تعالیٰ کی عنایت نے مجھے انعام دینے کی قوت دی۔“

(حقیقت الٰہی ص ۵۳ اخراں نج ۲۲ ص ۱۵۷)

۲۱..... ”جب خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمان کے سچ کو اس کے کارنا میں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی دوسروں ہے کہ کہا جائے کہ کیوں تم سچ ابن مریم سے اپنے تینیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الٰہی ص ۱۵۵ اخراں نج ۲۲ ص ۱۵۹)

مرزا غلام احمد قادریانی کا دعویٰ نبوت کے ساتھ
رسول اللہ ﷺ پر بھی اپنی فضیلت ثابت کرنا

۲۲..... ”وَاتَّانِي مَالِمُ يَوْتَ اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ، بَحْسَهُ وَدِيَاجُونِيَا مِنْ كَوْنِيِّسْ دِيَا۔“

(استخارہ ص ۸۷ اخراں نج ۲۲)

اس الہام کا یہی مطلب ہے کہ مرزا قادریانی کو جو مرتبہ دیا گیا وہ سارے جہاں میں کسی ولی اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ بھی داخل ہیں۔

۲۳..... ”لَهُ خَسْفُ الْقَمَرِ الْمُنْبَرِ وَإِنَّ لِي غَسَّالَ الْقَمَرَانَ الْمُشْرَقَانَ التَّكْرَأً“

ترجمہ: اس کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا، اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔”
(اعیاز الحمدی ص ۱۷۲، خراں ج ۱۹ ص ۱۸۲)

یہاں کا شعر اور ان ہی کا ترجمہ ہے۔ اس شعر میں رسول اللہ ﷺ کے معجزہ شق القمر کو جو مشہور اور متواتر قرآن بھی کا ترجمہ ہے، اور جو واقع میں خرق عادت ہے مرزا قادیانی اس سے انکار کرتے ہیں اور شق القمر کو چاند گہن بتلاتے ہیں، یہ مرزا قادیانی کی عقل کا تقاضا ہے کوئی ذی عقل تو چاند گہن کو معجزہ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ چاند گہن اور سورج گہن بھیش ہوا کرتے ہیں، گویا شق القمر کو مرزا قادیانی نے چاند گہن کہا، جس کا حاصل یہ ہوا کہ میرے لئے شق القمر اور شق القمر دونوں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے صرف ایک یعنی شق القمر، مگر یہ مخفی غلط ہے، مرزا قادیانی کے دونوں کیا ایک بھی شق نہیں ہوا۔

..... ۲۳ (خطبہ الہامیہ حاشیہ، خراں ج ۱۹ ص ۳۱۲) میں مرزا قادیانی ایک عربی عبارت تحریر کرتے ہیں۔ جس کا شروع ”انَّ اللَّهَ خَلَقَ اَدَمَ جَعْلَهُ“ ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اسے تمام انسانوں اور جنوں کا سردار حاکم بنایا، پھر ان کو شیطان نے بہکایا اور جنت سے نکالا اور حضرت آدم کی حکومت شیطان کوٹی اور اس لڑائی میں آدم کو ذلت اور رسولی ہوئی، پھر اللہ تعالیٰ نے شکح موجود (مرزا) کو پیدا کیا، تاکہ آخری زمانہ میں شیطان کو ہزیست دے، یہ وعدہ خداوندی میں لکھا ہوا ہے۔

(۲) تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ

اب تک زندہ ہیں نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب۔

ثبوت قرآن مجید

۱۔ ”وَقَوْلَهُمْ أَنَا قَاتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَسُوْلَ اللَّهِ وَمَا قَاتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شَبَّهُ لَهُمْ وَأَنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفْنِ شَكَّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتَّبَاعُ الظَّنِّ وَمَا قَاتَلُوهُ يَقِيْنًا بِلَ رُفْعَةُ اللَّهِ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ غَرِيْزًا حَكِيْمًا۔“ (ناء، ۱۵۱، ۱۵۸)

۲۔ ”وَإِنْ مَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ (ناء، ۱۵۹)

(۲) مرتضیٰ علیہ السلام کو فوت
شدہ سمجھتے ہیں اور مقتول اور مصلوب ہونا کہتے ہیں

ثبوت قول مرزا

۱..... ابن مریم مرگیا حق کی حتم، داخل جنت ہوا وہ مفترم (مارتا ہے اس کو فرقان سربر، اس کے مرجانے کی وجہا ہے نبیر) وہ نہیں باہر رہا اموات سے، ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے۔

(ازالادبام ص ۶۲۷۔ خزان، ج ۳ ص ۵۵)

۲..... "از اس جملہ ایک یہ کہ قرآن شریف کے کسی مقام سے ثابت نہیں کہ حضرت سعیح اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔ بلکہ قرآن کریم کے کئی مقامات میں سعیح کے فوت ہو جانے کا صریح ذکر ہے۔" (ازالادبام حصہ اول ص ۱۱۷۔ خزان، ج ۳ ص ۱۲۵)

۳..... "از انجملہ ایک یہ اعتراض کہ اگر ہم فرض حال کے طور پر قول کر لیں کہ حضرت سعیح اپنے جسم خاکی سمیت آسمان پر اٹھائے گئے تو اس بات کے اقرار سے چارہ نہیں کہ وہ جسم جیسا کہ تمام حیوانی و انسانی اجسام کے لئے ضروری ہے آسمان پر بھی تاثیر زمانہ سے ضرور متاثر ہو گا اور مرد و زمانہ لا ابدی اور لازمی طور پر ایک دن ضرور اس کیلئے موت واجب ہو گی۔ پس اس صورت میں اول تو سعیح کی نسبت یہ ماننا پڑتا ہے کہ اپنی عمر کا دورہ پورا کر کے آسمان ہی میں فوت ہو گئے ہوں اور کو اکب کی آبادی جو آج کل تسلیم کی جاتی ہے اسی کے کسی قبرستان میں دفن کئے گئے ہوں اور اگر پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہتا ان کا تسلیم کر لیں تو تک نہیں کہ اتنی مدت کے لگزرنے پر ہمیر فرتوت ہو گئے ہوئے اور اس کام کے لائق ہرگز نہ ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں، پھر ایسی حالت میں ان کا دینا ممکن تشریف لانا بجز حق کی تکلیف کے اور کچھ فائدہ بخش معلوم نہیں ہوتا۔"

(ازالادبام حصہ اول ص ۱۲۹۔ خزان، ج ۳ ص ۲۷)

۴..... "تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سعیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا اور نیپال ہوتے ہوئے آخر بت تک پہنچ اور پھر کشیر میں ایک مدت تک نہیں رہے اور وہ بنی اسرائیل جو کشیر میں باطل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے، ان کو بدایت کی اور آخ (۱۲۰) برس کی عمر میں سری گنگہ میں انتقال فرمایا اور محلہ خانیار میں مدفن ہوئے اور عموم کی غلط بیانی سے یوز آسف بنی کے نام سے مشہور ہو گئے۔"

(رازحقیقت ص ۹ حاشیہ خزان، ج ۳ ص ۱۶۱)

۵ "حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے زخم ان کو دکھائے۔" (راز حقیقت ص ۷، ۸۔ خاشر، خراں ج ۱۳ ص ۹۱۵۹ احادیث)

(۳) ہم مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولو العزم نبی ہیں اور کامل اور پاک انسان ہیں یہود نے جوان پر ہتھیں لگائی ہیں وہ ان سے پاک ہیں اور یہ تمام باتیں قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہیں۔

ثبوت قرآن مجید

۱ أَنَّمَا الْمُسِيْحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هَا إِلَيْهِ مَرْيَمَ . (آل عمران ۱۷۴)

۲ إِذْ قَالَتِ الْمَلِئَكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يَشْرِيكُ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ أَسْمَهُ الْمُسِيْخَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَحْيَهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقْرَبِينَ وَيَكْلِمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران ۳۶-۳۵)

۳ وَيَعْلَمُهُ الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ وَالْأُورَةُ وَالْأُنْجِيلُ وَرَسُولًا إِلَيْهِ بَنْيُ إِسْرَائِيلَ (سورة آل عمران ۳۸-۳۹)

(۳) مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی۔

ثبوت قول مرزا

۱ سعیج بن مریم جن کو عیسیٰ اور یوسف بھی کہتے ہیں۔ (توضیح المرام ج ۲ تقطیع خواہ ن ۳ ص ۵۵) یوسف کی تمام پیشین گوئیوں میں سے جو مسایوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیش گوئیوں کے ہم پلے اور ہموزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاو ان دینے کو تیار ہیں، اس درمانہ انسان کی پیشین گوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لا ایساں ہوں گی پس ان دونوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشین گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل تھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے، کیا کہیں نہ کہیں لا رائی کا سلسہ شروع نہیں رہتا، پس اس تاریخی اسراطیلی نے ان عمومی باقون کا پیش گوئی کیوں نام

رکھا، بعض یہودیوں کے بھگ کرنے سے اور جب مجرہ مانگا تو یوسع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار او بدقار لوگ مجرہ سے مجرہ مانگتے ہیں ان کو کوئی مجرہ دکھایا نہیں جائے گا، دیکھو یوسع کو کسی سوچی اور کسی پیش بندی کی، اب کوئی حرام کار اور بدقار بنے تو اس سے مجرہ مانگے، یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شرپر مکار نے جس میں سراسر یوسع کی روح تھی، لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا اور دھلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی رات میں خدا نظر آ جائے گا، بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے دلخیز پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا، آ خرہ را ایک طفیل کو سیکھ کہتا پڑھتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا یوسع کی بندشوں اور تدبریوں پر قربان ہی جائیں، اپنا چچا چھڑانے کے لئے کیا داؤ کھیلا، سیکھ آپ کا طریق تھا کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آذانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا رواہ ہے یا نہیں؟ آپ کو یہ سوال سختے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی، کہ میں با غم کہا کر پکڑانہ جاؤں، سو جیسا کہ مجرہ مانگنے والوں کا ایک لطیفہ سننا کہ مجرہ مانگنے سے روک دیا تھا، اس جگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو، اور خدا کا خدا کو حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ تھا، کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے کہ جوئی اسی بنا پر تھیمار بھی خریدے شہزادہ بھی کہلا یا، مگر تقدیر یہ نہ کی تھی کی انہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی، آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بذبانبی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں اکثر غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دینے کی بھی عادت تھی جن جن چیزوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں، جو آپ کے قول سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم جوانہیل کا مفر کھلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چورا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے گویا میری تعلیم ہے، لیکن جب سے یہ چوری کچڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے

بیسا نہیں کی سخت رو سیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں مل اور کاشش دلوں اس تعلیم کے منہ پر طماقچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک بیووی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیریکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو حکم سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے، اس وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے بیچھے بیچھے ٹلتے گے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اس الہام سے خدا سے مکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے..... آپ کے بیسا نہیں نے بہت سے مجرمات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی مجرم نہیں ہوا اور اس دن سے یہ آپ نے مجرمہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد نہیں کیا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ مجرمہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد نہیں..... ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو وغیرہ کو اچھا کیا ہو، یا کسی اور اسکی بیماری کا علاج کیا ہو، مگر آپ کی بدستی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے، اس تالاب سے آپ کے مجرمات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ آپ سے کوئی مجرمہ بھی ظاہر ہو اہو، تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا مجرمہ ہے، اور آپ کے ہاتھ میں سوائے کمر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق بیسا ایسے شخص کو خدا ہمارا ہے ہیں، آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین داویاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں قیس جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہو گی، آپ کا سخنروں (کبھی عورتوں) سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو، کہ جدی مناسبت در میان میں ہے، در نہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان سخنرو (کبھی عورت) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس ملن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ نہیں کوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہوں گے کہ میں پھر دا اس آجاوں گا، حالانکہ نہ صرف وہ

لوگ بلکہ انہیں نسلیں اس کے بعد بھی انیش صدیوں میں مرچکیں مگر آپ اب تک تشریف نہ لائے، خود وفات پا پہنچے مگر اس جھوٹی پیش گوئی کا لذتک اب تک پادریوں کی پیشانی پر باقی ہے۔
 (عاشرہ فضیر انعام آخرم - ص ۸۲۹ - خزانہ حج ۱۱ ص ۲۸۸-۲۹۲)

(۳) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کی توبہ
 کرنے والا کافر اور شیطانی گروہ میں ہے۔

ثبوت قرآن مجید

..... هَلْ أَتِنْتُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلَ الشَّرْطَلَيْنَ تَنَزَّلَ عَلَىٰ كُلِّ الْأَكَابِ أَهْمَمُ

(شعر ۲۲۲، ۲۲۱)

۱..... وَسَلَلْ عَمْنَ يَنْسَبُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ الْفَوَاحِشَ كَعَزْمَهُمْ عَلَى الرَّزْنَى
 وَنَحْوِهِ قَالَ يَكْفُرُ لَاهُ شَتَمْ لَهُمْ وَاسْتَخْفَافُ بِهِمْ (فتاویٰ عالیٰ عاصی ۲۲۲ ص ۲۲۲)
 ۲..... وَكَذَلِكَ مِنْ أَصْفَافِ الْأَنْبِيَاءِ تَعْمَدَا لِكَذِبِ فِيمَا بَلَغَهُ وَأَخْبَرَهُ
 أَوْشَكَ فِي صَدْقَهِ أَوْ نَقْصَهِ أَوْ قَالَ اللَّهُ لَمْ يَلْعُجْ وَاسْتَهْزَأْ بِهِ أَوْ بَاحِدٍ مِنْ
 الْأَنْبِيَاءِ أَوْ أَزْرِي عَلَيْهِمْ أَوْ أَذَاهِمْ فَهُوَ كَافِرٌ بِأَجْمَعٍ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ.
 (شرح شفاق جلد ۲ ص ۷۵)

۳..... وَاسْتَخْفَفَ بِهِ أَوْ بَاحِدٍ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ أَوْ أَزْرِي عَلَيْهِمْ أَوْ أَذَاهِمْ فَهُوَ
 كَافِرٌ بِأَجْمَعٍ . (فتاویٰ ۲۲۶ ص ۲۲۶)

۴..... وَيَكْفُرُ أَذَشَكَ فِي صَدْقِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْوَبَهُ أَوْ نَقْصَهُ أَوْ صَفْرَهُ .
 (اشاہ واظہار ص ۲۹۵)

۵..... وَكُلُّ مُسْلِمٍ أَرْتَدَ فَتْوَتَهُ مَقْبُولَةً الْاجْمَعَةَ مِنْ تَكْرَرِ رَدِّهِ عَلَى
 مَامِرٍ وَالْكَافِرِ بِسَبِّ النَّبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّهُ يَقْتَلُ حَدَّاً لَا تَقْبَلُ تُوبَةَ مُطْلَقاً
 (لطحاوی جلد ۲ ص ۳۸۱ عاشیرہ)

۶..... وَفِي التَّهْلِيقِ ثُمَّ إِنَّمَا يَصِيرُ مَرْتَدًا بِانْكَارِ مَا وَجَبَ الْاقْرَارُ بِهِ أَوْ ذَكْرِ
 اللَّهِ تَعَالَى أَوْ وَاحِدَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالْأَسْتَهْزَاءِ وَلَوْ كَانَ اسْلَامَهُ بِالْفَعْلِ
 (اشاہ واظہار جلد اول ص ۱۲)

(۲) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ سے مESSAGES
صادر ہوئے، اللہ نے انہیں قدرت دی تھی کہ وہ مردہ کو زندہ
کرتے تھے کوڑھی اور مادر زاداندھے کو اچھا کرتے تھے۔

ثبوت قرآن مجید

..... آئی فَذِكْرُكُمْ بِإِيَّاهُ مِنْ رِتْكُمْ أَنَّى أَخْلَقَ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهْبَتَةَ الطِّينِ
فَأَنْفَعَ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَبْرَى الْأَكْمَهِ وَالآَبْرَصَ وَأَحْبَى الْمَوْتَى بِإِذْنِ
اللَّهِ، (آل عمران ۲۹)

”دیکھا جائے کہ قرآن مجید نے تو اعلانیہ طور سے حضرت مسیح کے عظیم الشان مESSAGES کو
بیان کیا ہے، مگر مرزا قادریانی کے مESSAGES کے بالکل مکر ہیں، چنانچہ اس سے پیشتر ان کا قول بیان
کیا گیا ہے اور صرف MESSAGES ہی کا انکار نہیں ہے بلکہ ان کو غالباً بھی دی ہیں اور بدگمانیوں کا مخزن
 بتایا ہے، ان کے MESSAGES میں باقی بھی بتائی ہیں۔“

(۲) مرزا قادریانی نے حضرت عیسیٰ

کے تمام MESSAGES سے انکار کیا۔

ثبوت قول مرزا

..... چنانچہ لکھتے ہیں۔ ”پچھے تجھ کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے
طريق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دباؤ نے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر
ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرنده پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو، کیونکہ حضرت مسیح
ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ باشیں بر س کی مدت تک تجارتی کا کام بھی کرتے رہے ہیں
اور ظاہر ہے بڑھی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح
طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“ (حاشیہ ازالہ ادہم حصہ اول ص ۳۰۳ خزانہ حج ۲۰۳)

ص ۲۵۲) دیکھا جائے کہ نہایت صاف طریقے سے حضرت سعیج کا باپ قرار دے رہے ہیں۔
 ۲.....”پس اس سے کچھ تعبیر نہیں کرنا پائیجے کہ حضرت سعیج نے اپنے دادا سلیمان کی طرح
 اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی مجذہ دکھلایا ہو، اور ایسا مجذہ دکھانا عقل سے بعد بھی نہیں کیونکہ حال
 کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صنایع الکی چیزیاں بنانی ہیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور بولتی بھی
 ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے نہ ہے کہ بعض چیزیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی
 ہیں۔“ (ازالہ ادہام حصہ حاشیہ ص ۳۰۲۔ خراں ج ۲ ص ۲۵۵)

(۵) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے مسلمان کے پیچھے
 نماز پڑھ سکتے ہیں عام اس سے کہ وہ فاسق فاجر مسلمانوں کے کسی فرقہ کا ہو۔

ثبوت قرآن مجید

۱..... وَأَرْكَفُوا مَعَ الرَّأْكِبِينَ (سورہ بقرہ ۲۳)

علم کلام

۲..... صلو اخلف کل برد فاسق،

حدیث

۳..... عن عبد الله أبى عدى أبى الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور
 فقال انك امام عامة وتنزل بك ماترى ويصلى لنا امام فتنة تتخرج فقال
 الصلوة احسن مايعمل الناس فإذا احسن الناس فاحسن ماي العمل الناس فإذا
 احسن الناس فاحسن معهم وإذا اسأوا فأجتب اسائهم . رواه البخارى جلد ا
 (مشکوہ بر حاشیہ مرقا طلاق ص ۳۰۹)

و فیه دلیل علی جواز الصلوة خلف الفرقۃ الماباغیۃ وكل فاجر،

۴..... عن قبیضۃ ابی وقار قال قال رسول الله ﷺ یکون علیکم امراء من
 بعدی یوخرنون الصلوة فھی لکم وھی علیھم فصلوا معهم ماصلو للقبلة . رواة
 الابوداؤد

(۵) مرزا قادریانی کہتے ہیں کہ غیر احمدی

مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

ثبوت قول مرزا

..... ”اس کلام الہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور مکذب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے، اس لئے وہ اس لاائق نہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور لطمی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردہ کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ وہی تمہارا امام ہو جو تم میں سے ہو۔“ (تجھہ گلاؤ دیہ میں ۱۸ احادیث۔ خزانہ نجی ۷۲ ص ۲۲)

(۶) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ تمام فرقہ اسلامیہ

میں باہم منا کحت وا زدواج جائز ہے

ثبوت قرآن مجید

..... وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنْ وَلَا مُلْمِنَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكَةٍ وَلَا
أَعْجَبُكُمْ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكٍ وَلَا
أَعْجَبُكُمْ“ (بقرہ ۲۲۱)

(۷) مرزا قادریانی کافتوی ہے کہ احمدی کو غیر احمدی سے منا کحت وا زدواج جائز نہیں ہے

ثبوت

..... گواہ نمبر ۷ کے بیان سے ظاہر ہے۔

(۷) تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آنحضرت

کی امت افضل ترین امت ہے اور شفیق ہے۔

ثبوت قرآن مجید

..... ”كُنْتُمْ خَيْرًا مِّنْهُ أُخْرَجْتُ لِلنَّاسِ،“

(آل عمران ۱۰۰)

۱..... وَكَذِلِكَ جَعْلُكُمْ أَعْمَةً وَسَطَالِتُكُونُوا كُفَّارًا عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُنَّ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ” (بقرہ ۱۳۳) فَقَدْ

۲..... وَكَذِلِكَ نَقْطَعُ تَكْفِيرَ كُلِّ قَاتِلٍ قَالَ قَوْلًا يَعْوَصِلُ بِهِ إِلَى تَضْلِيلِ الْأَمَّةِ
(شمارہ ص ۳۲۲، ۳۲۳)

(۷) مرزا قادیانی کے تمام مسلمانوں کو بجز اپنے
ماننے والوں کے سب کو کافر کہتے ہیں۔

ثبوت قول مرزا

۱..... ”ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم مذکور کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں اور نہ یہ
کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواذنہ سے بری ہے اور کافر مذکور کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے
مقابل پر ہے دوسرے یہ کہ مثلاً وہ سچ مسعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمامِ جنت کے جھوٹا
جاننا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں
کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا مذکور ہے کافر
ہے۔“ (ہدیۃ اللہی ص ۱۷۱۔ خزانہ حج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲..... ”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔“ (ہدیۃ اللہی ص ۱۲۳۔ خزانہ حج ۲۲ ص ۱۲۸)

(۸) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خدا کے کلام
قرآن کریم کے سوا اور کسی کا کلام مجذہ نہیں ہے

ثبوت قرآن

۱..... ”وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأُتُّو ابْسُرَةً مِّنْ مَظَاهِهِ وَأَذْعُونَا
شُهَدَاءَنَاكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ“ (بقرہ ۲۲)

۲..... ”أَمْ يَقُولُونَ أَنَّ الْقُرْآنَ قُلْ فَأُتُّو ابْسُرَةً مِّنْ مَظَاهِهِ وَأَذْعُونَا مِنْ اسْتَطْعَتُمْ مِّنْ
دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ“ (یونس ۲۸)

(۸) مرزا قادیانی اپنے کلام کو مجھزہ کہتے ہیں۔

شہوت..... اعجاز الحج اور اعجاز احمدی مرزا قادیانی کے اعجاز ہیں۔

قول مرزا

..... اعجاز الحج، اس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے ”رسالہ اعجاز الحج فصح عربی میں میں نے لکھا تو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر میں نے یہ اعلان شائع کیا کہ اس رسالہ کی نظری اس فصاحت و بлагافت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کر سکتے۔“ (ہدیۃ الرؤی م ۳۷۸- خزانہ ح ۳۹۲ ص ۲۲۲)

۲..... اعجاز احمدی کے متعلق قول مرزا۔ ”میرا حق ہے کہ جس قدر خارق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور تصدیہ تیار ہو گئے ہیں میں اسی وقت تک نظری پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں، جو ان تحریرات کو انسان کا افتراء خیال کرتے ہیں اور مجھہ قرار نہیں دیتے، اور میں خدا تعالیٰ کی حسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور تصدیہ میں خرچ کی ہے اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو کوئی بات رہ نہ جائے اور اسی قدر تصدیہ، جو اس تعداد کے اشعار ہیں واقعات کے پیان پر مشتمل ہو، اور فصح و بلبغ ہو، اس مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیں تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دوں گا۔“

(اعجاز احمدی ص ۹۰- خزانہ ح ۱۹ ص ۲۰۳)

(۹) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے و وعید میں کچھی ہوتی

ہیں اور جس وعید میں وقت معین کر دیا گیا ہے وہ اسی وقت پر پوری ہوتی ہے۔
شہوت قرآن مجید

۱..... ”لَا يَخْلُفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلِكُنَّ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (روم ۶۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں جاہل ہیں۔

۲..... لَئِنْ يَخْلُفُ اللَّهُ وَعْدَهُ (ح ۲۷) اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

۳..... إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْلُفُ الْمِيعَادَ (آل عمران ۹- رعد ۳۴)

بلاشبک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۵..... وَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ (ج-۲۷) (اے تغیر مکریں) تجھ سے عذاب کی جلدی کرو ہے ہیں۔ (یہ یقین کر لیں کہ) اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

۶..... مَا يَنْهَا الْفُؤْلُ لَذْنِي وَمَا آتَا بَظَلَامًا لِلْعَيْنِ (ج-۲۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بات میں تغیر نہیں ہو سکتا اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۷..... ”قَلَا تَحْسَبَنَ اللَّهُ مُخْلِفًا وَعْدَهُ رُمِّلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو اِنْتِقَامٍ“ (ابراهیم-۲۷) اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے یا عام خاطبیں سے ارشاد فرماتا ہے کہ تو ایسا خیال اور گمان ہرگز نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے اس میں شریعتیں کہ اللہ زیر دست بدلتے یعنی والا ہے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی وعدہ وہ عیتیں کہ اللہ زیر دست بدلتا، شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اس کا ترجیح کرتے ہیں۔ ”تغیر دادہ نبی شود وعدہ نزدیک سن۔“ قسم من تم کنندہ بر بندگان، اگر وعدید وقت مقررہ پر پوری نہ ہوئی تو کلام الہی بدل گیا اور اس کلام الہی کے خلاف ہوا۔

(۹) مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

تمام وعدے اور وعدید میں پچی نہیں ہو سکیں

بہوت قول مرزا

۱..... قرآن اور تقریبت کی رو سے یا امر ثابت ہوتا ہے کہ وعدید کی معیار تقویٰ اور خوف سے مل سکتی ہے۔ (انعام آم تحریم ۲۹، حاشیہ قرآن ج ۱۱ ص ۲۹)

۲..... تاریخ عذاب کاٹل جانا تخلف وعدہ نہیں ہے بلکہ سنت اللہ ہے۔ (برق آسمانی)

۳..... وعدید کی تحقیق کوئی کٹل جانے کے بارے میں تمام نبی تحقیق ہیں۔ (انعام آم تحریم ۲۹)

۴..... یعیند و لا یوْفِیٰ ”یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض وقت اسے پورا نہیں کرتا۔“

(یہ قول خلیفہ اول حکیم نور الدین کا بہت مشہور ہے۔ ملاحظہ ہو در یو یو بابت میں جون ۱۹۰۸ء)

قرآن مجید کی ۲۱ آیتوں اور چار حصیوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا اس رسالہ میں شروع سے یہاں تک ۲۱ آیتیں قرآن مجید کی اور ۲۱ حصیں بیان ہوئی ہیں جن سے مرزا غلام احمد قادیانی کا قطعی جھوٹا ہوتا ثابت ہوا۔ جس کو تردید ہو سامنے آ کر سمجھ لے۔

قادیانی کے نکاح میں آئے گی اسے کوئی شرط وغیرہ روک نہیں سکتی کیونکہ نہایت صاف طریقے سے تمن بختی اس قول کے بتا رہے ہیں کہ کوئی امر اس نکاح کو روک نہیں سکتا، پہلا جملہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے جو امر خدائے تعالیٰ کے علم میں مقرر ہو چکا ہے اسے تقدیر یہ بہم کہتے ہیں اور تقدیر یہ بہم ہرگز نہیں ملتی۔ دوسرا جملہ، ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ مرزا کے نکاح میں اسے لائے گا۔ تیسرا جملہ انجام کاراہی عاجز کے نکاح میں لائے گا، ان تینوں قولوں کے بعد کسی جامل کو بھی تردید نہیں ہو سکتا، کہ وہ عورت اگر مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی تو اس وقت بھی مرزا قادیانی پچھے رکھتے ہیں؟ بلکہ ہر ایک بھی کہے کہ بالیقین مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا الزام لگایا اور اسے وعدہ خلاف شہریا اور وہ خود ملحوظ ثابت ہوئے، یہ لا جواب بات ہے کہ کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ یہاں صاف طریقے سے بقول مرزا قادیانی، خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی اور فریب دہی ٹاہست ہوئی اس لئے کہ وہ عورت مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی، جس کے نکاح میں آئے کا اس نے حقیقتی وعدہ کیا تھا اور مقرر کر رکھا تھا اور مرزا قادیانی مررتے دم تک اس کے لئے تذپب رہے اور وہ دوسرے کے نکاح میں رہی اور مرزا قادیانی کلام اللہی سے اور نیز اپنے الہامی اقرار سے یقینی جھوٹے ہوئے۔

دوسرا قول مذکورہ اشتہار میں اسی عورت کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ..... انجام کاراہی اس لڑکی کو تمہاری طرف واہس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی پاؤں کو ٹال سکے، (مجموعہ اشتہارات ج اص ۱۵۸) اس قول میں بھی دو باقیں ایسی بیان کی ہیں جن سے اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آتا یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ انجام کاراہی لڑکی کا واہس لانا یعنی جس غیر شخص کے نکاح میں وہ لڑکی جا بھکی ہے اس سے واہس آئے گی یعنی اس کے نکاح میں نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ میرے نکاح میں اس کا آنا خدا تعالیٰ کی مقرر شدہ پاؤں میں سے ہے اور خدا کی پاؤں کو کوئی ٹال نہیں سکتا، یعنی وہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئے گی، شرط وغیرہ کوئی اسے روک نہیں سکتی، پہلے قول میں اس کی زیادہ شرح ہے، اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ دو قول ہیں مرزا قادیانی کے، جن میں نہایت قطعی طور سے پہشین گوئی کرتے ہیں کہ محمدی یہیم احمد بیک کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور غالباً میں برس تک اس پہشین گوئی کا غل کرتے رہے مگر پوری نہ ہوئی اور مرزا قادیانی اس تمنا میں مرکر قبر میں جاسور ہے اور اس کی آرزو میں اور اس کذب کے جرم میں ترپ رہے ہوں گے۔ (خدا کی پناہ) یہ دو قول مرزا قادیانی کے اس اشتہار میں ہیں جو

۱۰ ارجولائی ۱۸۸۸ء کو گورداں پور سے شائع کیا گیا ہے۔ فیصلہ آسمانی کے ص ۱۶ سے ص ۳۲ تک۔ اس اشتہار میں سترہ جھوٹ دکھائے ہیں۔ ان جھوٹوں میں اکثر ان کی پیشین گوئیاں ہیں اس لئے تین طریقوں سے مرزا قادریانی کا جھوٹا ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ اول یہ کہ صرف ایک اشتہار میں انہوں نے سترہ جھوٹ بولے۔ اب غور کیا جائے کہ نبی کی شان تو بہت بڑی ہے، وہاں تو ایک دو جھوٹ سے ثابت ہاٹل ہو جاتی ہے۔ کسی مجدد اور بزرگ کی بھی یہ شان نہیں ہو سکتی ہے کہ ایک دو ورق میں اس قدر جھوٹ بولے۔ جھوٹ اسکی بربی چیز ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو جھوٹ بولے وہ مسلمان نہیں۔ دوسرا طریقہ سے ان کا جھوٹا ہونا اس طرح ثابت ہوا کہ مذکورہ دونوں قولوں میں ان کی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی اور پورے اشتہار میں سولہ پیشین گوئیاں ان کی جھوٹی ہوئیں یعنی ان کے بیان کے بوجب حقیقی وعدہ الہی ہوا مگر خدا تعالیٰ نے وہ اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور اس سے پیشتر قرآن شریف کی پانچ آیتیں نقل کی گئی ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعدہ دونوں ضرور پورے ہوتے ہیں۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس کا کوئی وعدہ یا وعدہ پوری نہ ہو اگر ایسا ہو تو ثبوت اور رسالت درہم برہم ہو جائے۔ اس میں خوب غور کرو، الفرض اس قول میں بھی مرزا قادریانی بوجب اپنے قول کے اور کلام الہی سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ تیسرا یہ کہ جس طرح وہ قرآن سے جھوٹے نہ ہمہ بے اسی طرح توریت مقدس نے بھی ان کے جھوٹے ہونے پر شہادت دی۔ لاحظہ ہو۔

توریت مقدس کا فیصلہ مرزا کی کذابی پر

توریت کی پانچویں کتاب مقدس استثنائے باب ۱۸ آئت نمبر ۲۲۰ میں یہ ارشاد ہے۔ ”لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا اور معمودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔“ (یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے) اور اگر تو اپنے ول میں کہے کہ میں کیوں نکر جاؤں کہ یہ بات خداوند کی کمی ہوئی نہیں تو جان رکھ کر جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا واقع نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہ کہی، بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔“ اور نہایت ظاہر ہے کہ مرزا قادریانی نے اپنی مذکوحة آسمانی کے نکاح میں آنے کی نسبت خدا جانے کتنے مرتبہ بیان کیا ہے، مگر وہ نکاح میں نہ آئی یعنی جھوٹ بولا ہے اور وہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا قادریانی نے خدا تعالیٰ پر افتراض کیا۔ الحاصل قرآن مجید اور توریت مقدس دونوں اس پر متفق ہیں کہ مرزا نے

قادیانی بالحقین جھوٹا ہے۔ یہاں تین طریقوں سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا گیا۔ جب ان دوقلوں نے مرزا قادیانی کے کذب کا کامل فصلہ کر دیا تو اب زیادہ اتوال نقش کرنے کی ضرورت نہیں رہی، مگر میں خوش طبع حضرات کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی باوجود سن رسیدہ ہونے کے احمد بیگ کی ذخیر پر ایسے فریغتہ تھے کہ بار بار اس کا ذکر کرتے تھے اور جا بجا اس کے اشتہار میں انہیں مزہ ملتا تھا۔ اور یہ بھی خیال ہو گا کہ بار بار اعلان و اشتہار کو حکم الٰہی بتاتا عوام کو ڈرایتا اور توجہ دلاتا ہے۔ خواجوہ انہیں خیال ہو گا کہ اگر مرزا کو تاقی الہام الٰہی نہ ہوتا تو بار بار اس کثرت سے اس کا ذکر نہ کرتے۔ یعنی اپنے عشق ضیغی کے ساتھ عوام کی فریب دہی بھی نہ کوہ اشتہار تو ۱۸۸۸ء کا تھا ذیل کا اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء کو تھا جن پر اس لدھیانہ میں چھپوا یا ہے اور اس کا نام اشتہار نصرت دین رکھا ہے۔ اب اس نصرت دین کا مضمون ملاحظہ ہو۔

تیسرا قول..... کہتے ہیں کہ ”احمد بیگ کی ذخیر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مقدار اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ یہودہ کر کے اس کو میری طرف لے آئے۔“ (مجموعہ اشتہارات نج اس ۲۱۹)

ناظرین! یہ نصرت دین کے لئے اشتہار ہے اور بحکم الٰہی اشتہار دیا گیا ہے اور مضمون وہ معمولی مطلوبہ کے نکاح میں آنے کا ہے۔ مگر نہایت تاکید سے لکھتے ہیں کہ خدا کی طرف سے سہی مقدر قرار پاچکا ہے کہ وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی، چونکہ یہاں اشتہار بحکم الٰہی دیا گیا ہے اس لئے ضرور ہے اس کا مضمون بھی اسی کی طرف سے ہو گا۔ اس لئے حیرت یہ ہے کہ عالم الغیب ہونا اس کی صفت ہے، مگر اسے علم نہیں ہے کہ کس حالت میں نکاح ہو گا، باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے، مگر الحمد للہ جو کچھ علم تھا وہ جھل مرکب تھا اور اسی علم نہ تھا۔ یہ کیونکہ کسی وقت وہ عورت مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی اور اشتہار نے مرزا قادیانی کو رسوا کیا اور مرزا نے خدائے قدوس پر جہالت یا فریب دہی کا محیب لگایا اسی وجہ سے اسلامی و رومند انہیں وہر یہ قہقہہ لکھتے ہیں۔ مسح کی تینیث تو ہو گئی۔ یعنی مسح قادیانی کے تین جھوٹے الہام بیان ہوئے اب چوتھا الہام اسی ملکوہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی نسبت قرآنی الفاظ میں ہوا ہے۔ جس سے فکر و شہرہ مرزا کا دور ہوا ہے، فرماتے ہیں۔

چوتھا قول..... ”۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی۔ اور یہ

معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے تب میں نے اس پیشین گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے معنی اور ہوں گے، (یہ مرزا قادیانی کا فریب ہے کہ میں اس کے معنے نہ سمجھ سکا خیال کیا جائے کہ اس قدر بکرا اور ایسی صاف مادری زبان میں الہام ہوں اور پھر ان میں نہ سمجھنے کا اختال ہوا اگر انہی کو اپنی وحی کے معنے نہ سمجھنے کا اختال ہو تو اس کی تمام وحی بیکار ہو جائے کیونکہ ہر وحی پر اختال ہو گا اور کوئی معنی اس کے لیئے نہ رہیں گے۔) جو میں سمجھنیں سکات ب محضے اسی حالت قریب الموت میں سمجھے الہام ہوا۔ “الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونُنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ” یعنی (اس کا نکاح میں آتا) تیرے رب کی طرف سے چک ہے۔ تو کیا بٹک کرتا ہے۔“

(از الادہام حصہ اول ص ۳۹۸۔ خزانہ حج ۳ ص ۳۰۶)

خیال کرنے کا مقام ہے کہ اس پیشین گوئی کی صداقت پر یہ ذور ہے کہ مختلف عنوانوں کے سوا خاص قرآنی الفاظ میں الہام اتار کر اس کے سچا ہونے کا یقین دلایا جاتا ہے مگر جب اس قادر مطلق کو ان کی کذابی کا اظہار منکور ہے تو مرزا قادیانی کی چالاکیاں کیا کام دے سکتی ہیں؟ یعنی وہ لڑکی مرزا قادیانی کی بغل میں نہ آئی غرضیکہ یہ چوتھا قول بھی ان کا جھوٹا ہوا اور مرزا نیوں کے خیال کے موافق چوتھی مرتبہ مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ اور فریب کا الزام لگایا کیونکہ وہ تو مرزا کو اب تک سچا ہمان رہے ہیں۔ اس لئے بالضرور اس جھوٹے الہام کا الزام وہ خدا تعالیٰ پر لگائیں گے۔

پانچواں قول..... اسی پیشین گوئی کی نسبت نقل کرتا ہوں جو سب اقوال سے زیادہ مشرح اور اس لڑکی کے نکاح میں آنے کے لئے بہت زیادہ یقین دلانے والا ہے۔ وہ قول یہ ہے ”خدائے تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیک ولد گماں بیک ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کارتہمارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عدادوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار رایا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا یوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(از الادہام حصہ اول ص ۳۹۶۔ خزانہ حج ۳ ص ۳۰۵)

اس قول میں مرزا قادیانی نے مذکورہ پیشین گوئی کے ہر طرح سچے ہونے کے لئے چھ طریقوں سے یقین دلایا ہے جن کے بعد کوئی غدر باتی نہیں رہتا۔ وہ طریقے ملاحظہ ہوں۔

پہلا طریقہ انجام کا تمہارے نکاح میں آئے گا۔
 دوسرا طریقہ لوگ کو شش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا۔ اردو کے
 جانے والے یقینی طور سے جانتے ہیں کہ لفظ انجام کا آخ کار وہیں بولتے ہیں جہاں ایک شے میں
 متعدد باتیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں جو بات بالیقین سب کے آخر میں ہوا کیونکہ انجام کا ریا آخر کار
 کہتے ہیں۔

تیسرا طریقہ خدا نے تعالیٰ ہر طرح سے تمہاری طرف لائے گا۔ یعنی با کردہ ہونے کی
 حالت میں یا یہودہ کر کے شرطی ہونے کی حالت میں یا بے شرطی کی حالت میں۔

چوتھا طریقہ ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائے گا (اس میں شرط وغیرہ جو کچھ ہو سب
 آگیا، اب نکاح میں آنے کا کوئی مانع نہ رہا، شرط پوری ہو یا نہ ہو) اب اس کے بعد کے جملے نے تو
 اور بھی غصب کیا، فرماتے ہیں۔

پانچواں طریقہ اور اس کام کو (یعنی مرزا کے اس نکاح کو) ضرور پورا کرے گا، جب
 مرزا قادریانی کا خدا نے قدوس اس نکاح کے کرنے کو ضرور کہتا ہے تو اس کے ظہور میں نہ آنے کی
 کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ بجز اس کے کہ قادرنہیں ہے، عاجز ہے۔ (نعوذ باللہ) ان پانچوں قولوں نے
 حقیقتِ الوجی کے اس جواب کو محض غلط تھہرا دیا جو اس لڑکی کے نکاح میں نہ آنے کی نسبت مرزا
 قادریانی نے دیا ہے، یہ خوب یاد ہے کہ یہ بھی مرزا قادریانی کا ایک وقتی فریب ہے۔

چھٹا طریقہ ان کا یہ قول ہے، کوئی نہیں جو اسے روک سکے، اس میں شرط وغیرہ بھی
 آگئی، اس یقین اور کمال و ثبوت و اعتماد کے بعد بھی وہ چیزیں کوئی ایسی جھوٹی ثابت ہوئی کہ دنیا نے
 دیکھ لیا اور مرزا قادریانی کے چھ جھوٹ قطعی اس ایک قول میں ہوئے اور میں جھوٹ پہلے قولوں میں
 بیان ہوئے ہیں۔ کل چیزیں جھوٹ ہوئے، اب قادریانی پارٹی ان افراد میں کچھ جواب دے سکتی
 ہے۔ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے مگر کوئی مرزا کی اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ جب مرزا قادریانی کی
 مخصوص چیزیں کوئی جھوٹی ہوئی جس کا الہام ان کے دعویٰ مجدد ہونے یا نبی ہونے سے زیادہ پکا
 ہے۔ تو بالیقین قرآن مجید سے اور توریت مقدس سے اور خود اپنے اقراروں سے جھوٹے ثابت
 ہوئے۔ اب ایم اے صاحب اور خوبجہ کمال کہیں کہ یہ جھوٹی چیزیں کوئی ایسی ہی ہے جیسا کہ
 آنحضرت حمدیبیہ والی چیزیں کوئی؟ تم کو شرم نہیں آتی کہ ایسے صریح کاذب کی باتوں کو آنحضرت
 کی حقانی باتوں سے مشابہت دیتے ہو، یہ کون پا جی کہتا ہے کہ حمدیبیہ والی چیزیں کوئی پوری نہیں

ہوئی، اس پیشین گوئی میں تھیں وقت نہیں کی گئی تھی اور مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیبیہ والی پیشین گوئی وقت انداز کردہ پوری نہیں ہوئی مگر عطا ہے مگر لا ہوری ایم، اے جھوٹ بولنے میں اپنے مرشد سے بھی بڑھ گئے اور بالکل پورانہ ہونے کے قائل ہو گئے۔ نہیں چاہئے کہ فیصلہ آسمانی حصہ دوم کا ص ۲۳۱ سے ۲۳۲ تک دیکھیں اس سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیانی ہیر اور مرید دنوں جھوٹے ہیں۔ میں نے فیصلہ آسمانی کا حوالہ تو دے دیا مگر چونکہ اس رسالے میں کامل طور سے مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کیا ہے اور دکھا دیا ہے کہ وہ نہ مجدد ہیں نہ نبی ہیں نہ رسول ہیں، نہ رسولوں کی ان کی روشن تھی۔ بلکہ وہ نہایت جھوٹے فریب دھنده، کامل عیار تھے اس لئے جو وہ حقیقت نہیں نبی مانتا ہے یا ظاہر میں نہیں الہامی مجدد کہتا ہے وہ آسمانی فیصلہ کو ہرگز نہیں دیکھے گا اس لئے میں اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں جس سے مرزا قادیانی کا اور ان کے جان شمار مرید کا جھوٹا ہوتا ظاہر ہو جائے، وہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ کی پیشین گوئی ایسی نہیں ہے جو پوری نہ ہوئی ہو، حدیبیہ والی پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے کسی وقت اور کسی طرح حضور نے وقت کی تھیں نہیں فرمائی۔ بلکہ صاف طور سے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے پیشین گوئی کی ہے وہ پوری ہو گی۔ الحمد للہ وہ دوسرے ہی سال پوری ہو گئی اس لئے قادیانی ہیر اور مرید دنوں جھوٹے ہوئے۔ میاں ایم اے، صاحب صرف ایک منکوح والی پیشین گوئی تو جھوٹی نہیں ہوئی ان کی تمام صاف پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں۔ خصوصاً وہ جن پر تمام عمر زور لگاتے رہے اور خدا کا سچا وعدہ بتاتے رہے اور قسم کھاتے رہے اور اس کے پورانہ ہونے پر اپنے آپ کو جھوٹا اور ہر ایک سے بدتر کہتے رہے۔ وہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی، بلکہ خدا نے تعالیٰ نے متعدد طریقوں سے انھیں ایسا جھوٹا ثابت کر دیا کہ ہر ایک ایماندار آنکھوں سے دیکھ کر ان کا جھوٹا ہونا محسوس کر سکتا ہے۔ وہ پیشین گوئی ملاحظہ کیجئے، انجام آقہم میں فرماتے ہیں۔ ”بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داما داحمد بیک کی تقدیر اس کی انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائے گی..... جوبات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ (انجام آقہم ص ۳۲۱۔ خزانہ حج ۲۱ ص ۳۲) یہ قول ان کا الہامی ہے اور اس کے الہامی ہونے کا دو ثقہ اسی ایک قول میں کئی طریقوں سے بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ اس پیشین گوئی کے موقع کو تقدیر کہتے ہیں۔ یعنی اس پیشین گوئی کا موقع علم الہی میں قرار پا چکا ہے اس لئے اس کا ظہور ضرور ہو گا۔ اس کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے، یہ کہنا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کا محوارہ اردو میں کم سے کم تین مرتبہ کہنے کو بولتے ہیں۔ اس لئے اس کے تقدیر بہرہم ہونے کو

تین مرتبہ بیان کرچکے ہیں، دو مکمال درجہ کا وُوق اور اعتماد اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی۔ دیکھا جائے کہ اس پیشین گوئی کی صداقت پر کس قدر پختہ یقین ہے کہ اس کے خلاف میں اپنے آپ کو نہایت صاف طور سے جھوٹا لھبھرتے ہیں۔ یعنی اگر اس پیشین گوئی کی صداقت کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں، یعنی میں نے مہدی، اور سعیج اور مجدد اور نبی اور رسول ہونے کے دعوے کئے ہیں۔ سب غلط ہیں، مجھے جھوٹا یقین کرو، بھائیو! مرتضیٰ قادریانی اپنی زبان قلم سے تحریر فرمائے ہیں اب اس کے برس و جسم مانے میں کیا عذر ہو سکتا ہے؟ خدا کے لئے کوئی احمدی بیان کرے، سوم یعنی تیسرا طریقہ اعتماد کا یہ بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے رو برومنا خدا کی طرف سے قرار پاچکا ہے اور جوبات خدا کی طرف سے خبر پچکی ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ اب خوب غور و انصاف سے دیکھا جائے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے پر مرتضیٰ قادریانی کو کس قدر وُوق ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا ظہور خدا کی طرف سے قرار پاچکا ہے۔ کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ اب اس پر نظر کی جائے کہ جب یہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے جھوٹی ثابت کر دی تو مرتضیٰ قادریانی کے تین جھوٹ اور خدا پر افتراء کرنا ثابت ہوا اور اگر کوئی مرتضیٰ حضرات اس کو نہ مانیں تو اپنے خدا پر جہالت یا فریب وہی کا الزام دیں، یعنی خدا تعالیٰ کو داماد احمد بیگ کے زندہ رہنے کا جو علم نہ تھا، یا اس نے مرتضیٰ کو فریب دیا، (نعمود باللہ من بذہ الکفر یات) اب یہ دیکھا جائے کہ جب اس پیشین گوئی کے ظہور کو کوئی روک نہیں سکتا، کیونکہ خدا کی طرف سے یا یقین قرار پاچکی ہے تو مکوہد آسمانی کا نکاح میں آتا بھی ایسا ہی ہے، شرط وغیرہ کوئی اسے روک نہیں سکتی، غرضیکہ مرتضیٰ قادریانی نے مکوہد آسمانی کے نکاح میں آنے کے لئے جس طرح کے متعدد طریقوں سے اپنا وُوق نو (۹) بیان کیا ہے یہاں تک کہ آخر قوں میں چھ طریقوں سے بیان ہوا ہے۔ جن کا ذکر اوپر ہوا، کہ مکوہد آسمانی کا نکاح میں آنے کا وُوق طریقوں سے مرتضیٰ قادریانی نے بیان کیا، اب نہایت ظاہر ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ شرط کے پورا کردنے سے نکاح میں نہ آئی تو نو طریقوں سے یعنی مرتضیٰ قادریانی کے نو قوں سے یہ قول (یعنی ھبھیۃ الوجی والا جواب) جھوٹا قرار پائے گا اور جب یہ کہتا بھی جھوٹ ہے کہ اس لڑکی کی ماں یا بانی نے توبہ کی تھی تو یہ پورے دس جھوٹ مرتضیٰ قادریانی کے ہوئے۔ ان کی پوری تصدیق مرتضیٰ حضرات کو مشکل ہے، مگر اس کی تصدیق میں تو درا بھی دشواری نہیں ہے۔ مرتضیٰ قادریانی خود فرماتے رہے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی۔ اور خدا کے فضل سے وہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اور مرتضیٰ قادریانی کی

کذابی کا اعلان و اظہار اس قدر دنیا میں ہوا اور ہو رہا ہے کہ بارہ ہر س مرزا کو قبر میں سڑتے ہوئے ہو گئے اور احمد بیگ کا دادا دب تک زندہ ہے اور مرزا نبیوں کو اپنا چھرہ دکھا کر مرزا قادری کی کذابی دکھار رہا ہے مگر خاتم افسوس ہے کہ یہ حضرات عارکونار پر ترجیح دے رہے ہیں اور تو پہ کر کے جہنم سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ پھر اس طرح کے قول صرف ایک ہی تو نہیں ہیں بلکہ بہت ہیں ایک اور ملاحتہ سمجھے۔ اسی چیزین گوئی کی نسبت ضمیر انجام آخر میں ہڑے زور سے لکھتے ہیں۔ ”یاد رکھو کہ اس چیزین گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی۔ (یعنی احمد کا دادا نہ سرا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر تھہروں گا، اے احمد قریب انسان کا افتراء نہیں، کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، یقیناً یہ سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی پاتیں نہیں ملتیں، وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (ضمیر انجام آخر ص ۵۲-۵۳، خزانی، ج ۱۱ ص ۳۲۸) ہر ایک نظر رکھنے والا اس قول کو دیکھئے کہ مذکورہ چیزین گوئی کے ظہور پر کس قدر دوقت ہے اور اسے خدا تعالیٰ کا سچا وعدہ کہتے ہیں، یعنی یعذ و لا یُؤذی میں داخل نہیں ہے بایس ہدہ وہ چیزین گوئی جھوٹی ہونے اور مرزا قادری کے نہایت پختہ قول سے خداۓ قدوس پر وعدہ خلافی کا اور اس کے نہایت پختہ باتوں کے غیر معتر ہونے کا اور اپنے ارادہ میں عاجز ہونے کا الزام آیا اور بالحقین مرزا کو اپنے اقرار سے جھوٹا اور ہر بد سے بدتر یعنی بدترین خلافت ثابت ہوا۔ اے احمدی گروہ آنکھیں کھول کر صداقت کو دیکھو اور ایسے اعلانیہ کذاب سے علیحدہ ہو کر اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے خیر خواہوں کے بھائی بن جاؤ، ان اعتراضوں کا جواب کوئی مرزا کی نہیں دے سکتا۔ ایک رسالہ چنیخ محمد یہ شہر ہوا ہے جس کو دو برس سے زیادہ ہوا، اور قادریان میں خلیفہ صاحب وغیرہ کے پاس بیجگا گیا اور جا بجا مولوی مرزا نبیوں کو بیجگا گیا، مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ اس کے مقابلہ میں دم مارے۔

حیرت ہے کہ خواجه کمال کا گروہ اس چیزین گوئی کے پوری نہ ہونے سے کوئی الزام مرزا پر عائد نہیں کرتا۔ بلکہ ایک طرح کی مماثلت حضرت سرور انبیاء سے بتاتا ہے کہ یہ چیزین گوئی ایسی ہی پوری نہ ہوئی جس طرح جتاب رسول اللہ کی حدیبیہ والی چیزین گوئی پوری نہ ہوئی تھی۔ حالانکہ محض غلط ہے۔ جتاب رسول اللہ کی کوئی چیزین گوئی جھوٹی نہیں ہوئی۔ اس کے بیان میں ایک خاص رسالہ لکھا گیا ہے اور مرزا کی تو خاص چیزین گوئیاں جھوٹی ہوئیں اور اس طرح جھوٹی ہوئیں کہ خداۓ تعالیٰ پر متعدد الزمامات ثابت ہوئے جن کا بیان اوپر کیا گیا، ایسے کذاب کے مانے والے اشاعت اسلام کریں گے (استغفار اللہ) میاں ایک اے صاحب لا ہوری، آپ کے مرزا

بالفرض نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے مگر خدا پر احراام تو لگاتے ہیں اپنے اقرار سے جھوٹے اور بدترین خلائق تو ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے انہیں جھوٹا تو ثابت کر دیا، پھر ایسے کذاب کو بزرگ مجدد مانے والا پچ مسلمانوں میں مل سکتا ہے؟ اور ایسے جھوٹے اشاعت اسلام کر سکتے ہیں۔ البتہ بطور فریب اسلام کا نام لیا جاتا ہے۔ درحقیقت انجام میں مرزا ایت کی گمراہی پھیلانی منظر ہے جس کا بیان ہدیہ یہ ہتھانہ دغیرہ میں کیا گیا ہے، اگر حدیبیہ والی پیشین گوئی کی پوری حالت معلوم کرنا ہے تو ملاحظہ کیجئے۔

۶- ہجری میں جناب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کیا، یہ وہ وقت ہے کہ ابھی مکہ محظوظ کفار مشرکین کے قبضے میں ہے، مگر وہ اپنے نہ ہمی خیال سے کسی حج اور عمرہ کرنے والے کو روکتے نہ تھے اور چار مہینوں میں یعنی شوال، ذی القعده، ذی الحجه اور ربیع میں لڑائی کو منع جانتے تھے، اسی وجہ سے آپؐ نے ماہ ذی قعده میں عمرہ کا ارادہ کیا اور تشریف لے چلے، آپؐ کے ہمراہ چودہ، پندرہ ہم صحابہ ہوئے، آپؐ حدیبیہ پہنچ کر بیمار و اگلی سے قبل آپؐ نے خواب دیکھا کہ ہم مع تمام اصحاب کے بلا خوف و خطر کم مظہر میں داخل ہوئے ہیں اور ارکان حج ادا کئے ہیں، یہ آپؐ کا خواب ہے، کوئی الہامی پیش گوئی نہیں ہے، اس خواب میں کوئی قید اور کسی وقت کی تعینی نہ بطور اندازہ بیان کی گئی ہے۔ نہ حقی طور پر کوئی بات کہی گئی ہے، یہ خواب آپؐ نے اصحاب سے بیان فرمایا چونکہ حضور اور ﷺ اس سال عمرے کا ارادہ فرمائے تھے اور انہیاء علیہم السلام کا خواب تو سچا ہوتا ہی ہے اس لئے بعض اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کو یہ یقین ہوا کہ اسی سال ہم بلا خوف و خطر کم مظہر میں پہنچیں گے اور حج کریں گے انہیں یہ خیال نہیں رہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وقت کی تعینی نہیں فرمائی مگر مقام حدیبیہ میں جب آپؐ پہنچ تو کفار مانع ہوئے اگرچہ شرائط کے ساتھ اس پر سچھ ہو گئی۔ اس سال نہ جائیں آئندہ سال آکر عمرہ کریں۔ حضور نے حدیبیہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے، یعنی آپؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہم نے کہا تو تھا مگر کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم داخل ہوں گے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو گے اور طواف کرو گے، یعنی ہمارے خواب کا ظہور کسی وقت ہو گا، یہ روایت صحیح بخاری باب الشروط فی الجہاد میں ہے۔ خدائ تعالیٰ نے آئندہ سال میں اس کا ظہور دکھایا اور پھر ایک سال کے بعد صحیح کہ ہوئی اور نہایت کامل طور سے اس

پیشین گوئی کی صداقت کا ظہور ہوا، غرضیکہ دو برس کے اندر وہ پیشین گوئی کامل طور سے پوری ہو گئی۔ یہاں یہ معلوم کر لینا بھی ضرور ہے کہ ۶۷ ہجری میں جو حضور انور علیہ السلام نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا، اس ارادہ کا باعث آپؐ کا خواب تھا یا صرف عمرہ کا شوق اور وہاں کے کفار کی حالت کا معلوم کرنا، کامل تحقیق اس کی شہادت دیتی ہے کہ عمرہ کرنے کا خیال اس کا باعث ہوا کیونکہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خواب کا دیکھنا اس سفر کا باعث ہوا، صحیح روایت تو یہی ہے کہ حدیبیہ پہنچ کر حضور انور علیہ السلام نے وہ خواب دیکھا تھا۔ اس کی صحیح بہ لحاظ راوی کے اور باعتبار تلقین کے ہر طرح ثابت ہوتی ہے۔ اس کے راوی مجاہد ہیں، جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد رشید اور نہایت لفظ ہیں اس روایت کو اکثر مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے۔ تفسیر در منثور میں اس روایت کو پائی گئی ہے محدثین سے اس طرح نقل کیا ہے کہ۔

من مجاهد قال اری رسول اللہ علیہ السلام و هو بالحدیبیة انه يدخل مکہ هوا
واصحابہ امنین ان

(در منثور جلد ۶ ص ۸۰)

(مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام حدیبیہ میں تشریف فرماتے کہ آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے اصحابؓ بے خوف و خطر کہ مغلظہ میں داخل ہوئے ہیں۔) تفسیر جامع البیان طبری اور فتح الباری اور عمدة القاری اور ارشاد الساری میں بھی یہی ہے کہ حضور انور علیہ السلام نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا غرض کہ اس وقت نوکتابوں سے اس دعوے کا ثبوت دیا گیا جس روایت میں یہ آیا ہے کہ مدینہ پاک میں حضور انور علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا وہ روایت ضعیف ہے۔ علاوہ اس کے ضعیف ہونے کے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور علیہ السلام کا وہ سفر اس خواب کی وجہ سے ہوا، برادران اسلام اس کا یقین کر لیں کہ جو کچھ اس رسالہ میں مختصر طور سے لکھا گیا ہے وہ مرزا قادری کے لذب کے لئے نہایت کافی ہے کوئی مرزا گی احمدی اس کا جواب دے نہیں سکتا۔

تتمہ صحیفہ رحمانیہ (۲۲)

صحیح قادیانی کی اقراری کذابی کا اعلان

اے بھائیو! خدا سے ذرنے والوں کی تھاری خیر خواہی اور تم سے محبت دینی کی وجہ سے صحیح قادیانی کی حالت کے بیان میں بہت سے رسائل لکھے گئے اور تھاری خیر خواہی میں جان و

جموٹا بنا رہے ہیں پھر کیا آپ کو اپنے مرشد کی قسم پر بھی اعتبار نہیں ہے کیا آپ کے نزدیک مجدد و نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ جن کی قسم کا بھی اعتبار نہ ہوا و جھوٹے کہلا میں۔ ایسے جھوٹے کذاب کا وجی والہا مام آپ صحیح نہیں گے اور جھوٹے اور سچے کو ایک ساتھ سمجھیں گے افسوس صد افسوس۔

بجا یہ یہ باقی تھی تو بہت بڑی ہیں ان کو مرزا قادریانی ان کے خلیفہ و صاحبزادے تو کیا پورا کریں گے۔ اس کے بعد میں آپ کو مرزا قادریانی کا دوسرا قول و کھلانا چاہتا ہوں جو خاص اپنی مشعوقہ منکوہ آسمانی کے رقبہ کی نسبت ہے اگرچہ اس کے قبل بھی میں نے پیشین گوئی کے اس جملہ کو بیان کیا ہے لیکن پھر بھی مزید توجہ کیلئے اس کو لکھتا ہوں، علاوہ اس کے نہ پیش گوئی اس قابل ہے کہ اس کو کمرسہ کر کر کھرتے مسلمانوں کو دکھانا چاہئے۔ چنانچہ مرزا قادریانی لکھتے ہیں۔ ”یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی (یعنی داما و احمد بیگ میرے سامنے نہ مرا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر نہ ہوں گا۔ اے احمقویہ انسان کا افتراض نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کار و بار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔“ (ضمیر انجام آنکھ مص ۵۲۔ خزانہ حج ۱۱ ص ۳۲۸) اس قول میں مرزا قادریانی زوروں کے ساتھ اپنی پیشین گوئی پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر نہ ہوں گا اور اسی پر بس نہیں کی بلکہ اس کو خدا کا سچا وعدہ بھی کہا ہے۔ مسلمانوں اور اغور کرو کہ داما و احمد بیگ نہ تو ڈھائی برس میں مرا اور نہ ان کے سامنے مرا۔ بلکہ اب تک زندہ ہے اور مرزا قادریانی کے ہر بد سے بدتر ہونے کا شوہت علی الاعلان دے رہا ہے۔ حالانکہ اس کے مرنے کو مرزا قادریانی خدا کا سچا وعدہ بتا رہے ہیں جس سے خود تو جھوٹے ہوئے ہیں لیکن اپنے ساتھ خدا کو بھی جھوٹا اور وعدہ خلاف بنایا، اس کی مزید تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ دوم میں دیکھئے، اب اس کے بعد بھی مرزا قادریانی کوئی وسیع و مہدی تو کیا ایک سچا مسلمان ماننا بھی صریح گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟ اب ذرا تیرا قول بھی مرزا قادریانی کا ملاحظہ کیجئے۔ جس میں اس پیش گوئی کے ساتھ ساتھ اپنے جھوٹے ہونے کی بھی وضاحت کرتے ہیں اگرچہ یہ بھی مرزا قادریانی کے رقبہ داما و احمد بیگ کے مرنے ہی کے متعلق ہے۔ فرق مرف اس قدر ہے کہ پہلے دونوں قول ضمیر انجام آنکھ کے تھے اور یہ خاص قول انجام آنکھ کا ہے لکھتے ہیں کہ ”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داما و احمد بیگ کی تقدیر برم ہے اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔“ اس میں آپ لکھتے ہیں کہ داما و احمد بیگ کے مرنے کی پیش گوئی تقدیر برم ہے یعنی

لم شیل ہے۔ کسی صورت سے اس کے خلاف ہونیں سکتا، اور طرہ یہ ہے کہ اس کو آپ لفظ کمر بار بار کے ساتھ اپنے مریدوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ داماد احمد بیگ ضرور سرے گا پھر اس کے بعد والی عمارت چاہی سے کس قدر بھری ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ اب اس میں یہ بات بھی صاف ہو گئی کہ اس کا مرزا مرزا قادریانی کی زندگی ہی میں تقدیر برم ہے۔ اب اس دنیا کے رہنے والے عموماً اور مرزا کی حضرت خصوصاً غور کریں اور دیکھیں کہ داماد احمد بیگ کے مرنے کی پیش گئی ۱۸۸۸ء میں کی گئی تھی اور آج اگست ۱۹۲۱ء میں جس کو طالنے سے عرصہ ۳۲ برس کا ہوتا ہے اور اس کا نکاح ۱۸۹۲ء میں ہوا اور مرزا قادریانی اپنی حضرت وارمان کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ۱۹۰۸ء میں تو اس حساب سے خود مرزا قادریانی کی زندگی میں وہ داماد احمد بیگ سول برس تک ان کی تقدیر برم اور خدا کی وعدہ کا مقابلہ کرتا رہا۔ اب اہل حق خود فیصلہ کر لیں کہ جب داماد احمد بیگ اب تک زندہ ہے اور مرزا قادریانی اپنے کیف کردار کو کتنی گئے تو مرزا قادریانی جھوٹے ہوئے یا نہیں اور صرف جھوٹے نہیں بلکہ بار بار جھوٹے ہیں اور عربی، فارسی، اردو اور تینوں میں جھوٹے ہوئے اور یہ مُسلم ہے کہ ایسا جھوٹا شخص ہرگز نہیں، سُکھ، مہدی نہیں ہو سکتا ہے۔

وَمَا عَلِنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُعْنَى

ابو محمد محمد اسحاق غفرلہ الرزاق کیم ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ





لَا تَنْسِيَنَ لَمَّا يَرْجُعُ إِلَيْكُمْ

نامه حقانی در کذب مسح قادریانی

صیفہ رحمانیہ

(۲۳)

حضرت مولانا محمد اسحق مونگیروی

جس میں مرزا بیویوں کے فریبیوں کو ظاہر کر کے مسلمانوں کو ان سے بچتے کی ہدایت کی گئی ہے اور مرزا بیویوں نے جواب ایک نیا فریب نکالا ہے کہ علماء کے سامنے پہلیاں پیش کر دیتے ہیں ان کے اس فریب کی اچھی طرح قلمی کھوئی گئی ہے اور مثال میں چند پہلیاں پیش کر کے دندان مٹکن جواب دیا گیا ہے اور اس کے جواب میں مرزا قادریانی کے جھوٹے ہونے کے دلائل اور ان کے اعلان ۸۳ جھوٹ دکھائے گئے ہیں۔

ہمدردان اسلام! یہ خاکسار کچھ ضروری دینی بات آپ سے کہنا چاہتا ہے، آپ اسے غور سے ملاحظہ فرمائیں اور گروہ مرزا بیانی کو سمجھائیں، تمام اہل اسلام اس کو دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور باوجود اس کے کہ دنیا میں تیس چالیس کروڑ مسلمان شمار کیے جاتے ہیں مگر اس تعداد کیش کے بعد بھی کچھ نہیں کر سکتے اور نہ کچھ کرنے کا خیال ہے، ایسے نازک وقت میں مرزا قادریانی اٹھے اور تمام امت محمدیہ یعنی بہترین امت کے خلاف دعویٰ نبوت کر کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر کہہ دیا کہ بجز چند آدمیوں کے اس کا حاصل بھی ہوا کہ دنیا مسلمانوں سے خالی ہو گئی اور دین اسلام کو یا میث میٹا کی مرزا کی نبوت اور مسیحیت کا یہ نتیجہ ہوا، اب مرزا قادریانی اور ان کے خلیفہ اپنے مریدوں سے چندہ لکھ رکھ ایک نیا اسلام پھیلانا چاہتے ہیں، مگر طالبین حق اور ہمدردان اسلام جنہیں کچھ بھی علم ہے اور اسلام کا درد ہے وہ علمائے اسلام کے رسائل ملاحظہ کر چکے ہوں گے، جن میں مرزا غلام احمد قادریانی کا جو ہوا، کذاب ہونا قطعی طور سے ثابت کر دیا گیا ہے، مگر مرزا بیانی حضرات سے جب مقابلہ ہوتا ہے تو ابتداء سے ان کا یہی معمول رہا ہے کہ پہلے حیات و ممات سُقْعَ علیہ السلام پر گفتگو کرنے کو کہتے ہیں اور کبھی ختم نبوت پر بحث کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کرتے ہیں اور مرزا کے صادق یا کاذب ہونے کی گفتگو سے بجا گئے ہیں کیونکہ انہیں بھی مرزا کے جھوٹے ہونے کا یقین ہے، اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ ان علمی بحثوں کو چھیڑ کر عوام کو پھضاؤ یا جائے کیونکہ وہ علمی باتیں سمجھیں گے نہیں، اس طور سے مرزا کے کذب اور ان کی اصلی حالت پر پرودہ پڑا

رہے گا، حالانکہ علمائے اسلام نے بڑے بڑے رسائل حضرت ﷺ علیہ السلام کی حیات کے ثبوت میں لکھے ہیں اور وہ چھپ کر مشہور ہو چکے ہیں چنانچہ رسائل لاہانی و رکذب تسبیح قادیانی عقرب چھپا ہے اس میں چودہ رسالوں کے نام معکینت لکھے ہیں اور یہ رسالہ قادیان بھیجا گیا ہے اسی طرح مطول اور مختصر مختلف عنوان و طریقوں سے اثبات ختم ثبوت میں میرے علم میں گیارہ رسالے لکھے گئے ہیں اور مشہور ہو چکے ہیں اور قادیان بھیجے گئے ہیں ان رسائل کے نام ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

حیات مسیح علیہ السلام کے ثبوت میں رسائل

- (١) الالهام اصح في حیات اح (٢) عس الهدیة (٣) سيف جشتیانی (٤) اللعنة
 الربانی (٥) الحق الصریح في حیات اح (٦) البيان الصحيح في حیات اح (٧) شهادة
 القرآن باب اول (٨) شهادة القرآن باب دوم (٩) رسالہ مذاہب الاسلام (١٠) محمد رحمانی نمبر
 ٥ (١١) رسالہ الجم کعنون جلد ۱ نمبر ۱۲ (١٢) مواد نہایۃ الحقائق (١٣) وزیر المدرساتی علی رووالقاویانی
 (١٤) السیف الاعظم (١٥) رسالہ حیات اح یا آٹھ جز کار رسالہ نہایۃ خوبی سے لکھا گیا ہے انشاء
 اللہ عنقریب پچھے گا۔ (١٦) شفاعة للناس (١٧) بیان للناس (١٨) فتح رباني در مباحث قادیانی (١٩)
 تفسیر السیافی لرووالقاویانی۔

اب ناظرین اہل حق ملاحظہ کریں کہ حیات صحیح علیہ السلام کا مسئلہ ایسا مہم باشان اور ضروری ہے کہ مرزا آئی سب سے اول اسی مسئلہ کو پیش کرتے ہیں اور اس میں بحث کرنا ضروری خیال کرتے ہیں، الحمد للہ کہ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں انہیں رسالے پیش کیے جن سے معلوم ہوا کہ ہمارے علماء نے یہ انہیں ولیمیں مرزا قادریانی کے جھوٹے ہونے میں بیان کی ہیں اور آج تک کوئی قادریانی جواب نہیں دے سکا۔

ختم نبوت کی بحث میں رسائل

- (۱) تدوین نبوت قاریانی ۲۲۳ صفحہ کا رسالہ ہے (۲) ختم نبوت (۳) الخلافۃ فی خیر الامم

(۴) ختم النبیوں فی الاسلام یہ بڑا رسالہ ہے جس میں قرآن شریف کی وس آئندوں اور سعیح حدیثوں سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے غتریب حضنے والا ہے (۵) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ (۶) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷ (۷) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۵ (۸) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۶ (۹) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷ (۱۰) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲

رحانی نمبر ۲۱) میفہر رحانی نمبر ۲ فتح نبوت پر یہ گیارہ رسالے پیش کئے گئے۔
 اب بظاہر مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی یہ گیارہ دلیلیں ہوئیں، مگر جب یہ دیکھا
 جائے کہ بعض رسالے متعدد دلائل پر مشتمل ہیں مثلاً فتح النبوة فی الاسلام میں اس سلسلہ کو قرآن
 شریف کی دس آیتوں اور تین تائیں حدیشوں سے اور اجماع امت سے ثابت کیا ہے، پوچھ کر ہر ایک
 آئیت اور ہر ایک حدیث اور اجماع امت ثبوت مدعای کے لیے ایک کامل دلیل ہے، اس لیے ایک
 رسالہ میں چون دلیلیں مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی بیان ہوئی ہیں، اس سے باقاعدہ ثابت
 ہوا کہ مرزا قادیانی چون شدہ دلیلوں سے جھوٹے ہیں، اب مذکورہ انہیں دلیلوں کو بھی ملاحظہ ہے تو ۸۳
 دلیلیں ہوئیں، اب میں تمام قادیانیوں سے کہتا ہوں وہ ان دلائل کو خوب یاد رکھیں اور آنکھہ اور
 دلیلیں پیش کی جائیں گی، اب یہ کہتا ہے کہ باوجود ان رسالوں کے جن میں تراہی دلیلوں سے مرزا
 قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے، پھر بھی بار بار کہا جاتا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ حضرت سلطان مر
 کے سکر حضرت سلطان کے مر جانے سے ایسا جھوٹا کذاب جس نے اعلانیہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں جھوٹ
 بولے ہوں اور انہیاں کرام کی توجیہ کی ہو اور اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹا اور بدترین خلاف
 ثابت ہو گیا اوسی شخص سعی مودود ہر گز نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح فتح نبوت کا حال ہے یعنی اگر فرض کر لیا جائے کہ نبوت فتح نہیں ہوئی مگر
 نہایت ظاہر ہے کہ ایسا فریب دینے والا دہریہ میسے مرزا قادیانی ہیں کسی طرح نہیں یاد رکھنیں ہو سکتا،
 یہ دو فریب تو عرصہ سے مرزا حضرات کے تھے مگر جب ان دو دو گوئیں کے ثبوت میں لا جواب
 رسالے لکھے گئے تو اپنے دل میں عاجز ہو کر ایک نیا فریب نکالا کہ عرب کے چند اشعار اور کچھ
 عبارت عربی میں میرے پاس بیجے ان میں پہلیاں ہیں، پہلے دستور تھا کہ مجلسوں میں بطور نمائی
 یا بالطور دوستانہ امتحان کے لیے اشعار بیان کیے جاتے تھے اور اسی طرح نہیں عبارت بھی لکھی جاتی تھی
 اور کسی مجلس میں اپنے احباب کے سامنے پیش کر کے اس کا مطلب دریافت کیا جاتا تھا، اکثر کمسن
 لڑکیاں اپنی سہیلوں سے پوچھتی تھیں اہل علم نے ایسے اشعاروں میں رسالے لکھے ہیں، مگر علمائے
 کالمین کی اس طرف توجہ نہیں دیکھی کئی ناظرین کی طبیعت خوش کرنے کے لیے اور مرزا نہیں کے
 فریب سے واقف ہونے کے لیے تین پہلیاں عربی و فارسی و اردو کی لکھتا ہوں جن کا مطلب بجز
 ای کے ہیں کو پہلیوں سے واقف ہونے کا نماق ہو خواہ وہ معمولی ہی پڑھئے کیوں نہ ہوں، دوسرا
 نہیں جھکتا۔

عربی زبان میں بھی

شیخا وجاریہ فی جوف عصفور

رأیت و کم فی الدهر من عجب

فارسی زبان میں بھی

زروے یار خواہم ضد شرقی

بِ تَجْنِيسٍ وَ بِ تَقْلِيْبٍ وَ بِ تَوْلِيفٍ

اردو زبان میں بھی

دیکھ سفیدی ہوت انگارا گونے سے بھڑ جائے
سنگ می تو سر پر را بھیں واہ کو رواہ راجا
الٹا سیدھا ہر پھر دیکھو دی ایک کا ایک
عربی ہندی فارسی تینوں کرو خیال

اندھا بہرا گونا بولے گونا آپ کہاں
بانس کا مندرجہ کا پاسا باشی کا وہ کھا جا
سی سی کرتام بتایا تا میں بیٹھا ایک
جید بھیں میں کہاں لے بیرے لال

ناظرین! یہ عربی، فارسی، اردو کی بھیلیاں ہیں، اب مرزا ای حضرات بتائیں کہ اس کا
مطلوب کیا ہے اور بخوبی ممکن ہے کہ کوئی معمولی لکھا پڑھا جسے مسلموں کے سمجھنے کا نہ اق ہوا اس کا
مطلوب بیان کر سکتا ہے، مگر اس سے کیا وہ شخص علمائے کاظمین سے ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں اور اگر کوئی
ذی علم ایسے اشعار کے مطلب سے واقف نہ ہو تو اس کے علم اور کمال میں ہرگز کوئی بیٹھنیں آ سکتا،
مرزا قادری کا جھوٹا اور فرمی ہونا کوئی بھیلی نہیں ہے کہ جو ہر ایک اس سے واقف نہ ہو سکے، اس کا
جھوٹا ہونا تو انہیں انقصس ہے، اس واقف ہونے کے لیے علم کی ضرورت نہیں اگر کوئی معمولی اردو
خواں ہو یا کچھ نہ پڑھا ہو اور صرف اردو زبان جاتا ہو تو وہ مرزا قادری کے اقوال دیکھ کر یا سن کر
بے تاثل کہہ دے گا کہ مرزا قادری اپنے اقرار سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر ہیں اس کے علاوہ
مرزا قادری کے جھوٹے ہونے کے ثبوت میں سینکڑوں رسائلے ہمارے علماء نے ایسے لکھے ہیں
جن سے مرزا قادری کا کذاب اور جمال ہونا نصف انہار سے زیادہ روشن ہو گیا اب ان کو جھوٹا
جانشی کے لیے قابلیت اور علم کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے میں غیر ضروری بات کی طرف توجہ کر
کے اپنے ادقات کو خراب نہیں کرتا، البتہ اس کے علاوہ مجھے اپنی قابلیت کے انہار کی ضرورت نہیں
ہے۔ فقرہ

”میک آئست کہ خود بیوینہ کہ عطا گوید“

ہمارے ایک قابلیت برادر نے مرزا کے اس مجرمے کی خوب دیجیاں اڑائی ہیں جسے مرزا
قادیری نے عربی میں لکھ کر اپنی قابلیت خلاہ کی تھی اور اسے پہندروزہ مجرمہ کہا تھا اور اعجاز احمدی اس

کا نام رکھا تھا، مولا ناسید غیمت حسین صاحب نے اس کا کیسا خاکہ کہ اڑایا ہے اور اس کے قصیدہ اعجازیہ میں سینکڑوں ان کے جھوٹ اور سینکڑوں ان کی عربیت کی غلطیاں دکھائی ہیں رسالہ ابطال اعجاز مرزا اس کا نام رکھا ہے وہ حصوں میں وہ چھپا ہے اس میں عربیت کی قابلیت ویکھو کہ مرزا قادریانی نے جس عربیت کا دعویٰ اعجاز کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اس کے مش کوئی نہیں بناسکتا (اس میں در پردہ قرآن شریف کے اعجاز کا ابطال ہے کیونکہ اس کا مطلب بھی ہوتا ہے کہ جس طرح خدا قرآن مجید میں اپنے کلام کے بینظیر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسی طرح ہم بھی اپنے کلام کے بینظیر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، قرآن مجید کی کوئی خصوصیت نہیں ہے) مگر ہمارے مولا نا مددو ح نے صرف اس کے مش کوئی نہیں بنایا بلکہ اس سے بہت افضل بننا کران کے اعجاز کو پاپاں کر کے ان کو جھوٹا اور فرمی ٹابت کرو یا، مگر ہمارے سامنے تھوڑی سی عربی عبارت جیش کر کے اپنی قابلیت دکھانا چاہتا ہے اور عوام کو بہکاتا ہے جب تیرے پڑے مرشد کو عربیت میں کامل درجہ پاپاں کر دیا تو تیری اور تیرے بھائیوں کی کیا ہستی ہے؟ مگر عوام کی خیرخواہی کے لیے مرزا ہی کے رسالوں سے ان کا جھوٹا اور ہر بدل سے بدتر ہونا خواص دعوام پر ظاہر کرتا ہوں ان کے پرسائلے اور دو میں بھی ہیں اور فارسی میں بھی ہیں اور روثی پھوٹی عربی میں بھی ہیں اور مرزا قادریانی نے اپنی عربی کا ترجمہ فارسی اور اردو میں بھی کر دیا ہے، مگر کیا وجہ ہے کہ ان کے رسالوں سے ان کے اقوال سے ان کے اقراروں سے ان کا جھوٹا ہونا ہم ٹابت نہ کر سکیں، ہر ایک سمجھدار بے تال کہدے گا کہ ضرور ٹابت کر سکتے ہیں، مرزا کا جھوٹ اور فریب ٹابت کرنا اس پر موقوف نہیں ہے کہ عربی کا ادب بھی کمال طور پر جانتا ہو عربی میں بہت سے علوم ہیں منطق و فلسفہ و ریاضی و دینست و ہندسہ وغیرہ اب ان علوم میں سے تو خلیف محمد یا ان کی جماعت کے دوسرے لوگ کوئی علم بھی نہیں جانتے اگر دعویٰ ہو تو سامنے آئیں اور ہماری باتوں کا جواب دیں یا ہم کو اپنے یہاں بلا کیں اور ایک جماعت کے سامنے مقابله ہو، مگر یہ ہرگز نہیں کر سکتے، جب وہ ایسے جاہل ہیں تو اپنے باپ کی حقانیت کو کس طرح جانا بالخصوص اس وجہ سے کہ ہمارے علماء نے مرزا کی کذبی پر بہت رسائلے لکھے ہیں، چنانچہ انہیں رسائلے حیات مُسْتَحْدِف اور گیارہ رسائلے ختم بوت پر پہلے دکھائے گئے ہیں یعنی مرزا کی کذبی پر تیس دلیلیں ابھائی خیش کی گئی ہیں، اب میں ان کے علاوہ چند دلیلیں پیش کرتا ہوں جو ان کے کذب کو بصراحت ظاہر کر رہی ہیں اور صرف کذب ہی نہیں ہے بلکہ ان کو بدترین خلافت ٹابت کرتی ہیں، اگر حوصلہ ہے تو ان کا جواب دیں، مگر ہم پیشہ نکوئی کرتے ہیں کہ ظلیفہ صاحب کیا ان کی ساری جماعت جواب نہیں دے سکتی ہے۔

خلیفہ قادریان اپنی جماعت کی اگرچہ خوب حجامت کرتے ہیں اور ان سے روپیہ لوٹتے ہیں مگر ہماری حقانیت اور پچھلی بالا توں کا جواب نہیں دے سکتے، جس طرح چاہیں امتحان ہو جائے مرزا قادریانی قطعاً اور یقیناً بلاشبہ جھوٹے، فرمائی دہری ہیں، اسکے ثبوت میں سینکڑوں رسائلے بنظر خیر خواہی اللہ کر اور چھپوا کر مشتمل کئے گئے ہیں مگر ان کا دیکھنا بھی تو خلیفہ قادریان کو اور ان کے مدعاگاروں کو ناگوار ہے اور اپنے مریدین کو تاکید کر دی ہے کہ مخالفین کا کوئی رسالہ نہ دیکھیں ورنہ ایمان جاتا رہے گا، یہ صاف روشن دلیل ہے کہ اگر ہمارے مریدین ان رسالوں کو دیکھ لیں گے تو مرزا قادریانی سے پھر جائیں گے اور انہیں جھوٹا یقین کریں گے لیکن اس پر بھی میں چند ولیں نہایت مختصر اور بہت واضح لکھ کر پیش کرتا ہوں شاید اس میں ان کا بھلا ہو جائے۔

مرزا غلام احمد قادریانی کے جھوٹے ہونے کی دلیلیں

پہلی دلیل: مرزا قادریانی اپنے رسالہ (انجام آئکھم ص ۳۱ خزانہ ج ۱۱ ص ۳۱) میں

لکھتے ہیں۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشینگوئی داماڈ احمد بیگ کی تقدیر بہرہ ہے، اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔“

اے بھائیو زر اس پر غور کرو یہ مرزا قادریانی کا قول اردو زبان میں ہے جس کو ہندوستان میں ہرزی علم اور جال سے جال بھی سمجھتا ہے کہ مرزا قادریانی نے اپنے جھوٹے ہونے کا صریح اقرار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر احمد بیگ کا داماڈ میرے سامنے نہ مارے یعنی میری پیشینگوئی پوری نہ ہو اور میں اس کے سامنے مرجاوں تو میں جھوٹا ہوں، اب پڑھئے لکھوں اور جاہلوں نے جب یہ بات دیکھی اور اکثر نے یقینی طور سے اسے سن لیا، کہ مرزا قادریانی داماڈ احمد بیگ کے سامنے مر گئے اور وہ داماڈ برسوں تک مرزا قادریانی کے بعد موجود رہا اور بہت لوگ بلکہ خود مرزا ای اسے دیکھتے رہے تو کوئی ایماں اور مرزا قادریانی کے اقراری جھوٹا ہونے میں تردید نہیں کر سکتا اس کے سمجھنے میں کسی طرح کا علم درکار نہیں ہے اس کا یقین خلیفہ قادریان صاحب کو ضرور ہے، مگر نفس پرستی اور دنیا کی کمائی اس کے اظہار کو روکتی ہے اور مرزا قادریانی کے دہریہ پن کا اثر زیادہ انہیں مانع ہوتا ہے ورنہ ایسے اعلانیہ اقرارات مرزا قادریانی کو جھوٹا جانے کے لیے کسی طرح مانع نہیں ہو سکتے۔

دوسرا دلیل: یہ دلیل بھی مرزا قادریانی کا اقرار ہے اور نہایت پختہ اور مشکم اقرار ہے

اور اردو زبان میں اقرار ہے اس کے سمجھنے کے لیے کسی علم کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک ذی علم اور جاہل اردو جانتے والا بخوبی سمجھے سکتا ہے ملاحظہ ہو مرزا قادریانی اپنے رسالہ (ضیمہ انجام آئتم مص ۵۲ خزانہ ج ۱۱ ص ۳۳۸) میں لکھتے ہیں اور پہلے جملہ کو مولیٰ قلم سے لکھا ہے۔ ”یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر تھہروں گا“ اے احقوایہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کار و بار نہیں یقیناً سمجھو کر یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باقی نہیں ملتی وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا اس کے سنتون اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا اس لیے تمہیں یہ احتلاء پیش آیا۔“

ناظرین ملاحظہ کریں کہ مرزا قادریانی کا یہ قول نہایت صاف اردو زبان میں ہے جس میں صاف طور سے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی پیشینگوئی کی ہے اور بڑے زور سے کہتے ہیں کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر تھہروں گا یعنی بدترین خلافت ہوں گا دنیا میں بمحض سے بدتر کوئی نہ ہو گا اس دعویٰ کو چھتا کیدوں سے موکد فرمایا ہے ان کا یہ دعویٰ ہر ایک اردو بولنے والا اور سمجھنے والا سمجھے گا کہ مرزا قادریانی نے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی پیشین گوئی جس طرح پہلے کی تھی اور کہا تھا کہ اگر وہ میرے سامنے نہ میرے اور میں اس کے سامنے مرجاوں تو میں جھوٹا ہوں۔“ اب اس قول میں اس سے زیادہ ترقی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ میرے بلکہ میں اس کے سامنے مرجاوں تو صرف جھوٹا ہی نہیں ہوں گا بلکہ بدترین خلافت ہوں گا۔“

اب مرزا ای حضرات فرمائیں کہ اس صاف بیان کے سمجھنے کے لیے کون سے علم کی ضرورت ہے جس کے لیے آپ نے چند اشعار یعنی چند پہلیاں عربی کی لکھ کر تجھی ہیں (جن کی طرف کسی ذی علم اہل کمال کو توجہ نہیں ہوتی) اور جملاء کے بہکانے کے لیے ہمارے علم کا امتحان یا ہے اور لطف یہ ہے کہ مرزا قادریانی اس دعویٰ کو صرف تاکیدوں اور صفاتی سے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ بار بار اسے کہتے ہیں اور توجہ دلاتے ہیں چنانچہ انہیں چار صفحوں میں یعنی ص ۵۲ سے لیکر ص ۷۵ تک تین چار جگہ احمد بیگ کے داماد کے مرنے کو بیان کیا ہے یعنی ص ۵۲ میں قول نکر بیان کر کے ص ۷۵ میں بیان کرتے ہیں۔“ اس کے بعد یوں ہو گا کہ وہ بکریاں ذرع کی جائیں گی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور وسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے۔“

(ضیمہ انجام آئتم مص ۷۵ خزانہ ج ۱۱ ص ۳۳۸)

اس قول میں پہلے جز کی شرح مرزا قادیانی نے یوں کی کہاں سے مراد مرزا الحمد بیک کی موت ہے اور دوسری جز کی شرح اس طرح کی کہاں سے مراد الحمد بیک کا داما دینی منکود آہانی کے شوہر کی موت ہے اور پہلے قول میں مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ لکھا گیا "یاد رکو کہ اس چیزیں گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر تھہروں گا" یہاں ناظرین خیال فرمائیں کہ ہر ایک اردو جانے والا بخوبی سمجھ لے گا کہ دوسرے جز سے مرزا قادیانی کا مطلب بقول خود الحمد بیک کے داما دکی موت ہے اور وہ ہرگز پورا نہ ہوا لیعنی مرزا قادیانی دنیا سے تحریف لے گئے اور الحمد بیک کا داما دنہ مردا اور مرزا قادیانی کی پیشتناگوئی پوری نہ ہوئی اور بقول خود ہر ایک بد سے بدتر تھہرے اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا، اس کے بعد پھر اس دعویٰ کی تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ستمت ہو اور غم مت کر دی کونکہ ایسا ہی ظہور میں آئے گا، کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر جیز پر قادر ہے، اس کے چار سطر کے بعد پھر اس کی تاکید کی اب خیال کرنا چاہیے کہ اس چیزیں گوئی کے سچے ہونے پر مرزا قادیانی کو س قدر را ٹوپ ہے کہ بار بار متعدد مقامات میں مختلف طور پر اس دعوے کو پیش کر کے اس کا یقین دلاتے ہیں، تاکیدوں کی یو چھاڑ لگادی ہے، مگر باس ہمه اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی سچی حالت کو ظاہر کر دیا اور ان کا جھوٹا ہونا دنیا کو دکھا دیا، اور ایسا صاف و صریح طور سے کہ کسی عام و خاص بلکہ جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا، جس ملک میں مرزا قادیانی ہیدا ہوئے اس ملک کی جوزبان ہے اس کے جانے والے جب مرزا قادیانی کی موت کی حالت معلوم کریں گے اور اس چیزیں گوئی کا انہیں علم ہو گا تو مرزا قادیانی کو ضرور جھوٹا کہیں گے اس میں کسی علم کا دھل نہیں ہے، مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ہر بے علم پر بھی ظاہر ہو جائے گا اور جو اس قول کو معلوم کر کے ان کی موت کو معلوم کر چکے ہیں انہیں ان کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو گیا ہے۔ اب خلیف صاحب اور ان کے خاص پیر و اعلانیہ کذب کی دلیلیں دیکھ کر سچہ توجہ نہیں کرتے اور جلوق کو گمراہ کرنے میں کوشش کر رہے ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے تمام مرید انہیں چندہ دیتے ہیں یعنی اپنی آمدی کا دسوال حصہ پیش کرتے ہیں، جو مرزا قادیانی اپنی اولاد کے لیے مقرر کر گئے تھے اور بڑے لطف اور حزے سے ان کی دنیا گذرتی ہے اور پہبیٹ بھرتا ہے اور آخرت تو ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے اور نہ اس کی پرواہ ہے، اگرچہ وہ زبان سے اقرار نہ کریں مگر مرزا قادیانی اپنے پختہ اقراروں سے نہایت صاف طور سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر ہو رہے ہیں، مگر ان کے مانے والے انہیں جھوٹا نہیں مانتے، اس کے سمجھنے میں اور ان کو جھوٹا جانے میں کسی علم یا کسی دقتی نہیں کی ضرورت نہیں

ہے اب انہوں نے ہمارے امتحان کے لیے چیستاں اشعار لکھ کر بھیجے ہیں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ ہم نے جو مرزا قادیانی پر اعتراضات کیے ہیں ان کے جواب سے عاجز ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ رسالہ مخلیق محمد یا لکھ کر ایڈیٹر الفضل اور خلیفہ محمود کے پاس بھیجا گیا مگر آج تک کوئی جواب دہاں سے نہیں آیا یہ رسالہ ۱۳۲۹ھ میں چھپا ہے تھا رسالہ مکرمؐ کچھ اضافہ کے ۱۳۴۰ھ میں چھپا ہے اور ایڈیٹر الفضل اور اور خلیفہ محمود کو پھر دوبارہ رجسٹر شدہ بھیجا گیا ہے مگر سوادم بخود رہنے کے جواب نہیں آیا۔ مگر اپنے برادروں کے ہنکنے کا خیال ہوا اس لیے ایک فضول بات پوچھتے ہیں تاکہ اپنے برادروں سے کہہ دیں کہ ہماری بات کا جواب نہیں دیا اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ مولوی صاحب بالکل جالی اور تاکھی ہیں ہمارے حضرت مرزا قادیانی کی باقویں کوئی نہیں بھختے اب ہم ان کے برادروں سے خیر خواہانہ کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرو۔ ایک دن مرنا ہے اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانا ہے ہماری تحریر کو ملاحظہ کر دو اور ایسے اعلانیہ جمعوئے اور کذا اب سے علیحدہ ہو ہم ان کے مہمات کی طرف کچھ توجہ نہ کریں گے مسلمانوں کی خیر خواہی کی غرض سے مرزا قادیانی کا جھونٹا ہوتا ہے کامل طور سے ثابت کیا ہے اور کرتے رہیں گے اور یہ یقینی بات ہے کہ خلیفہ صاحب اور ان کے میر و جھوٹ اور فریب ظاہر کرتے رہیں گے اور قیامت میں اپنے ساتھ اپنے برادروں کو لیکر جہنم میں جائیں گے۔

مرزا قادیانی کے مجموعے ہونے کی روایتیں ختم ہوئیں، یہ کوئی عقلي اور نعلیٰ روایتیں نہیں ہیں جن کے سمجھنے میں قادیانی چالوں کو تأمل ہو بلکہ نہایت ظاہر اور کھلے طور پر مرزا نے اپنے مجموعے اور ہر بدقسم بذر ہونے کا اردو زبان میں اقرار کیا ہے، اب تیسری دلیل ملاحظہ کجھے اور مرزا قادیانی کے وہ اقوال دیکھئے جن میں انہوں نے اپنی نبوت کی خاک اڑائی ہے اور اپنے آپ کو جو ہوتا ثابت کیا ہے۔

تمیری دلیل: جو پانچ دلیلوں پر مشتمل ہے یعنی ان کے پانچ قول نقل کے جاتے ہیں اور ہر قول انہیں اور ان کے خلیفہ اور ان کے تمام مریدوں کو جھوٹا اور کذاب ثابت کرتا ہے چنانچہ (آنجمام آنحضرت ص ۲۷۴ خواص حج اصل ۲۷ حاشیہ) میں مرزاق ادیانی فرماتے ہیں۔

پہلا قول: ”کیا ایسا بدجنت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دھوئی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ”ولکن رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت

کے بعد رسول اور نبی ہوں، صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے بھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔“

ناظرین اس قول کو اچھی طرح ملاحظ کریں کہ مرزا قادریانی اس قول میں دعویٰ نبوت و رسالت سے قطعی طور سے انکار کرتے ہیں اور تین جگہ لفظ نبوت و رسالت دونوں لائے ہیں اور آخر قول میں نہایت صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ نبوت اور رسالت دو چیزیں ہیں، کیونکہ لکھتے ہیں ”حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔“ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت و رسالت دو چیزیں ہیں، اس کے دو ہونے کا سبھی مطلب ہو سکتا ہے کہ تشریعی و غیر تشریعی اب ظاہر ہے کہ دعویٰ نبوت کے یہ معنی ہیں کہ نبوت غیر تشریعی کامدی ہے اور دعوائے رسالت کا یہ مطلب ہے کہ نبوت تشریعی کا مدلی ہے اب مرزا قادریانی کے قول کا حاصل یہ ہوا کہ میں صاحب شریعت یا غیر شریعت کی طرح کی نبوت کامدی نہیں ہوں، جب اس قول سے نہایت صفائی سے یہ ظاہر ہو گیا کہ مرزا قادریانی بڑھ کی نبوت سے انکار کرتے ہیں تو اس کے بعد پانچ قول ان کے اور نقل کیے جاتے ہیں، ان کے معنی بھی بالضرور سبھی ہوں گے لیکن ہر قسم کی نبوت سے انہیں انکار ہے اسی وجہ سے وہ اپنے قصیدہ نعتیہ میں جناب رسول ﷺ کی مدح لکھتے ہیں۔

دوسرے قول: مصرعہ ہر نبوت رابر وشد اختتام،“ (سراج منیر ص ۹۳ خواجہ اُن ج ۱۲ ص ۹۵)

یعنی ہر قسم کی نبوت تشریعی و غیر تشریعی کا آنحضرت ﷺ پر خاتم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادریانی نے نہایت صفائی سے اپنے آپ کو اور اپنے خلیفہ کو اور تمام مریدوں کو مکرر قرآن اور کافر قرار دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ قرآن شریف میں لفظ خاتم النبیین ہے اس کے معنی یقینی طور سے آخراً نہیں کے ہیں اور مصدق اور مہر وغیرہ کے معنی جو اب قادریانی بتا رہے ہیں ان معنی کو مرزا قادریانی کفر نہیں کرتے ہیں کیونکہ اس معنی کو ایسا یقینی کہتے ہیں کہ اس کا مکرر کافر ہے، قول مذکور کے پانچ سطر کے بعد فرماتے ہیں۔

”تیرے قول اور اصل حقیقت جس کی میں علی روؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ کوئی پر اتنا کوئی نیا۔“

(انجام آن قسم ص ۷۶ خواجہ اُن ج ۱۲ ص ۹۷)

اس قول کے الفاظ بھی نہایت ظاہر طور سے بتا رہے ہیں کہ مرزا قادریانی کو ہر قسم کی نبوت سے انکار ہے۔

چوتھا قول: اسی طرح مرزا قادیانی رسالہ (جماتۃ البشری ص ۲۹۷ خزانہ ج ۷ ص ۲۹۷) میں لکھتے ہیں ”ما کان لی ان ادعی النبوة و اخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین“ یعنی یہ مجھ سے کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔“

پانچواں قول: دیکھو (آسانی فیصل ص ۲ خزانہ ج ۲۳ ص ۳۳) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں۔ ”میں نبوت کا مدعا نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعا کو دائرہ اسلام سے خارج کھٹا ہوں۔“ دیکھئے اس قول میں بھی کس صفائی سے عام نبوت سے انکار کیا ہے۔

چھٹا قول: (ازالة الاوهام حصہ دوم ص ۱۱۶ خزانہ ج ۳ ص ۱۵) میں تحریر کرتے ہیں۔ ”قرآن کریم بعد خاتم النبین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیار رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب زبول جبرائیل بے عجرا یہ وحی رسالت مسدود ہے۔ جب حضرت جبرائیل کا آنابہ عجرا یہ وحی مسدود ہے تو کسی قسم کی نبوت نہیں ہو سکتی“ یہ چھ قول ان کے جھوٹے ہونے کی چھ دلیلیں ہوئیں جن کو اقراری ذگری کہنا چاہیے۔

اب دیکھا جائے کہ ان چھ قولوں میں کس صفائی اور کس زور و شور سے مرزا قادیانی نے ختم نبوت کا اقرار کیا ہے اور مکفر قسم نبوت کو مکفر قرآن اور کافر تھہرایا ہے یہ قول مرزا قادیانی کا ایسا سچا اور صحیح ہے کہ گذشتیرہ سو رس کے عرصہ میں جو علمائے کالمین اور بزرگان دین نے فرمایا ہے اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے اس کے بالکل مطابق ہے چنانچہ حضرت محبی الدین ابن عربی فتوحات مکہ کے چودھویں باب میں لکھتے ہیں۔

”اعلم ان الحق تعالیٰ قسم ظہور الانبياء بانقطاع النبوة والرساله بعد موت محمد ﷺ“

صاحب فتوحات فرماتے ہیں ”کہ اس کو اچھی طرح معلوم کر لو کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا ہوتا بند کر دیا اور انبياء کے ظہور کو روک دیا“ یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا۔“

پھر تشهید کے بیان میں لکھتے ہیں

”اعلم ان الله تعالیٰ قد سدھاب لرسالہ علیٰ کل مخلوق بعد محمد ﷺ“

”اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسالت کا دروازہ تمام خلوق کے لیے بند کر دیا۔“
 (الیوقیت والجواب ج ۲ ص ۲۵۷ بحث ۲۵۳ میں ہے)

”اعلم ان الاجماع قد انعقد على انه ﷺ خاتم المرسلين كما انه خاتم النبین (پھر لکھتے ہیں) فلحن نقطع بتحریم خرق اجماع الامة سواء علمنا لهم دليلا في ذلك ام لم نعلم.“

یقینی طور سے معلوم کرلو کہ اس پر امت محمدیہ کا اتفاق ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم المرسلین اور خاتم النبین ہیں یعنی نبوت تشریعی اور غیر تشریعی دونوں آپ پر ختم ہو چکی ہیں اب نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی آئے گا اس پر امت محمدیہ کا اتفاق ہو چکا ہے اور ہم یقینی طور سے اجماع امت محمدیہ کے خلاف کرنے کو حرام جانتے ہیں ہمیں اس کی دلیل معلوم ہو یانہ ہو۔

بغرض اختصار میں نے امت محمدیہ کے دو بزرگوں کے اقوال نقل کئے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ ختم نبوت پر تمام کاملین امت محمدیہ ﷺ کا اتفاق ہے جناب مرزا قادیانی کے ذکرہ چچے اقوال ان بزرگوں کے قول کے بالکل مطابق ہیں اور یہی چچے اقوال مرزا محمود کو اور ان کی تمام جماعت کو قطبی کافر اور منکر قرآن مجید تھہراتے ہیں۔ اب نہایت افسوس ہے کہ مرزا قادیانی ان چچے اقوال کے بعد زور و شور سے دعویٰ نبوت کرتے ہیں اور اپنے چچے اقراروں سے جھوٹے اور کافر بنتے ہیں اور تعجب یہ ہے کہ جماعت مرزا قادیانی کے ان چچے چچے قولوں کو جو تمام کاملین امت محمدیہ کے اقوال کے مطابق ہیں ان کو ردی بنا کر ان اقوال کو جن سے وہ بقول مرزا اور بقول کاملین امت محمدیہ جھوٹے اور کافر تھے رہیں اور ان پر زور دیتے ہیں، اب بعض وہ اقوال بھی طاحظ ہوں جن سے مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور تمام انبیاء پر فضیلت اظہر من القسم ہو رہا ہے۔

پہلا قول: مرزا قادیانی (حقیقتہ الواقعی ۳۶۹ ج ۲۲ ص ۲۰۶) میں لکھتے ہیں۔

”جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت محمدیہ میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کیشہ اس نعمت کا نہیں دیا گیا، بس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔“

محض جھوت ہے کوئی دلیل اس پر نہیں بیان کی گئی اور نہ بیان ہو سکتی ہے اس قول میں مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بلکہ خلفائے اربعہ اور تمام صحابہ کرام اور آل عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں، جنہوں نے

دنیا میں اسلام کو پھیلایا اور مرزا قادیانی نے تو بجز اس کے کچھ نہ کیا کہ تمام دنیا میں کفر کو پھیلایا، کیونکہ چالیس کروڑ مسلمان جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے سب کو کافر بنا دیا اور دنیا میں ایک اسلامی حکومت تھی وہ بھی ان کے خواست قدم سے جاتی رہی اور وہاں بھی غلبہ کفار ہو گیا، اور اب ان کے صاحبوں اور تیپیٹ پر ستوں پر اپنی جان و مال ثار کرنے کو کہتے ہیں اور اپنے باپ کو جھوٹا پھرہاتے ہیں کیونکہ ان کے مرزا قادیانی بڑے زور و شور سے دعویٰ کر رہے ہیں، کیونکہ ان کا مقولہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستوں کو توڑنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں اور اسی لیے کہ مجھے تیپیٹ کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت شان کو ظاہر کروں، پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علمت غالیٰ طہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں، اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو صحیح موعود کو کرتا چاہیے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہو اور مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں یہ مضمون تو اخبار البدر میں ہیں اور اس کی تائید اجنبی طور سے اس اعلان کے حاشیہ سے ہوتی ہے جو حقیقتِ الوجی سے پہلے ہے اس کی عبارت یہ ہے۔

”میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اخیاں جاؤں“ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے نہیں جاتے اور اس کا ارادہ وہ رک نہیں سکتا۔ (حقیقتِ الوجی ص ۱۶۔ ۷۔ اخوانِ حج ۲۲ ص ۳۲۲)

اس حاشیہ کے شروع میں یہ بھی لکھا ہے کہ میرا یہ اعلان صرف میری اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (اخبار البدر مورخ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ ہو) اب دعویٰ نبوت مرزا قادیانی کا دوسرا قول ملاحظہ ہو۔

دوسرا قول: ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں

(اخبار بدرب ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۲۷)

تیسرا قول: اسی (حقیقتِ الوجی ص ۸۹۔ خزانِ حج ۲۲ ص ۹۲) میں مرزا قادیانی بیان

کرتے ہیں۔ ”دنیا میں کتنی تخت اترے پر تیر تخت سب سے اونجا بچایا گیا۔“

چوتھا قول: مرزا قادیانی اپنے یعنی مرزا (استثناء ص ۸۔ خزانِ حج ۲۲ ص ۱۵۔ ۷) میں لکھتے ہیں ”اتانی مالم یوت احمد بن العلمین“ یعنی مجھے وہ فضل و کمال ملا جو تمام عالم میں کسی ولی و نبی کو نہیں ملا، ان دونوں قولوں میں کس صفائی سے تمام اولیاء اور انبیاء اور اپنی فضیلت بیان کی ہے اور صاف طور سے کہا ہے کہ جو بزرگی اور بڑائی اللہ نے مجھے دی ہے وہ کسی ولی اور کسی نبی کو نہیں

دی اس میں حضرت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ بھی داخل ہیں، مسلمانوں! غیرت کرنا چاہیے کہ ایک جھوٹا، کذاب دجال، اپنے آپ کو سرور عالم ﷺ سے افضل کہتا ہے (لعنة الله عليه و علىتابعيه)

یہاں صرف چار قول نقل کیے گئے ہیں جن صاحب کو زیادہ تفصیل دیکھنا ہو وہ رسالہ دعویٰ بتہت مرزا مطیوب دکٹر یوسف پریس بدایون کو خانقاہ رحمانیہ موئیگیر سے منگوا کر دیکھیں، اس موقع پر یہ بھی خیال رہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی دونوں کا ہے، صرف نبوت غیر تشریعی پر ان کو قناعت نہیں ہے اس کا ثبوت متعدد رسالوں اور صحیفوں میں کیا گیا ہے، اس جگہ ان کا ایک قول اس باب میں نقل کیا جاتا ہے، مرزا قادیانی رسالہ (اربعین نمبر ۲۳ ص ۶ خزانہ ج ۷ اس ۲۲۵) میں لکھتے ہیں۔

”اگر کوہ کہ صاحب الشریعہ افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اذل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی مساوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ صاحب شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی دھی کے ذریعہ سے چند امر و نہیں بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعہ ہو گیا، پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مختلف ملزم ہیں، کیونکہ میری دھی میں امر بھی ہیں اور نہیں بھی مثلاً یہ الہام ”قل للّهوم من يغضوا من ابصارهم ويحفظوا لرو جهم ذلك اذ كي لهم“ یہ برائیں احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہیں بھی اور اگر کوہ کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں میری دھی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہیں بھی اور اگر کوہ کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس نے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”إِنَّ هَذَا لِفْيَ الصُّحْفِ الْأُولَىٰ صَحْفٌ لِّبَرَّٰهِمْ وَمُؤْسَىٰ“ یعنی قرآنی تعلیم تورہت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کوہ کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر تورہت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی“

دیکھئے اس عبارت میں کیا وضاحت اور صفائی کے ساتھ مرزا قادیانی تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اس کے قبل میں ان کا دعویٰ فضیلت و کھاچ کا ہوں، اب مرزا قادیانی کے حرص کو ملاحظہ فرمادیں کہ ان کو صرف دعویٰ نبوت و افضیلت تمام انبیاء پر اور صاحب الشریعہ ہونے پر بس نہیں ہے بلکہ دعویٰ خدا کی بھی مرزا قادیانی کے مذکور ہے چنانچہ (الحمد لله نمبر ۷

مورخہ ۲۳۔ فروری ۱۹۰۵ء ص ۱۲ نیز تذکرہ ص ۵۲۷ طبع سوم میں اور حقیقت الوجی ص ۵۰۰ اخراج ۱۷ ص ۸۰۸ نیز تذکرہ ص ۲۰۳ طبع سوم) میں لکھا ہے۔

تازہ الہامات

حضرت کی طبیعت ناساز تھی حالتِ شخصی میں ایک شیشی و کھانی گئی جس پر لکھا ہوا تھا، خاکسار پہنچ منٹ۔

۲..... ”إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ هَبَطًا أَنْ تَقُولَ لَهُ تَكُنْ فَيَكُونُ“ مرزا قادیانی اپنا الہام الہی یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ ”اب تیرا یہ مرتبہ ہے کہ جب تو کسی چیز کے ہونے کا ارادہ کرے اور اسے تو کہدے کہ ہو جاوہ فوراً ہو جائے گی۔“

اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی صاف طور سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر شے پر قدرت دے دی ہے، جس شے کا ہوتا میں چاہوں وہ اسی وقت موجود ہو سکتی ہے اب جن کو اللہ نے آنکھ دی ہے وہ اس قول کا جھوٹا ہوتا ایسے ہی روشن دیکھتے ہیں جیسے آفتاب چلتا ہے خاص و عام سب اسے دیکھتے ہیں، بھلاہر چیز کو کیا موجود کرتے ایک ان کی معشووق ملکوہ آسمانی کے لیے سترہ انمارہ برس تک تڑپتے رہے مگر وہ ان کے پاس نہیں آئی، اسی طرح اس کے شوہر کے لیے بہت کچھ رمایی کی اور اس کے مرنے کے لیے بہت کچھ پیشیں گویاں کر کے جھوٹے اور بدترین خلاف بنتے (انجام آنکھ اور اس کا ضمیر پور ملاحظہ ہو)

مگر وہ نہ مرزا اور مرزا صاحب ہی تڑپتے ہوئے اس کے سامنے قبر میں گئے اور ان کے خلیفہ اور تمام مریدین اس کو زندہ مع الخیر دیکھتے رہے اور مرزا کو تڑپاتے رہے اب اس کا اقرار کر لینا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے وہ اقوال جو ختم نبوت کے مخالف ہیں اس وجہ سے ہیں کہ وہ در پر وہ دہریہ تھے اور ان کے خلیفہ اور بعض مریدین کا بھی بھی حال ہے اور بعض ناؤاقف بے علم فریب میں آگئے ہیں اور اب بات کی حق ہو گئی ہے یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے اقوال میں یہ اعلان یہ اختلاف اسی وجہ سے ہے کہ ان کے نزدیک خدا اور رسول کوئی چیز نہیں ہیں پھر نبوت کا ختم ہونا یا نہ ہونا چہ معنی دارد جیسا موقع دیکھاویسا کہہ دیا، طالب حق کو فیصلہ آسمانی کے دیکھنے سے اس کا ثبوت اچھی طرح ہو جائے گا خصوصاً مرزا قادیانی کے ان الہامی اقوال سے جو انہوں نے اپنی معشوقد فرضی ملکوہ آسمانی کے لیے استعمال کیے ہیں فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ کا ص ۲۰۶ و ۲۱۰ مطبوعہ دہلی پار

سوم ۱۹۱۶ء وغیرہ ملاحظہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اللہ رسول پر کس کس طرح سے اڑامات ان اقوال سے آتے ہیں، اسی طرح فصلہ آسمانی کے تیرے حصہ میں ص ۱۱۹ سے آخر تک دیکھئے کہ منکوحہ آسمانی کی نسبت جو جواہamat الٰہی انہوں نے بیان کیے ہیں اس پیشین گوئی کے جھوٹے ہو جانے سے خدا نے قدوس پر کس قدر اڑامات آتے ہیں، بہر حال جماعت احمدیہ سے میں پوچھتا ہوں کہ جو گروہ مرزا قادیانی کو نبی مان رہا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے مذکورہ پانچ قولوں سے کافر ہے یا نہیں؟ ضرور ہے کسی طرح سے اس سے انکار نہیں ہو سکتا اور اس انکار کو نبوت غیر تقریبی سے خاص کرنا خست جہالت یا فریب دہی ہے، ہم ان کے الفاظ سے عموم ثابت کر آئے ہیں۔

یہاں تک مرزا قادیانی کے سات قول نقل کئے گئے پہلے وقولوں سے تو نہایت صاف طور سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹے اور ہر بڑے بدترین خلاائق ہیں کسی دوسری دلیل و جدت کی حاجت نہیں ہے اور دوسرے مذکورہ پانچ قولوں سے مرزا محمود اور ان کی تمام جماعت کافر اور مکفر قرآن مجید ثابت ہوتی ہے اور جب مرزا کے وہ اقوال دیکھے جاتے ہیں جن میں ان کا دعویٰ نبوت ہے تو ان اقوال سے خود مرزا قادیانی کافر اور مکفر قرآن ثابت ہوتے ہیں، یہاں سے معلوم ہوا کہ خلیفہ محمود صاحب اپنے والد کو جھوٹا سمجھتے ہیں مگر چھپانا چاہتے ہیں مرزا قادیانی کے ان اقوال سے خلیفہ محمود صاحب کے دل میں اپنے والد کا جھوٹا ہونا بخوبی ثابت ہو گیا ہو گا، مگر چونکہ اپنے باپ کی جھوٹی نبوت کے ذریعہ سے خوب کھانے کو کل رہا ہے اور جمین اڑانے کو بہت روپے ہاتھ میں آتے ہیں اس لیے باپ کی جھوٹی نبوت کو نہیں چھوڑتے۔

حاصل یہ ہے کہ خلیفہ صاحب اپنے باپ کے مریدوں کو ائمۃ اسٹرہ سے موڈر ہے ہیں اس کا شہوت یہ ہے کہ تحقیقی طور سے معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ صاحب نے انجام آئھم کے نخنوں کو بر باد کر دیا اور تمام مریدوں سے کہہ دیا کہ اس کا لئنگ کہیں نہ رہے، جس کے پاس ہو وہ ضائع کر دے یا چھپا دے یہ بھی سناؤ گیا ہے کہ کوئی نیار سالہ لکھ کر اس کا نام انجام آئھم کو پیش کر کے کہا جاتا ہے اور واقعی انجام آئھم کے جو اقوال پیش کیے جاتے ہیں تو مصنوعی انجام آئھم کو پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ اس میں دکھاؤ یہ قول کہاں ہے یہ بات ان کے فریب دہی اور کذب پرستی کو آفات کی طرح روشن کرتی ہے، مگر خست افسوس ہے ان ماننے والوں کی عقل پر کہ علاوہ کذب پرستی کے مرزا قادیانی کا خود ان کے اقراروں سے جھوٹا اور بدترین خلاائق ہونا دیکھ رہے ہیں اور ان سے علیحدہ نہیں ہوتے مرزا یہوں کا حقانی رسالوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ انہیں نہ دیکھوان کے دیکھنے سے ایمان جاتا رہے گا، صاف۔

ثابت کرتا ہے کہ مرزا محمد اپنے دل میں باقین جانتے ہیں کہ ان رسالوں میں کامل طور سے مرزا کا جھوٹا ہوتا ثابت کر دیا گیا ہے اگر ہمارے مرید کسی وقت بخیر انساف اسے دیکھیں گے تو بالضرور مرزا کو جھوٹا مان لیں گے یہاں تک تو مرزا قادریانی کے اعلانیہ اقراروں سے ان کا جھوٹا اور بدترین خلاقت ہوتا دکھایا گیا اب ان کے چند وہ جھوٹ اور دروغ نکلو یاں دکھائی جاتی ہیں جن سے ہر ایک غیرت مند انسان پر ہیز کرتا ہے اور اس دروغ نکلو کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور جتاب رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ سلمان جھوٹ نہیں بولتا مرزا قادریانی کے اعلانیہ جھوٹ دکھائے گئے ہیں، صحیحہ محمد یہ کے پہلے نمبر کے شروع میں سات کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں اور اس میں مرزا قادریانی کے جھوٹ گنانے ہیں پہلا رسالہ یعنی فیصلہ آسمانی محدثہ کے اس میں ۱۵۹ جھوٹ و فریب و غلطیاں دکھاتے ہیں دوسرا فیصلہ آسمانی حصہ دوم اس میں ۶۹ جھوٹ و فریب و غلطیاں دکھائی ہیں تیسرا فیصلہ آسمانی حصہ سوم اس میں ۹۰ جھوٹ ہیں، چوتھا و سری شہادت آسمانی اس میں ۳۵ جھوٹ اور فریب مرزا قادریانی کے دکھائے ہیں پانچواں الجنم الثاقب اس میں ۳۲ جھوٹ ہیں چھٹا سیج کاذب اس میں ۲۲ جھوٹ و فریب دکھائے گئے ہیں، ساتواں ہدیہ یعنی حصہ اول اس میں ۷۴ جھوٹ و فریب دکھائے ہیں، اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے مقابلہ کی معرکۃ لا راجیشین گوئی کا جھوٹا ہوتا دکھایا ہے اس سے کئی جھوٹ مرزا کے ثابت کے ہیں، انہیں دیکھئے۔

۱..... ان کا یہ کہنا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میرے روپروہاک ہو گا۔

۲..... دنیا میں وہ عذاب میں جتلہ کیا جائے گا۔

۳..... میں اس کی زندگی میں ہرگز نہ مروں گا، میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔

۴..... ڈاکٹر عبدالحکیم مجھ پر غائب نہیں آ سکتا یہ چاروں باتیں مرزا قادریانی کی جھوٹی ہوئیں اور اپنے اقرار سے لخت کی موت سے مرے، اس کی تفصیل رسالہ آئیہ کمالات مرزا میں دیکھئے جس میں مرزا غلام احمد کی پیشگوئیاں ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق بیان کر کے ان کا سراسر غلط ہوتا تفصیل کے ساتھ دکھایا گیا ہے علاوہ ان باتوں کے صحیحہ محمد یہ نمبر ۱۱ کے آخری صفحہ میں تین پیشگوئیوں کا جھوٹا ہوتا دکھایا ہے، غرضیکہ سات جھوٹ اور چار جھوٹ پیشگوئیاں دکھائی گئی ہیں، اب ان کو سابقہ رسائل والے جھوٹوں کے ساتھ شمار کر لیجئے اور جمع کیجئے کہ سو جھوٹ ہوئے اور پھر تھوڑی سی حکمل کو دخل دیجئے کہ جھوٹ ایسا جرم ہے کہ اگر ایک جھوٹ بھی کسی کا ثابت ہو جائے تو

پھر اس کی بات کا اعتبار نہیں رہتا، اور جو ایسا جھوٹ ہو لے جس سے خدا پر الزام آئے تو حسب ارشاد خداوندی وہ جھوٹا ہے مرتaza قادیانی نے تو ہر تم کے جھوٹ ہو لے ہیں، پھر ایسا جھوٹا جھوٹ سچ مسح موجود مانا جائے جب تک ہے تکی حضرت ہیں جنہیں خوبی کمال سچ مسح موجود اور تمام اولیاء اللہ ہے افضل مانتے ہیں اور ہر بڑے فخر سے ان کی مدح میں یہ صرعد پڑھتے ہیں۔

آنچھے خوبیاں ہمہ دارند تو تمہاری

یہ کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی غیر مستحب اور جھوٹا ہونے کے لیے ایک جھوٹ کا ثبوت کافی ہے اور یہاں تو دو ورق میں اس قدر جھوٹ ثابت کر دیئے گئے اور دکھایا گیا کہ مرتaza قادیانی سچ مسح موجود تو کیا ہوتے ملکا اور استجاز جماعت میں بھی ان کا شمار نہیں ہو سکتا اور موکیب سے لیکر بکال اور حیدر آباد تک اور حیدر آباد سے قادیان اور لاہور اور پشاور تک ہزاروں دوسرے شائع کر دیئے گئے کسی قادیانی کی مجال تونہ ہوئی کہ جواب دے، اگر ہم نے غلط کہا ہے تو مرتaza جواب دیں، مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

اس صحیفہ کے نمبر ۲ میں دوسرے طریقے سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے یعنی احادیث صحیحہ سے یہ دکھایا گیا کہ شریعت محمد یہ نہیں انجیاء کی تو ہیں تحقیقاً اور الزاماً کسی طرح جائز نہیں ہے اور مرتaza قادیانی نے اس ناجائز حل کا ارتکاب بڑے شدید سے کیا ہے اور انجیاء کرام کی سخت تو ہیں کی ہے جس سے وہ اعلانیہ دائرہ اسلام سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں اور اس تو ہیں میں اپنی عادت مستترہ کے بمحض بھض جوئی باشیں لکھی ہیں مثلاً (ضمیر انجام آئھم ص ۶ خراں نج اص ۹۰ حاشیہ) میں سچ کی نسبت لکھا ہے کہ (۸) ”حق بات یہ ہے کہ ان سے (یعنی حضرت عیسیٰ سے) کوئی مجرم نہیں ہوا۔“

لاحظہ ہوئیہ وہ جھوٹ ہے جس کی شہادت کلام الہی دیتا ہے اور ارشاد خداوندی سورہ بقرہ کے دویں رکوع میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو محشرات دیئے اور سورہ مائدہ میں ان محشرات کی تفصیل بیان ہوئی ہے اب مرتaza کا یہ کہنا کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی مجرم نہیں ہوا کیسا صرخ جھوٹ ہے اور یہ جھوٹ الزاماً نہیں ہو لالا ہے بلکہ ان کا یہ کہنا کہ حق بات یہ ہے بخوبی ثابت کرتا ہے کہ اس امر میں ان کے نزدیک جو امر حق ہے اسے بیان کیا ہے اب ان کا حضرت سچ کے نیوزات سے انکار کرنا اور اس انکار کو حق بات کہنا قرآن مجید کی آیات مذکورہ سے صرخ انکار ہے، مگرچہ کئکہ مسلمانوں کو فرمیب دیتا ہے اس لیے صاف انکار نہیں کرتے باشیں بیان کر

فریب دیتے ہیں مولوی عبدالماجد مرزا ای سے اسی پر تنگو ہوئی تھی اور مولانا محمد عبداللکھور صاحب نے انہیں ایسا عاجز اور ساکت کر دیا کہ وہ اپنے مجھ کے خود مقر ہو گئے اور تمام حاضرین جس نے اس کا محاںہ کر لیا اسی صحیفہ میں ایک جھوٹ یہ بھی دکھایا ہے کہ حضرت سعی کی نسبت لکھتے ہیں (۹) آپ کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

(ضیسے انجام آنحضرت صے کا حاشیہ دیکھو خزانہ ائمہ حج ۱۱ ص ۲۹۱)

برادران اسلام! ایک اولو الحزم نبی کی شان کو خیال کریں اور مرزا قادریانی کی اس گستاخی اور بے ادبی کے ساتھ اس جھوٹ کو لاحظہ فرمائیں، حضرت علیہ السلام وہ عالی مرتبہ مخبر ہیں جن کی عقامت اور رسالت اور میgrations اور تقربہ الہی کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے ان کی نسبت مرزا کا یہ قول ہے کہ آپ کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا یہ کیسی صرخ ان آیات کی مکملیت اور اللہ تعالیٰ پر الزام ہے جن میں ان کی رسالت و عظمت بیان ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے۔ ”وَأَنَّا نَعْلَمُ أَعْيُنَهُمْ مَرِيمَةُ الْبَيْنَاتِ وَأَيَّدَنَا بِرُوحِ الْقُدْسِ“ (بقرہ ۸۷)

(یعنی ہم نے عیسیٰ کو مجھے دیئے اور روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد کی بعض

مقام پر ان کی تعریف اس طرح فرمائی ”وَجَاهَهَا بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقْرِبِينَ“

(آل عمران ۲۵)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) دونوں جہان میں صاحب وجاہت اور مقبولان خدا سے ہیں، برادران اسلام لاحظہ کریں کہ جن کی برگزیدہ صفات اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرمائے ان کی نسبت مرزا قادریانی نہایت بیباکی سے یہ لکھتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا یہ کیسی صرخ مکملیت ہے کلام الہی کی کسی مسلمان کو اسی جرأت نہیں ہو سکتی، یہ کہنا کہ الزاماً ایسا کہا ہے محض جہالت یا فرب وہی ہے اول تو انہیاء کی نسبت اسکی گستاخیاں تحقیقاً اور الزاماً ہر طرح منع ہیں حدیث سے ثابت کر دیا گیا ہے دوسرے یہ کہ الزام دینے کا یہ طریقہ ہرگز نہیں ہے اہل علم اسے خوب جانتے ہیں، یہی باشیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کو نہ ہب سے کوئی واسطہ تھا، البتہ مسلمانوں کو فرب دینے کے لیے اپنے آپ کو اسلام کا مطبع کہتے تھے اور قرآن و حدیث سے استدلال پیش کرتے تھے، مگر اس میں اسکی تحریف کرتے تھے جسے اہل علم ہی خوب سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی دلی خواہیں کو مسلمانوں سے منوانے کے لیے قرآن مجید کو

پیش کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے ہمارا مدعای ثابت ہے ان باتوں کے علاوہ اس تحریر میں اور بھی جھوٹ دفریب بیان ہوتے ہیں ناظرین ان کو لاحظہ فرمائیں۔

مُسْكَن قادیانی کے بعض اعلانیہ جھوٹ

جن میں بعض وہ بھی ہیں جو کئی برس ہوئے دکھا کر جواب طلب کیا گیا تھا، مگر اب تک یہاں سے قادیانی تک سب کا ناطقہ بند ہے جواب سے عاجز ہیں مگرخت افسوس ہے ان کے حال پر کہ ایسے اعلانیہ جھوٹ دیکھ کر بھی اس کی پیروی سے علیحدہ نہیں ہوتے مقابلہ پر بھی دم بخود ہو جاتے ہیں پچھنہیں کہتے، بھی کہتے ہیں کہ حوالہ غلط ہے پوری عبارت نہیں لکھی گئی اصل کتاب دکھاڑا چونکہ جانتے ہیں کہ ہر وقت ہر شخص کے پاس کتاب موجود نہیں رہتی اس لیے نالے کے لیے ایسا کہہ دیتے ہیں، مگر ہم کہتے ہیں کہ جو حوالے ہم نے مرزا کی کتابوں سے دیئے ہیں اگر مرزا قادیانی کی کتاب میں یہ مطلب نہ ہوتا ہم جمع میں اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کریں گے اور ہر غلط حوالے کے عوض ہزار روپے دینے کو موجود ہیں اور حوالہ غلط نہ ہو اور جو مطلب ہم نے ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہو تو تمہیں مرزا کو جھوٹا مانا ہو گا، میں تمام برادران اسلام سے کہتا ہوں کہ جب کوئی مرزا کی ہمارے حوالہ پر الزام لگائے اس سے بھی کہیں اور نہایت زور سے کہیں اب مرزا کے جھوٹوں کا نمونہ لاحظہ ہو۔

گیارہواں جھوٹ: (اربعین نمبر ۲ ص ۹) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے ”کہ مولوی غلام دیگر صاحب قصوری اور مولوی اسمعیل صاحب علی گڑھی نے لکھا ہے کہ جھوٹا چے کے سامنے مر جائے گا“ یہ مرزا قادیانی کا صریح کذب ہے ان دونوں حضرات نے ایسا کہیں نہیں لکھا، اگر کسی کو دعویٰ ہے تو بتائے کہ کہاں اور ان کی کس کتاب میں ہے دعاۓ مرزا میں بھی استفارہ کیا گیا ہے اور مجیب کے لیے پانچ سوروپے کا اشتہار دیا ہے اور یہ رسالہ صحیفہ رحمانیہ سے بہت پہلے چھپا ہے، پھر صحیفہ رحمانیہ نمبر اول میں اس جھوٹ کو دکھایا گیا ہے، صحیفہ ماہ مفر ۱۳۳۲ھ میں چھپا ہے اور اب ۱۳۴۱ھ ہے، مگر اس وقت تک کوئی مرزا کی اس جھوٹ کے داع غ کو منافیں سکا اور نہ قیامت تک مٹا سکتا ہے۔

پارہواں جھوٹ: (اخبار بدروموندہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء ملفوظات ج ۹ ص ۹۹) میں لکھا ہے ”کہ جتنے لوگ مبلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا“

یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بڑا بھاری جھوٹ ہے صوفی عبدالحق صاحب کے سوا کسی سے مرزا قادیانی نے مبلہ نہیں کیا اور صوفی صاحب نے مرزا قادیانی سے مبلہ کے پدرہ ماہ بعد ۱۳۱۲ھ میں اس کے اثر کا اشتہار دیا اس کی شروع کی عبارت یوں ہے ”کیوں مرزا تمبلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے۔“ اس کے بعد مرزا قادیانی کی چار پیشگوئیوں کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے اور مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے کیونکہ توریت اور قرآن مجید سے کہ جس دعیٰ نوبت کی پیشگوئی کروزے ہو وہ جھوٹا ہے مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس دعویٰ کوچ مان کر بڑے زور سے اب تک بھی دعویٰ کر رہے ہیں چنانچہ ۱۹۱۶ء کے پیغام صلح میں لکھا ہے کہ ایک مخالف بالمقابل کھڑے ہو کر اور مبلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مہر لگائے۔“ اب دیکھا جائے یہ کیسا اعلانیہ جھوٹ ہے مگر کاذب کی ہیروی نے دل کو تاریک اور عقل و ہوش کو بیکار کر دیا ہے کہ متنبہ کرنے پر بھی واقعی بات کی تحقیق نہیں کرتے اس دعویٰ کا جھوٹا ہونا ۱۹۱۳ء میں صحیفہ رحمانیہ نبرامت دکھایا ہے بآیس ہمس ۱۹۱۹ء میں کس جرأت سے لکھتے ہیں کہ مبلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مہر لگائے اگر اور کچھ نہیں دیکھا تھا اور مرزا قادیانی کے جھوٹ کو بھی وہ حق بھتتے تھے۔ تو صوفی عبدالحق صاحب کو بھی انہوں نے دیکھایا سانہ تھا کہ مبلہ کرنے والے اس وقت تک زندہ امر تسریں موجود ہیں پھر ایسا اعلانیہ جھوٹ بولتے انہیں شرم نہیں آئی اور یہ بھی خیال نہیں کیا کہ باوجود اس شور و غل کے تمام عمر میں ایک صوفی صاحب سے مبلہ کی نوبت آئی اور ان کی زندگی میں مرزا قادیانی ہلاک ہوئے اور اس الٰ حق کی صداقت پر مہر لگائے اب اس اعلانیہ سچے واقعہ کے خلاف بیان کرنا کسی صاحب شرم و حیا کا کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ خوبہ کمال کی پارٹی کا جھوٹ ہے جو اشاعت اسلام کا دعویٰ کر کے مسلمانوں سے روپیہ بخور رہے ہیں لطف یہ ہے کہ ۱۷ جوئی ۱۹۱۸ء کے اخبار الحدیث میں ان مہابین کے نام دریافت کئے ہیں جو مرزا قادیانی سے مبلہ کر کے مزگئے تو بڑی جرأت سے تاریخ نہ کو کے پیغام صلح میں ان پانچ شخصوں کے نام بتائے جنہوں نے مرزا قادیانی سے کسی وقت مبلہ نہیں کیا البتہ جس طرح دنیا کے بہت لوگوں نے مرزا قادیانی کے سامنے انتقال کیا اسی طرح پانچ ہیں صاحب نے انتقال کیا مگر اس جماعت کے کذب کی ہیروی اور راستی اور سچائی سے بیزاری قابل ملاحظہ ہے کہ باوجود یہ کہ اپنا اور اپنے مرشد کا جھوٹ معلوم کر چکے مگر عوام ناواقفوں کے سامنے لمح کر کے اپنی سچائی دکھانا چاہتے ہیں اور پانچ شخصوں کے نام گناہے ہیں تاکہ ناواقف

یہ بھیں کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مبلغہ کیا اور مر گئے حالانکہ یہ بات نہیں ہے ان لوگوں نے ہرگز مبلغہ نہیں کیا تھی حضرات اشاعت اسلام کا دعویٰ کر رہے ہیں اور مسلمانوں سے چندہ مانگتے ہیں اور ہمارے سید ہے سادھے مسلمان نہیں سچا بھجو کر چندہ دے رہے ہیں۔

تیرہواں جھوٹ: جس میں چھ جھوٹ ہیں۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۷۴ خزانہ حج ۷۴ ص ۲۰۳) میں مرزا قادریانی لکھتے ہیں ”یہ ضرور تھا کہ قرآن کریم وحدیث کی پیشین گوئیاں پوری ہوتیں جن میں یہ لکھا تھا کہ صحیح جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھا لھائے گا۔ وہ اسے کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کا فتویٰ دیں گے“

یہ دعویٰ بالکل غلط ہے قرآن وحدیث میں کہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ امام مہدی اور صحیح جب آئیں گے تو مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبت اس قدر ہو گی کہ ہر وقت ان کا ذکر کریں گے اور بلا ان کی خواہش کے بیعت ان سے کرتا چاہیں گے اور کریں گے۔ (البربان فی علامات المهدی آخر الزمان ملاحظہ ہو)

اس قول میں تین باتیں قرآن اور حدیث کی طرف منسوب کی ہیں (۱) یہ کہ علماء کے ہاتھ سے صحیح مسند دکھا لھائے گا یعنی اسے ماریں پیشیں گے (۲) اسے کافر قرار دیں گے (۳) اس کے قتل کا فتویٰ دیں گے اور یہ تینوں باتیں قرآن وحدیث کی طرف منسوب کی ہیں یعنی قرآن مجید میں بھی یہ تینوں باتیں آئی ہیں اور حدیث میں بھی، مگر جب یہ تینوں دعوےِ محض غلط ہیں نہ قرآن میں ان دعوؤں کا پتہ ہے اور نہ حدیث میں اس لیے یہ چھ جھوٹ ہوئے۔ اب جن کو ان کے پیچے ہونے کا دعویٰ ہے وہ قرآن وحدیث سے ثابت کرے ورنہ خدا سے ڈر کرایے جوئے سے عیحدہ ہو جائے اسکا جھوٹ تو یہ ہوئے۔ اب انسیوال جھوٹ دیکھئے۔

انسیوال جھوٹ: قادریانی (اخبار البدر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء ملفوظات حج ۷۴ ص ۲۲۷) میں مرزا قادریانی فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔“ دیکھئے یہ کیسا بے دلکشا جھوٹ ہے اب قادریانی پارٹی یا لا اہوری پارٹی کوئی اپنے مقتداء کی صداقت ثابت کرے اور کوئی معتبر روایت اس مضمون کی دکھائے یہ اس قسم کے جھوٹ ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادریانی جھوٹ بولنے میں ایسے پیماں تھے کہ جو جی چاہا بے تامل کہہ دیا اب خیال کیا جائے کہ جو شخص ایسا اعلانیہ جھوٹ بولے جو تھوڑی سی تحقیق سے معلوم ہو سکتا ہے اس کے اس قول کو کہ مجھے یہ وجہ والہام ہوا ہے۔ کون عقل باور کر سکتی ہے۔

بیسوال جھوٹ: ۱۱۲ء کو مرزا قادریانی نے اشتہار دیا تھا جس کی سرخی تھی ”عام مریدوں کے لیے ہدایت“ اس میں لکھا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وباء نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔“ یہ قول بھی حضور سرور انبیاء علیہ السلام پر اقتداء ہے اس اقتداء کی ضرورت مرزا قادریانی کو یہ بخش آئی کہ قادریان میں جب طاعون آیا تو مرزا قادریانی باہر بھاگے اس لیے اس بھاگنے کو حضور علیہ السلام کا حکم ظاہر کرتا چاہا اب اگر سچا مانئے والوں کو کچھ غیرت ہو تو کسی حدیث کی کتاب سے کوئی معتبر روایت اس مضمون کی دکھائیں مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دکھاسکتے۔

اکیسوال جھوٹ: (شہادۃ القرآن ص ۳۲۳ خزانہ رج ۳۲ ص ۳۳۷) میں مرزا قادریانی لکھتے ہیں۔

”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو وثوق میں اس حدیث پر کتفی درجہ برہمی ہوتی ہیں، مثلاً صحیح بخاری کی حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت خبرداری گئی ہے، خاص کروہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسان سے اس کے لیے آواز آئے گی کہ ”هذا خلیفۃ اللہ المهدی“ اب سوچ کر یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

اس مضمون کو بخاری کی روایت بتانا بھی اس کی شہادت دیتا ہے کہ مرزا کی طبیعت میں احتیاط اور راستبازی کا بالکل خیال نہ تھا جو دل میں آگیا وہ زور سے بیان کر دیا اور جس کی طرف چاہا اس کی طرف اس خیال کو منسوب کر دیا اگر اتفاقیت ہو گیا تو مدعا حاصل ورنہ باتیں بنانا کچھ مشکل نہیں ہیں اور مانئے والے ہر طرح مان ہی لیتے ہیں عیاں راجح بیان مرزا قادریانی کے مرید اس کی کامل شہادت دیتے ہیں اگر میں غلط کہتا ہوں تو تمام دنیا کے مرزا کی مل کر خلاش کریں اور بخاری کی اس روایت کو دکھائیں اے مرزا یہ کچھ تو سوچو اور اگر اب تک غفلت میں تھے تو اب سوچو کہ ایسے شخص کے منہ پر دعویٰ نبوت اور سیاحت اور مہدویت اور افضل الامت ہی نہیں بلکہ قرآنیاء اور افضل من عیسیٰ روح اللہ ہونے کا زیرب دیتا ہے جو اس قدر دلیر جھوٹا ہو؟ بخاری مسلمانوں کی ایک معروف و مشہور کتاب ہے، تمام قادریانی ملکہ اور جمع ہو کر بتائیں کہ بخاری کے کس باب میں یہ حدیث ہے اور اگر نہ بتا سکیں تو بس اب توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتے ہیں یہ تو وہ جھوٹ ہیں جن میں نہ کوئی الہام کی غلط فہمی کام آ سکتی ہے نہ کوئی شرط لگ سکتی ہے۔ نہ ”یمحو

الله مایشاء و یثبت" کا یقین چل سکتا ہے نہ "بعد ولا یوفی" کام دے سکتا ہے نہ چاندار سورج کا گھن اس کو چاکر سکتا ہے کیا اسی نبی کی نبوت کی آسان اور زمین نے شہادت دی تھی اسی کو نبوت قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہو؟ آخر خدا نے انسان بنایا ہے پکھ تو غور و فکر سے کام لو کیا مرن نہیں ہے، کیوں نما لغش اسلام کوہناتے ہوا اور ان کی تقداد کو بڑھاتے ہو؟

بائیسوال جھوٹ: (حقیقت الوجی ص ۳۹۰ و ص ۳۹۱) میں اپنی مدح میں ایک پیشینگوئی گھزی ہے اور اسے حدیث رسول اللہ ﷺ پر ٹھہرایا ہے، لکھتے ہیں۔

" واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں پیشینگوئی کی تھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلانے گا اور نبی کے نام سے موسم کیا جائے گا۔" یہ پیشینگوئی کسی حدیث میں نہیں آئی مرتaza قادیانی نے جالہوں کے بہانے کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ پر افتاء کیا ہے، اگر ہم غلط کہتے ہیں تو کوئی مرتaza اس روایت کو کسی معترض کتاب سے ثابت کرے، مگر نہیں کر سکتا، اس قول میں مرتaza قادیانی اپنے لیے پیشینگوئی ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مریدوں کو خوش کرنے کے لیے فرماتے ہیں کہ ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلانے گا اردو محاورے کے لحاظ سے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ درحقیقت تو وہ عیسیٰ اور ابن مریم نہیں ہو گا مگر دوسروں سے کہلانے گا یعنی لوگوں سے کہہ گا کہ مجھے عیسیٰ اور ابن مریم کہواں کا حاصل یہ ہے کہ لوگوں سے جھوٹ بلائے گا اور عیسیٰ اور ابن مریم بنے گا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ نام تو اس کا کچھ اور ہو گا کسی وجہ سے لوگ اسے عیسیٰ اور ابن مریم کہنے لگیں گے وہ خود نہیں کہلانے گا، اب یہ قول پہلے معنی کے لحاظ سے تو صاف طور سے ایک جھوٹ کی پیشینگوئی ہوتی جیسے دجال کی پیشینگوئی ہے دوسرے معنی کے لحاظ سے مرتaza قادیانی اس کے مصدق نہیں ہو سکتے کیونکہ لوگوں نے انہیں خود عیسیٰ اور ابن مریم بتایا ہے تاکہ صحیح موعود کے مصدق نہیں، بہر حال جو معنی ہوں، کسی حدیث میں یہ پیشینگوئی نہیں ہے کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلانے گا، ایک جملہ اس قول میں یہ بھی ہے اور نبی کے نام سے موسم ہو گا، یہ جملہ مرتaza قادیانی نے بڑی ہوشیاری اور عیاری سے لکھا ہے، اب مرتaza حضرات یہ فرمائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے ظاہر اردو کے محاورہ کے لحاظ سے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ درحقیقت تو وہ نبی یعنی خدا کا رسول نہ ہو گا بلکہ اس کا نام نبی رکھا جائے گا، جس طرح اس وقت الحسنوں میں ایک مشہور بیرشر ہیں ان کا نام نبی اللہ ہے جا کر دیکھ لجئے مگر

یہ مطلب اس لیے غلط ہے کہ مرزا قادیانی کا نام نبی نہیں رکھا گیا بلکہ خلام احمدان کا نام ہے غرض کر برائے نام بھی انہیں نبی کہنا غلط ہے، مگر مرزا قادیانی نے یہ جملہ اس لیے تراشا ہے کہ خاص و عام میں مشہور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا، ان کی تسکین کے لیے کہتے ہیں کہ وہ حقیقی نبی نہیں ہو گا، بلکہ نبی اس کا نام رکھا جائے گا، اس سے مقصد یہ ہے کہ ہم پر یہ اسلام نہ لگایا جائے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مسخر ہیں، بلکہ اسے مان کر ہم نبی کہلانے کے مستحق ہیں، ہمیں حدیث میں نبی کہا گیا ہے مگر یہ شخص فریب ہے حدیث میں جنہیں نبی کہا گیا ہے وہ واقعی نبی ہیں مگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے پہلے نبوت کا مرتبہ پل چکا ہے رسول اللہ ﷺ کے بعد انہیں نبوت نہیں ملی جو حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف ہو، بہرحال یہ یقینی بات ہے کہ کسی حدیث صحیح میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ میری امت میں ایسا شخص پیدا ہو گا جس میں یہ تمدن باتمیں ہوں گی، یعنی یہ کہ وہ عیسیٰ کہلانے اور ان مریم بھی اسے لوگ کہیں اور نبی کے نام سے بھی موسوم ہو، البتہ صحیح مسلم میں حضرت سعیج ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ہے مگر اس میں ۷۲ باتوں سے زائد ایسی بیان ہوئی ہیں جن سے مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

(محیف رحمانیہ نمبر ۱۰۱ کا ص ۳۲۸ سے ص ۱۵۴ تک ملاحتہ ہو) اس حدیث میں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا اور کافروں کا مارا جانا بیان کر کے یا جوج و ماجوج کا آنا اور حضرت عیسیٰ کا پہاڑ پر حصور ہونا بیان ہوا ہے، پھر ارشاد ہے، "فیر غب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ" یعنی اس وقت خدا کے رسول جن کا نام عیسیٰ ہے اور ان کے اصحاب خدا کی طرف متوجہ ہوں گے اور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج و ماجوج کو نیست و نابود کر دے گا اس کے بعد دنیا کی ایسی عمده حالت کی پیشگوئی ہے کہ اس کا ظہور اس وقت تک کبھی نہیں ہو، قادیانی صحیح کے وقت کی حالت تو ایسی خراب رہی اور ہے کہ کبھی ایسی نہیں ہوئی، اس حدیث میں کسی امت کی نام نبی یا نبی اللہ ہرگز نہیں بتایا بلکہ حضرت عیسیٰ کی صفت نبی اللہ بیان ہے۔

تحمیوال جھوٹ: (نشان آسمانی ص ۱۸، اخراج ۳۷۸) میں لکھتے ہیں "جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ہو، بلکہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبجوض کرتا رہے گا جو اس کے دین کو نیا کرے گا، لیکن چودھویں صدی کے لیے یعنی اس بھارت کے پارے میں جو ایک عظیم الشان مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو گا اس قدر بھارات نبویہ پائے جاتے ہیں جو ان سے کوئی طالب

مکر نہیں ہو سکا،” مرزا قادیانی نے یہ عظیم الشان دعویٰ کیا اور اکثر عمر سائل لکھنے میں گذاری گر کسی رسالے میں ان اشاروں کا اجمالی ذکر بھی نہیں دیکھا نہیں گیا، اگر کوئی دلکھا سکے تو دلکھائے گریے ہات قطعاً اور یقیناً جھوٹی ہے کہ چودہ ہویں صدی کے مجدد کے لیے مخصوص اشارے کسی حدیث میں ہیں ہیں جو اور مجددوں کے لیے نہیں ہیں، اس مضمون کی ایک روایت صرف ابو داؤد میں ہے جس کے معنی کے افکال سے اگر قطع نظر کی جائے تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد کو پیدا کرے گا جو دین کو بہت سمجھ نفع پہنچائے گا، (الفاظ حدیث کو ملاحظہ کیا جائے) ان اللہ یعنی لهذا الامۃ علی رأس کل مائۃ سنتہ من یجددلها وینها (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۳ باب مایذکر فی قدر المائۃ) اللہ تعالیٰ ضرور اس امت کے لیے ہر صدی کے شروع میں ایسا مجدد بھیجے گا جو دین کی تجدید کرے گا اب قادیانی جماعت بتلائے کر اس حدیث میں وہ کوئی سلف ہے جس سے معلوم ہوا کہ چودہ ہویں صدی کا مجدد و ممتاز ہو گا یا اس کے سوا کوئی دوسرا حدیث دلکھائے جس میں وہ الفاظ ہوں۔

جو عربی عبارت سمجھ سکتے ہیں وہ بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف اس قدر بیان ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہو گا جو دین کو فائدہ پہنچائے گا۔ اس کے سوا کوئی اشارہ: اس میں نہیں ہے اس حدیث کے بوجب مرزا قادیانی مجدد ہر گز نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو کوئی نفع ایسا نہیں پہنچایا جو دوسرے علماء نے نہ پہنچایا ہو بلکہ نہایت نقصان پہنچایا مثلاً یہ کہ (۱) چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دنیا کو اسلام سے خالی کر دیا (۲) خدا اور رسول پر ایسے اڑام لگائے جس سے مکرین اسلام کو اس مقدس مذہب پر مصلحت کا موقع دیا اور ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی در پردہ دہری ہیں ہر ایک موقع پر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں کہ ہر ایک مذہب پر خصوصاً اسلام پر بخال فیض کو مصلحت کا موقع طے اور جانے والے جان لیں کہ قادیانیوں کے سردار جھونوں کے سرگروہ ہیں اور انہیں کو خوبی کمال قادیانی سچ مسحوداً و تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام سے افضل کہتے ہیں اور در پردہ ہمارے مقدس بزرگوں کی خست تو ہیں کرتے ہیں۔

چوبیسوال جھوٹ: ”پھر آنکھیں کھلو اور دیکھو کہ میری دعوت کے وقت میں آسان پر رمضان میں خوف اور کسوف میں حدیث کے موافق وقوع میں آیا“

(تحفہ غزنوی ص ۲۴۷ ج ۱۵ ص ۵۲۲)

مرزا قادیانی کے علاوہ بہت سے مدعاں نبوت و مہدویت کے وقت میں ایسا خوف و

کسوف رمضان میں ہوا ہے، میری دعوت کے وقت میں لکھنا صریح جھوٹ ہے اس کی تفصیل دوسری شہادت آسمانی میں کامل طور سے کی گئی ہے اس کو دیکھنا چاہیے۔

چھیسوال جھوٹ: ”اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹ انہی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔“

(ضیغم اربعین نمبر ۲۳ و تندرا بیعنی میں اخراج ۷۶ ص ۷۷)

قرآن پاک میں اور تمام کتب آسمانی میں جھوٹے نبی اور پچے نبی دونوں کے ہلاک کا ذکر ہے بلکہ جھوٹے نبی کے لیے کوئی خاص قاعدہ ہلاک کا مقرر نہیں ہے (لطاحظہ رسالہ عبرت خیز)

چھیسوال جھوٹ: ”خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی ہے جو صادق کوں سکتی ہے تمام صادقوں کا باادشاہ ہمارا نبی ﷺ ہے اس کو جو پانے کے لیے ۲۳ برس کی عمر میں یہ عرقیامت تک صادقوں کا پیانا ہے۔“

(ضیغم اربعین نمبر ۲۳ و میں اخراج ۷۶ ص ۷۷)

چونکہ قرآن کریم میں حضرت محمد ﷺ کو ختم الرسل، خاتم النبیین لکھا ہے اس لیے قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آ سکتا ہے اور جب نبی نہیں آ سکتا تو آئندہ کسی نبی کے آنے کا پیانہ بتلانے کی ضرورت نہیں رہی البتہ بہت جھوٹے نبی ہوئے اور ۲۳ برس سے زیادہ دنیا میں عیش وعشتر سے رہے اور ہلاک نہیں کئے گئے۔

ستائیسوال جھوٹ: ”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایک غنید کتاب ہزار جزو کی کتاب بھی ہو اور اس میں اپنے ولائل صدق لکھنا چاہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائے گی اور وہ ولائل ختم نہیں ہوں گے۔“

(تحقیق الدوہ میں اخراج ۱۹ ص ۹۶)

ہزار جزو کی کتاب تو بڑی کتاب ہوگی اگر ہزار سطروں میں بھی مرزا قادریانی کے صدق کی دلیلیں ہوتیں تو کہا جاتا یہ بھی صریح جھوٹ و مبالغہ ہے ہزار جزو کا آٹھ سو روپ ہوا جس کے سولہ سو صفحے ہوئے، حقیقتہ الوجی جو ۳۹۲ صفحہ کی کتاب ہے جس میں ۱۸ انسان درج ہے اور نشان کیا ہے یہی کہ مجھ کو لڑکا ہو گا، لڑکی ہو گی، فلاں کی تبدیلی ہو گی فلاں سرے گا، اگر اسی کا نام نشان ہے اور یہی صدق کی دلیلیں ہیں تو مال جفا روز ایسی ایسی خبریں دیا کرتے ہیں جو دلیل نبوت نہیں ہو سکتی ہے۔

الحادیثیں وال جھوٹ: ”مگر آج ہا وجہ مخالفانہ کوششوں کے ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت مختلف مقامات میں موجود ہے پس کیا یہ مجرہ ہے یا نہیں۔“

(تحفۃ اللہ وہ مص ۵ خزانہ ان ۱۹۲ ص ۷۶)

ائشیوں وال جھوٹ: ”اب اگرچہ خاص لوگ اہل علم اور اہل جاہ و ثروت دس ہزار کے قریب ہماری جماعت میں موجود ہیں مگر عام تعداد تیس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔“

(تحفۃ غزنویہ مص ۳ خزانہ ان ۱۵ ص ۵۳۳)

تحفۃ اللہ وہ اور تحفۃ غزنویہ دونوں کتابیں اکتوبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہیں، تحفۃ اللہ وہ میں صرخ جھوٹ سے مرزا قادریانی نے کام لیا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ میری جماعت میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی موجود ہیں تھغہ غزنویہ کی تحریر سے تحفۃ اللہ وہ کی تحریر غلط ہو رہی ہے۔

تیسوں وال جھوٹ: ”اگر قرآن کریم نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔“

(تحفۃ اللہ وہ مص ۵ خزانہ ان ۱۹ ص ۹۸)

مرزا غلام احمد کا نام قرآن کریم نے ہرگز سمجھ این مریم نہیں رکھا ہے مرزا قادریانی اپنے قول کے مطابق جھوٹے ہیں کیونکہ کشتی نوح میں مرزا قادریانی اپنا سمجھ این مریم ہونا اس طور سے ظاہر کرتے ہیں کہ میں پہلے مریم بنایا گیا اور مجھ میں نفع روح کی گئی اور نو میئے تک حاملہ رہا، تو میئے کے بعد عیسیٰ ہو گیا، پس اس طور سے میں سمجھ این مریم نہیں اور ازالہ ادھام میں مرزا قادریانی تحریر کرتے ہیں کہ ”جو کوئی مجھے سمجھ این مریم کہے وہ کذاب ہے“، پس اگر قرآن کریم نے مرزا قادریانی کا نام سمجھ این مریم رکھا تھا تو پھر سمجھ این مریم کہنے والے کو مرزا قادریانی مفتری اور کذاب کیوں کہتے ہیں۔ (ازالہ ادھام ص ۷۷ رسالہ تحفۃ اللہ وہ مص ۳ خزانہ ان ۱۹ ص ۹۶) میں سات جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔

(۱) اکتسیوں وال جھوٹ: ”قرآن نے میری گواہی دی محض غلط ہے قرآن ایسے جھوٹے کی گواہی ہرگز نہیں دے سکتا۔“

(۲) بتیسوں وال جھوٹ: ”رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔“

(تحفۃ اللہ وہ مص ۳ خزانہ ان ۱۹ ص ۹۵)

ہرگز نہیں دی جتنا رسول اللہ پر بالکل افتراء ہے حضرت سرور عالم ﷺ ایسے جھوٹے کی گواہی نہیں دیتے، البتہ ان کے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے اور فرمایا ہے کہ میرے بعد متعدد

جوہٹے آئیں گے اور عینہ بھری کا دعویٰ کریں گے ان سے بچپن رسالہ ختم النور فی الاسلام دیکھو اس میں تینتا لیس حدیثیں اس مضبوط کی ہیں۔

(۳) پہنچیوں اس جھوٹ: ”پہنچنے والوں نے میرے آنے کا زمانہ متین کر دیا ہے۔“

(تحفۃ الاندوہ ص ۲۷۰ ج ۱۹ ص ۹۶)

بالکل جھوٹ ہے کوئی مرزاگانی سامنے آ کر بتائے کہ کس کس نبی نے مرزا کے آنے کا زمانہ متین کیا ہے، مگر قیامت تک کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔

(۴) چونچیوں اس جھوٹ: ”قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متین کرتا ہے۔“

(تحفۃ الاندوہ ص ۲۷۰ ج ۱۹ ص ۹۶)

مخفی جھوٹ ہے البتہ قرآن شریف کی دس آنکھوں سے ان کا جھوٹا ہوتا ثابت ہوتا

ہے۔

(۵) پہنچیوں اس جھوٹ: ”میرے لیے آسمان نے بھی گواہ دی۔“

(تحفۃ الاندوہ ص ۲۷۰ ج ۱۹ ص ۹۶)

یہی مخفی جھوٹ اور فریب ہے اس دعویٰ کے جھوٹے ہونے کے ثبوت میں دور سالے لکھے گئے ہیں، ایک شہادت آسمانی اور دوسری شہادت آسمانی، ناظرین ان دونوں رسولوں کو اچھی طرح دیکھیں مرزا قادیانی کا جھوٹا اور فرمی ہوتا کامل طور سے ظاہر ہو جائے گا۔

(۶) چھتیسوں اس جھوٹ: ”اور زمین نے بھی گواہی دی۔“

(تحفۃ الاندوہ ص ۲۷۰ ج ۱۹ ص ۹۶)

جوز میں پر رہنے والے حق میں ہیں وہ بالیقین اس دعویٰ کو جھوٹا جانتے ہیں، اس پانچوں اور چھٹے دعویٰ کا جھوٹا ہوتا رسالہ حقیقت اسح کے ص ۳۳ سے ص ۳۵ تک نہایت روشن طریقے سے ثابت کیا ہے۔

(۷) سنتیسوں اس جھوٹ: ”اوہ کوئی نبی نہیں ہے جو میرے لیے گواہی نہیں دے

گیا،“ (تحفۃ الاندوہ ص ۲۷۰ ج ۱۹ ص ۹۶)

یہ انبیاء پر اتهام ہے، کوئی اللہ کا رسول ایسے جھوٹے کی گواہی نہ دے سکتا ہے جیسے مرزا قادیانی ہیں ہاں اگر مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہو تو تجھ نہیں، مرزا قادیانی کے رد میں جو رسائل لکھے گئے ہیں فیصلہ آسمانی وغیرہ ان سے تجویزی ان دعووں کا جھوٹا ہوتا معلوم ہو سکتا

ہے اب یہ بھی معلوم کر لیتا چاہیے کہ ایسے عالیشان دعویٰ کرنے سے مرزا قاریانی کا کیا مقصد ہے؟ ان کا کلام دیکھنے سے اور یہ معلوم کرنے سے کہ انہیاء سابقین نے ایسے دعویٰ نہیں کئے یہ مقدمہ معلوم ہوتا ہے کہ مختلف طور سے انہاً افضل الانبیاء ہوتا ثابت کرتے ہیں، یہاں سات دعوے کے ہیں آسان اور زمین کے قلابے ملائے ہیں، جھوٹوں کو تعلیم دی ہے جھوٹ بولے تو ایسا بولے جیسا ہم بول رہے ہیں کہ دیکھنے اور سننے والے تیران ہو جائیں ظاہر میں تو سات جھوٹ ہیں مگر سینکڑوں جھوٹ سے بڑھ کر ہیں۔

بھائیو! ایسے ہی زور کے دعوؤں نے سادہ لوحوں کو ان کا معتقد بنادیا ہے، مگر یہ خیر خواہ نہایت کامل یقین سے کہتا ہے کہ یہ کل دعوے محض غلط اور صریح جھوٹ ہیں نہ قرآن مجید نے ان کی گواہی دی ہے نہ رسول کریم ﷺ نے اور نہ کسی نبی نے ان کے آنے کا وقت تعین کیا ہے یہ پہلے نبیوں پر افزاں ہے، صاحبان عقل اس پر غور کریں کہ ایسا شخص جن کے جھوٹ کا انبار پیش ہو رہا ہے، جن کے مختلف قسم کے جھوٹ دکھائے گئے، جن کی علمی الشان پیشگوئیاں جھوٹی ہوئیں اور قرآن مجید اور توریت مقدس نے انہیں جھوٹا شہر ایسا جو اپنے مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، ان کی صداقت کی شہادت کلام الٰہی اور حدیث نبوی میں ہو سکتی ہے؟ انہیں انہیاء کے کرام چاہ کہہ سکتے ہیں؟ آسان اور زمین ٹل جائیں مگر نہیں ہو سکتا بلکہ آسانی کتابوں نے اور کلام الٰہی نے ان کے جھوٹے ہونے کی قطعی شہادت دی ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اور توریت میں جھوٹے نبی کا یہ معیار بیان کیا ہے کہ اس کی پیشگوئی جھوٹی ہو جائے اور مرزا قاریانی کی پیشگوئیاں اسکی قطعی طور سے جھوٹی ہوئیں کہ ان کے مانے والے بھی اس کی تصدیق پر مجبور ہو گئے (دیکھو رسالہ نبی کی پیغام) کیا خوبی کمال کی پارٹی یا مرزا محمود کا گروہ ان دعوؤں کو ثابت کر سکتا ہے؟ میں نہایت استحکام اور کامل وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر تمام مرزا ای جماعت سرگز کر مر جائے تو ان سات دعوؤں میں سے ایک دعویٰ کو بھی ثابت نہیں کر سکتی ہرگز نہیں کر سکتی۔ اگر کسی کو دعویٰ ہے تو سامنے آئے مگر بعضاً ”الْحَقُّ يَعْلُمُ وَلَا يَعْلَمُ“ کوئی سامنے نہیں آ سکتا، یوں عوام کو بہکانا اور قرآن مجید میں تحریف کر کے محض غلط باتیں بنانا ہر ایک فریب و ہندہ کر سکتا ہے، یہاں ساتواں قول قابل لحاظ زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے تمام انہیاء کے کرام پر یہ افزاں کیا ہے کہ کوئی نبی نہیں جو میری گواہی نہیں دے چکا اس کا حاصل یہی ہے کہ تمام انہیاء کے کرام نے میری گواہی دی ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ انہیاء کے کرام پر بالکل افزاں نہیں ہیں تو کیجئے کہ تمام انہیاء جن کی تعداد لاکھ سے زیادہ ہیں

کی جاتی ہے، ان سب کی کتابیں کیا قادیانی کی الماری میں رکھی ہیں؟ جنہیں دیکھ کر مرزا قادیانی یہ دعویٰ کرتے ہیں، کیا ایسا ممکن ہے؟ ہرگز نہیں پھر کیا کسی ایک یادو کتاب آسمانی میں سب انبیاء کا یہ قول منقول ہے اور کوئی اسے دکھا سکتا ہے؟ غیر ممکن ہے ہرگز نہیں دکھا سکتا، جب یہ اقرار عام طور سے تمام انبیاء پر کیا گیا تو بے شمار افتراہ ہوئے اور ہزاروں سے زائد جھوٹ ہو گئے ایسے مفتری اور کذاب کو یہ قادیانی حکیم خلیل سچا ثابت کرنے آیا ہے اور صریح جھوٹی معیاریں بتا کر ناواقفوں کو فریب دتے ہیں ایسے معیار بتاتا ہے جس سے تمام جھوٹے دعی مثلاً مسیلمہ کذاب جس کا نام احمد اور کنیت ابو مسیلم تھی وغیرہ سب چے ثابت ہوتے ہیں مگر چونکہ اس کذاب کا نام بھی احمد تھا اس لیے مرزاً ایسے معیار بیان کرتے ہیں کہ یہ کذاب بھی سچا ثابت ہو جائے اب ایک اور جھوٹ بھی قابل ملاحظہ ہے۔

از تیسوں جھوٹ: (تحفۃ غزنویہ ص ۵ خرائیج ۱۵ ص ۵۲۵) میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔

”یہ تمام دنیا کا جانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا تفہیق علیہ عقیدہ ہے کہ عیید یعنی عذاب کی پیشینگوئی بغیر شرط تو بہ اور استغفار اور خوف کے بھی نہ سکتی ہے۔“
اس قول میں مرزا قادیانی اپنی جھوٹ پیشینگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے عوام کو فریب دیتے ہیں اور قرآن مجید کے خلاف تمام اہل اسلام کا عقیدہ بیان کرتے ہیں اور محض جھوٹ بولتے ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہرگز نہیں ہے قرآن مجید کی نص قطبی ”ما یَئِدُ الْقَوْلُ لَهُدِی“ (ق ۲۹)
مسلمانوں کے پیش نظر ہے متعدد آیات قرآنیہ کی رو سے ان کا اعتقاد ہے کہ خدا نے تعالیٰ کا وعدہ اور عیید ہرگز نہیں نہیں اس کی کامل تحقیق فیصلہ آسمانی حصہ ۳ میں لکھی گئی ہے اس کا ص ۱۱۰
سے ص ۱۱۸ تک متن و حاشیہ دیکھو۔

اب اس کہنے میں ہمیں کیا ہامل ہو سکتا ہے کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ بتاتا ان پر صریح افتراہ ہے اور ظاہر ہے کہ کسی ایک مسلمان پر یہ افتراہ نہیں ہے بلکہ اس وقت چالیس کروڑ مسلمانوں پر یہ جھوٹ باندھا گیا ہے اس لیے اس کہنے میں کوئی ہامل نہیں ہو سکتا کہ مرزا قادیانی کے اس قول میں چالیس کروڑ جھوٹ ہیں اور اگر بالکل جاہل کا لانعام کو چھوڑ دیا جائے تو بھی کروڑوں کی تعداد رہے گی یہاں تو عیید کے ملنے کا امکان بیان کیا گیا، اس کے بعد ہی اس رسالے میں لکھتے ہیں۔
انچالیسوں جھوٹ: ”عیید یعنی عذاب کی پیشینگوئی کی نسبت خدا تعالیٰ کی سب سنت

ہے کہ خواہ پیشینگوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے کمال دیتے ہیں۔“

(تحفہ غر نویس ۶ خرائیں ج ۱۵ ص ۵۳۶)

یہ دعویٰ مرزا قادیانی نے بہت جگہ کیا ہے، مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ دعویٰ شخص غلط اور خدا تعالیٰ پر افتراء ہے، عذاب کی پیشینگوئی یعنی وعدید الہی اس میں شرط نہیں ہے وہ کسی وجہ سے مل نہیں سکتی، وہ ضرور پوری ہوتی ہے ایسی وعدید جس کے لیے کی جاتی ہے اسے توبہ اور تضرع کی توفیق بھی نہیں ہوتی وہ اپنے جھوٹے عقیدہ پر بدستور قائم رہتا ہے اور خدا کا کلام پورا ہوتا ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ وعدید الہی ہرگز نہیں ملتی اس کے خلاف کومنت اللہ کہنا خدا یعنی تعالیٰ پر عظیم الشان افتراء ہے جو اس قدوس عالم الغیب کی شان کے بالکل خلاف ہے مرزا یوسوں پر فرض ہے کہم سے کم سے کم چار پانچ مثالیں ایسی پیش کریں جہاں وعدید کی پیشینگوئی صرف خوف سے مل گئی ہو، مگر فیصلہ آسمانی حصہ سوم کو بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ مرزا قادیانی کی اس طوفان بے تمیزی کی حقیقت انہیں کھل جائے اگر انہیں طلب حق ہے۔

معزز ناظرین! آپ نے مرزا قادیانی کی حالت کامعاہدہ کر لیا ملاحظہ کیجھے کہ اسی پر یہ صاحب نبی کہے جاتے ہیں اور لمبے چوڑے خطابات سے یاد کیے جاتے ہیں، افسوس! کیوں حکیم صاحب آپ کی دیانت کا یہی تقاضا ہے کہ جس شخص کے لاتعداد جھوٹ ہوں اس کو آپ نبی ماننے اور ماننے کے لیے تیار ہیں، یہ فلفہ آپ نے کہاں سیکھا ہے کہ جھوٹا شخص نبی مانا جائے اور لطف یہ ہے کہ یہ شخص خداوند تعالیٰ کو بھی جھوٹا بنا نے کی کوشش کرتا ہے اللہ پاک فرماتا ہے۔

فَلَا تَخْسِبُنَّ اللَّهَ مُخْلِفٌ وَغَدِيرُ رُسُلَةِ (ابراهیم ۲۷) إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِعْيَادَ (آل عمران ۹) یعنی اللہ پاک وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اللہ پاک کو ہرگز ہرگز ایسا نہ سمجھو کہ اپنے رسولوں سے وعدہ کر کے پورا نہ کرے خدا نے پاک کا تو یہ ارشاد ہے لیکن جب مرزا قادیانی کی پیشینگوئیاں غلط ہونے لگیں تو کہنے لگے کہ خدا کی یہ سنت ہے کہ رسولوں کی پیشینگوئیوں کو کمال بھی دیا کرتا ہے کیوں میر وزارت حسین صاحب خدا کے واسطے کچھ تو غور کیجھے۔

میر صاحب اور حکیم صاحب اور پروفیسر مولوی قادیانی اگر آپ کو سامنے آنے کی ہمت ہوگی تو ہم آپ کو آیات قرآنی سے مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت کر کے دکھاویں گے ان دونوں آقوں میں جھوٹے مدحی نبوت کا یہ معیار بتایا ہے کہ جو مدحی نبوت کوئی وعدہ یا وعدید الہی بیان کرنے یعنی وعدہ و وعدید کی پیشینگوئی کرے اور وہ پوری نہ ہو تو وہ قطعاً جھوٹا ہے اب مرزا قادیانی کی جھوٹی

پیشینگوئیوں کا انبار دیکھنے سب سے بڑی پیشینگوئی ملکوہ آسمانی والی ہے جسے مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان بتایا تھا، یعنی عظیم الشان نشان تو اور بھی انہوں نے بتائے ہیں مگر اس ملکوہ آسمانی کا نکاح میں آنا نہایت ہی عظیم الشان نشان تھا، الحمد للہ وہ ایسا غلط ہوا کہ خاص و عام پر دشن ہو گیا کہ مرزا قادیانی اس خیالی ملکوہ سے ترستے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے اب چونکہ مرزا قادیانی نے اس کے لیے وعدہ الہی اس طرح بیان کیا تھا کہ ”وہ ہر طرح تیری طرف اسے لائے گا اور سارے موافع کو دوکرے گا۔“

(از الادب امام حصہ اول ص ۳۹۶ ج ۳ ص ۳۰۵)

جب یہ ملکوہ مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی تو معلوم ہوا کہ وہ وعدہ الہی نہ تھا بلکہ مرزا قادیانی کا افتراء تھا اللہ تعالیٰ پر ورنہ بوجب ارشاد خداوندی ”لَا تَخْسِئَ اللَّهَ مُخْلِفَ وَغَدِيْرُ رُمُلَةً“ وہ وعدہ ضرور پورا ہوتا اسی طرح احمد بیگ کے داماد کی وعید پوری نہ ہونے سے مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے مگر مرزا قادیانی اس جھوٹ سے ایسے پریشان ہوئے ہیں کہ اس کے حق بنانے کے لیے بہت سے جھوٹ بولے ہیں چنانچہ (اجماع آقہم ص ۲۹ ج ۳ ص ۳۰) میں وعید کی میعاد کے ملنے کا ذکر کر کے ص ۳۰ میں لکھتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل کرنے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی“، جیسا کہ تفسیر کبیر ص ۱۲۲ اور امام سیوطی کی تفسیر در منثور میں احادیث صحیح کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے (حاشر اجماع آقہم ص ۳۰) اس قول میں مرزا قادیانی کی دعویٰ کرتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عذاب کا قطعی وعدہ کیا یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر بالیقین عذاب نازل ہوگا، دوسرا دعویٰ یہ کہ نزول عذاب کی حدت ۴۰ دن ہے اور اس حدت کا شہود بھی قطعی ہے کچھ شک و شبہ نہیں ہے اس کے بعد پھر نزول عذاب کی وعید کو قطعی اور یقینی کہتے ہیں اور اپنے پہلے قول کی تاکید کرتے ہیں تیسرا دعویٰ یہ کہ نزول عذاب کے لیے کوئی شرط نہیں ہے، اب نہایت ظاہر ہے کہ نزول عذاب کے لیے اگر شرط ہوگی تو سبی ہوگی کہ اگر ایمان نہ لائیں تو ان پر عذاب آئے گا مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شرط نہ تھی اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں یا نہ لائیں ان پر عذاب ضرور نازل ہوگا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک خدا تعالیٰ کسی وقت ظلم بھی کرتا ہے، مرزا قادیانی کے یہ تینوں دعویٰ جھوٹے ہیں کہیں سے ثابت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قطعی طور سے بلا شرط بطور نادری حکم کے عذاب کا وعدہ کر دیا تھا تین جھوٹ یہ ہوئے چوڑا

دعویٰ یہ ہے کہ یہ تینوں دعویٰ تغیر کیرس ۱۶۳ سے ثابت ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے یہ دعویٰ نہ تغیر کیسر کے کسی مقام سے ثابت ہے اور نہ تغیر کیسر کے کسی صفحے سے کیونکہ تغیر کیرس کی ۸ جلدیں ہیں اور آٹھوں جلدیوں کے اس صفحے سے اس پیشگوئی کا قطعی ہوتا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ہے اس لیے یہ دوجھوٹ ہوئے اور چونکہ تغیر کیرس سے تین دعویٰ ثابت کر رہے ہیں اس لیے اس میں درحقیقت تین دعویٰ چھجھوٹ ہوئے پانچواں دعویٰ یہ ہے کہ تغیر درمنثور سے بھی یہ تینوں دعویٰ ثابت ہیں یہ بھی محض جھوٹ ہے اور چونکہ تین دعوؤں کا ثبوت اس کتاب سے بھی دے رہے ہیں اس لیے تین جھوٹ یہ بھی ہوئے اور شروع سے یہاں تک شمار میں بارہ جھوٹ ہوئے اور چونکہ ان تغیروں میں احادیث صحیح سے ان دعوؤں کا ثبوت بتاتے ہیں اور احادیث صحیح کا میخدہ جس کے لیے کم سے کم تین صحیح حدیشوں کا ہوتا ضرور ہے اس لیے اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہر دعویٰ کے متعلق تین صحیح حدیشوں ہیں اور دعویٰ تین ہیں تو اس لحاظ سے نو صحیح حدیشوں ہوتا چاہیں اور چونکہ ان حدیشوں کا حوالہ دو کتابوں سے دے رہے ہیں اس لیے نو دعویٰ اخخارہ صحیح حدیشوں دونوں کتابوں میں ملا کر ہوتا چاہیے تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اخخارہ تو کیا ہوتا ایک صحیح حدیث بھی ان دعوؤں کے ثبوت میں نہیں ہے تو اس اعتبار سے میں کہہ سکتا ہوں کہ تعداد حدیث کے لحاظ سے اخخارہ جھوٹ یہاں پر مرزا قادریانی کے ہوئے اور بارہ پہلے ہوئے تھے تو اب کل ہزار تمیں ہوئے اب اسی حالت میں کہ مرزا قادریانی کی پیشگوئی جھوٹی نہیں اور دنیا پر اس کا جھوٹا ہوتا آفتاب کی طرح روشن ہو گیا تو مرزا قادریانی نے اپنی پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کے لیے کہہ دیا کہ جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کا وعدہ عذاب میں گیا اسی طرح مرزا الحمد بیک کے داماد کی موت کا وعدہ میں گیا یہ مرزا قادریانی کا اکتیسوں جھوٹ ہے کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام کا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آیا جو قرآن شریف کے نفس قطعی سے ثابت ہے اور سورہ یونس میں مذکور ہے کہ جب وہ ایمان لائے تو ان پر سے وہ عذاب جوان پر نازل ہو چکا تھا خدا نے دو کر دیا اور یونس علیہ السلام کا وعدہ پورا ہوا، مرزا قادریانی (حاشیہ ضمیرہ انجام آنحضرت ۳۲، ۳۳، ۳۴ خزانہ اسناد ۱۷) میں لکھتے ہیں۔

”جس حالت میں خدا اور رسول اور ہمیں کتابوں کی شہادتوں کی نظر میں موجود ہیں کہ عید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے تو ہمارا اجتماعی عقیدہ سے محض میری عدالت کے لیے منہ پھیرنا بذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔“ اس عبارت میں پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ اس پیشگوئی کو موقع یافتہ بات کا ایک جز قرار

دے رہے ہیں حالانکہ مخف غلط ہے کیونکہ ہم ابھی بیان کر پچے ہیں کہ پیشتناگوئی کا کوئی حصہ پورا نہیں ہوا جیسا کہ اس کو الہامات مرزا میں خوب اچھی طرح ثابت کیا گیا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں خدا اور رسول اور ہمیں کتابوں کی شہادتوں کی نظر میں موجود ہیں کہ وعدہ کی پیشتناگوئی میں گویا ہر کوئی بھی شرط نہ ہوتی بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔“

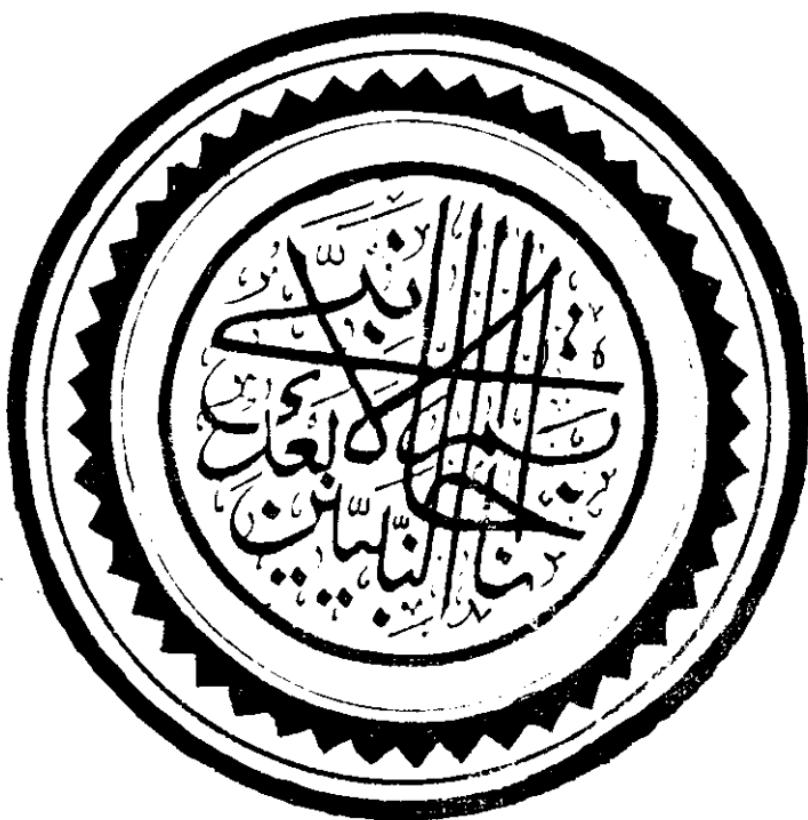
اس عبارت کا مطلب آسان ہے اس لیے شرعاً نہیں کرتا ہوں اس میں ایک جھوٹ خدا پر ہوا، قرآن مجید میں کہیں اس کا ثبوت نہیں ہے کہ عذاب کی پیشناگوئی خوف سے مل جاتی ہے اگر کسی مرزا کی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے بلکہ اس کے خلاف متعدد جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ خدا کے وعدہ اور وعدہ میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے لہذا مرزا قادریانی کا دوسرا جھوٹ ہوا تیرے یہ کہ اسی مضمون کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حدیثوں میں بھی اس کا ذکر کہیں نہیں ہے یہ تیرا جھوٹ ہے چوتے یہ کہ اس کے مضمون کو بچھلی کتابوں کی طرف بھی منسوب کرتے ہیں بچھلی کتابیں دس ہیں تو گویا دسوں کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایک کتاب میں بھی یہ مضمون نہیں ہے اس لیے دس جھوٹ یہ ہوئے اس کے بعد غصب کی ڈھنائی کے ساتھ مرزا قادریانی اسی مضمون کو اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ یہ کس قدر پیما کی وجہ ساری ہے کہ جس بات کے دس میں علماء بھی قائل ہوں اس کو اجماعی عقیدہ بیان کر دیا، اپنے اس قول میں مرزا قادریانی نے صرف ایک دو علماء پر اعتماد نہیں باندھا ہے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی طرف جموئی بات منسوب کروی ہے کیونکہ اجماعی عقیدہ وہی کہلاتا ہے جس کو تمام مسلمان حسیم کر لیں، اب خیال کرو کہ رسول اللہ سے لیکر اس وقت تک کتنے مسلمان گذرے ہوں گے اور اگر تم تمام مسلمانوں کو نہ لوضف علماء ہی کا شمار کرو اس وقت بھی کروڑوں کی تعداد ہو جائے گی تو گویا اس قول میں مرزا قادریانی نے کروڑوں جھوٹ بولے اور اگر کروڑوں جھوٹ اس کو نہ کہو گے تو کروڑوں جھوٹ کے مقابلہ کا ایک جھوٹ تو شمار کرو گے اس لحاظ سے اس چار سطر کی عبارت میں چودہ جھوٹ ہوئے اور اس پرے قول میں چواتیں جھوٹ ہوئے مذکورہ چوالیں جھوٹ تو ایسے تھے کہ انہیں ذی علم حضرات معلوم کر سکتے ہیں، مگر ذرا عقل سے کام لیجئے کہ انبیاء سے ایسی غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے اقرار سے تلوق کے روپ وہ جھوٹے اور ہر بد سے بدتر نہیں اور مرتبے دم تک اس غلطی میں رہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں آگاہ نہ کرے اور اس کا جھوٹا اور رسوایہ نہ کرے کہنے بھی آپ کے نی میں جہلاء کے سامنے انہیں کی نیوت کی معیار بیان کی جاتی ہے ذرا شرم کیجئے اور ان رسالوں کو دیکھئے جو آپ کی خیر خواہی میں

مشترک کئے گئے ہیں اور خدا پر توکل کیجئے مبلغ پر ایمان فردشی نہ کیجئے اور یہ فریب نہ دیکھئے کہ وہ ایمان لے آیا تھا، اس لیے وعیدِ نبیؐ وہ ایمان کسی وقت نہیں لایا اور مرزا قادیانی کو نبی و رسول اور سچ موعود ہرگز نہیں مانا، اس کے علاوہ مرزا قادیانی تو اس کے مرنے کو تقدیر برم کہتے ہیں یعنی علم الہی میں اس کا مرنا میرے سامنے قرار پا جکا ہے۔ اس لیے اس کی وعیدِ نبیؐ نہیں سکتی، ایمان درست کرنے کے لیے ہر سہ حصہ فیصلہ آسمانی کا دیکھنا کافی ہے، اگر اس میں آپ کو شہد ہو تو سامنے آ کر دریافت کیجئے۔

جماعتِ احمدیہ خدا کے لیے اپنی جانوں پر رحم کر کے فیصلہ کے تیسرے حصہ کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی کو کس کس طرح جھوٹا ثابت کیا ہے اور اس فیصلہ آسمانی کو دکھایا ہے کہ مرزا قادیانی نے جس بات کو اپنی صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان بڑے زور سے کہا تھا اور آخر عمر تک اس کی امیدواری، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے کیسا جھوٹا کر کے انہیں رسوائی کیا پھر ان کے خالگی خطوں کو مشترک رکار کے کیسی ان کی اندر وہی حالت کو ظاہر کر کے تلوق پر جمعت تمام کر دی، پھر آپ حضرات ان اعلانیہ باتوں پر کیوں غور نہیں فرماتے، اس پر نظر کیجئے کہ اس خدائی فیصلہ پر پردہ ڈالنے کے لیے جس قدر باقیں خود مرزا قادیانی نے اور ان کے خلیفہ اور مریدوں نے بنائی ہیں سب کی وجیاں کیسی اڑائی ہیں اور انہیں کیسا غلط ثابت کیا ہے، مرزا قادیانی سے علیحدہ ہونے کے لیے صرف یہی ایک نشان کافی ہے، مگر بجا یو! آپ کے مرشد کے جھوٹوں کا انبار ہے دوسری شہادت آسمانی کو ٹھنڈے دل سے لاحظہ کیجئے کہ کس خوبی و تحقیق سے ان کی آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں طالیا ہے اور ان کے جھوٹ و فریب کو کس طرح روشن کر کے دکھایا ہے، اگر پورا رسالہ نہ دیکھئے تو شروع کا ایک جزو اور آخراً ص ۸۱ سے آخر تک ضرور لاحظہ کر لیجئے، اب آپ کو اس سے علیحدہ ہونے میں کیا عذر ہے یہ آپ کا خیر خواہ بہمنت آپ سے کہتا ہے کہ اس تحریر کو آپ خیر خواہ بندج کر لاحظہ کیجئے اگر آپ ایسا کریں گے تو بالیغین آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی ہرگز اس لائق نہیں ہیں کہ انہیں بزرگ مانا جائے اور نبی کی توبڑی شان ہے۔

نقطہ المشترک

اب محمد محمد اسحاق رحمانی



الْتَّيْمِينُ لِلَّذِي يَعْلَمُ

صحیفہ رحمانیہ

(۲۲)

حضرت مولانا محمد اسحق منگیروی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ مختصر رسالہ مرزا غلام احمد قادریانی کے بیشمار جھوٹ اور افترا کا نہایت صاف اور جھلکتا ہوا آئینہ ہے جس سے مرزا قادیانی کی پوری حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے جسے دیکھنے کے بعد ایک با غیرت اور چاہ مسلمان ایسے شخص کو نبی اور مجدد تو کیا ایک معمولی مسلمان بھی تصور کرنا پسند نہیں کر سکتا مرزا ای حضرات اسی چھوٹے رسالہ کو دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ ایسا شخص جس کی کذب بیانی کا یہ حال ہو وہ کس خطاب کا مستحق ہو سکتا ہے اور ایک ایماندار کے لئے ایسے شخص سے علیحدگی کس قدر ضروری ہے اور حصول نجات کیلئے اس کی اتباع کس قدر مضر ہے۔

حسب ارشاد حضرت القدس مولانا سید محمد علی صاحب متعال اللہ اسلامیین بطل بقائد

برادران اسلام اور بالخصوص ہمارے وہ بھائی جو ہم سے پھر ز کر علیحدہ ہو گئے ہیں جن پر مرزا قادیانی کا جادو ساری کے حرکی طرح ایسا غالب ہو گیا ہے کہ میں اس کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ بجائے گوسالہ پرستی کے مرزا پرستی میں ایسے منہک ہیں کہ اپنے خیرخواہوں کی باتوں پر ذرا بھی غور نہیں کرتے بلکہ میں تو یقین اور دعویٰ کیسا تھوڑا کہتا ہوں کہ قادیانی جماعت پر مرزا قادیانی کا جھوٹا ہوتا ایسا روشن ہو گیا ہے کہ انھیں بھی ان کے جھوٹے ہونے کا یقین ہے اور وہ مثل یہودوں نصاریٰ کے حق و باطل کو خوب سمجھ گئے ہیں مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں ان سے علیحدہ نہیں ہوتے اور کیوں ایسے جھوٹے کی چیزوں میں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ شیطان انھیں راہ راست پر نہیں آنے دیتا خانقاہ رحمانیہ میں سو سے زائد رسالے مرزا قادیانی کی حالت میں لکھے گئے ہیں جنہیں مختلف طور سے ان کے جھوٹ و فریب دکھائے گئے ہیں اس رسالہ میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ ان جھوٹوں کو جمع کر دیا گیا ہے جو صحیفہ محمد یہ نمبر ۸ و ۱۳ میں آٹھ برس سے مشہور ہو رہے ہیں (یہ صحیفے بڑے دو ورقوں پر ۱۳۴۱ء میں رحمانیہ پریس مونیگر سے چھپ کر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں یہاں کے علاوہ امر تسری بخار سے بھی چھپ کر تمام مشتمل ہوئے ہیں اور تماشہ یہ ہے کہ قادیانی کے سالانہ جلسے میں خوب ان کی اشاعت ہوئی مگر کسی مرزا ای کی توجہ نہ ہوئی کہ ان جھوٹوں کو جمع کر کے دکھاتا) جن کی تعداد کا شمار لاکھ سے تجاوز کر کے اربوں تک پہنچ گیا ہے مگر حیرت ہے کہ مرزا ای حضرات الکی صاف اور اعلانیہ باتوں پر بھی غور نہیں کرتے اور ایسے جھوٹے سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ اے قادیانی جماعت خدا کے واسطے اس مختصر تحریر کو غور سے دیکھنے اور اپنی جانوں پر حرم کر کے اس جھوٹے کی چیزوں سے الگ ہو جائیے۔

قادیانی جماعت سے خیرخواہانہ گزارش اور صحیح قادیان کی حالت کا بیان

ہم نے نہایت خیرخواہی سے تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً قادیانی جماعت کو مرزا قادیانی کی حالت سے آگاہ کیا اور متعدد درسائے لکھ کر ان کے سامنے پیش کئے مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی جماعت کچھ توجہ نہیں کرتی۔ اور ان کے سرگردہ ہمارے رسالوں کو دیکھنے نہیں دیتے اور یقینی جھوٹے کی پیروی میں سرگرم ہیں اور نہایت ناجائز طریقوں سے جھوٹ کی اشاعت میں کوشش ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے کہ وہ نیا میں بہت تھوڑے ورنہ ہنا ہے سخت حیرت ہے کہ مرزا قادیانی اپنے اعلانیہ جھوٹ اور فریب چھپانے کیلئے خدا تعالیٰ پر جھوٹ اور فریب کا الزام لگاتے ہیں اور یہ خوشی سے مان رہے ہیں۔ ان کے قادیانی مرتب نہایت غلط اور شرمناک باقوں کو مرزا قادیانی سے الزام اٹھانے کیلئے اعلانیہ پیش کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس سے خدا پر الزام آئے گا۔ اور شریعت الہی بیکار ہو جائیگی۔ مگر ان کی اس بے رحمی اور بے اعتنائی کے ساتھ بھی ہم ان کی خیرخواہی سے باز نہیں رہ سکتے اور حقوق خدا کو اس عظیم الشان گمراہی سے بچانے کیلئے مستعد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے اور بھائیوں کو بھی مستعد کرے آخر میں اس تحریر میں ہم خاص طور سے مرزا قادیانی کی کذب بیانی دکھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملتی ہیں کہ وہ ہادی مطلق مرزا قادیانی جماعت کو ہدایت کرے اور راست بازی اور حق پسندی کا جوش ان کے دل میں عنایت فرمائے۔

پہلے اس کو اپنے ذہن نہیں کر لینا چاہئے کہ ہمارا نہ ہب مقدس اسلام ایسا عالی مرتبہ ہے کہ راستی اور سچائی اس کا بڑا جز ہے۔ ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ کیسا پیارا اور سچا مقولہ ہے جس کی خوبی اور صداقت پر ہر ایک انسان شہادت دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ برگزیدہ اسلامی صفت مرزا بھائیوں کے مرشد میں نہیں پائی جاتی اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت اس سے بہت دور ہے اور تاریخی اور بے باکی ان کی سرشت میں سراہیت کر گئی ہے، پھر ایسے شخص کو مقدس اور بزرگ ماننا اسلام کی ہٹک کرنا اور ارشاد نبوی کو پامال کرنا ہے جس میں حدیث رسول اللہ کے بوجب اسلام کا جزو عظیم نہ پایا جائے اُسے بزرگ اور صحیح موعود سمجھنا۔ اور تمام اولیائے کرام سے اُسے افضل بتانا کس قدر اسلام پر اور کاملین

اسلام پر خالقین اسلام کو ملکہ کا موقع دینا ہے۔ خالقین اعلانیہ کہیں گے کہ جس مذہب کے بڑے بزرگ جنہیں خواجہ کمال جیسے پچھر اتمام اولیائے امت سے افضل قرار دیں اور قادیانی جماعت کے مفروض الطاعۃ امام مرزا محمد احمد قادیانی انھیں خدا کا رسول تھا میں وہ ایسے جھوٹے اور کذاب ہوں۔ پھر اور اولیائے امت کا کیا حال ہو گا۔ اور تمام شریعت الہی کے معتبر ہونے کی کیا وجہ ہو گی جیسے یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے میں اس قدر جرأت ہے کہ نہایت بے اصل اور اعلانیہ جھوٹ کو اس قدر زور اور دعوے سے بیان کرتے ہیں کہ نادائقف کے ذہن میں اس کی صداقت اثر کر جاتی ہے۔ اور اس کے جھوٹے ہونے کا خطرہ بھی اسے نہیں رہتا۔ سبی وجہ ہے کہ بہت سادہ لوگوں اور کچھ طبیعت حضرات نے انھیں مان لیا۔ اور ماننے کے بعد اس میں سرشار ہو گئے اور بہتوں کو تجوہ ایں طلب کیں۔ بعض کوبات کی بیچ پڑ گئی اور طالب دنیا کے ہیر و ہو گئے اب مرزا قادیانی کی ناراستی اور کذب بیانی کا گامونہ ملاحظہ ہو۔ ذرا اس صحیفہ کا پہلا نمبر ملاحظہ کیجئے کہ اس میں کتنی جھوٹ مرزا قادیانی کے بیان ہوئے ہیں اور کتنی پیشیں گویاں جو انہوں نے اپنے ختن خالف کے مقابلہ میں کی تھیں وہ جھوٹی ہو میں پیغام صلح والے اور محدودی پارٹی آئمکھیں کھول کر دیکھئے اور انھیں شمار کرے۔ اس نمبر کے شروع میں سات کتابوں کے نام لکھ کر یہ بتایا ہے کہ پہلے رسالہ میں ۱۵۹ جھوٹ و فریب مرزا قادیانی کے دکھائے ہیں اور دوسرے میں ۲۹ اور تیسرے میں ۹۰ اور چوتھے میں ۳۵ اور پانچویں میں ۲۲ اور ساتویں میں ۷۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے مقابلہ کی معزکت لا راہیں گوئی کا جھوٹا ہوتا دکھایا ہے اور اس سے کتنی جھوٹ مرزا کے ثابت کئے ہیں۔

اے رب العالمین رسول اللہ ﷺ کے ان بہکے ہوئے غلاموں کو جو ایک جھوٹے دجال کے اوپر فریفتہ اور شیدا ہیں راہ راست کی ہدایت فرماء اور انھیں اس کی توفیق عنایت کر کہ اس سے علیحدہ ہو کر کونوامع الصادقین پر عمل درآمد کریں آئین بحرمت سید المرسلین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

مرتبہ خیر خواہ انانم

ابو تھجیٰ محمد اسحاق غفران الدلہ ”خانقاہ رحمانیہ موکبیر“

(نوٹ) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۳ کے مضمون اور اس صحیفہ نمبر ۲۲ کے مضامین میں اس قدر تواریخاً کہ یہاں سے اسے حذف کرنا پڑا۔ تکرار سے نجٹے کے لئے ایسا کرنا ناگزیر تھا۔

فقیر اللہ و سایا

